

مذکرہ آثار الشعراء

ہندو شاعروں کا اردو کلام

مرتبہ ۱ UNLOVED

منشی مہدی پرشاد صاحب بنائش خلف منشی نقی لال صاحب بحبت بنشد
قدیم بھوپال حال سر وقتہ محکمہ خاص راج مارواڑ
مصنف کی بلا اجازت کوئی صاحب قصد طبع کا نفرماوین

مطبع رضوی دہلی میں چھپا
ستمبر ۱۸۸۵ء عیسوی

قیمت فی جلد ع

سید علی حسینی و شیخ ابوالحسن بن علی



بسم الله الرحمن الرحیم و قد تم بحمد الله و فی شهر محرم الحرام سنه ۱۲۰۰

1

[illegible]

ردیف	عنوان	صفحات	تعداد	ردیف	عنوان	صفحات	تعداد
۱۴۳	بند ششم	۶	۱	۱۴۳	بند ششم	۶	۱
۱۴۴	بند ششم	۱۲	۰	۱۴۴	بند ششم	۱۲	۰
۱۴۵	بند ششم	۱۴	۰	۱۴۵	بند ششم	۱۴	۰
۱۴۶	بند ششم	۱۱	۰	۱۴۶	بند ششم	۱۱	۰
۱۴۷	بند ششم	۱۲	۰	۱۴۷	بند ششم	۱۲	۰
۱۴۸	بند ششم	۱۴	۰	۱۴۸	بند ششم	۱۴	۰
۱۴۹	بند ششم	۱۲	۰	۱۴۹	بند ششم	۱۲	۰
۱۵۰	بند ششم	۸	۰	۱۵۰	بند ششم	۸	۰
۱۵۱	بند ششم	۱۸	۰	۱۵۱	بند ششم	۱۸	۰
۱۵۲	بند ششم	۱۹	۰	۱۵۲	بند ششم	۱۹	۰
۱۵۳	بند ششم	۲۰	۰	۱۵۳	بند ششم	۲۰	۰
۱۵۴	بند ششم	۲۵	۰	۱۵۴	بند ششم	۲۵	۰
۱۵۵	بند ششم	۱۵	۳	۱۵۵	بند ششم	۱۵	۳
۱۵۶	بند ششم	۲	۲	۱۵۶	بند ششم	۲	۲
۱۵۷	بند ششم	۱	۲	۱۵۷	بند ششم	۱	۲
۱۵۸	بند ششم	۱۳	۱	۱۵۸	بند ششم	۱۳	۱
۱۵۹	بند ششم	۲۰	۲	۱۵۹	بند ششم	۲۰	۲
۱۶۰	بند ششم	۱۳	۲	۱۶۰	بند ششم	۱۳	۲
۱۶۱	بند ششم	۲۵	۲	۱۶۱	بند ششم	۲۵	۲
۱۶۲	بند ششم	۲۵	۲	۱۶۲	بند ششم	۲۵	۲
۱۶۳	بند ششم	۱۱	۰	۱۶۳	بند ششم	۱۱	۰
۱۶۴	بند ششم	۱۱	۰	۱۶۴	بند ششم	۱۱	۰
۱۶۵	بند ششم	۱۴	۰	۱۶۵	بند ششم	۱۴	۰
۱۶۶	بند ششم	۶	۰	۱۶۶	بند ششم	۶	۰
۱۶۷	بند ششم	۱۵	۰	۱۶۷	بند ششم	۱۵	۰
۱۶۸	بند ششم	۱۶	۰	۱۶۸	بند ششم	۱۶	۰
۱۶۹	بند ششم	۲۵	۲	۱۶۹	بند ششم	۲۵	۲
۱۷۰	بند ششم	۶	۱	۱۷۰	بند ششم	۶	۱
۱۷۱	بند ششم	۲	۱	۱۷۱	بند ششم	۲	۱

[illegible]

نقشہ ہزست شعرا سے مندرجہ تذکرہ انار الشعرا ہندو

۱۳	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
کیفیت	تعداد	نصفیات	رمانہ	سکوت	قویت	ولایت	نام	تخلص	محلہ	محلہ	محلہ
	۱	۰	حی الفایم	ستہرا	۰		لالہ کجریال	آختم	۲	۱	۱
	۹	۰	ایضا	لوٹک	کایتہ	ہرکرا	یحبی ابن	آذر	۲	۲	۲
	۲	۰	سمندر ۱۹۲ میں مقال ہوگا	ستہرا	کایتہ	ہرکرا	جو لاریا چغت	آذر	۲	۳	۳
	۱	۰	میں مقال ہوگا	دہے	کایتہ	۰	کھن لال	آرام	۳	۴	۴
تیر اندازی و جوت و بی مین ابھیادھل کرتے تھے	۱	۰	ایضا	دھلے	کھتری	۰	برہم ناتھ	آرام	۳	۵	۵
	۱	۰	ایضا	دھلے	۰	۰	ایم سنگھ	آزاد	۳	۶	۶
	۱	۰	ستہرا مین ہین	فرخ آباد	۰	۰	لار جوالا	آزاد	۳	۷	۷
	۱	۰	ایضا	آل آباد	۰	۰	لالہ سحر	آسان	۳	۸	۸
مختیار سوس و جوں عقی پر جنا سر ناکر سے	۱۲	۰	ایضا	دھلے	کھتری	۰	گلکٹیکہ	اشفہ	۳	۹	۹
	۱۸	۰	لاہور مین ہین	دھلے	کھتری	۰	بندت	اشفہ	۳	۱۰	۱۰
	۲	۰	کلکتہ مین ہین	۰	برہن	۰	آگ	آگ	۳	۱۱	۱۱
	۲	۰	حی الفایم	لکھنؤ	کھتری	۰	پند بخت	اثر	۳	۱۲	۱۲
تاگر دیتی دیا کرشن بھان	۲	۰	ایضا	لکھنؤ	کایتہ	۰	نفتی شمس	حسن	۳	۱۳	۱۳
	۵	۰	ایضا	لکھنؤ	۰	۰	نفتی شمس	حسن	۳	۱۴	۱۴
	۲	۰	فرخ آباد	۰	۰	۰	بلدیو پور	احقر	۵	۱۵	۱۵
	۷	۰	ایضا	برہن	کایتہ	۰	گرو دھیل	اس	۵	۱۶	۱۶
	۲	۰	موجود ہین	کلکتہ	کایتہ	۰	ایضا	ایضا	۵	۱۷	۱۷
تاگر دیتی جو ہرنگہ جوہر	۶	۰	لاہور مین ہین	لکھنؤ	کایتہ	۰	نفتی شمس	احقر	۵	۱۸	۱۸
تاگر دیتی شمس دیال دت	۱۹	۰	موجود ہین	لکھنؤ	کایتہ	۰	دو کرپاد	افق	۵	۱۹	۱۹
	۱۳	۰	موجود ہین	لکھنؤ	۰	۰	نفتی شمس	افکار	۶	۲۰	۲۰
ہنوں نے ایسی نعمات جگہ گوم دیں گے تو نہ کہے س - شاگر د جرات شاہ مودت	۱	۰	ایضا	۰	کایتہ	۰	ایضا	اکبر	۶	۲۱	۲۱
	۱	۰	ایضا	۰	کایتہ	۰	ایضا	افق	۶	۲۲	۲۲

نمبر	نمبر	نمبر	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصیفات	اشیاء تعداد	کیفیت	
۲۳	۲۳	۷	العتی	راجہ پھول	راجہ پھول	کاتیتہ	غظیم آباد	حی القایم	۱	۱	راجہ رام نرائن ہندو کی وزارت ہیں۔	
۲۴	۲۴	۷	امت	امات راس	امات راس	کاتیتہ	دہلی محلہ دریہ	آنجنالی	۱	۱	سیا دیو صفیہ مائین ہیا گوت فار سے ہیں۔	
۲۵	۲۵	۷	اسیر	چو لاسکر	گگات	کاتیتہ	بریلے	۳۶	۵	۵	کتھارست نرائن مٹھ سے مدافع عذاب	
۲۶	۲۶	۷	اندرس	ننتی اندرس	گگات	کاتیتہ	مراد آباد	حی القایم	۹۹	۹۹	تختہ الاسلام چند کتب باخبرہ	
۲۷	۲۷	۸	انور	نندت ناچہ	کیتھو ناچہ	کاتیتہ	کیتھو	ایضاً	۷	۷	۷	یہ صاحب ریختی گوتھو ہیں
۲۸	۲۸	۸	ادوہس	متی جیوال	متی جیوال	کاتیتہ	دھلے	ایضاً	۲	۲	۲	سیکوت پردہ شین ناید عوار نوم کاتیتہ سے ہیں۔
۲۹	۲۹	۸	اھل	جاکلی نی کی	جاکلی نی کی	کاتیتہ	الہ آباد	ایضاً	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۳۰	۳۰	۹	بال	لالہ ہریش	کاتیتہ	کاتیتہ	گلا دہشی	دو برس پتر گڈنگ	۱	۱	۱	۱
۳۱	۳۱	۹	برج لال	برج لال	کاتیتہ	کاتیتہ	کاپنور	کاپنور	۲	۲	۲	۲
۳۲	۳۲	۹	برق	لالہ ہریش	کاتیتہ	کاتیتہ	کاپنور	کاپنور	۱	۱	۱	۱
۳۳	۳۳	۹	بسل	بندت نیل	کاتیتہ	کاتیتہ	کاپنور	کاپنور	۱	۱	۱	۱
۳۴	۳۴	۹	بسل	بندت نیل	کاتیتہ	کاتیتہ	کاپنور	کاپنور	۱	۱	۱	۱
۳۵	۳۵	۹	برجن	برجن	کاتیتہ	کاتیتہ	کاپنور	کاپنور	۲	۲	۲	۲
۳۶	۳۶	۹	بریان	بندت نیل	کاتیتہ	کاتیتہ	کاپنور	کاپنور	۲	۲	۲	۲
۳۷	۳۷	۱۰	پشاس	دیشی شاش	کاتیتہ	کاتیتہ	کاپنور	کاپنور	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۳۸	۳۸	۲۰	بلد پوسہ	کاتیتہ	کاتیتہ	کاتیتہ	کاپنور	کاپنور	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۳۹	۳۹	۲۰	بلنج	کاتیتہ	کاتیتہ	کاتیتہ	کاپنور	کاپنور	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۴۰	۴۰	۲۰	بھیر	کاتیتہ	کاتیتہ	کاتیتہ	کاپنور	کاپنور	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۴۱	۴۱	۲۰	تندرین	کاتیتہ	کاتیتہ	کاتیتہ	کاپنور	کاپنور	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۴۲	۴۲	۲۱	بندی چر	کاتیتہ	کاتیتہ	کاتیتہ	کاپنور	کاپنور	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۴۳	۴۳	۲۱	پہادر	کاتیتہ	کاتیتہ	کاتیتہ	کاپنور	کاپنور	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۴۴	۴۴	۲۲	پہادر	کاتیتہ	کاتیتہ	کاتیتہ	کاپنور	کاپنور	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۴۵	۴۵	۲۲	پہادر	کاتیتہ	کاتیتہ	کاتیتہ	کاپنور	کاپنور	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲

[illegible]

کتاب	جلد	صفحہ	تخلص	نام	دلالت	قومیت	سکونت	زمانہ	تقیفات	فوائد	کیفیت
۶۷	۵	۳۸	پریشان	پریشان	پریشان	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	نام ہین معلوم ہو
۶۸	۶	۳۹	پورن	پورن	پورن	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	عالم علم سنکرت کیدیہ
۶۹	۷	۳۹	سیر	سیر	سیر	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۳
۷۰	۸	۳۹	بیارے	بیارے	بیارے	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱
۷۱	۹	۳۹	بھوٹ	بھوٹ	بھوٹ	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱
۷۲	۱	۳۹	تاب	تاب	تاب	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۲
۷۳	۲	۳۹	تابان	تابان	تابان	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۲
۷۴	۳	۴۰	شیر	شیر	شیر	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۴
۷۵	۴	۴۰	تجلی	تجلی	تجلی	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۴
۷۶	۵	۴۰	تحسین	تحسین	تحسین	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱
۷۷	۶	۴۰	تسلی	تسلی	تسلی	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۵
۷۸	۷	۴۰	تسلیم	تسلیم	تسلیم	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۳
۷۹	۸	۴۰	تسکین	تسکین	تسکین	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱
۸۰	۹	۴۰	تمنا	تمنا	تمنا	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۳
۸۱	۱۰	۴۰	تمنا	تمنا	تمنا	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۴
۸۲	۱۱	۴۱	تبرہ	تبرہ	تبرہ	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۲
۸۳	۱۲	۴۱	تسکین	تسکین	تسکین	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱
۸۴	۱	۴۲	تسکین	تسکین	تسکین	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۷
۸۵	۲	۴۲	تسکین	تسکین	تسکین	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱
۸۶	۱	۴۲	تسکین	تسکین	تسکین	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱
۸۷	۲	۴۲	تسکین	تسکین	تسکین	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۲
۸۸	۳	۴۲	تسکین	تسکین	تسکین	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۳
۸۹	۱	۴۲	تسکین	تسکین	تسکین	کشمیری	کشمیری	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۱۸۷۰	۳

ردیف	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	رمان	تصفیات	اشعار	کیفیت
۹۰	۴۲	۵	۹۰	خون	منشی کرج	سکندریه	.	۵	شاگردیسان حرات
۹۱	۴۳	۶	۹۱	دجواهر	دجواهر	.	انجمنی	۱	شاه عالم بادشاه کرمه بدین
۹۲	۴۴	۷	۹۲	جودت	هری رام	.	ایست	۱	
۹۳	۴۵	۸	۹۳	جودت	ینالال	.	.	۱	
۹۴	۴۶	۹	۹۴	جوش	سرم	شیدو	متاحدالت	۲	
۹۵	۴۷	۱۰	۹۵	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۹۶	۴۸	۱۱	۹۶	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۹۷	۴۹	۱۲	۹۷	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۹۸	۵۰	۱۳	۹۸	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۹۹	۵۱	۱۴	۹۹	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۱۰۰	۵۲	۱۵	۱۰۰	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۱۰۱	۵۳	۱۶	۱۰۱	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۱۰۲	۵۴	۱۷	۱۰۲	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۱۰۳	۵۵	۱۸	۱۰۳	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۱۰۴	۵۶	۱۹	۱۰۴	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۱۰۵	۵۷	۲۰	۱۰۵	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۱۰۶	۵۸	۲۱	۱۰۶	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۱۰۷	۵۹	۲۲	۱۰۷	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۱۰۸	۶۰	۲۳	۱۰۸	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۱۰۹	۶۱	۲۴	۱۰۹	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۱۱۰	۶۲	۲۵	۱۱۰	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۱۱۱	۶۳	۲۶	۱۱۱	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۱۱۲	۶۴	۲۷	۱۱۲	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	
۱۱۳	۶۵	۲۸	۱۱۳	جوش	سنگ	سنگ	سنگ	۰	

بیت میرزا

نمبر عام	نمبر قلم	نمبر دفعہ	مخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	زمانہ	تفصیلات	تعداد	کیفیت
۱۱۴	۸	۴۹	حقو	ہندوستان	۰	کشمیری	لکھنؤ	۰	۰	۵	۵
۱۱۵	۹	۴۹	حوشم	منشی دین	۰	کشمیری	لکھنؤ	۰	۰	۲	۲
۱۱۶	۱۰	۵۰	حیرت	ہندوستان	۰	کشمیری	لکھنؤ	۰	۰	۱	۱
۱۱۷	۱۱	۵۰	حیرت	دوقی نام	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۱	۱
۱۱۸	۱۲	۵۰	حیف	سوی لال	۰	کشمیری	لکھنؤ	۰	۰	۱	۱
۱۱۹	۱	۵۱	خیر	ہندوستان	۰	کشمیری	لکھنؤ	۰	۰	۵	۵
۱۲۰	۲	۵۱	حد	انڈیا	۰	کشمیری	لکھنؤ	۰	۰	۱	۱
۱۲۱	۳	۵۱	حد	انڈیا	۰	کشمیری	لکھنؤ	۰	۰	۱	۱
۱۲۲	۴	۵۱	حق	راجپوت	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۲	۲
۱۲۳	۵	۵۱	خلق	جادوگر	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۱	۱
۱۲۴	۶	۵۱	خوشید	سورج پتی	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۱	۱
۱۲۵	۷	۵۱	خوش	ویکٹوریہ	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۰	۰
۱۲۶	۸	۵۱	خزم	منشی گوند	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۰	۰
۱۲۷	۹	۵۱	خوشتر	بشیر دیاں	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۲	۲
۱۲۸	۱۰	۵۱	خوشتر	منشی جگتا	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۰	۰
۱۲۹	۱۱	۵۳	خیالی	منشی فیاض	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۲	۲
۱۳۰	۱	۵۳	داس	شکرا داس	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۲	۲
۱۳۱	۲	۵۳	دانا	دیش لال	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۲	۲
۱۳۲	۳	۵۳	دانا	سویا رام	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۱	۱
۱۳۳	۴	۵۳	دانش	منشی مکمل	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۲	۲
۱۳۴	۵	۵۳	دائم	نعمت اللہ	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۰	۰

نمبر نام	نمبر درجہ	تخلص	نام	دلت	قومیت	سکونت	زمانہ	تفصیلات	اشعار تعداد	کیفیت
۱۳۵	۶	۵۴	دوریا	پنڈت	کشمیری	لکھنؤ	.	.	۸	.
۱۳۶	۷	۵۴	دربا	ندلال	.	.	محافظہ قندھار راج کوٹہ میں	.	۱	.
۱۳۷	۸	۵۴	دل	دبی نر	.	مراد آباد	.	.	۱	.
۱۳۸	۹	۵۴	دل	دوریا	کایہ	لکھنؤ	حی القایم	.	۲	.
۱۳۹	۱۰	۵۴	دلخوش	سنگھ	کشمیری	دھلے	انجہانی	.	۱	.
۱۴۰	۱۱	۵۴	دلسوز	پنڈت	.	فتح آباد	.	.	۱	.
۱۴۱	۱۲	۵۵	دلگیر	چند لال	کایہ	لکھنؤ	انجہانی	.	۲	۱۴۱
۱۴۲	۱۳	۵۵	دیوانہ	راجی پ	کایہ	عظیم آباد	انجہانی	چار دیوانہ	۳	۱۴۲
۱۴۳	۱	۵۵	دورہ	مزار	.	دھلے	انجہانی	.	۱	.
۱۴۴	۲	۵۵	دورہ	تک لال	کایہ	لکھنؤ	.	.	۵	.
۱۴۵	۳	۵۵	دورہ	لال	.	کلکتہ	.	.	۱	.
۱۴۶	۴	۵۵	دورہ	پنڈت	.	فتح آباد	.	.	۱	.
۱۴۷	۵	۵۵	دکا	خوب	کایہ	دھلے	انجہانی	تذکرہ عیار الشعر	۵	.
۱۴۸	۶	۵۱	دکا	پنڈت	کشمیری	دھلے	فتح آباد	.	۱	.
۱۴۹	۷	۵۱	دکی	لال	کایہ	دھلے	انجہانی	سعد آباد میں	۲	.
۱۵۰	۸	۵۱	دوقی	دوقی	کشمیری	مراد آباد	انجہانی	.	۱	.
۱۵۱	۱	۵۱	راجہ	راجہ	کشمیری	مراد آباد	انجہانی	دیوانہ	۱۸	.
۱۵۲	۲	۵۱	راجہ	راجہ	کشمیری	مراد آباد	انجہانی	دیوانہ	۱	شاید نام نہاد دیوانہ ہو
۱۵۳	۳	۵۹	راجہ	راجہ	کشمیری	مراد آباد	انجہانی	دیوانہ	۱۸	.

ردیف	تخلص	نام	دولت	توسیت	سکونت	زمانه	تقیفات	اشعار	کیفیت
۱۵۳	۶۲ ۴	راجہ	راجہ	راجہ	ککندہ	.	.	۱	.
۱۵۵	۶۳ ۵	راجہ	۱	.
۱۵۶	۶۳ ۶	راحت	بہگوت راجہ	دیندیل	کاکوری	زیر بہرام فلدیس	.	۱	.
۱۵۷	۶۳ ۷	راحت	پندت سنگھ	کشمیری	کشمیری	کشمیری	.	۱	.
۱۵۸	۶۳ ۸	راحت	رام دیال	کاشمیری	کاشمیری	کاشمیری	.	.	.
۱۵۹	۶۳ ۹	راضی	دیوان جانی	پیار علی	پیار علی	پیار علی	.	.	.
۱۶۰	۶۳ ۱۰	راقم	میدار بن	.	.	.	دیوان	۵	.
۱۶۱	۶۳ ۱۱	رام پراد	رام پراد	کایتہ	کایتہ	کایتہ	.	۲	.
۱۶۲	۶۳ ۱۲	رام چند	رام چند	کایتہ	کایتہ	کایتہ	.	۲	.
۱۶۳	۶۵ ۱۳	شیو سہا	شیو سہا	بہات	ککندہ	ککندہ	.	۱	.
۱۶۴	۶۵ ۱۴	ربط	نندی پدی	سورن	ککندہ	ککندہ	.	۲	.
۱۶۵	۶۶ ۱۵	ربط	پیار علی	۱	.
۱۶۶	۶۶ ۱۶	رحمت	پندت سنگھ	مونی لال	ککندہ	ککندہ	.	۲	.
۱۶۷	۶۶ ۱۷	حضرت	لالہ موہن	۲	.
۱۶۸	۶۶ ۱۸	سنا	نندی کوکل	کایتہ	کایتہ	کایتہ	.	۸	.
۱۶۹	۶۶ ۱۹	سنا	پندت سنگھ	کایتہ	کایتہ	کایتہ	.	۱	.
۱۷۰	۶۶ ۲۰	رسوا	رام دیو	ککندہ	ککندہ	ککندہ	.	۱	.
۱۷۱	۶۷ ۲۱	رسوا	آفتاب راجہ	ککندہ	ککندہ	ککندہ	.	۲	.
۱۷۲	۶۷ ۲۲	رسوا	پندت سنگھ	ککندہ	ککندہ	ککندہ	.	۳	.
۱۷۳	۶۷ ۲۳	رسوا	پندت سنگھ	ککندہ	ککندہ	ککندہ	.	۱	.
۱۷۴	۶۷ ۲۴	رسوا	پندت سنگھ	ککندہ	ککندہ	ککندہ	.	۱	.

محمد شاہ یا دشاہ کرم علی

طیب بہت بڑی

ردیف	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	زمانه	تقیفات	اشعار	کیفیت
۱۵۳	۶۲ ۴	راجہ راجہ بخش	راجہ بخش	۰	کلکتہ	۰	-	۱	-
۱۵۵	۶۳ ۵	راجہ	۰	۰	۰	۰	-	۱	-
۱۵۶	۶۳ ۶	راحت بہگوت راجہ	دیندیل	۰	کاکوری	زیر بہرام فلدیس	-	۱	-
۱۵۷	۶۳ ۷	راحت ہندوستان	۰	کشمیری	ستہرا	محبیلہ اضلع قلعہ آباد	-	۱	-
۱۵۸	۶۳ ۸	راحت رام دیل	۰	کاشمیری	لکھنؤ	۰	-	-	-
۱۵۹	۶۳ ۹	راضی دیوان جانی	۰	پنجابی	اگرہ	دکیل بہرت پور حاجہ یار بخش زیر بخش راجہ پور	لکھنؤ لکھنؤ لکھنؤ	-	-
۱۶۰	۶۳ ۱۰	راقم بندر بن	۰	۰	پہلی	عماد الحسنی	دیوان	۵	-
۱۶۱	۶۳ ۱۱	رام پراد رام پراد	۰	کایتہ	لکھنؤ	خجہ پور	-	۴	-
۱۶۲	۶۳ ۱۲	رام چند پروفیسر علم ریاضی	۰	کایتہ	حلیہ	قریب پور قضاکی	تذکرہ المکالمین مجاہدین و کاکا امجاد و قزان وغیرہ	۲	-
۱۶۳	۶۵ ۱۳	شیدو سہا	۰	بہات	لکھنؤ	آجھانی	-	۱	-
۱۶۴	۶۵ ۱۴	نندی پوری	سورن لال	کاشمیری	مراد آباد	حی القیام	-	۲	-
۱۶۵	۶۶ ۱۵	راجہ لال پراد	۰	۰	چند آباد	ایضا	-	۱	-
۱۶۶	۶۶ ۱۶	ہندوستان	سورن لال	کشمیری	لکھنؤ	۰	-	۴	-
۱۶۷	۶۶ ۱۷	حضرت لالہ موہن لال	۰	۰	۰	۰	-	۴	-
۱۶۸	۶۶ ۱۸	نندی کوکل پراد	۰	کایتہ	کاپور	حی القیام	برجہ پور سیرہ پور و حیات پور و سکندر پور	۸	-
۱۶۹	۶۶ ۱۹	دکھن پراد	پیشاد	کایتہ	لکھنؤ	۰	-	۱	-
۱۷۰	۶۶ ۲۰	رامی دور آؤ	سورن لال	کاشمیری	لکھنؤ	آجھانی	چند کستری و فارسی و ترکی	۱	-
۱۷۱	۶۷ ۲۱	آفتاب راجہ	۰	پنجابی	۰	ایضا	-	۲	-
۱۷۲	۶۷ ۲۲	گنگا پراد	۰	۰	۰	۰	-	۳	-
۱۷۳	۶۷ ۲۳	رشیہ پندت	کشمیری	کشمیری	فرز آباد	۰	-	۱	-
۱۷۴	۶۷ ۲۴	چکیم سکھانند	۰	کایتہ	پہلی	آجھانی	-	۱	-

محمد شاہ یا دشاہ کرمیدین

طیب بہت بڑی

نمبر عالم	نمبر درجہ	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	رمانہ	تصنیفات	انتشارات	کدیت
۱۹۶	۱۱	سحر	دیوان سنگھ	حسین	کایتہ	دھلی	اعہالی	۰	۱	نام عین معلوم ہوا
۱۹۸	۱۲	سحر	لالہ ملو کچھ	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۱	
۱۹۹	۱۳	سحر	پنڈت ناتھ	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۰	
۲۰۰	۱۴	سرور	لالہ نیک رام	۰	۰	فتح گڑھ	۰	۰	۱	
۲۰۱	۱۵	سرور	۰	۰	کایتہ	۰	۰	۰	۱	
۲۰۲	۱۶	سعد	لالہ جوا الہ آباد	۰	کایتہ مگر	۰	۰	۰	۱	
۲۰۳	۱۷	سحید	لالہ کتور پور	۰	۰	۰	۰	۰	۱	
۲۰۴	۱۸	سلیم	ماد پور پور	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۵
۲۰۵	۱۹	ساجت	لالہ نجات پور	۰	۰	۰	۰	۰	۵	
۲۰۶	۱	شاد	مستی مولال	دو قی رام	کایتہ	دھلی	پشاور میں ہیں	۰	۱	
۲۰۷	۲	شاد	مستی کپھالال	بیت نام	کایتہ	جمشید	۰	۰	۲	۵
۲۰۸	۳	شاد	مستی رام پور	۰	۰	سہارن پور	۰	۰	۳	
۲۰۹	۴	شاد	مستی شوپور	۰	۰	۰	۰	۰	۱	
۲۱۰	۵	شاد	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	
۲۱۱	۶	شاد	مستی ام پور	۰	۰	دھلی	۰	۰	۱	
۲۱۲	۷	شاد	رام پور	۰	۰	۰	۰	۰	۱	
۲۱۳	۸	شاد	مستی الہ آباد	۰	۰	لکھنؤ	۰	۰	۲	
۲۱۴	۹	شاد	رنگین لال	۰	۰	کاپور	۰	۰	۵	
۲۱۵	۱۰	شاد	مستی مولال	۰	کایتہ مگر	۰	۰	۰	۴	
۲۱۶	۱۱	شاد	پنڈت لعل	۰	کایتہ	۰	۰	۰	۱	
۲۱۷	۱۲	شاد	خاتمہ عظیم	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۵
۲۱۸	۱۳	شاد	خاتمہ لال	۰	۰	۰	۰	۰	۱	

ردیف	تخلص	نام	ولادت	قومیت	سکونت	رمان	تقیقات	انتقاد	کیفیت
۲۱۹	۱۴	۴۴	شاد لعل	کایتی سر	لکهنو	حال میں قساکلی	حسرت مہدی نقاش	۳	علم فارسی سنسکرت انگریزی طبیعت موسیقی اور طرح طرح کی دستکاری زمین بہت رکبتی بہت ایک ساری ہی نیا ایجاد کیا ہے۔
۲۲۰	۱۵	۴۴	ساجو	محی سلطان	کایتی سر	حی القایم	اردو فارسی ہندو	۳	
۲۲۱	۱۶	۴۸	شاگرد	منشی طوطا	۰	کوٹہ میں ہیں	۰	۱	
۲۲۲	۱۷	۴۸	شایان	پنڈت کرم	کشمیری	دھلی	۰	۱	
۲۲۳	۱۸	۴۸	شایان	منشی طوطا	کایتی سر	لکهنو	آجھانی	۴۸	طاشیایان لعل مستوم لعل ہریت مستوم تاریخ تارخ ۱۰ سوخت و سحر
۲۲۴	۱۹	۸۰	شایق	لالہ محمد جتہ	ایضاً	ایضاً	صاحب یوان	۱۶	
۲۲۵	۲۰	۸۱	شایق	ہلال	۰	بلنگہ میں ہے	۰	۲	
۲۲۶	۲۱	۸۱	شایق	شام لال	۰	منہا	۰	۲	
۲۲۷	۲۲	۸۱	شیر	پنڈت	کشمیری	لکهنو	۰	۱	
۲۲۸	۲۳	۸۱	تاریخ	جوئی	۰	۰	۰	۱	
۲۲۹	۲۴	۸۱	شعلہ	منشی لعل	کایتی	حصار	۰	۵	شاگرد حضرت مصیر
۲۳۰	۲۵	۸۱	شعلہ	امزنا تہ	کشمیری	لکهنو	آجھانی	۴	
۲۳۱	۲۶	۸۱	شفیق	منشی لعل	کایتی سر	لکهنو	حی القایم	۳	بہار شفق
۲۳۲	۲۷	۸۲	شفیق	دو رام	گافروں	دھلی	ایضاً	۳	
۲۳۳	۲۸	۸۳	شفیق	منشی رام	۰	۰	۰	۳	شاگرد منشی کبول رام
۲۳۴	۲۹	۸۳	شفیق	منشی رام	۰	کول	۰	۸	بستیاں شاگرد بابو مہی برنخل
۲۳۵	۳۰	۸۳	شکر	اداکش	۰	مراد آباد	۰	۱	
۲۳۶	۳۱	۸۳	شکر	بیم	۰	۰	۰	۰	
۲۳۷	۳۲	۸۳	شگرتی	امہر دہ	برہمن	ادنا ضلع اودھ	ایچو ملک پزار پنڈت	۲	تاریخ دلی سین مخلعہ
۲۳۸	۳۳	۸۳	شگرتی	شگرتی	لوار	۰	۰	۱	

ردیف	نام	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	اشعار تعداد	کیفیت
۲۳۹	شگفتہ	خیر اللہ	ای تو تارام	کاسکینہ	لکھنؤ	اپنی وطن میں			-	
۲۴۰	شمسی	سورج پور	بنتی لال		فتح آباد				۲	
۲۴۱	شمیم	نشتی نام	برج لال	کاسکینہ	اجیر	قضاۃ میں		دشت شمیم	۱۵	
۲۴۱	شمیم	فتح آباد			یہو پل	حی العالم			۰	
۲۴۲	شکر	دینا نگر			دھلی				۳	
۲۴۳	شور	بابو دین	لال		فتح گڑھ	فتح آباد میں			۲	
۲۴۵	شور	مدن لال		کاسکینہ	سیکھ	مکھنڈ میں			۱	
۲۴۶	شوق	ہوگی لال							۲	
۲۴۷	شوق	روشنی لال				اجپانی			۲	سودھنی و سارنوار میں لکھا ہے
۲۴۸	شوق	راہی لکھنؤ		کاسکینہ	لکھنؤ				۵	
۲۴۹	شوق	انندی	راہی لکھنؤ	کاسکینہ	کھیری	حی القایم			۱	
۲۵۰	شوق	چوڑا نام	متکبر	کاسکینہ	ٹونک	حی پوڈین میں			۴	
۲۵۱	شیدا	کونال							۳	
۲۵۲	شیدا	گوبال گن			سہارن				۵	
۲۵۳	صادق	پونچھ پور		کشمیری	سرہلی				۱	
۲۵۴	صداق	دو لال	لال گھوڑا		فتح آباد				۱	
۲۵۵	صبا	کاشی مل			فیروز آباد	اجپانی		دیوان	۶	شاگرد مصحفی
۲۵۶	صبا	وزیر احمد	سرزار احمد		جلی	اجپانی			۳	
۲۵۷	صبر	ابو دینا	خیر اللہ	کاسکینہ	سکندریہ	کلکتہ میں ہیں		دیوان	۵	
۲۵۸	صبر	سید لال				لکھنؤ میں ہیں			۶	
۲۵۹	عمریہ	گنگا پور	دیو پور	کاسکینہ	دھلی				۱	
۲۶۰	صف	راہی لال	سخت	کاسکینہ	دھلی	اجپانی		دیوان	۱۵	سورج پور میں و پیردو کی مصحفیت شاگرد لکھی پور و لال راجہ
۲۶۱	صیغہ	پنڈت جی	جوالا تاتہ	کشمیری	دھلی				۲	

ردیف	نام	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	زمانہ	تصنیفات	اشعار تعداد	کیفیت
۲۳۹	شگفتہ	خیر اللہ	ای تو تارام	کاسکینہ	لکھنؤ	اپنی وطن میں			-	
۲۴۰	شمسی	سورج پور	بنتی لال		فتح آباد				۲	
۲۴۱	شمیم	منشی رام	برج لال	کاسکینہ	اجیر	قضاۃ میں	دراخت شمیم		۱۵	
۲۴۱	شمیم	فتح آباد			یہو پل	حی العالم			۰	
۲۴۲	شکر	دینگر			دھلی				۳	
۲۴۳	شور	بابو دین	لال		فتح گڑھ	فتح آباد میں			۲	
۲۴۵	شور	مدن لال		کاسکینہ	سیکھ	مکھنڈ میں			۱	
۲۴۶	شوق	ہوگی لال							۲	
۲۴۷	شوق	روشنی لال				اجنبانی			۲	سودھنی و سارنوار میں لکھا ہے
۲۴۸	شوق	راوی	راوی	کاسکینہ	لکھنؤ				۵	
۲۴۹	شوق	انندی	راوی	کاسکینہ	کھیری	حی القایم			۱	
۲۵۰	شوق	چوہان رام	متکبر	کاسکینہ	ٹونک	حی پو دین میں			۴	
۲۵۱	شیدا	کرم لال							۳	
۲۵۲	شیدا	گوبال گن			سہارن				۵	
۲۵۳	صادق	پوشا		کشمیری	سرہلی				۱	
۲۵۴	صداق	دودا	لال		فتح آباد				۱	
۲۵۵	صبا	کاشی مل			فیروز آباد	اجنبانی	دیوان		۶	شاگرد مصحفی
۲۵۶	صبا	وزیر احمد	سرزار احمد		جلی	اجنبانی			۳	
۲۵۷	صبر	ابو دین	خیر اللہ	کاسکینہ	سکندریہ	کلکتہ میں	دیوان		۵	
۲۵۸	صبر	سیدلام				لکھنؤ میں			۶	
۲۵۹	عمریہ	گنگا رام	دیویشی	کاسکینہ	دھلی				۱	
۲۶۰	صف	راوی	راوی	کاسکینہ	دھلی	اجنبانی	دیوان		۱۵	سورج پور و میردو کی مصحفیت شاگرد منشی برنڈو لال راء
۲۶۱	صیغہ	پیشہ	جوالا تاتہ	کشمیری	دھلی				۲	

ردیف	تخلص	نام	ولایت	قوت	سکونت	زمانہ	تصفیات	اشعار	کیسیت
۲۸۵	۱	۹۲	ماید	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۳
۲۸۶	۲	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۴
۲۸۷	۳	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۱
۲۸۸	۴	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۱
۲۸۹	۵	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۲
۲۹۰	۶	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۲
۲۹۱	۷	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۲
۲۹۲	۸	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۱
۲۹۳	۹	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۱
۲۹۴	۱۰	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۱
۲۹۵	۱۱	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۱
۲۹۶	۱۲	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۱
۲۹۷	۱۳	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۲
۲۹۸	۱۴	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۱
۲۹۹	۱۵	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۱
۳۰۰	۱۶	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۱
۳۰۱	۱۷	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۱۶
۳۰۲	۱۸	۹۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۱۶
۳۰۳	۱۹	۹۵	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۱
۳۰۴	۲۰	۱۰۳	عاجر	میں بولوی	۰	کایتہ	قوج	حی القایم	۱

کرامت	تجربہ	تخلص	نام	ولایت	موسیت	سکونت	زمانہ	تفصیلات	تعداد	کیفیت
۳۰۵	۲۱	عاصی	ایٹام رام	منشی مویحہ	کایتہ ماہر	دھلی	بعد انتقال ہوا	.	۴	
۳۰۶	۲۲	عاصی	لار ساکرام	.	.	.	لا طرہ الیٰ فوہدہ	.	۱	
۳۰۷	۲۳	عاصی	منشی	لا لاری	.	اوگرہ	.	.	۱	
۳۰۸	۲۴	عاصی	منشی جتیار	.	.	لکھنؤ	بلارم مطبع اودہ	.	۴	
۳۰۹	۲۵	عاصی	منشی طوطا	.	کایتہ	لکھنؤ	آنجبانی	.	۱	ایٹام منشی نندہ لال ہار
۳۱۰	۲۶	عاقل	لار لال	.	.	الہ آباد	اہلہ کلکٹری بین	.	۲	
۳۱۱	۲۷	جیت	دولت رام	راہی پور	کایتہ	دھلی	۱۳۸۹ قضاے بھین	.	۳	
۳۱۲	۲۸	سوز	بیکہاریل	.	.	الہ آباد	۹۶ سلسلہ بھری	.	۷	شاگرد خواجہ سیرور
۳۱۳	۲۹	عزیز	شیخو پتہ	.	مہاس	دھلی	.	.	۱	
۳۱۴	۳۰	عزیز	مہاراج	.	کایتہ	دھلی	آنجبانی	.	۷	ایٹام منشی نندہ لال ہار شاگرد خواجہ سیرور
۳۱۵	۳۱	عزیز	دیبی پور	مکھن لال	.	تاجپور	۱۳۸۹ قضاے بھین	.	۱	
۳۱۶	۳۲	عزیز	منشی کنور	نندہ لال	کایتہ	دھلی	۱۳۸۹ قضاے بھین	حاشیہ	۱	
۳۱۷	۳۳	سوز	رام سہکا	.	کایتہ سری	لکھنؤ	.	.	۱	
۳۱۸	۳۴	عزیز	منشی لکھام	.	.	سلطان پور	۱۳۸۹ قضاے بھین	متنوی مخزن حق	۶	
۳۱۹	۳۵	عشق	زمانہ سابق	.	۱	
۳۲۰	۳۶	عشرت	بھونٹا گہ	.	برقنجیہ	میرپور	۱۳۸۹ قضاے بھین	.	۱	
۳۲۱	۳۷	عشق	نعل	بھولال	کایتہ	ٹونک	حی القایم	.	۲	
۳۲۲	۳۸	سوطارد	راجا لکھن	۳	
۳۲۳	۳۹	علم	منشی جتیار	لا لاری	.	الہ آباد	۱۳۸۹ قضاے بھین	.	۴	
۳۲۴	۴۰	سمدہ	خندام	.	کایتہ	دھلی	.	.	۲	
۳۲۵	۴۱	نعلیب	گوچہ گہ	.	.	دھلی	کلکتہ میں بین	نغمہ علیہ	۱	
۳۲۶	۴۲	عیاس	حالی رام	.	کایتہ	دھلی	.	.	۱	
۳۲۷	۴۳	عیاس	گہر نرائن	پہنتان بہار	۱	

کیفیت	تعداد	تصفیات	زمانہ	سکوت	توثیق	ولادت	نام	تخلص	تعداد	تعداد	تعداد
بعد عدد ایک مسلمان غوریت کے متعلق میں مسلمان ہو کر رہی	۳	-	۰	فوج آباد	۰	کاکا پڑ	جوا لاپڑ	عیش	۱۰۶	۳۴۵	۳۴۵
۳	-	-	آجپانی	دھلی	کایتہ	-	رانی سبک	عیش	۱۰۶	۳۴۵	۳۴۵
۶	-	-	-	سہارن	-	-	پیار لال	عیش	۱۰۶	۳۴۶	۳۴۶
۱	-	-	-	-	-	-	رانی سبک	غافل	۱۰۶	۳۴۶	۳۴۶
۳	-	-	اگرہ میں رہتی ہیں	مراد آباد	-	-	نجات سبک	غافل	۱۰۶	۳۴۶	۳۴۶
۵	-	-	میر پڑ میں رہتی ہیں	ریوڑی	ڈیوڑی	کیتی لال	جوتی رام	غالب	۱۰۶	۳۴۶	۳۴۶
۱	-	-	-	لکھنؤ	-	-	کیتی لال	غبار	۱۰۶	۳۴۶	۳۴۶
۰	-	-	۱۹۲	-	-	-	بہار	خوب	۱۰۶	۳۴۵	۳۴۵
۲	-	-	آجپانی	-	-	مرزا راجہ	غلام	غلام	۱۰۶	۳۴۶	۳۴۶
۱	-	-	زندہ ہیں	لکھنؤ	کایتہ	ابھار	غبار	غبار	۱۰۶	۳۴۵	۳۴۵
۴	-	-	لاہور میں رہتے	دہلی	کایتہ	-	مہتاب سبک	عم	۱۰۶	۳۴۵	۳۴۵
۱۰	-	-	زندہ ہیں	دھلی	کایتہ	کیتی لال	عیش	عیش	۱۰۶	۳۴۶	۳۴۶
۲	-	-	آجپانی	دھلی	-	-	کد سبک	قانع	۱۰۸	۳۴۵	۳۴۵
۴	-	-	دھلی	-	-	-	دھلی	قانع	۱۰۸	۳۴۵	۳۴۵
۴	-	-	فوج آباد میں ہیں	دھلی	-	دھرم داس	کد سبک	قانع	۱۰۸	۳۴۶	۳۴۶
۲	-	-	آجپانی	دھلی	-	-	چچھی رام	قانع	۱۰۸	۳۴۶	۳۴۶
۱	-	-	اگرہ	کیتی لال	-	-	کد سبک	قانع	۱۰۸	۳۴۶	۳۴۶
۵	-	-	آجپانی	لاہور	بقال	-	کد سبک	قانع	۱۰۸	۳۴۶	۳۴۶
۲	-	-	-	عظیم آباد	-	-	کد سبک	قانع	۱۰۹	۳۴۶	۳۴۶
۱	-	-	-	دھلی	-	-	کد سبک	قانع	۱۰۹	۳۴۶	۳۴۶
۱	-	-	-	-	-	-	کد سبک	قانع	۱۰۹	۳۴۶	۳۴۶
۳	-	-	-	دھلی	-	-	کد سبک	قانع	۱۰۹	۳۴۶	۳۴۶

کرم	نمبر	نمبر	تخلص	نام	دولت	قومیت	سکونت	رمانہ	تصفا ت	انتہا تعداد	کیفیت
۳۵۰	۱۱	۱۰۹	فوت	لالہ نیل	.	.	الہ آباد	.	.	۱	.
۳۵۱	۱۲	۱۰۹	فوت	کیدار پتہ	بستی رام	بڈر کھنڈ	کھنڈ	.	.	۳	.
۳۵۲	۱۳	۱۰۹	فوت	اندیر پاد	.	بڈر کھنڈ	.	.	.	۵	.
۳۵۳	۱۴	۱۱۰	فوت	لالہ کپور	.	.	مٹہرا	.	.	۱	.
۳۵۴	۱۵	۱۱۰	فوت	شکر دیال	مشی پور	کایہ سیکینہ	لکھنؤ	حی القایم	راما بن بطوم پر مہاراجہ جید کتب خانہ	۵۲	.
۳۵۵	۱۶	۱۱۲	فوت	دیشی پراد	ہبار پراد	کسیری	لکھنؤ	.	.	۳	.
۳۵۶	۱۷	۱۱۲	فوت	نندیشور	کھنڈ	کسیری	.	لکھنؤ پور میں	.	۲	.
۳۵۷	۱۸	۱۱۳	وریاد	صاحب	سندھ	کایہ	لکھنؤ	انجانی	.	۲	.
۳۵۸	۱۹	۱۱۳	صبح	بند سبلی	سکھ لال	کشمیری	فرخ آباد	.	.	۱	.
۳۵۹	۲۰	۱۱۳	صبح	بجوالال	.	.	.	لکھنؤ پور میں	.	۱	.
۳۶۰	۲۱	۱۱۳	فوت	ننگر پتہ	.	.	لکھنؤ	حی القایم	مہاراجہ پنڈت پور میں	۱۹	.
۳۶۱	۲۲	۱۱۳	فقر	ننگر پتہ	۱	.
۳۶۲	۲۳	۱۱۳	فقر	ننگر پتہ	۱	.
۳۶۳	۲۴	۱۱۳	وکار	ننگر پتہ	.	کشمیری	.	لکھنؤ پور میں	.	۱۱	.
۳۶۴	۲۵	۱۱۳	ہنیم	ننگر پتہ	بڈر کھنڈ	ایضاً	لکھنؤ	.	.	۲	.
۳۶۵	۲۶	۱۱۳	فیض	ننگر پتہ	.	ایضاً	لکھنؤ	.	.	۱	.
۳۶۶	۲۷	۱۱۳	قیہ	ننگر پتہ	.	.	لکھنؤ	.	.	۱	.
۳۶۷	۲۸	۱۱۳	مذیم	لالہ جلال	.	.	لکھنؤ	.	.	۵	.
۳۶۸	۲۹	۱۱۳	قیصر	ننگر پتہ	کایہ	لکھنؤ	حی القایم	.	.	۱	.
۳۶۹	۳۰	۱۱۳	قیصر	ننگر پتہ	.	.	لکھنؤ	ایضاً	.	۲	.
۳۷۰	۳۱	۱۱۳	کامل	ننگر پتہ	کشمیری	۱	.
۳۷۱	۳۲	۱۱۳	کامل	لالہ جلال	سادیوم	۲	.
۳۷۲	۳۳	۱۱۳	کاشی	لالہ جلال	.	.	.	الہ آباد میں	.	۳	.

کتاب	تعداد	تصفیات	رقم	نویسند	موضوع	موضوع	موضوع	موضوع	موضوع
۳۴۴	۲	۵	۵	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۴۵	۵	۱	۱	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۴۶	۶	۲	۲	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۴۷	۱	۱	۱	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۴۸	۸	۱	۱	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۴۹	۱	۵	۵	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۵۰	۲	۵	۵	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۵۱	۳	۳	۳	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۵۲	۲	۳	۳	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۵۳	۵	۱	۱	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۵۴	۶	۱	۱	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۵۵	۷	۴	۴	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۵۶	۸	۲	۲	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۵۷	۹	۹	۹	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۵۸	۱۰	۳	۳	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۵۹	۱۱	۱	۱	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۶۰	۱	۷	۷	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۶۱	۲	۱	۱	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۶۲	۳	۱	۱	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۶۳	۴	۱	۱	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۶۴	۵	۱	۱	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۶۵	۶	۳	۳	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۶۶	۷	۸	۸	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری
۳۶۷	۸	۲	۲	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری	کشمیری

ردیف	تخلص	نام	ولادت	قومیت	سکونت	زمانه	تصفیات	استعداد	کیفیت
۳۹۸	۱	۱۱۸	نایل	لاد لال	کایت	لکهنو	.	۱	.
۳۹۹	۲	۱۱۸	بیتلا	لاد لکهنو	.	لاد لکهنو	الآباد دین پور	۲	.
۴۰۰	۳	۱۱۸	نیرنج	لاد لکهنو	.	.	.	۲	.
۴۰۱	۴	۱۱۸	مہر آباد	مہر آباد	.	مہر آباد	.	۲	.
۴۰۲	۵	۱۱۸	مستو	لاد لکهنو	.	مستو	.	۲	.
۴۰۳	۶	۱۱۸	مجدوب	گورنری	جہا لال	پتیکار تحصیل نرہ	.	۱	.
۴۰۴	۷	۱۱۸	میرج	نیرنج	کشمیری	لکهنو	.	۱	.
۴۰۵	۸	۱۱۹	نجوح	لاد لکهنو	لکهنو	وج آباد	.	۱	.
۴۰۶	۹	۱۱۹	مجنوں	لاد لکهنو	لکهنو	ایضا	.	۲	.
۴۰۷	۱۰	۱۱۹	محبوب	محبوب	کھتری	محلی	ایضا	۱	.
۴۰۸	۱۱	۱۱۹	محمود	لاد لکهنو	.	فرخ آباد	.	۱	.
۴۰۹	۱۲	۱۱۹	تخلص	اندرام	کھتری	ایضا	.	.	.
۴۱۰	۱۳	۱۱۹	تخلص	بابوئی
۴۱۱	۱۴	۱۱۹	لاری	لاری	.	لکهنو	ایضا	۳	.
۴۱۲	۱۵	۱۱۹	میشون	میشون	لکهنو	میشون	ایضا	۲	.
۴۱۳	۱۶	۱۱۹	میشون	میشون	لکهنو	میشون	ایضا	۲	.
۴۱۴	۱۷	۱۲۰	میشون	میشون	لکهنو	میشون	ایضا	۱	.
۴۱۵	۱۸	۱۲۰	میشون	میشون	لکهنو	میشون	ایضا	۹	.
۴۱۶	۱۹	۱۲۰	میشون	میشون	لکهنو	میشون	ایضا	۹	.
۴۱۷	۲۰	۱۲۰	میشون	میشون	لکهنو	میشون	ایضا	۲	.
۴۱۸	۲۱	۱۲۰	میشون	میشون	لکهنو	میشون	ایضا	.	.
۴۱۹	۲۲	۱۲۰	میشون	میشون	لکهنو	میشون	ایضا	۱	.
۴۲۰	۲۳	۱۲۰	میشون	میشون	لکهنو	میشون	ایضا	۱	.
۴۲۱	۲۴	۱۲۰	میشون	میشون	لکهنو	میشون	ایضا	۱	.

میرزا شاہ یار شاہ کی عہد
میں رہی آ میرزا شاہ کی عہد

ردیف	تاریخ	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	زبان	تقیقات	اشعار	کیفیت
۳۲۲	۲۵	۱۲۰	مشتاق	نعمانی غلام	-	سعدی	.	.	۲	
۳۲۳	۲۶	۱۲۱	مشتاق	لا یولد لک	دل	محلکده	.	.	۳	
۳۲۴	۲۷	۱۲۱	مشتاق	لا یولد لک	سیرال	دھلی	اکمل احماد خاں	.	۳	
۳۲۵	۲۸	۱۲۱	مشتاق	لا یولد لک	.	سکینه	بجانبی	.	۵	نواز میر خان والی ٹونک کے نو بڑے
۳۲۶	۲۹	۱۲۱	مشتاق	کلا سنگھ	سکار	بیسواڑ	بلد منہرجن	.	۹	
۳۲۷	۳۰	۱۲۱	مشہور	نہایت	کشمیری	دھلی	.	.	۳۰	
۳۲۸	۳۱	۱۲۱	مشہور	.	کایہ	بریلی	.	.	۱	
۳۲۹	۳۲	۱۲۱	مشفق	کشن پور	۲	
۳۳۰	۳۳	۱۲۱	حب	مہاراج	چند	دھلی	.	.	۱	
۳۳۱	۳۴	۱۲۱	مفسر	درگاہ	کایہ	کھنوا	.	.	۱	
۳۳۲	۳۵	۱۲۱	مفسر	لیدی پور	لانی	درج آباد	.	.	۱	
۳۳۳	۳۶	۱۲۲	مفسر	رام نرین	کشمیری	دھلی	.	.	۱	
۳۳۴	۳۷	۱۲۲	مفسر	نرین پور	ایضا	ایضا	.	.	۱	
۳۳۵	۳۸	۱۲۲	مفسر	کشمیر	.	کھنوا	.	.	۲	
۳۳۶	۳۹	۱۲۲	مغموم	لاہور	۳	
۳۳۷	۴۰	۱۲۲	مفتون	پنجاب	کشمیری	فیج آباد	.	.	۴	
۳۳۸	۴۱	۱۲۲	مفتون	لاہور	.	انسا	.	.	۱	
۳۳۹	۴۲	۱۲۲	مقبول	جیکہ	چلی لال	کھنوا	.	دیوان	۴	
۳۴۰	۴۳	۱۲۲	مقبول	حکیم	.	.	تھیلہ	.	۱	
۳۴۱	۴۴	۱۲۲	مقبول	نندی	.	.	سنگھ	.	۱	
۳۴۲	۴۵	۱۲۳	ملک	لاہور	.	ککٹہ	.	.	۱	
۳۴۳	۴۶	۱۲۳	مطر	پنجاب	پنجاب	لاہور	.	.	۶	
۳۴۴	۴۷	۱۲۳	مشتی	پنجاب	.	درج آباد	اکرم علی	.	۳	

ردیف	تاریخ تولد	تخلص	نام	ولادت	قومیت	سکونت	زمانه	تقیقات	اشاد تعداد	کیفیت
۲۳۵	۴۸	۱۲۳	سنی	عجاسام	.	مرد آباد	ایچانی	.	۱	
۲۳۶	۴۹	۱۲۳	منشی	مویخت	کایتی	جلی	ایضا	دیوان شایان	۱۸	
۲۳۷	۵۰	۱۲۳	منشی	باریک	سکس	سرخه دارو	ایچانی	.	۲	
۲۳۸	۵۱	۱۲۳	منشی	کندلار	کایتی	ال آباد	ایچانی	.	۳	
۲۳۹	۵۲	۱۲۳	منعم	مویخت	۲	شاه و شاه نصیر
۲۴۰	۵۳	۱۲۳	منعم	کندلار	کایتی	جلی	.	.	۱	
۲۴۱	۵۴	۱۲۳	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	۲	
۲۴۲	۵۵	۱۲۵	مویخت	مویخت	کایتی	کایتی	ایچانی	دیوان	۹	
۲۴۳	۵۶	۱۲۵	موزون	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	دیوان	۱	ماظم عظیم آباد
۲۴۴	۵۷	۱۲۵	موزون	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	۱	
۲۴۵	۵۸	۱۲۶	سوزن	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	۱	
۲۴۶	۵۹	۱۲۶	مبارج	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	۱	دیوان لوانی حجت خاکی
۲۴۷	۶۰	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	۱	میشاد احمدی راجو تانه
۲۴۸	۶۱	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۴۹	۶۲	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	۲	
۲۵۰	۶۳	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۵۱	۶۴	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۵۲	۶۵	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۵۳	۶۶	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۵۴	۶۷	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۵۵	۶۸	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۵۶	۶۹	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۵۷	۷۰	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۵۸	۷۱	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۵۹	۷۲	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۶۰	۷۳	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۶۱	۷۴	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۶۲	۷۵	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۶۳	۷۶	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۶۴	۷۷	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۶۵	۷۸	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۶۶	۷۹	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۶۷	۸۰	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۶۸	۸۱	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۶۹	۸۲	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۷۰	۸۳	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۷۱	۸۴	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۷۲	۸۵	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۷۳	۸۶	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۷۴	۸۷	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۷۵	۸۸	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۷۶	۸۹	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۷۷	۹۰	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۷۸	۹۱	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۷۹	۹۲	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۸۰	۹۳	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۸۱	۹۴	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۸۲	۹۵	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۸۳	۹۶	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۸۴	۹۷	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۸۵	۹۸	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۸۶	۹۹	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	
۲۸۷	۱۰۰	۱۲۶	مویخت	میشاد	کایتی	کایتی	ایچانی	.	.	

ردیف	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکنت	زمانه	تقیقات	اشخاص	کیفیت
۱۴۶	۱	تاز	سنولال	کهنری	-	-	-	۲	
۱۴۷	۲	ناصح چهاجوام	برهن	بوڈل	-	-	-	۱	
۱۴۸	۳	ناطوق	جنگا پته	لار لاجی	-	-	-	۱	
۱۴۹	۴	ناظم	پند پند	کشمیری	لکهنو	-	-	۵	
۱۵۰	۵	ناظم	دکا پند	چو لال	شمس آباد	-	-	۱	
۱۵۱	۶	ناظم	کاشا پند	پدری پته	کشمیری	لکهنو	بهر پور پهن	۱	
۱۵۲	۷	نالان	دکارا	پهچن لال	مہارن	پوانہ	دہلی پهن	-	
۱۵۳	۸	نالان	سنول	کهنری	دھلی	-	-	۱	
۱۵۴	۹	نامی	لار پهن لال	کایتہ	دھلی	-	-	۱	
۱۵۵	۱۰	نامی	شہ سدر	کهنری	دھلی	پتی وطن پهن	-	۲	
۱۵۶	۱۱	نار	مشی سدر	کایتہ	الہ آباد	انجہانی	دیوان اردو	۱۰	
۱۵۷	۱۲	نجات	شکر پند	سام سدر	کراچی	میں پتی	فکریہ	۱	
۱۵۸	۱۳	نسبت	کینا پند	-	شاہ آباد	-	-	۲	
۱۵۹	۱۴	نسیم	کینا پند	بام پند	دھلی	انجہانی	-	۳	ماہر دربار شاہی
۱۶۰	۱۵	نسیم	پند پند	-	کینا پند	-	-	۲	
۱۶۱	۱۶	نسیم	پند پند	کینا پند	کینا پند	انجہانی	قنوی گل پند	۵۳	
۱۶۲	۱۷	نشاط	پند پند	کایتہ	دھلی	انجہانی	-	۱۳	
۱۶۳	۱۸	نشاط	پند پند	کایتہ	فخ آباد	انجہانی	-	۱	
۱۶۴	۱۹	نشاط	پند پند	-	حیدر آباد	انجہانی	-	۱	
۱۶۵	۲۰	نشاط	پند پند	-	-	-	-	۳	
۱۶۶	۲۱	نشاط	پند پند	کایتہ	دھلی	انجہانی	-	۱	
۱۶۷	۲۲	نصیر	پند پند	-	-	داروغہ پند	-	۱	
۱۶۸	۲۳	نصیر	پند پند	-	-	راجه پند	-	۱	
۱۶۹	۲۴	نصیر	پند پند	-	-	حی القام	-	۱	
۱۷۰	۲۵	نصیر	پند پند	-	-	-	-	۱	

ردیف	تاریخ	تخلص	نام	ولادت	قومیت	سکونت	زمانه	تصانیف	اشعار	کیفیت
۲۹۱	۳۰	۱۳۲۲	نور	بنتی دهر	لاچند	یقال	دہلی بین ہیں	.	۳	.
۲۹۲	۳۱	۱۳۵	تہال	سہاے لاچندی	جہلال	میرچہ	.	.	۱	.
۲۹۳	۳۲	۱۳۵	تہال	تہال چند	.	لاہور	گل بکاولی اردو	.	۴	.
۲۹۴	۳۳	۱۳۵	سینار	لالہ راجی	جگنا تھ	بہکونگ	.	.	۱	.
۲۹۵	۳۴	۱۳۵	مینان	ماتار د	یونچند	کاسینہ	حی القایم	قسانہ عجائب نظم	۷	.
۲۹۶	۳۵	۱۳۵	.	نیم چند	.	.	.	گل دھنویہ نظم	۲	.
۲۹۷	۱	۱۳۵	وصف	لالہ لال	.	میرچہ	.	.	۱	.
۲۹۸	۲	۱۳۵	وصف	لال سنگھ	.	بہاکر	دوڑکی بین	.	۵	.
۲۹۹	۳	۱۳۵	واصل	درگشاہ	درگشاہ	کول	متحدہ زمین	.	۱	.
۵۰۰	۴	۱۳۶	وال	.	.	قبض آباد	.	.	۲	.
۵۰۱	۵	۱۳۶	وحدت	جمعیت	.	کاسیتہ	.	.	۱	.
۵۰۲	۶	۱۳۶	وحشی	بشیر تہا	گونی تہا	دہلی	.	.	۱	.
۵۰۳	۷	۱۳۶	وحشی	لالہ لال	گل سنگھ	کاسیتہ	لازمہ میل میز	.	۱	.
۵۰۴	۸	۱۳۶	وحشی	بشیر تہا	بشیر تہا	دہلی	سپاہی زمین	.	۳	.
۵۰۵	۹	۱۳۶	وصف	بینی مادھو	سومچند	.	.	.	۱	.
۵۰۶	۱۰	۱۳۶	وصفی	راجی بہارام	دیشی پرد	کاسینہ	.	.	۳	.
۵۰۷	۱۱	۱۳۶	وصف	راجہ نول	.	کاسیتہ	انجیا تی	دیوان	۲	.
۵۰۸	۱۲	۱۳۶	وصف	شکر لال	.	.	الآباد	.	۲	.
۵۰۹	۱۳	۱۳۷	وقار	نخستہ فوندہ	.	کاسینہ	حی القایم	خند کتب	۲۰	.
۵۱۰	۱۴	۱۳۷	وقار	راجہ کھن	بروہمن	کاسیتہ سری	ایضاً	دیوان	۲۵	رئیس ادبیاتی آدمی ہیں
۵۱۱	۱۵	۱۳۷	دہلی	منشی محمد	سہارام	کاسینہ	منجراوہا	کلیات دہلی عقود و نیک	۲۹۹	.

نمبر	نمبر	تخلص	نام	دکتر	توثیق	سکونت	زمانہ	تصفیات	استعداد	کیفیت
۵۱۲	۱۶	۱۴۱	ولی نام	کایتہ	وحسی	نہایت	-	-	۲	
۵۱۳	۱	۱۴۲	ہرچند	ہرچند تو	نہرہ	وحسی	دیوان	۳۰		
۵۱۴	۲	۱۴۵	ہمت	لالہ	سیتا رام	بہانی		۱		
۵۱۵	۳	۱۴۵	ہمت	بینی دھر	کایتہ	لکھنؤ	محی القام	۹		
۵۱۶	۳	۱۴۵	ہنر	مالو دیوی		الآباد	ایضا	۳		
۵۱۷	۵	۱۴۵	بندی	کنتال		لاہور	ایضا	۵		
۵۱۸	۶	۱۴۵	ہوس	سویا لال		میرپور		۵		
۵۱۹	۷	۱۴۶	جوش	نقشہ نگار			دیوان	۳		
۵۲۰	۸	۱۴۶	بھتیہ	نقشہ نگار	کایتہ	وحسی	جان پور میں	۴		
۵۲۱	۹	۱۴۶	میر لال		میرپور	کورت میں	۳			
۵۲۲	۱	۱۴۶	یاد	لاکشمی نام		بیانی	شاہ جہان پور	۱		
۵۲۳	۲	۱۴۶	کاس	تبدیلہ	راہی			۱		
۵۲۴	۳	۱۴۶	یقین	بلو بوبہ		دہلی		۲		

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبل شیراز پر از ترانہ آتش گلستان
ہیں بلا کی طویان نہ بھی شہوانا
گوزران فارسی شیریں شال
جو نہی میں نہی ہے اور نہی میں کیا

شاید یقین سخن کو شہرہ ہو کہ یہ دو سہ حصہ مذکورہ الشعر اے ہر دو کا اوکی خدمتیں پیش کیا جاتا ہے اور
مترلف کا مقصد اسکی تالیف سے سولے بقاع نام بنائے جس کے اور کچھ نہیں ہے ہندو کی فارسی شاعری کا احوال تو
اول حصہ میں جو الہ فلم ہو چکا ہے اور اس جلد میں اوکی اردو شاعری کا بیان ہے اول اردو شاعر ہندو
میں منشی ولی رام ولی تخلص قوم کا تہہ ہوئے ہیں یہ حضرت شاہجہان بادشاہ کے عہد میں تھے اور انکے بعد
راے اندر رام تخلص اور جہا راجہ رام نراین موزون نے اس شاعری کو کچھ وسعت دی مگر جو ترقی اور سرسبزی اسکی
راے سرسبکھ دیوانہ اور کا کا جی پروانہ کی ذات ہوئی وہ بہت عجیب اور لاثانی تھی کیونکہ راے سرسبکھ دیوانہ
تو اپنی استادوی سے اسکا اثر کو بذریعہ اپنے شاگردوں کے کہ از بچہ ایک جعفر علی حسرت جیسان قلند بخش جرات
کے استاد تھے دو دو ہو چکا اور کا کا جی پروانہ نے اپنی قدروانی اور فیاضی سے اسکی مربی گری کی پھر تو
یہاں تک نے بت ہو چکی کہ اسکا جابجا رواج ہو گیا اور دلی و لکھنؤ دوڑے مرکز اس کے قرار پائے جہاں بادشاہوں
کی سرپرستی اور صلہ بخشی سے بڑے بڑے استاد اہل زبان پیدا ہوئے جنکی سحر طرازی اور نکتہ پروازی سے اردو
کی شاعری نے وہ فروغ پایا کہ تمام ہندوستانیوں اور اسکا اقتباس اقبال پر چمکے ہو اور گانوں تک کے لوگ مثل فردوس
کے اس کے جمال باکمال اور ندر لایزال سے فیض پائے ہوئے ہیں چنانچہ آج صرف ہندوؤں میں بہت ایسے
شاعر شیوا زبان موجود ہیں کہ جنکی شاعری کو ہندو اور مسلمان دونوں پسند کرتے ہیں پہلا کون ایسا ہو گا جو قصیدہ

آؤر - تخلص لالہ بھی نراین خلف لالہ ہر سکھ کے قوم کا تہہ سکنہ سکھ ٹونک راقم تذکرہ کے مرستہ داروں سے ہیں اور انہوں نے اصلاح مولوی سید محمد احمد تخلص سے لی ہو اور کسی کسی بندہ کو بھی اپنا کلام دکھلانا شروع وغوغا بھی منتشر دینے لگا۔

شور و غوغا بھی منتشر دینے لگا۔	لکھنؤ میں لکھنویوں نے	جاوکر کہہ کر خوں کو فوج سے	جو بھی چاہے لذت سوز نہیں
زلف بھی لکھا ہوا ہے مجھ کو	ایک ہی تار گریبان میں	تیری تیغ ابرو کو ایمان	موری پنجان نوجوان کیسے
محبت میں بندو لکھا جانے	عشق میں بتا نہیں دین	نامہ شوق ایک فتنہ	سوس اور جانے گا کبوتر
کیا کر دین کہو اگر تری غم	میں سوئے تیرے خند گفارا	کہیں بیچھانے بنا دروون	کہ اشکوں سے طوفان ٹپا چکا
	کمر دہنی نظر نہیں آتی	کچھ عدم کی خبر نہیں آتی	

آؤر - تخلص نڈت جوالا پر شاہد بر جاشی ولد منشی نڈت نیشن جڈان کشنچند بن چٹا من خلف تارا رام مہر کشمیری ہونے میں بیٹھہ لکھی ہوئے عرصہ تک متھرا کے کووال اور تحصیلدار رہے تھے اور پھر دنیا کو چھوڑ کر خطہ ایک بیچ میں گوشہ پکڑ بیٹھے تھے۔ کہتے ہیں کہ انکو حبس نفس اور شاغل تصفیہ قلب اور مستغنیہ صلی ہو گئی تھی چنانچہ انہوں نے اپنے مرثیہ کی ساعت اور یہ پہلے ہی بتا دی تھی وہ شاعر ہی تھے اور اردو فارسی میں شعر کہتے تھے فارسی کلام تو او لکھتا تذکرہ معیار الشعراء ہندو میں درج ہو چکا ہے اور اردو میں **رباعی** دنیا میں غم عورت سے چھوئے

عقبی میں بے بصیرت چھوئے	ہر جگہ فکر منگلے دہم و خیال	ہم عشق میں فکر شش چھوئے
-------------------------	-----------------------------	-------------------------

آرام - تخلص کہن لال قوم کا بیٹھہ ہندو دہلی ایک مزدور کی ہیں اور یہ شعرا دہلی افکار نادر سے ہیں۔

بہر مجھ سے کہتے تونہ تو یار دل	اوسکو سمجھاؤ ذرا کہ یہ تیرا پاس
--------------------------------	---------------------------------

آرام - تخلص یکم ناٹھ لکھنوی بہتری ہندو دہلی تیر اندازی خوشنویسی میں اچھا دخل کہتے تھے اور صاحب دیوان گزری میں یہ شعرا دہلی

خون کہنوں نکلتا ہی رہا	دل کا فوارہ اوجھلتا ہی رہا
------------------------	----------------------------

آرام - تخلص رام سنگھ ہندو دہلی جو بعد تحصیل علم اندھے ہو گئے تھے مگر فن شعر میں بڑی مہارت تھے چنانچہ یہ شعرا دہلی

انہوں نے بیکری طرز تکم اور ہے	لو جیک اور وضع تبسم اور ہے
-------------------------------	----------------------------

آرام - تخلص لالہ جوالا پر شاہد فوج آبادی لکھنوی۔

منہ منہ سے کہتا ہے	اجی کیا نام جو صاحب مر جاوے
--------------------	-----------------------------

آرام - تخلص لالہ رام ہندو لکھنوی استاد شاعران تھے مگر لکھنوی اس شعر کا اور کوئی کلام انہیں نہیں ملتا۔

منہ منہ سے کہتا ہے	خون کو کہہ نہیں سکنا یہ تھکا تھا
--------------------	----------------------------------

آرام - تخلص گلاب سنگھ بہتری شاہ جہان آبادی عین عالم شباب اور ایام نوجوانی میں خیر عشق کے شہسبہ آخر اسی مرض علاج میں اپنا سر کاٹ کر مر گئے مزار قادری بخش صاحب تخلص شاہزادہ دہلی اپنی کتاب کستان سخن میں لکھتی ہیں کہ ادنی مرگ کو چھیں برس گزریے مگر تیک لون پر وہ صدر تازہ ہے یہ بہت شعر

اؤنگو جو ہم ہوئے تیرے ہر ذکر کے گنج سے اؤنگی عاشق فراچی اور نازک خیالی عیان ہے -

پوہتی کیا ہو کہ شب اشفتہ کی نور کیا	اوسین کیا باقی رہا تھانہ رور کیا	جان می شق ڈیرے شکر کی ان کیا	آدمی تھا آخر شدہ اوجھا کر کیا
سودائی بین لبر شفتہ جیہ کر کیا	سن ہی لوگوں اک اک دن سر کیا	سجائیں جو کہ ہر ماہ عشق کا	یاری ہو کیو نہ نہ عاشق کا
تیرا شکوہ کہیو بربنہ کیا	پہنچو گھر لے کا شہر کیا	گود عا کر لے ہو خدا کا تو کیا	کیا نبی کی رگ کہی بد گمان کیا
ما جو پیر کیا اسکا کس کس کیا	حکومت چہ وہاں شفتہ آج کیا	پاکل ہی ہو کہیو یاس زار کیا	کھڑا پنو دیر گریان کو کیا کیا
زلفوں سے ہی اویہ رخ نے دل کیا	کا جو ہو سو ہو یہ کیا کیا کیا	ایک سو کہیو نے کربا عالم کو کیا	یہ تیرا برہہ یا عید الضحی کا کیا
رکھا سربا لون براؤ تو کیا	کہ تو ہی بے سرو پا کس قدر کیا	دم کا مہمان ہو اور شفتہ کیا	بخیر تجھ کو کچھ خبر بھی ہے کیا

اشفتہ - تخلص نڈت امر ناتھ کشمیری شاعر و تنویر ایک مرد نوجوان و جہتہ خوش فکر و غریب غدر سے پہلی دہلی میں رہتے تھے مگر اب لاہور میں کسی علاقہ پر ممتاز زمین کلام انکا بہت پاکیزہ اور پر مضمون ہے اور سنایا گیا کہ انہوں نے بہت کچھ کہا ہے مگر ہر جگہ شاعرانہ کے ایک تذکرہ سے ملو وہ سب یہاں کہے جاتے ہیں -

غیر ممکن ہے کہ چھوڑ دے اشفتہ کیا	حلقہ دام بلا حلقہ برف پار کیا	نزع میں دیدار جانا کھائیو کیا	اپنا مرنہا جھو چکر کے برابر کیا
کوئی روز لایا نہ غم یا نہ غم کیا	کون سے روز مری چشم پر دامن کیا	تن چپ پنچہ و خشت نے چھوڑا کیا	تو دیا دشت جنون مجھ دامن کیا
اندھون تم جو ہوشفتہ پریشان کیا	کس سے ہوش کے کوئی ہوش کیا	بجائی میں ہر اڑکی سن کی شہزاد کیا	اور اب نہ ہو مے دیکھ کر کیا
اشفتہ زعم یارین ساتی شاعر کیا	کونیکر چھوٹ کر ہی ہر کچھ کیا	کی ہوگی اوسے بادہ کشی غم کیا	لجی رہی جو یہی زبان تمام کیا
یا وگنی جو بخش اؤ تو کیا کیا	کہی گویا پرت کو بے اختیار کیا	بہت دھاک پر شہیدوں کے کیا	یہ ہیکت کیوں ہو فتنہ خواب کیا
دوران ہنرین رضیت کا کیا	چہ شہر تک کہی ہو داس کیا	میرا ہی لے لے لے لے لے کیا	زلفوں کی طرح لے لے لے کیا
جنگی باعث ہیکل نظروں کو کیا	وگنی کچھ ہی ہم نہ آؤ کیا	دیکھ کر ہو گیا آفت جا کیا	ہیکر یہی تیاب ہوا کیا
تکاپا خاؤ کی شہانان کیا	جلاتی آتش غم جو دلی تمنا کیا	دلیں شفتہ ہے تو نکاح کیا	لب پہ باتیں ہیں پارسی کی کیا

اکہ - نڈت جو الانا تھ خلف و تارام برہمن فارسی ہی کہتے ہیں اور کلکتہ میں رہتے ہیں -

جان جانی تیرے تھانہ کیا	دیکھتی کیا ہو تماشا کیا	تیرا دیدار شہر ہو کیا	اس سوا اور تمنا کیا ہے کیا
نڈت نرجن ناتھ لکھنوی اور حال معلوم نہ ہوا یہ شعرا کے ناتھ اے ہے سو دھج کیے گئے -	کرم صف قدر و زون لبر کیا	طواف شہارین آیا صنوبر کیا	ہم ان محروم قسمت کیسے کیا
کرم صف قدر و زون لبر کیا	طواف شہارین آیا صنوبر کیا	ہم ان محروم قسمت کیسے کیا	ادس پدی کا وصل غم کو کیا

اسن - تخلص منشی سیام سندرتوطن لکھنوی شاعر و دانشی و ما کرشن صاحب ریجان -

شہر شاہد ہر وقت تضا کہی گئی
کالی گن سی نہیں یا کے کتر کیا
یار کی لطف کی تعریف کہی کیا
سنبھل غم جان بھی یہ تیرا کیا

شہر شاہد ہر وقت تضا کہی گئی
کالی گن سی نہیں یا کے کتر کیا
یار کی لطف کی تعریف کہی کیا
سنبھل غم جان بھی یہ تیرا کیا

اولیٰ آخر تک ایک ہی قافیہ میں کتاب ختم ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ لطف شاعری ہاتھ سے نہیں جانے پایا یہ چند شعراؤ کے دیباچہ سے منتخب ہیں۔

اوس فدا کی کیا کوئی کرے گی جس کا کہ نہیں وہ تمھو کی ریا	سر کیلئے نام لکھا کہ اپنی نہیں ہر ٹھیک ہی منفرد ذات ہو سکتی	سیر میں تھیں بھونچے لگائی یہاں کی صفت بھر کل پر لگائی
کرتی ہیں مقامات میں ہی طرہ مٹا گر وہ چھٹی چوتھو دی نکلیا بانی	جس قدر کا کلی تم حج میں آئی	

احقر۔ تخلص بلد یو پشا دلہا سکھہ اسے فرخ آبادی اور حال معلوم ہوا یہ شعر اور لکھا ہے۔

دراں یار میں اس درجہ صفت نا تو آئی اگر اید سخت تھل سے بڑا ہو کر	اگر آتین دہڑا تو دہن کا ہی تپا ملتا	کیا ثابت کر کو اوس ضم باز کر دھکا
--	-------------------------------------	-----------------------------------

اسد۔ تخلص گردباری محل بن دام ویاں کا شیعہ کہری سری بابت ساکن ہر شہ ضلع اڈھام المہد محکمہ کلکٹری لکھنؤ
اُہوئے سدا ماں جبر عز کا سمٹ میں نظم ترجمہ ہے اور منظوم فرخ نام رکھا ہے یہ چند شعرا وں کے اوس سے منتخب کئی جاتی ہیں جسے اوکلی نازک خیالی دشیرین بیانی ثابت ہے۔

کہ رہتا تھا سدا ماں ایک بہر بزرگ گل جہاں پا کد سن	گل تان فصاحت کا تہا وہ گل سر اپنکل سوزن تہا وچ بیان	بہاؤ گلشن صبر و توکل تعلق سے جہاں کو پا کداں
زس تہا بیس ویرگی کا ساماں خارا سا تھا خالی تھہ ہر آن	بہاؤ تک پیر سے تھا شکیبار اگر کہنا تھا فقط ایک تار زار	

شعرا و صفت چیمہ

گودا مثل آب زند گانی : کہ شکر شرم سے ہو جکے پانی
خبر راہ سے دھویا بدن کو
اوتار اتن سے خالی پیرن کو

ارمان۔ تخلص راجہ جی جی مترنیر راجہ تمبر تر شاگرد حافظ اکرام محمد ضیف حوالی شہر کلکتہ میں بمقام سوتری
ستے ہیں اوہوں نے ایک تذکرہ ہی اردو کے شاعر وں کا ناما ہے یہ دو شعر اور لکھے ہیں۔

کام اپنا یہ بھی چھویری جان کھلا تن ہو جان کھلی گود لکنا داران	رات پہر لکھا کرنا ہوں گے دین کو	چوتھو کیا میں حقیقت مری ذات کی
--	---------------------------------	--------------------------------

اظہر۔ نشی جگنا تھ خلف نشی گردباری محل شاگرد نشی جواہر سنگ صاحب جوہر تخلص چیلے چھاؤنی چکوتہ میں بعد
سب اور تیر ملازم تھے بعد رشتہ تعلیم چچ مشن سکول لکھنؤ میں ملازم ہو کر وہیں امتحان نشی لاہور یونیورسٹی کا لچر کا پاس
کیا اور آٹ بھی لاہور میں ہی مقیم ہیں اور شعرا خوب کہتے ہیں۔

میر گنید میں ہو امیداران کھلیج سر سولہ لطف حسنان کھلیج	حسن من خطاں ہو چوہہ حق در باکشا نہ نامہ کبوتر لائے	شاہدان طبع کو تعلیم سنواں کھلیج جذبہ شوق سے بیکری خود کا غنڈ
نطق سے میری طبع معاشق مزاج شوخیاں صنون میرا زحینان کھلیج	تپان میں تھک تر و سببان کھلیج اور صنون اور اچا نا ہو المہ کا غنڈ	اور باغ حسن کی گود کمر شوقی اور باغ حسن کی گود کمر شوقی

افق۔ تخلص نشی دھار کا پر شا و گھنوی خلف نشی پیرن چند اک طبع و اخبار نینائی نو جوان خوش فکر

اور عالی طبیعت ہیں علم انگریزی و فارسی میں طاق اور طرز سخن میں شیخ ناسخ اور خواجہ وزیر کے پیرو شاگرد منشی شکر دیال فرحت -

بہار شاہد کی ہر کف پشایین اگر سو چشم ترین عکس چشم تر ترسود وصل حاصل ہو کر سے ہوں انانی کچھ غم نہ سینہ کی جڑیا کو تھا لگ جب بان چاہے میں زخم کے مچھ اسی حلقہ کو چھوڑا میرا گردش چشم احوال کے چھپان کف نظا نزل اول چلی تیر تھکا میں یہی فرق سر سرور لے لفظ	مجھ سے جا کل پہو ہی لنگھی عشو جی در غلاف صد سیر جہ سے غلط دور عشق تباہی سی واصل باقی پہو لو گنا مارا وچھہ گلا دم ہو گیا منع سے ناگہ یکا کرتے میں خال کر دوڑے پر کا اکھن میں اور پانکھن میں جی جی لکھن پر قبر میں دیکھ دیکھ دیکھ کر کو دیکھ کر چشم ناف جاناں	نہ لیسا بوسہ تیغ ارد باغ کی باہر ہو سکی، صحت بخش خاک راہی اگر تیک دانہ بنیں جو ہو جی شا کو کھلیف بجان اوس بت کا فکری گری جا کر تیک نہ ہو
--	---	--

اٹھکار - مخلص شمس اندر سرب چشما جلب اسے پروں کشن آنیری مجھٹ مراد آبادان کا قطع تاریخ دیوان وقار مطبوعہ ۱۹۱۸ء بھری میں درج ہے -

اکبر - مخلص رام دین قوم گجراتی ابن بھگوان دین آدمی ذی لیاقت ہیں مکر ولد اور سکھ ادھنا معلوم، مندرجہ ذیل تاریخ ہائے جنگ روم و روس اور کی تصنیفات سے ہیں -

تروکون آب ہوت نکا دس	سید سہیل بھان دل عبادی	امی صدای غیب اکبر برکھال	ہو تمام قہر کا قوم جہا دپ
----------------------	------------------------	--------------------------	---------------------------

ایضا صفحہ ۱۸۱ میں اخبار رستم اور معراج الطوب ۲۰ دسمبر ۱۹۱۸ء

دیکھتے ہیں ایچ بھار دین	روستون روم کو غارت کیا	قتل کیے مروت سلمان تمام	عورتوں سے کر کے میں اونکی زنا
کلتے ہو چھال نکاتی ہو شرم	ظلم ہیں اسلام پہ سہ برلا	سج بنی نے پہا بہر سال	خاتمہ روم برو سے بکا

الف

لوکا نگر سے صلہ مطلب عیان ہوئے	سب بادشاہ رو زمین دہان ہوئے	آپاد روم مکر ہو حصہ ہوئے	سلطان ہند سے سوا کا مان ہوئے
باقی تمام آیا تہا تظان ہند	اجا تباہ ہند کناں ہوئے	بوجوشی ایل جاناہ واہ ہوئے	سلطان طبع قیصر ہندون ہوئے

جنگ شہکا تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۸ء

جہادی بن ہو کر جنگ	ظاروم کو آ مار ڈر سیاہ
فلک سے بھری میں ناکھت	کھاسو گیا کار ترک آب شاہ

تاریخ گریخت غازی احمد مختار راشا
 جو بہاگ احمد مختار راشا غازی می لایک کہا جس احمد غازی نقیبہا

الف - تخلص سگل سین قوم کا تھہ سکنہ عظیم آباد جنہوں نے دہلی میں آکرات سے اصلاح لی تھی اور
 ان کے اس شعر سے مترشح ہوتا ہے کہ اچھی طبیعت کہتے تھے -

ہر قدم پر پیا ملک خیر بزمین
 کہو نگہ گئے شام و سحر جاگے

الف - راجہ پیارے لال عظیم آبادی ولد راجہ سکھن جی عظیم آباد کے مشہور صوبہ دار راجہ رام نرائن موزوں تخلص
 کے وارث ہیں اور رئیس عظم اور سناجیک کے ہیں فارسی ہی کہتے ہیں اور اردو میں ہی داود سخن کہتے ہیں خیابانچہ
 شعرا و نکا و نکی کلام کی صفائی کا عمدہ نمونہ ہے -

خاکساری سرشال نقش با
 جسکے بیٹے وہیں کے ہوئے

امانت تخلص کے امانت رائے جو محلہ دریا قہم دہلی میں رہتے تھے اور حال او کا معلوم ہوا شاید یہ دہلی تھے
 ہوں کہ جنہوں نے رامین اور بھاگوت کا فارسی منظوم ترجمہ کیا ہے -

تشریف پناہ لاؤ زمانہ تو بھرا
 امت خیر باری انی خیر تو پہنچا

امیر - تخلص جلاشکو ولد گکادت قوم کا تھہ سکنہ باشندہ بریلی ایک ذی اقتدار اور نیک نفس آدمی میں انکی
 تصنیفات میں کچھ ست نرائن مسمی بہ رافع عذاب کی ہے جو رائے عام میں چھپی ہے کتھا واقعی دھچک پت قابل
 دیکھنے کے ہے اور سکی نظم بہت سلیس اور شیرین ہے خیابانچہ یہ چند شعریہ طور غونہ آئین میں بیان درج کیے جاتے ہیں

کہ جس سچان کو تن میرا رام
 اوس کی طرف چلو گری با
 چمن میں گل ہی گل میں گل ہو
 جد سے سب لیکن ہے مرا کیا
 بیان کیا کر سکے یہ بیک خاک
 بجز اسکے کہ یہ وہ انرو پاک

زبان پست نارین کا ہی نام
 جابل او سکا تا شمار و برو ہے
 کہیں زہر کہیں وہ شہری
 دہلی سے دوسرے کیا ہے

اندر من - تخلص باسم خود زبده محققان نو دہکن قدوہ موحلان فخر من منشی اندر من جو اہم علم و فضل میں اپنے
 وقت کو کیا ہیں اور چکی علیت و فضیلت کا شہر تمام ہندوستان میں پہلا ہوا ہے یہ قوم سے جہاں میں اور
 مراد آباد کو اور مکی سکونت سے شرف حاصل ہے او کو جب قدر عبور مذہبی علوم اور کتب شاستر میں ہے اور سقدر تسلط
 اور انگریزوں کے علم دین میں بھی ہے اور انہوں نے مباحثہ مذہبی میں بڑی شہرت اور ناموری پائی ہے اور اب تک مندرجہ
 ذیل کتب اردو اور فارسی میں تصنیف کر چکے ہیں -

- ۱ - تحفۃ الاسلام - بجواب کتاب تحفۃ الہند مولوی عبید اللہ
- ۲ - ابطال التخاصین - بجواب تہذیب الکلام و عجاز محمدی - ۳ - حملہ ہند - ۴ - صولت ہند -
- ۵ - مصاصم ہند - ۶ - حماد ہند - ۷ - صوارم ہند - ۸ - بادشاہ اسلام بجواب علی اللہ
- ۹ - اصول دین احمد - بجواب اصول دین ہندو - ۱۰ - اندر بجز - بجواب سوط البحار مولوی محمد علی حسا

ان کتابوں کی عبارت بہت صاف شیریں عام فہم اور نشین ہے اور کلمہ مطالعہ سے ہر ایک ہندو اپنے اور مسلمانوں کی مذہب کی حقیقت اور اسیت سے واقف ہو نیکا فائدہ اٹھا سکتا ہے علاوہ اسکی بہت کچھ عمدہ ذکر اور نئے خوارق عادات کا بھی سننے میں آیا ہے اور انکا دم فی زمانہ ہندوستان میں معنات سے ہے اور انکی تصنیفات نے بہت سی کم علم اور مذہب سے ناواقف ہندو کو مسلمان اور کرشنا ہونے سے محفوظ رکھا ہے سولے کتب مباحثہ مذہب کے اور کوئی تصنیف اور انکی ہمارے ویکینہ میں نہیں آئی اور انکوئی کلام نظم قسم غزل و شعر وغیرہ سے معاینہ اور مجموعہ ہوا لہذا یہ حدیث بشر اور انکے جو خاکساری کی صفت میں میں کتاب اصول دین احمد سے بضرورت یادگار منتخب ہو کر بیان درج کیے گئے۔

جو شہ خاک رہ پراتنا میں جو ہو خاک بنیر کوی دلدار تو جا کر نیارویں پوچھ خود نہ اصل خاک پر کرمین بیاب	سمجھتے خاک ہی کو کیا ہیں اوسے خاک سے ہر دم شکر کار کہ ہو خاک اوسکو سونیکے بلدا کہ دنیا اول اور خرمین ہو خاک	جو ہیں خاک کا حضرت پاک جو ہے خاک سے حاصل ہوا نہ ہو خاک اوسکو ہو بطن بیاعت خاک کے ہی باغ و بستان	سوئی ہو اسطر آلودہ خاک بلو خاک اوسکے حقین کمیا ہیں کہ ہو خاک سے آئینہ روشن بدلت خاک کے ہی کلخ وادیان
عیان ہو خاک سے لعل و خندان سیر خاک ہو گئے ہیں خزان بظاہر کیسے اسحق فراموش تو خود ہی خاک ہے اس خاک سے	ہو ظاہر خاک سے یاقوت مرغان اسے میں فن سے ہیں دفان کہ دیانی کیا ہو خاک سے چون غور اتنا نہ مشت خاک پر کر	زر گل خاک سے آتا ہے بیرون ہو ہے سیدو لکھا جا کے افسر ملفیل خاک ہے رویدگی سب غرض ہے خاک ہی سب جزو گل	دیا ہو خاک ہی میں گنج قارون رکھا ہو جسے اپنا خاک بر سر بدولت اسکی ہیں چشمی لبالب سمجھ ہے اسی سے بر تامل

خود حال آئینہ کوئی کیا خبر کری تا نفس ہی تہ ہے باکران کت ہو تہ میں نالہ و آہ فغان مجبے	کیون شرم سے گہر ہو ہر و صبا نسبت ازل سے عاشق و معشوق کو یاد و قافلہ سے پہلی چشم و درین سے ہوئی گرد پس کا رواں مجھے	نہیں تھکے لکھنوی و لکھنوی ناختمہ شاگرد آغا حسین مرزا عشق و معصوم طوبی - جبر جو گزرتی ہو شہر ہے باز زلفوں کی یاد یہ کیا ناتوان مجھے سکے گل میں ہم ہیز و بین	نسبت ازل سے عاشق و معشوق کو یاد و قافلہ سے پہلی چشم و درین سے ہوئی گرد پس کا رواں مجھے
---	---	---	--

اور اباش - تخلص شمس چھنولال ریختی گو سکندہ دہلی کچھ کلام انکا متی در گابر شاہ صاحب نادر نے بیجا تھا از انجلیہ
یہ چند شعرا اس تذکرہ کے لکھنے منتخب ہوئے
اور اباش تیری حال کو یہ بیان گئے ہیں
کہ میر لطیف سے سوکھ لکھا
نصیب میں بھرا بیٹھا تھا اچھین

اہل - تخلص گئی بی بی صاحبہ پودہ نشینان شہر اکہ آباد سے ہیں اور شاید کہ قوم کی کا تھہ ہون اور شہر طاحت اس جا
ہم اسبات کلا ہی فخر کہتے ہیں کہ شاعرہ عورتیں ہماری قوم میں ہی موجود ہیں - و دلوغور لین انکی ہکلو ایٹھا
کی معرفت پہنچی ہیں اور طرز کلام سے واضح ہے کہ بی بی صاحبہ ممدوحہ بڑی خوش فکر اور صاحب ذہن سلیم ہو
اون کو اس فن میں خوب شوق ہے -
تو تو ہا کر ہی دیا زلف و تامل
ہم جان جائیں تو

لٹا ہے وہ مصمون ہیں ہنس کعبہ کھڑے لستہ کس طرح کاؤن لاما جو تب جو میں اہل زبان شاہجہاں ہی تیری زلف دو لیکھ کہیں کو کرسی محکومہ نام	رہتا ہے جو بندش فکر شعرا دستوار سنبھلنا مجھے لغزین تائیر ہم آغوش ہوئی آکی دعا ڈر رہا ہمارا دل حدیک بکلا اتنا فقط خوف ترے دوزخا سچ بوجھے تو خاک دریا رہے	اُس گل کا نہ لگا بھی ہم نہ ہو آتا ہے نظر ہاتھ میں شوخ مارا ہی ہیں آئے آنکھوں جیسا تاجہ جدا ہوتے ہیں جو لقا بانی مریجی ہنس بادہ کسکو آرام ہے بڑا کہہ میں نفس پا	شرمندہ کبھی من ہوا ما و صبا ہو ہی نہ ہو گل مرزا نگ خفا ایک کو جلاؤ لب عجا ز نما ہے خواہش اگر زمین تہی ہی خدا یہوش کچھ ایسے ہوسا کی صلا
---	--	---	--

بالغ - تخلص - لالہ ہرے ہر ہنس را قوم کا یہ بہت ناگرساکن گلا و ٹھی خلیع شہر وکیل عدالت منصفی فارسی
میں اچھی استعداد رکھتے تھے دو برس ہوئے کہ گزر گئے یہ شعرا وں کا ہمارا گلاب مستحق بیجا ہوتا سو جان
کیون نہیں کرتی ہو خارج غیر سے بولا وہ شوخ :- نام بالغ کا مری فہرست میں داخل نہیں :-

برج لال - تخلص - باسم خود وکیل کا پنود کوئی صاحب ہیں جبکا ایک قصیدہ منی الیہ می یرتاد سرتہ دا
عدالت ضلع کانپور کی مدح میں دیکھا گیا اس سے یہ دو شعر منتخب ہوئے -

لو کچھ دیکھ کر ہے او لیکر	انہیں طائر فہم خود چپ کرنا	نہا را شکریدر گاہ حق تعالیٰ ہے	کہ فضل اپنے سے اسکو کیا ستر
---------------------------	----------------------------	--------------------------------	-----------------------------

برق - تخلص - لالہ شیوہا ہی ساکن میرٹھ وکیل عدالت منصفی شاگرد غلام محی الدین عشق و مبتلا - اس
عمرادوں کی ساہتہ سے زیادہ ہے -

بسمل - تخلص - نڈت موتی لال - اکسرا اسٹنٹ کسٹرنڈ میرٹھ نواب لغٹ گورنریا در ملک پنجاب
بائسدہ دہلی - رونق افروز لاہور میں - قوم کشمیری انگریزی زبان کی فاضل اور فارسی میں بھی اچھی
ماہر ہیں اور شعر بھی موزونی طبع سے خوب موزون کرتے ہیں - چنانچہ یہ شعرا وں کا ہے - اور یہ صاحب

اس زمانہ کے نام بہادر وہ اور لائق فائق تھے	گہرا سہمی کچا پس جانا ہوا	بسل دہرا آما ہونے اور دھارا
--	---------------------------	-----------------------------

بسمل - تخلص - نڈت سند لال آجہانی سرشتہ دار پریٹ کا پنور ولد بخشی ٹیکا رام پرہمن کشمیری با شندہ
لکھنؤ شاگرد شیخ امام بخش ناسخ -

چچہ مرخان ہیں دوست کی	یہ لکھنؤ کی گلیاں یہ شہر کی گلیاں	دوستوں کی دہلیاں عیار	دین جو چکا لگا اس سیر کی گلیاں
-----------------------	-----------------------------------	-----------------------	--------------------------------

برہمن - تخلص - نام نامعلوم - یہ دو سحران حضرت کے گل و صنوبر کے اردو ترجمہ منصفی ہم جیسے

یہ نہ جانو کہ مرانکہہ آلتو	اندر عشق لگا جس کے لہو	برہمن عشق زبان کی ہو گلت	کچے ہوڑی کی طرح چہ ان
----------------------------	------------------------	--------------------------	-----------------------

پریان - تخلص - نڈت کیشی لعل اور حال معلوم نہوا اور یہ دو شعرا وں کے ہیں -

غری بہو نہوا بہو پر چو نہوا	باقمتہ یہ ہم آہو پر چو نہوا	شاہ خندان ہرین ہرین سب عدا	میں چو نہوا چو نہوا
-----------------------------	-----------------------------	----------------------------	---------------------

بشاش

تخلص۔ اصفت العباد وہی پرشاد مولف تذکرہ ہذا۔ بہرچند کہ شاعر بہنیں مگر شاعر و ن کا نام لیا
ہے اور کبھی کبھی اردو فارسی کی ہی تک بندی کر لیتا ہے اس لئے دوستوں کے اصرار سے لاچار ہو کر کچھ حال
اور کلام اپنا ہی یاد گاری کے واسطے لکھتا ہے۔ یہ مسکین قوم سے کامیابہ سکینہ ہے وطن نیر گوں پہو پال
ہے مگر دولت سے اجیر میں آب و دانہ کے تقاضے سے قیام ہے بندیکے دادا کے پردادا منشی نرسنگھ و اس
ریاست پہو پال کے مغرر ملازم تھے اون کے صاحبزادے منشی عالم چند بہت لائق اور عالم ہوئے اونکے
صاحبزادے منشی گہاسی رام علمیت اور خوشنویسی میں اپنا جواب بہنیں رکھتے تھے چند کتابیں اون کی لکھی
بخط نستعلیق و شفیقہ و شکستہ وغیرہ بندہ کے پاس موجود ہیں اور اون سے اون کا کمال فن خطاطی
میں ظاہر اور سوقت چہا بہنیں ہتا اور قلمی کتابوں کی بہت قدر تھی اس سبب سے آپکی خوشنویسی سے
بخوبی آندہ ہو جاتی تھی اور آپ بلا کیسی نوکری جا کر ہی کے خوش گزر ان تھے مگر بعد وفات آپ کے جوالا
کشن چند دادا راقم کے خور و سال رہ گئے اور ریاست دالون نے رشتہ داروں کی چلتوری سے کئی با
گھر لوٹ لیا اس سبب سے دادا صاحب اور اون کے والدہ ماجدہ کی اوقات تنگی اور تکلیف سے
سیر ہونے لگی نواب امیر خان جو بعد کورئیس ٹونک اور بڑے نامی شخص مہندوستان میں ہوئے اور وقت
مالوہ میں بخت آزمائی کرتے پھرتے تھے اور اس عرصہ میں وہ پہو پال میں تھے چونکہ دادا صاحب کی
سنادی اون کے بخشی دولت رائے کے صاحبزادی سے ہو گئی تھی اس لئے اسد فوہ دادا صاحب کو
واسطے تعلیم و تربیت کے اپنے ساتھ لے گئے اور جنابہ دادی صاحبہ خور و کلان پہو پال میں ہی رہیں۔
کچھ عرصہ بعد ناگپور کے راجہ نے بہت سی فوج لاکر پہو پال کو گیر لیا اور یہ گہیر بہت دنوں تک سمجھنے کے
ساتھ لگا رہا جس سے شہر میں غم کی قلت یہاں تک ہوئی کہ سیر بہر جانول باج روپیہ کو آتے تھے اور
غریب لوگ بہو کون کے بارے میں تھے اور جنکو موقع ملتا تھا وہ شہر سے نکل بھی بہا گئے تھے آخر
اسی طرح ایک دن لگی دادی صاحبہ کو بھی بے سرو سامان جان لیکر نکل جانا پڑا اور وقت وہ گہرا اور چوہا
اُس میں ہتا اپنے رشتہ داروں کو سوئپ آئی بہنیں سو وہ اون کے ہی قبضہ میں رہا مگر افسوس یہ ہے کہ
اون حضرات نے کتب دستخطی جناب دادا صاحب گہاسی رام جی جو دو صندوق میں بند بہنیں بہر
زور بنوا لیا دادا صاحب کے پاس جو دو چار کتابیں رہیں وہ بھی بہنیں جو اون کے خسر اونکے پڑ پڑ
کے لئے آئے تھے خیر و نوداد دی صاحب پہو پال چھوڑ کر شہر سرونج علاقہ مالوہ میں جو آب شامل رہا
ٹونک ہے آ رہیں اور دوا ملنا پھارہ برس تک اتفاق حکومت کا رہا اور دادا صاحب کشن چند جی لوہا
کے چلے پھرے لشکروں میں بھراخت اپنا اور اپنے متعلقوں کا گزارہ کرتے رہے مگر بعد جنگ پڑ پڑ

سرکار انگریز بہادر نے تمام غارت گروں اور مرہٹہ سرداروں کو ایک جگہ بٹھا دیا اور ملک میں ہر جگہ امن
 ہو گیا تب جناب مدوح کو البتہ ایک گونہ عتلاقی ہوئی کیونکہ وہ زیادہ تر پڑھے لکھے ہیں نھے اور ان کا شوق
 اور رجحان طبیعت اوس زمانے کے تقاضے اور منت کے بموجب زیادہ تر سپاہگرمی کی طرف تھا اور اوس ہی عہد
 یعنی جنگ پندرہ کے قریب سٹٹ میں میرے والد بزرگوار سنی تہن لال صاحب کی ولادت تہر سروسج میں
 ہوئی اور چند سال بعد اسکے جناب دادا صاحب اپنے قبائل کو لیکر ٹونک میں کہ جہان نواب امیر خان مخم
 نے سکونت اختیار کی تھی اپنے خسر نجفی دولت رائے کے پاس چلے آئے اور وہاں جناب والد ماجد نے
 نفل تربیت اپنے نانا صاحب کے علم کی تحصیل اور کسب کمال کیا اور بعد وفات نواب صاحب معذور اور
 بجٹی صاحب مدوح کے چوتھے اہل ہجری میں واقع ہوئی صاحبزادہ عبدالکریم خاں صاحب خلف صغیر نواب
 مرحوم کی سرکار میں عہدہ منشی گرمی و پیشکاری کا مداران میں نوکر ہو گئے اور عرصہ چند سال تک جناب
 صاحبزادہ مدوح کے ہمراہ واسطے پیروی مقدمہ تقسیم ریاست کے جو جناب مدوح نے اپنے بھائے
 نواب وزیر الدولہ بہادر مہرور کے اوپر سرکار انگریزی میں دائر کر رکھا تھا ہوپال کو الیاء دیلی آگرہ
 متھرا اور جمیر وغیرہ پہرتے رہے اور آخر بعد الفضال مقدمہ جب صاحبزادہ صاحب بہادر معذور نے
 احمر میں رہنا اختیار کیا تو والد موصوف نے ہی وہیں مکان بنا کر تمام متعلقان خانہ کو سٹٹ میں ٹونک
 سے وہاں بلوایا سٹٹ کی ماہ سووی ۵ کو راقم آثم کی ولادت مقام جے پور اپنے نانا حکیم شکر لال
 کے گھر ہوئی جو ایک بڑے نیک دل اور فقیر دوست آدمی تھے دادا صاحب کس چند سٹٹ کے بیٹا
 امین راقم آثم کو احمر میں لے آئے اور سب سے پہلے انہوں نے ہی راقم کی تعلیم تربیت میں بدل توجہ
 فرمائی چنانچہ الف بی تے پڑھانے کے بعد دادا صاحب گہا سی رام جی کے ہاتھ کا لکھا کر پڑھایا بعد
 جناب والد بزرگوار نے اپنی اوقات گرامی کو راقم کے نوشتخواند میں صرف کیا سٹٹ میں راقم کے نانا
 صاحب نے راقم کو اپنے پاس جے پور میں بلایا اور وقت راقم گلستان پڑھتا تھا جناب مدوح کو
 بخوبی پڑھا لکھا سکتے تھے لیکن نظر متبرک اپنے استاد زادوں کے پاس لیگئے اور سپرد کر آئے چنانچہ راقم
 نے عرصہ قریب ڈیڑھ سال تک دہان مولوی امان اللہ و حفیظ اللہ وغیرہ سے جو بڑے مہربان و ذی علم
 اشخاص تھے تحصیل علم کیا اس عرصہ میں جناب نانا صاحب کا انتقال ماہ کا تک سٹٹ میں ہو گیا اور ماہ
 سب کہہ سٹٹ ۱۹۱۵ میں جناب قبلہ کا مہیا صاحب جے پور تشریف لیا کر راقم کو اپنی ہمراہ احمر میں لے آئے
 اور وقت جناب دادا صاحب جاری تھے اور ان کی بیماری طویل پکڑتی جاتی تھی یہاں تک کہ کوئی
 دوا کارگر نہ ہوئی آخر ماہ کانک میں وہ ہی جان بحق ہوئے۔ عمر آپ کی ساٹھ برس سے کچھ اور بھی

اور عجیب متیں اور بزرگوار شخص تھے راقم کواون کے اطفاف و مکارم بندگانہ اب تک بخوبی یاد ہیں اور یہ جو کچھ خندہ بدہ راقم کو حاصل ہے اوہنیں کی برکت سے ہے الحاصل راقم پندرہ سولہ برس کی عمر تک گزر ہی جناب والد بزرگوار سے لکھنا پڑھنا سیکھا اور بعد اسکے کچھ صورت ناخن بندی کی صاحبزادہ عبدالکریم صاحب مغفور کی سرکار میں ہو گئی اور سمت ۱۹۲۱ء میں کس قدر اضافہ ہی ہوا اور سرکار مدوح مثل والدہ ماجدہ کے راقم سے ہی خوشنود اور رضا مند رہتے تھے اور اون کے صاحبزادے محمد خان صاحب اور حامد خان صاحب اور محمد سعید خان صاحب بھی بچپن سے راقم کا لحاظ اور خیال رکھتے تھے اور ان تینوں لائق صاحبزادوں کو نواب وزیر الدولہ بہادر رئیس ٹونک بہت پسند کرتے تھے اور مثل اپنے حقیقی صاحبزادوں کے اپنے ماپس رکھتے تھے اور کوئی ٹونک میں نہیں کہے یا تاہنا کہ یہ حضور کے بیٹے ہیں اور بعد انتقال نواب صاحب مدوح کے جونمٹ ۱۹۲۲ء میں ہوا اون کے جانشین نواب محمد علی خان بہا بھی ان صاحبزادوں کی بہت خاطر کرتے تھے نمٹ ۱۹۲۳ء میں صاحبزادہ محمد خان صاحب ٹونک سے اجئیس آئے اور راقم کو اپنے ساتھ لینگے۔ شعر کی طرف راقم کو شوق تو بچپن ہی تھا لیکن یہاں اگر بسبب فراموش آقا نامدار کی طرح غزلین کہنا اور مشاعروں میں جا پڑا چنانچہ یہ اتفاق پہلے پہل صاحبزادہ احمد علی خان صاحب بدو نق تخلص کے مشاعرہ میں ہوا طبعیت بھی گویی بن آتی سنیں کیلکچے اس پر جو غزل راقم نے صاحبزادہ مدوح کے اصرار سے لکھی تھی اس کے چند شعر حاضرین جلسہ کو بہت پسند آئے اور یہ باعث حوصلہ کا آئندہ کے لئے ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے تو تخلص حقیقی تجویز کیا تھا مگر والد ماجد نے تبتاش رکھا راقم نے تبرک چھپ کر دونوں ہی تخلص بحال رہنے دئے۔ نمٹ ۱۹۲۶ء میں صاحبزادے عبدالکریم خان صاحب تیس برس بعد حسب الطلب نواب ابراہیم خان صاحب بہادر رئیس حال ٹونک کی جو نمٹ ۱۹۲۷ء میں بعد مغزولی آپ والد نواب محمد علی خان صاحب بہادر کے مسند نشین ہوئے تھے اپنے خاندان سے ملنے کے لئے ٹونک میں تشہیف لائے اور گھر پر پہنچے بعد قصداً آپ سے بیعت میں مبتلا ہو کر جان بحق ہوئے اس واقعہ سے چند عرصہ بعد جو ان کے صاحبزادوں میں تقسیم کرکے وغیرہ سے باہم صفائی ہوئی تو والد ماجد کو تو انگلش دیدی اور راقم کو صاحبزادہ حامد خان صاحب نے اپنی طرف لے لیا چنانچہ سمت ۳۴ تا ۳۵ء تک راقم کو سرکار میں رہا مگر چونکہ وہاں ریاست کی طرف سے بنظر تعصب مذہب جو لوازم دین اسلام سے ہے ہندو اور پوجت سخت مت میں لگی ہوئی ہتھیں جیسے مندرتہ بناتے پائیں اور پڑا لے مندروں کی مرستہ وغیرہ وغیرہ اور اسکے سوائے مسلمان لوگ بزم حکومت عموماً ہندوؤں سے سختی کے ساتھ پیش آتے رہتے تھے اس لئے راقم کو ہمیشہ وہاں کے رہنے سے دل میں کراہیت رہا کرتی ہی کیونکہ اس آبادی اور

روستہ نصیری کے زمانہ میں کوئی نہ خود کیسی غلامی میں رہتا چاہتا ہے اور نہ اپنی قوم کا رہنا گوارا کرتا ہے اور اسی خیال سے بعض اوقات مجبوراً اون قیدوں کے اوٹھا دینے کی کوشش ہی درپردہ زبانی لکھی اور دربار میں عرض معروض کرانے وغیرہ سے کجاتی تھی اور یہی باعث بدظنی رئیس کا ہوا جسے کہ ۱۹۳۵ء کے شروع میں دفعتاً راقم کی نسبت حکم ہوا کہ یہاں سے چلے جاؤ راقم کو بھی یہی مسطور ہوا ملا عذر دیا وٹان کار و زگار چھوڑ کر اور اسے آقا صاحبزادہ حامد خان صاحب سے بیکنامی کی ٹھپی لیکر اجیر میں چلا آیا بعد آنے راقم کے راقم کی تمام کوششیں مشکور ہو گئیں اور رئیس نے حالات زمانہ سے اندیشہ نہا ہو کر ہندوؤں کو شرعی قیدوں سے آزاد کر دیا۔ دیکھو او وہ اخبار مطبوعہ ۵ مارچ ۱۹۳۵ء۔ یہاں صاحبزادہ محمد عبید اللہ خان صاحب بہادر نائب ریاست ٹونک کے فرزند ارجمند صاحبزادہ عبد العالی خان جو نواسے صاحبزادہ عبد الکریم خان صاحب مرحوم کے بہن میو کا لچ میں بضرورت تعلیم انگریزی تھے اور انکے اتالیق منشی رام چندر کو ایک محراب دان کی ضرورت ہی اسوجہ سے بوجہ تعاض سابقہ کے وٹان میرا روزگار ہو گیا لیکن سال بہر کے اندر ہی تنخواہ بقدر قلت تخفیف ہو کر بہت سا وعدہ وعید آئندہ ترقی و پرورش کے لئے ہوا وٹان تنخواہ گو پہلے ہی قلیل تھی مگر راقم اس خیال سے کہ ایک مدت تک جناب والدین کی خدمت سے ہجور رہا اور اب جو یہ سعادت حاصل ہے تو اسقدر قلیل پر قناعت کرنا چاہئے تاکہ تلاخی مافات ہو بھفا و کھا گزرا و قات کرتا رہا پر اب جو بہا شک نوبت پہنچی تو ناچار باہر جانے اور روزگار تلاش کرنے کی ضرورت ہوئی لیکن اوسے عرصہ میں میرے چوٹے بہائی بالو بہار می لال کے ذریعہ سے بتعارف پیڈت نراین سہاے جی و ماہو پرشاد جی کہ یہ دو لوگ بڑے بامروت اور باوضع آدمی ہیں ریاست جودہ یور میں صورت روزگار کی ہو گئی چنانچہ اب تک کہ چار برس ہو راقم یہاں حکمہ اپیل میں نائب سرشتہ دار ہے اور سب لوگ فیض الہی راقم سے خوش ہیں۔ اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات راقم سے منطبع و شتہ ہو چکی ہیں۔

۱۔ لطائف ہندی۔ پیشال میں چھپی۔

۲۔ افسانہ خرد افروز یعنی قصہ ہرام و ہرور۔ مطبع مفید عام اگرہ میں چھپی اور کئی سو جلدیں اسکی سرکاری اسکولوں اور کتب خانہ جات میں لی گئی ہیں۔

۳۔ تاریخ میواڑ ترجمہ راج پرستی۔ مطبع منشی نو لکشر لکھنؤ میں چھپی

۴۔ رسالہ چیل جواب تاریخی۔ ایضاً ایضاً

۵۔ کارنامہ نوابین یعنی تفریح مولد المور حین

۷۔ گلدستہ ادب۔ سکی صلیف نامین سورج گورنمنٹ ممالک مغربی سے انعام ملا اور مطبع نو کشور لکھنؤ میں چھپی ہوئی ہے۔
۸۔ خواب راجستان۔ مطبع نول کشور میں چھپی۔

۹۔ سوانح عمری نوشیروان بادشاہ۔ مطبع خیر خواہ عالم دہلی میں چھپا۔

۱۰۔ جواہر التبعیر ترجمہ سنکرت سپن چٹا منی۔

۱۱۔ نفائس التوارخ۔ حالات حکماء سلف میں۔

۱۲۔ تاریخ ترک ہند۔

۱۳۔ تعلیم النساء۔ اکھلا تالیف میں ہی گورنمنٹ ممالک مغربی سے سورج پیر ملا تھا۔ مطبع مذکورہ بالا میں چھپی ہے۔

مندرجہ ذیل کتابیں تیار ہیں مگر ابھی چھپی نہیں

۱۔ توارخ مارواڑ۔ اسکے صلیف نامین مین سورج پیر گورنمنٹ ممالک مغربی سے عطا ہوا ہے۔

۲۔ عجائب التوارخ۔ واقعات عالم بخت سینن ہیوٹ آدم۔

۳۔ احکام نوشیروانی۔ ترجمہ توفیقات کسری۔

۴۔ معیار الشعراء ہندو۔ ہندو شاعروں کی فارسی کلام کا تذکرہ۔

۵۔ ماری نورتن۔ جو رتوں کے پڑانے کی ہندی کتاب۔

۶۔ مضامین و نشین۔ متعلق ترقی و بہبود قوم کا مکتبہ۔

۷۔ مصائب زندگی۔ سوانح عمری راجہ کرن باگھلا والی گجرات سمجھ علاء الدین خلجی۔

۸۔ حل لغات حقائق الموجودات۔

مندرجہ ذیل کتب نام تمام ہیں

۱۔ خلاصہ مہا بھارت ۲۔ ترجمہ مہا بھارت ۳۔ سنہن ہجری۔ تاریخ عام اہل اسلام تقیہ ہجری سنہ ۴۔

۵۔ سنہن ہندو سے اس وقت تک ۶۔ سنہن عیسے۔ یورپ و چین کی توارخ سلسلہ سے اس وقت تک۔ ۷۔ سنہن ہندو

ہندوستان کی توارخ سب سے آگے اس وقت تک۔ ۸۔ توارخ جے پور کے توارخ ریاست سرور ہی

۹۔ توارخ ریاست اودے پور۔ ۱۰۔ توارخ ریاست الور۔ ۱۱۔ توارخ ریاست

ایڈر ۱۲۔ توارخ ریاست بونڈی ۱۳۔ توارخ ریاست کوٹہ ۱۴۔ توارخ خیابا واڑ ۱۵۔ توارخ

ہرتور۔ ۱۶۔ توارخ بیکانیر ۱۷۔ توارخ جیلیر ۱۸۔ توارخ مفصل مارواڑ ۱۹۔ توارخ

ریاست یالساواڑہ۔ ۲۰۔ توارخ ڈوگر پور۔ ۲۱۔ توارخ دیولہ پرتاب گڑھ ۲۲۔ توارخ اجمر۔

۲۳۔ توارخ ریاست کشن گڑھ ۲۴۔ توارخ اجپوتان متفرق جوابتیں سنہن ہیں۔

۲۵۔ ترجمہ نظم راج نیت یعنی کلیلہ ومنہ ۲۶۔ لطائف النظر منتخب از کتب توارخ ۲۷۔ ہدایت الشعراء
منتخب از کتب توارخ ۲۸۔ حکایت عدل والضاف منتخب از کتب توارخ ۲۹۔ تارخیا عجیبہ
انتخاب از کتب توارخ ۳۰۔ تذکرۃ الصنائع - منتخب از کتب توارخ ۳۱۔ بعضی از اشعار
اساتذہ - منتخب از کتب توارخ -

دو تیان ساقم کامرت بنین و لیسہ ہی مسودات متفرق پڑے ہیں اور اوہنیں میں سے بہ چند شعرا
منتخب کر کے درج کرتا ہوں ناظرین سے امید ہے کہ سہو و خطا کو معاف فرما دیں۔

عید ہی ہوا ماہ ہمبر بن انکے دلے نکلیا آہ کدورت کا غبار ہے صنم شان خدا شان تیر ہی دلیر رہیں ہمواد ہنر و علم کے حال دل کہا ہو رو کو اور دیکھو قل عام اب بک کو چہ میں ہوا کرتا سکھو معلوم جاتا ہے چہ چہ کر میرا نند نہیں کو جہاں میں چلے جوش و خروش میں جہاں میں چلے کون ایسا تیر جہاں رو میں نہ تھا جہاں کس کے کہو کا حیران تمہاں دید کو ہر یک تجھ چم اچان جہاں میں جو ظالم ہیں خدا ان نہیں غلبے اور جہاں میں ہے گونگی نہایت ہے کیا ہوتا ہے مضر کنان جہاں میں حشر و مہر حشر عالم جو کو جہاں سے تو ہے ہمارا لہان پہن کیا لہان کا تو ہے جاکو ہو وہاں کا نڈا جو اس پر ہی لگی ہے	بخت آنا ہی چکا وہاں مر گیا اور ملا حاکمیں ہر مین بجدا جو ہو کر اسمیں فرمیں خاک غریب جہاں صورت احکام ہو گئی ہے اپنی ہی اعتبار حال تو باتو قیامت کے جلا کرتا پر تو کیوں ہم سیر یاد اور کرتا دہن زخم ہی ہر اندہ کرتا ہر گولہ اپنے تو علم اوہاں کرتا بات جو تہہ میں لگی ہے ہر کرتا حرف پشیمان کا تو سنیں کہ کرتا فلک خیم سے گراں نہیں سنیں کرتا تماشا بیل گل ہی سیر کرتا کرتا ہر اشک و اکا ہی فی طوفان کرتا کرتا کہ یہاں ہر گولہ میں جلوہ تو مایاں وہ میر چرکی اسب دکا طالع کرتا کرتا روان ہجاء ہر ہر روان و شہرت کرتا کرتا انہی جہاں دیکھا با عین کرتا کرتا مرتا بوت پر سک عالم کرتا کرتا	پہر تاجون نرد تہہ ڈھونڈ گھر کرتا کرتا کی خطا آئی ابرو کو خوش لکھا کرتا کرتا میں اہنیں دیکھوں آئینہ جو کرتا کرتا محو آئینے کیوں ہمارے کرتا کرتا شیخ ان آئینے کیوں حقارتی کرتا کرتا میں فاکر تاجون گریاں جہاں کرتا کرتا بجود کچھ ان سر پر وہ کہ یک سر کرتا کرتا فتنہ و شر سے جو اوش کو کرتا کرتا کرتا کیا نہیں دیکھ کر ہے ہر کی جگہ کرتا کرتا اٹھ کر اٹھانہ صحت کرتا کرتا کرتا جو تیر صحت پہ لکھا خطیر کرتا کرتا کرتا چمن ایشیا ہی مٹی اور غر خوان کرتا کرتا کرتا دہن غنچہ ہی گرسن چمن کرتا کرتا کرتا خیال لہو حال نہ میں جہاں کرتا کرتا کرتا زین تیر میں بچاں رہتا ہے حاکم کرتا کرتا کرتا ہر گولہ میں جہاں جہاں کرتا کرتا کرتا سائیں دانو کی قلم مو او گلتا کرتا کرتا کرتا تو ایک ہی ایسی ہر عالم کرتا کرتا کرتا کرتا سکون ہے تو خاں نہ ہو کرتا کرتا کرتا کرتا	کہیلا عشق میں کام کی جو کرتا کرتا کرتا قل چاہو تو کو رو قابل حشر کرتا کرتا کرتا اونکی حیرانی ہو کہہ اور شہرت کرتا کرتا کرتا آئینگی کیا با عین مٹی سوار کرتا کرتا کرتا سر نہ کوئے کہیں جہاں کرتا کرتا کرتا کرتا جہاں جو کام ہے وہ ایسا کرتا کرتا کرتا کرتا حاشا و میں مہر اب تو لیا کرتا کرتا کرتا کرتا اس لکھ ہی فتنہ کا لکھ کرتا کرتا کرتا کرتا جاکھی اس فتنہ و منظر میں کرتا کرتا کرتا کرتا سدا جہاں میر خیر خیر کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا پڑ جاتا ہنر ک حرف کے کیا کرتا کرتا کرتا کرتا جہاں آجائے میں سب کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا نرا لکھ کیا کام کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا لسان میں ہن چوں ہی کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا حرف کا مضمون ہے جہاں کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا تو لکھ کر پہلا کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا یہ کاغذ خن ہے لکھ کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا کوئی سر تو تہہ کوئی کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا سب میں جو تہہ کوئی کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا کرتا
--	--	---	---

ہوائی دہی عورتوں کی بیانیہ
جو کوئی گناہ شک کر سہا
ہو ختم اس رشتہ ہر خدا کے
وہ جو سہل مقصود کو طاس سجا
خدا تو میں دیکھنے کی حریف
چشم جام شراب میں دونوں
مکونہ میں تری سوا میں
کوئی کوئی کوئی قتل کر یا خوش
آتش ہجر حریف لب توش
دل جو سینہ دیکھتا ہر چہاں
یہ ملک حسن میں آمد شاہ شہا
کیسے ہو او قدروں کے ہمارے دن
دو چراغ حسن فانوس محرم میں
وفن کرنا زرخیز رو باد و بچہ
دیکھو او قدروں کے اندر چہاں
کسو حسن جانی کی میں دریا جو
کیا خوشی ایسے کو یا خدا جو
خیرت رہا نہ کیا ہر کچھ کے حق
ترے قد بالا کا باندہ مضمون
فرنگ کا ہے عشق باب و میں اپنے
سیحہ کب ل دما چاہتا ہے
کئی ملک رہتی ہے جو سیکلی سی
شعق ہوئی یار کس عجب کے ساتھ
نہیں نام کو بھی خون ہا اشک
پیر اور میں یہ نہ اکت تو میں

چہی وہی اتلک چاک گریبان ہے
رین کو چان چان بھی کی کیا باغ
وہاں بار بھی کوئی مگر اسرار پہاں
بہلا آب ان کون رہ رہا عیان
کہ عشق ظاہر میں تو زیاں میں ایا
انے عالم حراب میں دونوں
جان دل ہر کاب میں دونوں
یہ تو کار تو اب میں دونوں
جاو دل کباب میں دونوں
کیا کسکی خیر جفا ایدہ ہر چہاں
اوتی تو عظم کو اوسکی مقرر چہاں
ایسے قریب کی میں دیر چہاں
کب میں یہ آتش و آگ اندر چہاں
اوتار مجھے اپنی دیکھ کر چہاں
ماں کے حق سے اب سر و صندوق
تاج ہر کیسے میں اپنے چہاں
ہو لکڑیوں گھوٹن جا رہے چہاں
کیا ہو اگر تھے لکھیں جے ہر چہاں
مرا بول بالا ہوا چاہتا ہے
یہ کعبہ کلیسا ہوا چاہتا ہے
کرب سے قاتل شفا چاہتا ہے
نہ معلوم کیا گل کھلا چاہتا ہے
کہ جس چہاں رنگ ان کی ہر چہاں
کری قتل تو مجھ کو کیا تیرے گردن
اگر ان ہر گاہ اوس کی نا میں

ہندین گامہ محبت کم ہر چہاں ہے
سوت تو میرے آگے بلج خوان گناہ
ترچا ہے اگر وہ تیرے زبم لبان ہے
کہ اوس شک پر کو آجکل نعل گشتا ہے
بجر غم کے جاب میں دونوں
نر گس نیم خواب میں دونوں
وصل و فرقت عذاب میں دونوں
یہ چھ خراب میں دونوں
ساتن ہر میں جو میں ہر چہاں
وہاں میں عتقا کر میں اکی نہ چہاں
نہیں کرتی میں کو تیشا کر چہاں
اور میں بل جتا اوس میں نہ چہاں
ہندیاں نکھتی میں یہ اور چہاں
کیا اٹھا لیکر میں کو اپنے سر چہاں
ہو گیا اٹھا اندر وہ اہر چہاں
سو کی ہی میں نہیں نہ چہاں
پاؤں رکھیں ہر ہلا کیوڑ میں چہاں
وہ مضمون عتقا ہوا چاہتا ہے
یہ نگشت شعلہ ہوا چاہتا ہے
حریق ابو کیا کیا ہوا چاہتا ہے
ہنیں تو مرا کیوں جہا چاہتا ہے
لگا ہونے چہاں نہ شعلہ چہاں
تو پیر کیا کیا اود چہاں اپنی شعلہ میں
ہیں مگر خون کا دھو ہے تو موسیٰ
یہ غرق چاہتا ہے اوس میں

<p>اور دین بوجہ میں جفا بھی صیاست ہم جیت ادائی چاہیں گے ایست خدا ہم لڑتے ہیں بات بات پر باد صبا ہم عادی جو جو کئے کے ہوں مانگ رہے ہم</p>	<p>نکلت گل کے ناک میں سے تجھ پر ہم آفت ہی تجھ پر یا بگی یہ ہے ناز ہم لائی نہیں اب جو تیری لف کی ہم آوار دل چھڑکنے کی کسا کم ہے دست ہم</p>	<p>آفت کو مول لیتے ہیں کالی ملا ہے ہم یہ ہنکند ہی یہی سبکین گے دروختا ہم مرحانیکے طیب تو تیری دوست ہم مارے سنانا کے مت یوفا سے ہم</p>	<p>دائستہ چیر کر تے ہیں لہ دو تار ہم بکر اگیا تو ناہتہ ہی میں اس نکار ہم فنیہ میں گر لکے گا نہ تو تربت جلال ہم مگر اہر تب کو وہ کہ میری جان یا نبی ہم</p>
<p>یہ طرز اور ایسا ہی اسی لکھتے ہی کا لیتا ہیں انام کو می نامہ بری کا ان کی عمر جیسے ماث گذری کا</p>	<p>چلنے کا سلیقہ تھا کہاں لکھتے ہی کا خون نے ستایا ہے یہ کچھ نامہ بری کا بازار کی مانند زنا ہے اور اوسیز</p>	<p>لیتا ہیں انام کو می خود بری کا ہے غامد کی فتار میں انداز بری کا یہ لو میں میری دل پر کتیتہ ہر بری کا جب خوف نہیں گلگی تجھے رہہ دری کا</p>	<p>کہوں انہیں کرتے ہیں دل کی خبر ہم ہر نیم میں، ذکر تیری جلوہ گر کیا لکھتا ہوں جو میں وصف تیری جلوہ گر کیا رہنا ہے شب و روز حسدوں کا تصور ہم</p>
<p>میرے ہر خواب نے یوسف کو پشیمان کیا راٹ کو خواب میں جو خیر ان دیکھا پردہ اوتارے اس کے محل کا</p>	<p>میرے ہر درد نے عیسے کو ہر سان دیکھا اسکے تیرے ہی تہی کہ ہو صبح کو قتل ہے جو روشن سواد منزل کا</p>	<p>تو نے اور آگے کیوں میری مٹی خرابی تجھ کو غمی میں جو خال خال و جذبہ تیرے چہرے پر یہ دو صدا آنکھوں کے</p>	<p>کیا ہو گی صدا ناہر بری تجھے تازی لکھتے رہے کہ ہے ہونچا دراز کا صبا تیرے چہرے پر یہ دو صدا آنکھوں کے</p>
<p>پر دہ اوتارے اس کے محل کا شیخ تہی یار کہ داغ تھا دل کا پردہ اگلے جانے حق باطل کا</p>	<p>کیا جلایا ہے جھکو بھر کی شب سانے اوس پر ہی کئے جو جو شیخ روتی تہی لوٹتی تہے ہم</p>	<p>ناہتہ وہ چوتھا ہے قاتل کا ایت ابروان و قاتل کا عطیر ہی گرین تو ہو گل کا</p>	<p>جسے دیکھا ہے زخم سبل کا خط کہاں ہے یہ دفتر تفسیر خاک ری ہے بکد اپنا شفا</p>
<p>تشنہ لب میں شربت دیدار کا کیس نکال اوسنے اسکو مار کا بہول چہرتے میں نہا اپنے یار کے</p>	<p>مرے ہیں ہجر میں دلدار کا مار لکھا جسے زلف یار کو بیلایان لطف میں گلزار کے</p>	<p>مار زلعین میں یہہ دندان مار کے کیا چین سیکھے ہو یہ تیار کے مار گل ہنکین نہ کیوں وہ مار کے</p>	<p>کب میں موتی زلف میں دلدار کا قتل کرتے ہو جہان جاتے موت بوی گل ہے تازگی سے اذکوبار</p>
<p>پاؤں بھونے طاقت رفتار کے مری چہرے نہان اچانک میں ہو ہو کیا قیامت آہ پرناشر کا مضمون</p>	<p>بعد مدت اوسنے بلوایا تو بلے اوس کی سہمی چوڑا جھون میں سورسہ نفل اپنا مارہ موزون ہوا</p>	<p>زخم میں بیل تیری ستار کے تو جھکا دیکھتے آنکھوں میں ہار یا ہار کے جبے تجھ کو ایک تبار پر شہر خون ہوا</p>	<p>کب گل لائیں میں یہ اعل اچانک یہ دیکھی اگر کچھ عیا کرتے جسے دیکھا ہے پری پری تجھے مفتون ہوا</p>
<p>ہے عجب ہر گرجو لابر حق خوش مثل رنگ بوجھ جائے بستان مارہ موار فی میں ہے آجیوار</p>	<p>دیکھ کر تو کچھ سوچا اوس کی حیران باغبان ادب کی یہی حیران نظر خال لطف کا گل شہر دہشت</p>	<p>ماہ بہان ہو گیا مہر و حسان دیکھ کر سوش قبل کے اوسے جھکو غول خان دیکھ کر جیسے اوتار کچھ کی خواب پرین دیکھ کر</p>	<p>سورسہ نفل اپنا مارہ موزون ہوا زخم میں بیل تیری ستار کے تو جھکا دیکھتے آنکھوں میں ہار یا ہار کے</p>

<p>دیگر</p>	<p>گل ہوئی بہ شمع ہر صبح بچوان دیکھ کر</p>	<p>جانِ حُصنِ مہر گئی جانی مخلصِ ایشی</p>	<p>تباہ ہے جو تھکر گریبانِ آستین اس</p>
<p>اور نکون سے ہیں پرگم گر سبائ آستین از</p>	<p>ہے حوں جم دل سی اینا سارا پرین گنگا</p>	<p>تو میرے حق میں مہن نحر گریبانِ آستین از</p>	<p>تباہ ہے جو تھکر گریبانِ آستین اس</p>
<p>ستیم کہاں یہ عرقِ نفعال ہے</p>	<p>گل رنگ سے سی تیری پسینِ موجِ تیر</p>	<p>دیگر</p>	<p>دیگر</p>
<p>وہ دیکھ مجھے لینے میں نہ دیدہ نظر سے</p>	<p>یہ ہی ہے عیبت کہ رسہ مچلِ اخبار</p>	<p>جلتے ہیں اخبار ہی دے کے آئے</p>	<p>گر یہ میرے آتشِ عزت ہی بھاؤ ہے</p>
<p>آخر یہ ملا پہل تیری لہکے شکر سے</p>	<p>بحکم کتاوے میں کتہہ شمشیر</p>	<p>پہر تیغ کا بوسہ لون لبِ رجم جگر سے</p>	<p>وہ دن ہو کہ پہر قاتلِ بیرجم کو بکون</p>
<p>عمرہ سے اشارہ سے تافان سے نظر سے</p>	<p>چور گئے کیا متوق تم نے تیرے ہکو</p>	<p>خط اکوئی جو لکھ پہ بچا ہے سیر کے</p>	<p>ہے وصل ہی محرومی جاوید کا سیغام</p>
<p>دیگر</p>	<p>گل اوسیدم میں ہوتاں حراغِ شمع</p>	<p>ہر اردن مر گئے اس آزد زمین</p>	<p>خانہ روبر ہے ایسا ٹہنی گہر</p>
<p>یامی جب غم جگر سے میری سر کی تھی</p>	<p>دیگر</p>	<p>جب ہوا آباد عارت ہو گیا</p>	<p>یہ غرقا حوٹے تو لکھون مضمون کمر</p>
<p>ایکے ہر معنے ہیں کہ شیک نہ ملنا ہوگا</p>	<p>بر سرِ حرات لکھتا ہے جوابِ خط وصل</p>	<p>جسمِ عقا جو ملے تو دہن او کا سوچ</p>	<p>بوسے مانگے تو کیا اونسنے دہن کی</p>
<p>سیرے سینہ یہی پہل تیرے سینہ پہنیز</p>	<p>نامہ جامع کر عشقِ تباہ جہک</p>	<p>نامی کس پر وہ اقرا میں انکا کیا</p>	<p>یا حبیب بن میں تیرے انکھ کی انجان آئی</p>
<p>خطِ مسطور کو راہِ عدم کھلائی ہے</p>	<p>جب کہ کیا کر معین رقم ہو جا ہے</p>	<p>نیکو صفا و حست دل چکھو کہا کہا جا ہے</p>	<p>ستِ وصل آئی حُصنِ لگی تم مانگے ہے</p>
<p>دیگر</p>	<p>کرتے شوقِ سیدقت سحرِ سماں</p>	<p>دلین ہی وہ شمعِ روضہ کے صال کی</p>	<p>تیرے کمر میں دم و گمان کو پسینہ ہے</p>
<p>ہر خندہ کھال کھال کھالی ہے بال کی</p>	<p>موسی میان بار کا عقدِ نہیں کھلا</p>	<p>تو یہ اس دیتے ہیں ایر و یاد کو</p>	<p>سج ہے تہذا بد رکا بجلی کی ہے کمر</p>
<p>نایت ہوئی مجھ پر خطا بال کی</p>	<p>زلف سیر کو چوٹے ہی اندر میں ہو گیا</p>	<p>اور اٹک کہکاش کے ہی ایر و یاد کی</p>	<p>تیری کمر میں دم و گمان کو پسینہ ہے</p>
<p>عالم میں اچھم پیر توں جال کی</p>	<p>سنا نہیں ہے کوئی ہی طوطی کی چوٹی</p>	<p>وصف ہن میں جان پر نہ پھر قتلِ قاتل کی</p>	<p>دیگر</p>
<p>تب کر ٹینگے پیش اپنا نامہ تقدیرم</p>	<p>ہوگی احوال کج جب ہو سزا و زحرا</p>	<p>یہ کہ کھٹوت ہی پوٹ کو نہ کہی وہ خور</p>	<p>عشق میں جو ان کو بھی جانے حاصل</p>
<p>دیگر</p>	<p>باغخانِ بگڑی کیوں مہنی لگا را او کا</p>	<p>عشق کی دولت ہوئی شہزادانِ عید</p>	<p>عاشقوں پر خار کہا کیا کیا کوئی</p>
<p>ای میں کچھ دیر سننے کو میانِ عید</p>	<p>قد ہے خلکو سخن کی جانتے ہیں وہ حق</p>	<p>باغخانِ عیدان میں کر تو شہزادانِ عید</p>	<p>دیگر</p>
<p>روی گل سی ہی ہے رنگین شہزادانِ عید</p>	<p>عجب عالم سستی ہے آج گلشنِ مین</p>	<p>سنا شہزادانِ عید میں شہزادانِ عید</p>	<p>بسر دیکھ کر سیر</p>
<p>کسین جوڑ میں میں کسین جوڑ میں گل</p>	<p>کے شہزادانِ عید میں شہزادانِ عید</p>	<p>بسر دیکھ کر سیر</p>	<p>دیگر</p>
<p>کے شہزادانِ عید میں شہزادانِ عید</p>	<p>کے شہزادانِ عید میں شہزادانِ عید</p>	<p>کے شہزادانِ عید میں شہزادانِ عید</p>	<p>کے شہزادانِ عید میں شہزادانِ عید</p>
<p>کے شہزادانِ عید میں شہزادانِ عید</p>	<p>کے شہزادانِ عید میں شہزادانِ عید</p>	<p>کے شہزادانِ عید میں شہزادانِ عید</p>	<p>کے شہزادانِ عید میں شہزادانِ عید</p>

بڑی بہائی رادنا سوامی اصل نام منشی شیو دیال سنگھ تھا جس سے تو اگرہ میں ملا ہون یہی بڑے متراض تھے اور ایک پتہ انہوں نے
 یہی جلا یا انکی والد منشی دیوالی سنگھ اور دادا دیوان ملو کچھ ایسے ہی کے معترف کو گون سے تھے۔ کتاب بہار مندر بن اعلیٰ تصنیف
 ہے اور اوس میں انکا مندی فار سے اردو کلام بہت کچھ درج ہے اور انجلہ بہ چند شعر منتخب ہوئے۔

کچھو صبر بہن بات یہ گہرائی کی | اب ضرورت ہی بڑی قلب کچھ بھائی | تلخی صبر کو زہار نہ کر ڈا سمجھو | حب کہ امین بے تیر سے پہل کہا نیکی
 غنسی دھڑلہ سیری بڑا دھوم کا تہ بہت ناگرسکتہ اجیرا بد منشی شکر لعل مینا تخلص نگر تخلص انکا یاد بنیں رہ صرف ایک شعر
 یاد تھا سو بیان لکھا گیا۔

بہادر تخلص اص بنی بہادر قوم کا تہ بابتندہ لکھنؤ مختار اور مدار المہام سرکار و اب وزیر ستجاء الدولہ بہادر صوبہ دارا دودھ گئے تھے
 تو انچ سیر التاجین میں لکھا ہے۔ راجہ بنی بہادر مرجع مجمع ملار میں وزیر و مختار اصل و محدث معاملات او بود و جو اتنے دہشت کہ شل او دن
 وقت در رفیق بیرونی و شرفا نوازی کے بود و در معاملہ رسی و سیاق فہمی و سرانجام امور و شمار و تحفہ مالی و ملکی مدیوٹی دہشت
 شہر بھری میں نواب زیر شاہ عالم بادشاہ کو نیکر بندیل کہند مرنے کو گیارا راجہ بنی بہادر کو اوسنی بیشتر سے ہی سچا یا تھا راجہ نے
 بنارس کے رئیس بلونت سنگھ کو بھی اپنے کفالت سے ساتھ لیا تھا جو بڑا عیار جبار اور نہایت مالدار راجہ تھا اور کبھی شجاع الدولہ اور
 ناپ صفدر جنگ کی پاسبان حاضر ہوا تھا اس عرصہ میں بنگالہ کا صوبہ دار میر محمد قاسم انگیز زون سے لڑائی مار کر بندیلکھنڈ میں بادشاہ اور
 وزیر کے پاس بطلب و دایا اور راجہ قسٹام مہم مندیلکھنڈ کے بادشاہ اور وزیر میر محمد قاسم کے ساتھ روانہ ہوئی بلکہ میں انگیز زون
 اور غلوان کی لڑائی ہوئی تھا بلکہ وقت راجہ بلونت سنگھ اور راجہ بنی بہادر اور زنگ گورہ یون نے بہت کوشش اور بہادری کے
 لیکن انگیزی سپاہیوں کے باڑے سے کچھ پیش نہ چلی جانچہ بادشاہ اور وزیر شکست کہا کر واپس آئے مگر وزیر نے دوبارہ مان کر
 انگیزی فوج سے لڑائی کی اور بہر شکست کہائی اور پہاگ کر رہے یون کے ملک میں چلا گیا اس لڑائی میں راجہ بنی سنگھ بہادر بہت
 سے رفیق کام آئی اور انہوں نے اپنے ملک میں رکھ کر جیٹ لکھا کہ بادشاہ وزیر کو چھوڑ کر انگیز زون سے مل گیا اور راجہ بلونت سنگھ
 اپنے ملک میں جا بیٹھا تو ناجار انگیز زون کی موافقت مصلحت سمجھی اور بدقت ملاقات اپنے آفاقی سفارش کی اوہوں نے کہا کہ
 بشرط حوالہ کرانے تم غور و نگاہ اور میر محمد قاسم کے وزیر سے صلہ کرنا منظور ہے راجہ نے جواب دیا کہ شکر و ملی پاس تو ایک جبار فوج اور غلبہ
 تو بخواہ ہے اور کے پکڑنے میں بہت کشت و خون ہو گا لیکن میر محمد قاسم کو حوالہ کر دوں گا میر محمد قاسم یہ شکر فوراً راجہ قسٹہ سے نکلیا
 اور راجہ سارا حال وزیر کو لکھا مگر وزیر نے جواب دیا کہ ہم یوہان لڑائی کی تیاری کر رہے ہیں اور تم و ان رہا انگیز زون سے شکر کو
 تاکہ دو نو صوبہ اپنے قبضہ میں رہیں تب راجہ نے راجہ شتابا سی کو لکھا کہ وزیر نے وہ شرطیں جو انگیز زون نے سفارش کیں منظور ہوئیں
 اور لڑائی کا ارادہ کیا ہے مگر میں اس لڑائی کا نتیجہ بہترین دیکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ انگیز زون کے سپاہیوں میں زمین سو
 اسلحہ میں سچی فراوین۔ راجہ شتابا سی اچھی اور سوت انگیز زون کے رفیق تھے محنتوں اور ملک پروردہ اور راجہ بنی بہادر کے تعلق
 نے راجہ موصوف کا کام کرنا میں سعادت سمجھ کر انچ انگیزی کے جوئل برنگر سحر گزشتہ کے جسکے ساتھ ہم تھی خوب سچی تحریک لکھی

حسب صاحب مروج نے اوسین کی صلاح سے ایک خط لکھ کر راجہ بنی بہادر کو بڑی عزت اور بزرگی کے ساتھ ملایا اور ملاقات کے بعد دوبارہ کاکل اختیار کو دیدیا اور اودھنوں نے ہی اپنے رسائی اور حسنِ حدت سے طرفین کو افسی رکھا مگر صاحب کہتا تھا کہ تم اپنے قبائل کو بلا کر صوبہ عظیم آباد میں کہو تو تم کو کل ریاست صوبہ اودھ اور الہ آباد کی دیرین گروہ عدرت و احست قبائل کے بلوانے میں تامل کرتے تھے اس عرصہ میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ نواب زیر بہار راجہ ملکہ کو اپنے مدیر لاکر انگریزوں سے لڑنے آتا ہے راجہ کو پاس نکال اوس کے پاس جانے کا ارادہ ہوا اور وہ جیسے ہو سکا لکھنؤ جا کر رہا اپنے فوج اور قبائل کے نواب سے جا ملے تا انگریزوں نے دو نوصوبہ کی ریاست اجیتا ہا ہی کو دیدے۔

کوڑہ کی فوج میں پیر انگریزوں اور شجاع الدولہ کے درمیان جھگڑ ہوئی اور پیر انگریز غالب ہوئی مرہٹوں کے سوار انگریزی قواعدن یٹنوں کی بندوقوں سے ٹا کر پہاگ لگی وزیر پیر و ہیلون کے ملک میں آیا اور اوسنے احمد خان بگیش کی صلاح سے راجہ شتابادی کی معرفت انگریزوں کے ساتھ صلح کی اور راجہ شتابانے اس موقع پر راجہ بنی بہادر کی رفاقت کا لحاظ کر کے نواب کے عزت کا پورا خیال رکھا اور اسکا ملک اس اوسکو انگریزوں سے دلادیا راجہ بنی بہادر کی بی بی بھی بہت نیکخت اور فیاض بہن خیاچہ ازکی فیض سے اکثر غریب غریب پورے ملتے تھے اور جو محتاج ازکی پاس اپنے حاجت لیکر آتا تھا وہ ہرگز محروم اور نامراد نہیں جاتا تھا راجہ جونت سنگ جو کاکاجی پورانہ کے نام سے یہی مشہور تھے راجہ بنی بہادر کے بھتیجے تھے راجہ بنی بہادر شجاع بنی تھے اور ان کا کلام بہت فصحا اور شیریں ہے مگر ملکہ سواہی ایک شعر کے تھا اور وہ یہ ہے اور اس کے ازکی خوش فکری اور شیرازبانے ظاہر سامی کی گئی لگی آمد و نہ گئی ہمارے جاہ کہنہ سی میکے پونہ گئی یہاں اور شخص باورن بہادر سنگ غلف پانچ بہادر سنگ شاگرد مرزا حاتم علی مہر مقیم اکبر آباد ایک خوش فکر شاعر ہیں اور یہہ شعراؤں کے ازکی لافیت سخن پر گواہ ہیں۔

تم شپے میں مرغ بسمل سے	پہل یہ پایا ہے تیغ قاتل سے	ایک دم ہی جد اہنیں ہوتا	کیا محبت ہے درد کو دل سے
ایہ بہادر پھوڑو میدان	نہ اوہی لاشیں کوئی قاتل سے		

یہاں اور تخلص لالہ راج بہادر مدرس اردو سکول بلرام پورا دیوتا گروہ پراچا حسن تخلص نامی انکا ایک تاریخی قطعہ ہے

یہاں اور تخلص لال بہادر غلف ناکچہ مرحوم انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ منٹوی مخیمیت مصنفہ منشی جگدیا لال شاقیت مطبوعہ شہنا

یہاں اور تخلص منشی ٹیک چند قوم کہتری شاہ جہاں آبادی مصنف نفات بہار معاصر اور ہم مشاعرہ خان آندو کے تھے ہندو میں کیا مسلمانوں ہی کو ہی مثل انکی تھی اور یہاں جہاں فارسی کا فن ہوا ہے انکا یہ ہے جوئے عالم اور فاضل ازکی تصنیفات کو دیکھ کر کان کھڑے ہیں کتاب بہار معین جو طبعی اصطلاحات کے علم میں لا جواب جمع ہوئی ہے اور رسالہ جواہر المحرر و اور البطل حضرت بوادر المصا در بہار بوستان ازکی تصنیفات سہم میں بہار معین جواب و متعارف اور تہذیب اول ہے اور کلا تو ان سو دم ہی کہ جس سے تمام اگلے سوادات منور ہو گئے یہاں یہ ہے منشا اللہ میں جہاں کو پہنچا ہے اور اندر میں نام ایک شخص نے اسکا خط لکھا ہے

حکے بعد ایک مختصر سا دیباچہ مصنف کی طرف سے ہے بہت کتاب اس علم میں بہت مستند شمار کی جاتی ہے اوسمین الفاظ کے معنی ہی نہیں لکھے ہیں بلکہ انکی استعمال کا طریق ہی بایا ہے اور ہر موقع اور محل پر وہ مادہ اور لطیف اشعار استادوں کے لکھے ہیں کہ اگر کوئی ہر فاون شعرون کو ہی یاد کر لی تو بے شمار ہزار دوستان اور غنڈہ کش ہواریان ہو جائیہ برگر اور علاوہ فارسی اردو زبان میں بھی شاعری خیاںچہ یہ شعرا انکی وقت کی تیریں کلاسی کے بہت اچھا نمونہ ہیں۔

وہی ایک لیمان جگو تم نارکتیہ | کہیں تیرے کار شہ کہیں نارکتیہ | اگر حلوہ نہیں ہے گھر کا اسلام میں | سیدانی کے خط کو دیکھ کیوں نارکتیہ |
 بہار تخلص لاد کا رکشا دودہ بیماری لال فتح آباد سے شگرد صفدر۔ یہ شعرا ان کا ہے۔

وہ سیر گہرائی میں تو کہوں حال ان | آئندہ کے نکلے کوئی صورت اگر ایسے | رکھ دیا قلم تاتہ میں ان کی مافی | ہرگز نہ کہی گی کہی تیری مکر ایسے |
 بہت تخلص منشی نہیں لال قوم کا یہ سکنہ و الداجد راقم ذکر ہذا۔ ولادت ایک کی شہر سرخ صلیع ماوہ علاقہ ریاست ٹونک میں متی بہادرون بدی و ۱۷۷۱ء کو واقع ہوئی اور تحصیل علم اور کسب کمال شہر ٹونک میں بطل تربیت اپنے نانا بختو دہل سے کیا اور ۱۷۹۰ء میں یحییٰ یحییٰ ۸۹ کے بعد نواب محمد امیر خان والی ریاست کے صاحبزادہ حافظ عبدالکیم خاں صاحب کے سرکار میں بعدہ مقصدی گری و شیکاری کا پردار ان سرکار ممدوح ملازم ہوئے اور شہداء ہجری مطابق ۱۲۱۹ء تک کاروبار متعلقہ اپنا اس دانت دانت اور خوش و گلی سے انجام دیتے رہے کہ علاوہ آقا نے نامدار ایک ایک آدمی اوس سرکار کا خوشنود اور فرماندہ مگر سندھ کو دین بعد وفات صاحب ممدوح کے حو فرزند ان جناب مغرایہ نے پنشن مقرر کر دی تو درگاہ خواجہ معین الدین جشتی کے متولیوں میر حفیظ علی اور میر وزیر علی نے بظہر شہر حسن لیاقت کا رگراری و دیانت داری آپ کے اچکے اچکے درگاہ خواجہ موصوف میں بعدہ نائب متولی رکھ لیا جاناچہ اتیک کہ عرصہ قریب چودہ پندرہ سال کے ہوتا ہے آپ درگاہ موصوفہ میں اپنے تعلق کام کرتے ہیں اور وہاں تک تمام جہوں کے بڑے آدمی ہی آپ کے اخلاق و خارق عادات سے خوش ہیں اور مزید برآں تمام شہر ہجیر میں وہاں عرصہ قریب چالیس برس قیام ہے آپ کی بہت کچھ نیکنامی حسن معاشرت وغیرہ کی ہے اور آپ کے علم و ہنر سے وہاں اکثر لوگوں کو فیض پہنچا ہے اور پہنچتا ہے کیونکہ آپ اپنے وقت کا بہت صاحب علم و اعلیٰ کی افادت کے لئے وقف کر رہا ہے اور وقت جو شخص چاہے وہ کتاب لیکر آجائے اور سبق پڑھ جائے امیر غریب کوئی ہو کسی سے انکار نہیں ہے میری یاد میں بہت لوگ آپ کے کچھ اپنے مدعا کو پہنچ گئے ہیں کسی نے علم پڑھا ہے کسی نے خط کی اصلاح لی ہے کسی نے حساب کیا ہے کسی نے موصوفہ لکھے ہیں کسی نے شعر کہے ہیں کوئی ہندی پڑھا ہے کوئی میزان مشعب کا سبق لکھا ہے کسی نے عروض قافیہ لکھا ہے اور حیفہ فیض فضل الہی سے آج تک جی ہے اسبطر سے خطا اور غصہ وغیرہ جو لکھانے کو آئے اسکو مفت لکھتے ہیں اور پڑھانے لکھانے میں کہی کسی سے کچھ نہیں لیتے پہلے تو تسک اور بیخامہ و رہن نامی وغیرہ ہی مفت لوگوں کو لکھ دیا کرتے تھے مگر جب سے وہ ایک دفعہ اس عرصہ میں گواہی کے لئے مدد میں جانا اس قسم کے کاغذوں کا لکھنا چھوڑ دیا ہے مزاج میں سحر زیادہ سکنت اور خلوت و تنہائی سے بالکل استغناء کی پودائی ہے عیش و عشرت حلال کے کوشش ہی ہے کسی ناجائز طور پر نہ کہ کسی سے لیا اور نہ اسکا خیال کیا صاحبزادہ عبدالکیم صاحب

کی سرکاری تین سس سے زیادہ عرصہ تک کارپرداری کی اور وہ سرکار ہمیشہ قرضدار اور زیر بار رہا کرتے تھے جس سے اکثر لوگوں نے فائدہ اٹھایا اور قرضوں سے مل کر خیانت کی لیکن اپنے اپنی دیانت اور ایمانداری سے کبھی ایک کڑی ادھر اور ہنرین کی حالانکہ خود ہی ہمیشہ قرضدار رہے اور سرکار سے ہی قرا واقعی قدر و منزلت اس دیانت داری کی نہیں ہوئی اور جو ہنر می سے نشین عمر بہر کی محنت خیر خواہی اور جانفانی کے صلہ میں ہوئی تھی اس سے یہ حال ہندوستانی سرکار کا ہے جو کسی زمانہ میں پشتون تک اپنے رفیقوں کی سرپرش کرنے والی مشہور تین علاوہ دیانت کے آپ کی رست گویا نہیں ہو ہے خیالچہ انکدفعہ صاحبانہ عبدالکیم خان صاحب بہادر کے اوپر قرضداری زیادہ ہو گئی تھی اور قرضداروں کو کارداروں کی قول غرض کا کچھ اعتبار نہیں رہا تھا تا یہ پڑی کہ انکو سرکار کو برو بچلیں اور وٹان تسلی کرادیں صاحبزادہ محمد خان صاحب کہتے تھے کہ جب یہ لوگ سرکار کے روبرو آئے تو سرکار نے فرمایا کہ کاردار سے کہتے ہیں غریب تمہاری قرضہ سیل ہو جائیگی سو تم خاطر جمع رکھو اور ہونے عرضی کی کہ سرکار کا مدار تو بہت دنوں سے یوں ہی کہتے ہیں ٹان جو لالہ نہیں لال جی کہدین کہ اتنے دنوں میں تمہارے دیو کی سیل ہو جائیگی تو پھر مگر کچھ عذر نہیں ہے تب سرکار نے کہا اچھا تم جاؤ ہم لالہ جی سے تمہاری تسلی کرادگی اور یہ لالہ جی کو بلا کر کہا کہ تم مہاجنوں سے کہدو کہ اتنے عرصہ میں تمہاری ادائیگی کے صورت ہو جائیگی اس پر لالہ جی نے کچھ دیر تامل کر کے کہا کہ یہ بات کسی اور سے کہلا دیجئے اور مجھے معاف رکھئے کیونکہ اتنے مدت میں انکی سیل ہو جانا مجھے ممکن معلوم نہیں ہوتی ہے فقط ایسی ہی ایک بھمن گشی کشن ام کے تین ہزار روپیہ صاحبزادہ صاحب محمد خرمیان محمد منور خان کے اوپر قرض آتے تھے او کہیں صاحبزادہ صاحب نے کی وقت اس سے دینے کا اقرار کر لیا تھا وہ اجہر میں آیا اور برسوں تک اس سے اقرار سیل قرضہ کا ہوتا رہا اور اس نے کارداروں سے کہا کہ اگر ابھی روپیہ کی صورت نہیں ہے تو مجھ کو تک کا ہی کا غنڈہ تمام پر لکھ دیجئے کارداران نے سرکار سے عرض کی تو فرمایا کہ جب اس کے روپیہ دینے کر لئے میں تو تم تک لکھ دینے میں کیا سرج ہے لکھ دو پانچہ او ہونے اگلے ساری تم تک میان محمد منور خان کے لیکر ایک تین ہزار روپیہ کا کا غنڈہ تمام پر لکھ دیا چند روز بعد وہ شخص ہی مر گیا اور ادھر سرکار میں محمد مستجاب خان نام کے ایک صاحب کاردار ہوئے بہر ہی قانونی تھے انہوں نے اس تک پہلے عرض کیا اور کہا کہ وہ خارج السیاد قرضہ کا ہے اور یہ عین طور کے داروں کو او میں کچھ وصول فرمایا اور تین برس کے قریب تک لیت دے ل کرتے رہے جب میعاد گزرنے لگی تو بہن مذکور کے داماد بہت چاہا کہ ہنر بہت جو واسطے حفظ میعاد لجاوی او سیکو کافی سچے مگر جب کچھ لکھا تو ناچار محکمہ صاحب اسٹنٹ کسٹرنین بصیف دیوانی نالاش کردی کاردار صاحب اسکو عین اپنے منہ کے موافق سمجھ کر قانونی دلائل سے جواب دینے کو مستعد ہوئے اور قادی ایام کے عذروں کو بڑی طوطی سے لکھوایا اور وقت سرکار سے کہا کہ اگر اب تک بات آئے تو آپ ہی کہدینا پدانا قرضہ ہے اور تک بلا ہنری ہماری کارداروں نے ناجائز طور پر لکھ دیا ہے اس وقت سرکار نے فرمایا کہ پہلے نہیں لال سے ہی تو پوچھو کہ وہ ابھی اس کا کہدینگے یا نہیں کیونکہ تک لکھی نا تھا کا لکھا ہوا ہے اس پر جب آپ کے گفتگو ہوئی تو آپ نے صاف کہدیا کہ ہم ہنر نہیں بولیں گے تک کہنے سرکار کے کہنے سے لکھا ہے اور قرضہ البتہ پورا اور میان محمد منور خان کے ذمہ کا ہے لیکن سرکار نے اس کا دیشا خود قبول کر لیا تھا اور آپ کو ہی غنڈہ

عدالت میں بیش نہ جای گا بہتر ہے جواب مدعی کو افسی کر لین کر کا مدار صاحب توجہ ابدینہ کو گئے۔ مگر جب صاحب بہادر نے
تسکد کھلا کر بوجہا کہ ہزار دستخط نواب صاحب کے ہیں یا نہیں تو کچھ جواب نہیں بن آیا اور معہ خرمیہ ڈگری کر اگر دس آئی اور
نواب صاحب کے نام سوامی میں کر آیا کیونکہ بروقت حکم اخیر صاحب بہادر نے کہا کہ یہ نواب صاحب کو زیبا نہیں تھا کہ اس طرح تسکد کھلا کر
اور وقت آب کی سجاوئی کی سرکار سے لیکر ادنیٰ نوکر تک ہر ایک نے تعریف کی۔ اس طرح حسین بخت نام ایک شخص اسی سرکار میں ملازم تھا
بعد موقوفی وہ جب کہیں رفرگاری تلاش کر جانے لگا تو آپس کہہ گیا کہ ایک مہاجن میں میری تین سو روپیہ امانت ہیں وہ آئیے لینا اوس
مہاجن سے وہ روپیہ توڑے توڑے کر کے دوتیس رس میں دئے اور آپ کی صرف میں آگئے باج سات رس بعد جب وہ شخص آیا تو اسکو
سو روپیہ کا دسویں تسکد اسکے رضامندی سے بعد اس نفع ما وجب کے لکھ دیا وہ یہ ہر جگہ لکھا اور اس کوئی دفعہ تبادلہ تسکد اور تجدید
قرضہ کا اتفاق پڑا آخر میں ایک دفعہ اوس شخص نے اپنے کل تسکد ایک شخص کو دے کھلا اور میں آپ ایک تسکد کے قانونی سیعاد گند چکی تھے
شخص نہ کوئے اسکو دیکھ کر کہا کہ یہ روپیہ مہار ڈوب گئے کیونکہ تین برس سے زیادہ عرصہ کے تحریر کو ہو گیا اور پہر کچھ وصول ہی نہیں ہوا
اب سکی کہیں سماعت ہوگی مگر حسین بخت نے اسکی کچھ بریدانہ کی کہا جس شخص کا یہ تسکد اوس جھکو ایسی امید مگر نہیں ہے اسبر اوس شخص
کو برا تعجب ہوا اور اسکی بات کا یقین نہ کیا لیکن کچھ عرصہ بعد جب اسکی تسکد صید اسکو بھا کر دے کھایا اور کہا کہ اسقدر جھکو وصول
ہی ہو چکا ہے تو اسوقت اوس شخص کے تعجب کے کچھ نہ تھا نہ ہی کیونکہ اپنے بلا لحاظ تادی ایام تسکد بدل دیا تھا اور اسکا سوجہ بھی
دیا تھا۔ اور بعد عجب کہ سرکار انگریزی نے اپنی رعایا پر انکم ٹیکس جاری کیا تھا اور اوس شخص کو کہ جسکے اندے دو سو روپیہ لائے
سے کم تہی مستثنیٰ کر کے واسطے تخمینہ اندے اور اتھار سالانہ ہر شخص کے سچ سچ کر دئے تھے اور وہ پھر درکار پریشہ لوگوں پر باعتبار تظہ
کی اور اہل حرفہ یا فوکی آمدنی کی تخمینہ ٹیکس لگاتے تھے تب اپنے باوصف اسکی کہ تنخواہ مقررہ سال بہر میں دو سو روپیہ کم تہی حق التاجر
کی رقم مثل دستور و وغیرہ کو جو کسی کہی تہی تنخواہ کے ساتھ جمع کر کے اسکا تخمینہ کیا تو اسکو قابل ادائیگی محصول سرکار کے دیکھ کر
غور اپنا نام نقشہ میں لکھوا دیا اکثر لوگوں نے کہا کہ حق التاجر کے آمدنی اول توجہ ان ظاہر نہیں اور دوسرے ایسی ہی کہ کسی نے
اور کہی نہیں آئی اسکو ملانا نہ ایک قسم فرض کر کے تنخواہ میں جوڑ دیا اور اسے محصول دینا نقصان سے خالی نہیں اور لوگوں نے تو اپنے
ظاہرہ آمدنی کو بھی حتی الامکان چھپایا ہے اور آپ ایسی آمدنی خود ظاہر کرتے ہو۔ مگر آپ نے منظر دیانت داری کچھ خیال نہ کیا اور
چند سال تک خجشی خاطر ٹیکس دیتے رہے۔ علاوہ اسکے آپ کا خیال چلن ایسا عام پسند اور منجھڑ خان ہے کہ تمام ہندو
آپ سے خوش ہیں اور سب آپ کا لحاظ اور اب کرتے ہیں مرض طبع یا کسی قسم کی بے اطمینانی آپ کے نفس میں نہیں ہے صبر تو کل محنت
اور شادمانی آپ کا دھیرہ ہے آپ کی کسی ثابت میں کذب اور ریا کا اثر تک نہیں ہے ظاہر و باطن صفائی کا جلوہ نظر آتا ہے
کہیں کوئی بات ایسے نہیں کرتے کہ جس سے کیا دل دیکھ کر کسی جو کچھ سوال کرتا ہے تو حتی الوسع اسکو مانوس نہیں جانے دیتے
صلہ ہر ایک کو ہمیشہ ٹیکہ دیتے ہیں اور ہر کسی کو نہیں کہتے آپ کی ان عمدہ عادتوں کا اثر ملاوٹ تک پہنچا ہوا ہے چنانچہ
محمود خان صاحب خلف صاحب خاں عبدالکریم صاحب مرحوم کہا کرتے ہیں کہ ملاوٹ میں تمام اوصاف ملک موجود ہیں۔ ایک ہی نہیں ہے

کہ وہ مسلمان بنیں اگر مسلمان ہوتے میں اوہیں کا مرید ہوتا۔ آپ کو اتنا عمر سے ہر جید کہ مسلمانوں کی صحت رہی اور مسلمانوں کے بہت زیادہ تر واقعت پیدا کرنے کا کام لیا اگر تھکید میں ذرا فرق ہیں آیا تھے یکے بعد اور پورے مینوں میں آیا کار و مرہ اکثر یہ ہے کہ صبح سے دہا گیا رہ بچے کو تھک جھلون کوڑا یا کرتے ہیں اور پہر نینان کر کے بوجا میں بیٹھ جاتے ہیں جب دشوہ لگوان کی بوجا اور دشوہ ہند نام کے پاٹ سے فارغ ہوتے ہیں تو درگاہ کی کچھری میں اپنے کو کرسی پر چلے جاتے ہیں اور سام کے قریب وہاں سے اگر کہا نا کہاتے ہیں تمام مندین درش کرنے کو تشریف لے جاتے ہیں اگر کہیں کہتا ہوتی ہے بعد درشن جا کر کہتا سنتے ہیں گیار س کا برت رکھتے ہیں گوشت شراب اور دوسری حمنوعات سے مطلق پرہیز ہے مبراہ میں بالکل سادگی ہے دنیا کی طرف بہت کم خیال لیکیں سور عاقبت کا زیادہ دریا رکھتے ہیں اور ہمیشہ خوش نشاں لٹا ش رہتے ہیں نہ کسی بات کا افسوس ہے اور نہ کسی حیر کی ہوس۔ سرگن ادیشنا کا عہدہ ماسر کرکڑ بھگوان کا اشت ہے ہر وقت اوہنیں کی یاد دلیں اور اوہنیں کا نام زبان پر ہے بلکہ ایک کتاب ہی اوہنیں کی حمد شامین لطور صاحبات کے تصنیف کی ہے جو نام قصاید رفواید مطبع متشی نوکشو صاحب میں چھپ کر شہر ہو گئی ہے اور اسی مذہبی ترقی اور ترقیہ باطلے سے آپ کے زبان میں بھی کچھ اثر ہے کہ جس سے جوابات کہتے ہیں وہ اکثر موب جاتی ہے گو تپوہا بیت کچھ نجوم میں ہی دخل ہے لیکن عمر بھر کے رشت گوئی رہتباری اور برہیز گاری ہی تو اپنا کچھ اثر رکھتے ہے اجمیر میں چند شخص ایسے موجود ہیں کہ وہ اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں ازانچھ ایک محمود سلاوت ہے وہ کہتا ہے کہ جب محکو کوئی تکلیف ہوئی ہے اور میں نے لالہ ہتھ لال جی سے پوچھا ہے اور اوہوں نے کوئی مدت تادی ہے تو اوسکے بعد ضرور چھکو غلا حیت ہو گئی ہے یہ تو میرے سامنے کا ذکر ہے کہ ایک دن فٹنہ ع میں سلاوت مذکور نے آپ کی یاس اگر کہا کہ بہت دنوں سے بیکار ہوں اور اب قرضہ ہی نہیں ملتا تو آپ نے گرہ گرج کا حساب کر کے کہا کہ ستائیسویں دن تک کہیں نوکر ہو جاوگی سو اب ہی ہوا کہ عرصہ ایک مہینے کے بعد میں ایک دن سو کا بل کو جاتا ہاں ستہ میں ایک کو پٹی بنتی ہوئی دیکھ اوس میں سے محمود نے ہکار کر کہا کہ نوکر صاحب سلام! چرباوس پوچھا تو کہا جیسا کہ لالہ جی نے فرمایا ہاں ستائیسویں روز مرا یہاں پندرہ روپیہ مہینا ہو گیا ہے اور اب میں خوش ہوں مجھے اوسکی خوش اعتقادی اور اوسکے بموجب اوسکے عین وقت پر متمتع ہونے سے بڑا تعجب ہوا۔ آپ کے مزاج میں زندہ دلی اور حاضر جوابی ہی موجود ہے ایک دفعہ صاحبزادہ عبدالکرم خان صاحب نے اپنے اول کا مار کو تو دوم اور دوم کو اول کر دیا تھا جب یہ ذکر حکیم نظام علی نے ہوا میرے نامی رٹیوں میں سے بٹے سنا اور آپ سے بر ملا قات پوچھا کہ کیا آپ کے یہاں کا مدار تھیر بدل ہو گئے تو آپ نے فرمایا نہیں مقدم موضع ہو گئے ہیں۔

صاحبزادہ عبدالکرم خان صاحب رحمہ کے پاس میان احمد علی حوا میر کے پیر زادہ میں سے ہیں اکثر اسی وقت اگر سنا ر بجا یا کرتے آتے ایک ات کہیں سرکار مدح کی طبیعت حاضر نہیں ہتی یا واقعہ میں میان احمد علی نے ہی خواب طور پر ستار بجا یا غرض اوس وقت مزاج مقدس یہاں بیزہ ہوا کہ صبح تک اوسکا اثر باقی تھا اور دوسری دن جب دربار ہوا تو والد ماجد ہی حاضر تھے سرکار نے اسی رات کی ستار کا ذکر چھیڑا اور فرمایا کہ کل رات تو میان احمد علی نے

عجیب طرح سے ستار بجایا کہ نہ نے سمجھ میں آتی تھی اور تان اور سم کا کچھ پتہ تھا اور میرے ایسی خواب خراب بنائے تھے کہ اول سے نہ سرون کی کچھ سوچہ میری تھی اور نہ راگنی کی گت معلوم ہوتی تھی غرض دیر تک اس ستار کے ماجرا کو اس اداسے بیان فرماتے رہے کہ جس سے طبیعت کی گہیرا ہٹ اور ہزگی عیاں تھی تب الہا جانے عرض کیا کہ صاحب تار کیا بتا رہا تھا سرکار بہت ہی اذکی طبیعت خوش ہو گئی اور فرمایا کہ تان شیک بستا رہی تھا۔

اب کو شعر کا شوق قدیم سے رہا ہے اور جسے جب کہی کوئی طرح لا کر دی او سپر غل کہدی ہے اکثر مشاعروں میں جا اتفاق ہوا آپ کے صاف اور نابغے شعر ہر شاعرہ میں ایسا عہ میں جو سرکار مرحوم کے کو پیر ہوا ہتا میں ہی تھا اور اجمیر کے تمام شاعر اور ذی شعور آدمی اس میں موجود تھے اور طرح تھے تیرا ماز نہ ہندا جو سہنا لالیکر اس میں میں سب شاعروں نے اچھے اچھے شعر نکلے تھے لیکن اب کا ایک شعر سب بڑ بڑکھڑا اور وہ اس شاعر کے تمام شعروں میں چوٹی کا شعر تھا اس کے نقل مولوی الہی بخش نارنس نکالے لی اور جو عاشق مزاج تھے وہ تو ایک ہی دفعہ سنتے سے لوٹ پوٹ گئے دیر تک اس شعر پر وجد ہوتا رہا اور جو خوب نعرے خوشی اور آفرین کے بلند ہوئے کہ جسے تمام کرہ گونج گیا اور وہ کیفیت حاضرین کو یقیناً کچھ نہ کچھ آجک یاد ہوگی اور شعر مذکور یہ ہے۔

کما کہیں کیفیت میں دہن ہوئی تم | کون لت میں ہے نام یکا لیکر | سرکار مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ لالہ نہتن لال کو کسی بھی شکل طرح کیوں نہ دو مگر وہ بی تامل غزل کہہ لاتے ہیں۔

سیف الدین خان سیف مخلص اور فیض محمد خان فیض اور شیخ حیات الدین سکنا اجمیر و لالہ مولچند وغیرہ نے آپ اصلاح سخن کی لی ہے اور لٹا پردازی بھی سیکھی ہے۔ ایک دفعہ کشنگدہ سے ایک پیر زادہ آپ کے صرف اس قطعہ کے سننے سے مشتاق ملاقات ہو کر اجمیر میں ملنے کو آئے تھے

ایک صورت پہنیں دیکھتی ہیں سچا | شیخ عظمیٰ ہمارا نہ پسند آتا ہے | ہم ازل ہی میں ہوں کے طالب | بخدا اسٹے بت خانہ پسند آتا ہے

صاحبزادہ احمد خان آفری مخلص جو سرکار مرحوم کے بہائی تھے آپ کے اشعار کو بہت پسند کرتے تھے اور نواب زبیر الدین والی ٹونک جب آپ کی تحریر دیکھتے تعریف فرماتے کہ بہائی صاحب کو ششی غوغا شخط اور خوش تحریر ملاہی اور شرح اس فقرہ کے یہ ہی کہ نواب زبیر الدین بہادر اور صاحبزادہ عبدالکریم خان صاحب بہائی بہائی تھی مگر صاحبزادہ صاحب سبب ایک شاعر باجمیر رہتے تھے اور ان کو اکثر اوقات نواب صاحب مدوح کو عرض کیاں بھیجے کا اتفاق ہوتا تھا اور وہ آپ کہتے تھے اسطرح اجمیر سبز ٹنڈنٹ کرنیل چارلس ڈگن صاحب بہادر بھی آپ کی خوشخطی اور تحریر کو بہت پسند کرتے تھے۔ اجمیر میں آپ کی خوش نویسی اور خوشخطی اور علمی لیاقت مشہور ہے۔ یوان آپ کا باب بکلام تو بھی گے انک مرتب نہیں ہو اگر شیدہ کچھ کچھ جمع کیا ہے اور ایسی میں سے یہ چند شعر بیان بعد اجازت درج کئے جاتے ہیں۔

اوہ گھبرا گیا وہ جو بار خاطر تھا | لے ہوا اب تو دل تیرا لکا | گستاخ اپنا شکر کے ہاتھ بٹا | کہ تار تھیری تن پر گھڑ لکا

<p>آخر میں قلم ہن او کا جاتا رہا کھلے ہوا پیر بن جوشت نہ جاتا رہا بارہا تین پہرے بھرت لگ جاتا رہا شیشہ ہے سرواب جو بار کا خدا جانتے کیوں قصہ مجھے لڑائی کا</p>	<p>کوئی قائل میں جو بھرت بھرت جاتا رہا آج کل ہی کھدیا رو جہاں میں نہ سردار میرا جو قائل ہے کیا ابھا ہوا تو بیکٹن ہے ابکی تو موسم ہوا کا حصیل انگلشن ہند میں پیدا ہوا</p>	<p>ساتھ دلی کیا کہوں کیا فدا جاتا رہا قافلہ تھو کا دل سارا میر جاتا رہا جیکہ طفل اشک سا لخت جگ جاتا رہا</p>	<p>چل دئی ہو توں جو دل کا پیر دیکھ چلے میں ایجن تھی ہی کیا کر آہ کیا امید غیر ہے ہو چھو چھو کر</p>
<p>غم میں جکی سر گل اپنا پیرن ہوا کیا دو دو سیاہ باروانی ہی آہ کا تھا آخر کو بعد مردن ہی اک میں کیا تھا پچکیان لیلی کی میں ات گرایا تھا</p>	<p>کون اسدو خواغان اس حسن ایہا زیر فلک جو شکو اکا برسا ادا تھا شعلہ خون نے بھرت ہوا تک جگ جاتا رہا بزم میں برہی آئی کسی کوں کیا شہر</p>	<p>سدا ہے جب زلف سیاہ لگا کر مخل میں جو شکو وہ لا رافتم آیا عشق تین کہتا تھا ایک دہن کیا</p>	<p>گہرے ہر من سنا مجھے خواہیں آہ معلوس پڑا جام تہا گریان تہی صرا چشم تر توئی مجھے تو خوب ہی سو کیا</p>
<p>دیکھنے کو جسے سارا ہے زنا او لگا ہاں راز بھرت کہی فٹ ہنیں ہوتا</p>	<p>شاید آج بام وہ شکو سیفا یہ وہ تہہ ترا پناہو تہا ہنیں ہوتا</p>	<p>کوئی تو مر گیا تھا کوئی تڑپا تھا تا تہ میں اپنی سدا صحر کا دانا تھا واقعہ اس پر فنیو نکا تو تہا تھا دیکھ کر جسکو پہ آنا وہ سیجا ادا تھا نرو بازی میں ہے ریتا رہا پاسا ادا تھا افس کہل جسے یہ عقدہ ہنیں ہوتا</p>	<p>برق لطیفی تیری کو چرخ میں شہا حیف یہ ہوش جو فٹ جھٹکا تھا کبھی ہی تقصیر بھرت بھرت ہی گنا تیری ہمار کا شیک ہے سارا ادا تھا ہنیں دیکھا کہی اپنا نصیب سدا کیا لفظ موم ہے یا د کا دانا تھا</p>
<p>بہتر طیار افلاک کھ چلے ہن سدا سکر میں قلم اس جگہ چلتی ہن سدا</p>	<p>یہ بہتر کر میری سید لکھتے ہیں سدا عشق کا باد یہ جا لگا ہے رہا سدا</p>	<p>جا کے پانوسی پال ہے دانا میرا طفل تھو کی یہ اپنی تو چلتے ہیں سدا ہم گہر میں صدف تھو ہی لگتی ہیں سدا ریاست میں ہمارا تو گہر پر پک گیا</p>	<p>سگ ہے دست جو فٹ لگی بیان میرا ایک طے فان او ہا میں ہنیں کتی ہن او کی آئینہ کا جو تہا ہے تصویر بھرت گرایان ہا میں اور دل زاپک گیا</p>
<p>یغے گرد و گاہ اک خوشنماہ لاہوا باغ میں آتی ہے او کی حشر کیا رہا ہوا ایک ل تھا دید کیا در و پر سدا ہوا کھل گئیں گئیں گئیں گئیں سر وید ہوا ہے یہ عقدہ ہنیں کہتا معا ہوا گیا اس جگہ بھرت مخالف اپنا پنا ہوا گیا غم یہہ جاتا نظہ ہنیں آتا اب او ہا نا نظہ ہنیں آتا</p>	<p>خط کی آتی سی رخ ادا کا ہے رہا ہوا ہو گیا سنل پشیاں چاک کی گل تہا غمرہ ناز واد اس پر کیجہ انا گہی آہ دیکھتے تھی چشم کے اور کیم ادا گہی آہ کیا کہوں صدف ہاں کھینچتے ہوں نردیا میں ہم جیتے نہ ہوں عیا شورج آتا نظہ ہنیں آتا نقش پاکی طہرہ کوئی چکو</p>	<p>اپنا جو عالی تھو میں سخن باہا ہوا جو سخن اسے لکھا ہے تیرا دلچا ہوا جب ہے ہنر نہ خیر یا دانا صحر ہو گیا خند لب سین احبار سجا ہو گیا گہنے گہنے ماہ کامل اتوا دانا ہو گیا</p>	<p>وصف کی قد عا کا لہا شہا ہوا طہرہ بچان کا کہی تصویر ادا ہوا ایک آہو چشم کا جو کھوٹا ہو گیا گر چشم مست نے تیری کیا تھا جھوٹا دیکھ کر تیری ترقی جسک اسی سہر</p>

لاکھ آوین تو جھجے کہ نہیں صل دلہر ایا پرستہ کفایت خطا مایہ	بسم سی ما زنا اور لبے جلانا تیرا لگی رونے صراحی ہوا پرستہ
گیا اوہٹہ کے جو بزم سے رات صدم گرا اشیشہ ہی جام گرا ترما	مقابل او کی نہیں شہوار دنیا میز سوری او کی میں گڑا ہوا پرستہ
سگر وں گلیں گیا سو پر نہ پیرا عدم کو جو کہ روانہ ہوا سو پر پیرا	عزیز کہتے ہیں مہمان کو قدیم ہم جو تیرے بندہ میں میر گیا سو پر نہ پیرا
گیا فلک سے ہے او پر یقین یہ ہوتا ہے دہوا حواہ کا میرا ہوا سو پر پیرا	کہ مقابل درد نکال تیری ہو دیکھ گرہ دریا نکال میں گہر دیکھ
میں نے اس شخص کو بہم کیا کہ لوگے خوب گایان جینی لگا جھکو دے لگو لگی خوب	شب جہاں سے ترانہ کہی ہندو لگو خوب دیتا ہے سیر مات کا سیر مات عجب
و جہاں جرح لگی کہانی سب اہل مجلس رہتا ہوں اس واسطی میں رتہ دیار	یہ تیرے بچا ہند ہے رتہ عیش ہے جیت دن جیت س منہ عیش ہے
سہ خاں شاگو جا ہی جو آخر کا جب اسلے رہتے ہیں دم اقسا کر جب	ت پرستی نہ سب پناہی خدا کی واسطی دعطا ہے عیش تری تو کر جب

دیگر

گر لگا دگوی او کان لاحت سے جھجے گل جو کہا کہے مر گیا ہوں میں	کسا کر مانہ عادت د خوب ہے مدت سی ہو گیا ہے وہ یا مال لہر
حالی نہیں ہو رتکو جا کر بیان کہیں سوئے ہو پر دیتی کیوں تان لہج	پیرا ہو گیا جھجے کوہ بیابانوں میں کرتا ہوں میں بزم شراب کباب آج
بہت تو بت پرست ہی مدد شمع جی سنا ہو کہ تیری نصیحت جباب آج	روان ہیں انشا جانی ہو جا کر جان فکارتے دانی انہوں سی اشک گل آج
خجل تیرے کہ گہر نعل ہو جھراں چاکی بان کے اوسنے جب نہ لگا	مکان سرخ ہوا سرخ قرش فالین ہو بنا ہے جب قفس انشا پناہ صبا
جو سرخ پوشون کے مجلس کی ہے بھیت تو سرخ روئی کو کہ تیرا ہم ساکان نہ	

دیگر

تسم ہے دیکھو تو کیا کیا ہو کر حرم ہوا پاناساں کا نہیں اچھا	پہاں میں دست بخت جھجے ہند دلین اوسن لف کا مقام نکر
حشر بر یا ہو احسرام نکر سبز رنگو نکاح حسن ہے مرغوب	دور ہے عزم ملک شام نکر زلف مت کہول رخ شام نکر
ماہ ہوا ہوا ہو کر گشت گیا غیرت آہ بیر سب سے گزرتا تھا دل غناک نے	ہو گیا سنبھل سیٹاں لف پچان ہو گیا سبکہ دین چل تا تھا جام می ہا می ہو
	او ہو گیا تو کو نہ امید کر کے میر گل کو کہے ہوا میں گل خندان چشم
نظارہ کہ حشر نہ ہی د احوال مجھ کو ہے کون بیجا میرا نہان چشم	دور ہے عزم ملک شام نکر زلف مت کہول رخ شام نکر

دیگر

عشق تباہ میں صابج ہوئی عقل
زہر ہے اگرچہ مثل نبات
ملازم عشق کی موقوف بالکل
لخت دل اشک کے دریا میں سر
دھرتا کو متناک بہت
شال کی کیو کہ نہ غم گہا می مجھے
حلقہ درگوش جانہ واری میں
ہم تو اس گل درخت سی رہے
ایک پدہ نشین کاہوں طالب
پیشک دوپوں جو گرکس بر نظر آوے

الہ سے ہوتا ہے دل میں آ
سیری ہر بات نا صحا شیریں
کہلا اوس شہ کی جھٹ بہ مضمون
مثل سرخاب بہا کرتے ہیں
اس ہی سو فتنہ ادھار کرتے ہیں
ہمیشہ ہم سیری بڑ نظر کو دیکھتے ہیں
دل رہا کیا ہے گوشوارے میں
یک صیت میں آہ پیاری ہیں
دل ہی میں اضطراب کرتا ہوں
ایسا ہوا میں گویا اندیشی بانیں ہیں

میں ہوں بہار اوس شکر لب کا
گر خراب لگا دی جو کوئی نہا کو
ہم مہون سے ہی ملا کرتے ہیں
اشک تہمتی نہیں یاد و رکے
کام ہے نذر سپر سے بوجت
تجھے ہی خواہ میں دیکھیں میں انگشت
ہے بے طفلانہ بازی لب جو شیم
آج بزم شراب کرتا ہوں
شوخی سے جو گرکس ملا میں
یہ تار میں نہیں دس میں ہا زبون
ہے قل عام کو میں اوس فتنہ گر کو آج
بندہ میں بت کی ریت کا میرہم
دوش پر بہک چلا کرتا ہی تلو
کیا خوشامی باو میں سر کے ہر آفتاب
کے کیا ہو بد گمان جھکو میری طرف سے
میں گل میں میں کیوں ہا جہاں
دیکھ گلشن میں تیرے چہرے کا گل گل

دیکر

باندہ ہی ہی ہی علم پہ وہ تندہ کر
کیا کہیں تہمت میں بڑو نہ کی ہم
دل تو سب جانیو ہر گز صفت کا تکیض
سنگرو سے پڑا ہے معاملہ اتو
رات نہ آئی سی تیرے نکاح کا کہوں
ہے رنگ نہ دلیت ہے زرا جو شیم تر
ہم ازل طالب میرا بوجت میں بیا
مارچی آلا ہا کو نیم شوگر نہ ہوں
آنا جو جگر ہر وہ شک قمر میں
جیم بیک شیعہ جب سے ہوئی ہم تر
ہرگز اس خزانہ کو نہ نہ لگا
میں میں انہیں ہی نکا کر کے

ہے یہ غلط کہیں میں کہ اوی کی کہ نہیں
کون نہت میں پڑے نام کیا لیکر
یہ ہم نے رہا ہے بھکر توار
یقین ہو ہے اوی کی کہ صفا تیغ
اوی سے میری تہی صبر تک عام دیو لگا
پڑے ہیں کج عشق کو کوئی نہ چٹائی دل
کسطح ہو نہ بنا دیکھت کوں کھل
پراو موقوف جلا یا لب حمرے ہیں
دالی ہو چاک ہر گل غیرت میں ہیں
بڑی میں کیا ظاہری میں جیتے میں ہنر
چھوگر سو کر رہی گئی درنا ہوں
صنم کے دل کے کہت اگر ہا دی تو

دیو جان مجھے دو شیریں
سیر و دیار خدا کرتے ہیں
ہٹ سیطرہ کیا کرتے ہیں
اور مخلوق کو کیا کرتے ہیں
گلون چاک گریباں سحر کو دیکھتے ہیں
دس جلائی تو بس لاری میں
شوخی کو سچا کرتا ہوں
عمر ہر شیت قدم ہی اوی میں ہیں
دید کو اوی فلانے میں نہا میں ہیں
کوئی ترپ نہا ہے کسی تن سپر ہیں
نہب ہر عشق ہی اور کچہ نہیں
پس کو دل میں سیری کوں بکر کوں توار
دیکھا نہ ہے سیا کوئی ملا نہ ہے
مجھے ہی ہر آجل شوخی جو لگا لگا
دست جوت چاک ہے سار کا دل
صنم کے ایک دم میں طرہ سب کھل

دیکر

صنفے گاس جو ہم لبط بہت دیکھتے
ہی نہنگوں اوی جہاں ہر گیارہ
بہا کیو کر کوہ آئی ہا کوئی ہا سے
اوس لب جیم کے حضور میں
کسی بطف کیو صنم سادی تو

چہا پون کیو نہک اوس پردہ نشین کی عشق نہاں کو
غضب میں ہوں میں اس سے ایک کس کو دل نہاں کو

فغان کو سوز دل کو رنگ سب کو جیم گریبان کو
نگہ گونا گونا کو ابرو کو لب کو سب کو مرگان کو

تیرا نامی نہیں کوئی جانیں تجھے کیا جو ہے ہرگز انوکھا نامی یہ مردہ ہو مواہون لبوں میں غاشق تو کا ہرگز	ریکو جو کو غلی کو نہ کو مہر نامان کو خاک کو خار کو اور کو کو توت پیا بکو بیمہ کو خدا کو دین کو ایمان کو ڈرا کو	جو بولا اصل کی شب کی جہاں پہ ہی ہم عشق باری و بت لیلی آخر	مؤن کو جس زکو اور من سحر کو قلن کو مایس کو اسوس کو حر کو ارمان کو
اوٹا یا عشق سا بار گران کو تلاش دین جاتا ہے یہاں چشم	عجب بہت جسم ناتوان کو نروک اس قاصد اشک ردا کو	خودیکہ زلف سی گلشن معطر انگھولا گل نے ایسے عطردان کو	دگر
کوئی خدا لگتی ہنس کہتا ان کو اندر آنی دو لو کر عشق کے دور ہوئی سب آتے ہیں پردانے دو وہ مست ازل سے تھا ہر اسکو ملی میخانے دو پوچھو جا کر مہر اور مہ سے ہیں یہ شخص پرانے دو کب چھوٹے ہے بھت بہ نادان ہے وہ میں ستانے دو	کس کو علم دہر کا تاکہ ہو غرت سیر ایک طرفان ہاں ہوئی جہاں میں علم ہو خلق و مروت ہو حیا و کرم دلربائی میں نظر سوج کی کما عاقل اور میں مصحف دیون کے خریدار نہیں	رخ براو کی دو وزن طرف سے خط جو آیا کہتے ہیں انگھون کی جانب جو گیا دل اب کما اوٹا ہر تہا ہے - مجنون تھا پہلے اب میں ہوں نامی اس جنگل میں یارو کا کل کے مسکین پسند و سچ اور بچوں سے گیسو کے	دگر
حسین تراب یوسف خان ایدل گر کوئی ہے مجازی عشق میں جان دل کا خون نام پوچھا میرا غیر و سچ جو کوئی نہ ماہر و خوش بن بر نہ سمجھتا رو کو دیکھی کسی کدورت کو گمان شجون نام اس کا گھسہ آمر نہا ہی بھت دیکو وہ شوخ اگر بادہ احمر کو تیغ قاتل نے کیا دم میں بسکد نہیں خون رگ رگ سے روانے جو غم کا ناز ہجر میں شعلہ رخسار کہوں میں	کیوں نہ چشم کرم مجھے گنہگار کو پر نہوار زردی سا غور کو تر کو دور کیا یہ گر ان تن تیا میر کو اوسکی زون کو ہوئی کیا کہیں نشتر کو گل و مل دنو ہوئی صورت اظہر کو	کس کو علم دہر کا تاکہ ہو غرت سیر ایک طرفان ہاں ہوئی جہاں میں علم ہو خلق و مروت ہو حیا و کرم دلربائی میں نظر سوج کی کما عاقل اور میں مصحف دیون کے خریدار نہیں	خوار تھا ہے سدا جبین نہ کوئی بھرا شک انبا یہ جب سر خطا ہو اوس کو ان تکبیر جبین نہ تھا دیتے میں کام نہی اوتاع میں ہر کو کوئی یارو دل عشاق کے سپارو کو
بہیک یا نوین میری شک و دل اوسکی کو چہ میں سر ہر ہے یہ ہو گیا قصیر سا حیران گر نہ ہر جان آتی ہے لبوں پر شاید	رکھو نہ دوسری اس حتم پر یہ ہر عشق باری کا نام نہرا ہے یہ ماہ رد کی کہیں کر قصور اپنے ہر اب جو ہر دیدہ تر نہیں ہے	کہو کہ نقطہ موم دیاں کا مضمون اوسکے کو چہ میں سر ہر ہے میں دن آتا ہم کہاں ام کہاں اور کہاں کہ قفس استغفر علی غریب ہو انہو بھت ایانہ نا تہہ کچھ میری نام دم ہو بہت یک گشا دل پہ جھاگئے شعلے شاید آو گیا دل ہی پیچھے سے دل سے کہد کہ جو جلتا ہے تو صل محبت میں تو کی فضا ہی جالتا نظر	کوئی ملتا نہیں اب تو سخنو کو کہیں ہو گئے لگا جا کہ وہ ہو کو کو کہیں اس قید میں لایا ہر تقدیر کو پہر تہا ہے ایڈہ جانے سر ہر کو ڈالا جو شب کو میں کی مری تہہ تیری بدلی ہوئی نظر کو دیکھہ خافہ اشک کا چلا ہے یہ نہ تہ اشکوں کے سفر ہر ہے رکھیں میں پاسے اس میں قلم

ہنرمند معلوم کئے بد گمان مجھے کیا سو	بلاتا تھا مجھے اپنا تھا اکثر میری گھر پہلے	اگر سین برون کے بزم میں جا رہی تھی	شال عجب دیا نون کی دہائی پڑ
کر دیا ہم خیال زلف نے نقش میرا	یار و اکس بیچو سی و کو جانا چاہتا	خاک ڈالوں میں میں بھوت شایہ	جھک کر طفل تہ کا ہاں تہا نہ جا ہی
دیگر		ای تو رب نہیں تیرا یہ بول بڑا	دی خدا ہے بان مٹے تو اندر چوٹے
بہجت تخلص کہیں لال اور حال معلوم نہیں اور نہ کوئی کلام اد نکلا۔			
بہرت تخلص لالہ بہرت لال ساکن مہرا۔			
اگر یاد ایں صرف اپنی وقت کرنا	ازانہ میں بہرت لال اپنا حاصل کرنا		
بیتاب تخلص لالہ شکرعلی مدلسیری شاد و قوم کا قہ بہت ناگزیر سکند آباد ضلع بلند شہر جو ایک معقول خوش فکر اور باد وضع شخص			
شاہوان اجیر سے میں اور مدت سے شعر کہتے میں پہلے حکمہ منصفہ اجیر کے سرستہ دام تھی بعدہ پوس میں کچھ عرصہ تک ملازم رہے اب			
وکالت کرتے ہیں اور انکی چوٹی تہائی منشی جو دیار شاد و جوامی تعلیم یافتگان اسکول اجیر سے میں عہدہ اکثر اسسٹنٹ کسٹرنس شرف			
اینا شیدا تو ہی خود خوشامی	انینہ جب تیری چہرہ کے مقابل	جو نظر تجھے جو اسی حور شامل ہوگا	دو قدم او سکوا دھانا کئی منزل ہوگا
نسترنوک ترہ سی ہی کہنا محفوظ	ابکہ جسکو سمجھتے ہو میرا دل ہوگا	حسین نہیں بھر میں میرے پیار ہوگا	سنگدل تجھ نہ تابوت اسل ہوگا
مندر محرم کے جودنات کسی میں	مندر میں کسے عاشق کا مگر دل ہوگا	ہم کہتے تھے میں بیتاب تو کہہ یاد	عشق کر کے بجا خوشم حاصل ہوگا
خمسہ غزل خواجہ وزیر			
کرکین سے متعلق تھا ہمارا اشتیاق	تماشا دل کو بہا تھا ہمیشہ من بھلا	مترہ کا عشق تھیتے ہی تھا ایک شین	نشا بعد دیکھ راین تیرا قاتل کا
	نبا یا کرتے میں نادان کھن تو وہ میر دل کا		
محبت چو چو تو اوی صاحب نہیں	بے باجم رہی طرفیں کے ہر بات میں	کسے نے یہ کہہ سچتے ہی دہو ہا کہہ	اید میں نے تو اصع کی دہم پریم سے
جھکائی میں تج جب گ دن تو ادھما تھا قاتل کا			
بیتاب تخلص سبک ام باقی حال معلوم نہیں یہ شعر انکی دستیا ہوئے تھے سو کہے گئے۔			
محبت کی ہی مجھ سے میں ای نہیں	کہ خواب میں کہیں ہم اکو اس وقت	ادھر لکھا اور ہر خط مجھ کو چلا آیا	عجب دن، کہ جن زمین کہتے تھے
بیتاب تخلص کسٹرن نراں قوم کہتری سکند نبارس جو راجہ بنیال کے کسی عزیز کی سرکار میں ملازم صاحب اعتبار تھے۔			
بکری باونین سے بون ہا ہی نہیں	جیسے بی میں ہونے کر کہ شتاب	پستیان انکوں کی خالیف ہوں جو تھاک	مردم ابی کہ خطہ نہیں سیلاب
بیجان تخلص شہر سنگدہلی میں ایک رمال تھے اور شہر گوی کا قریب ہی داتے تھے یہ شعر ان کا ہے			
آسمان گزرنے کوٹ کی گری ہوگا	اجب کہیں آہ ہمار میں اثر ہوگا		
بیخود تخلص نراں داس تانہ میر درد سے ایک صاحب سخیو پر داز تھے اور یہ شعر ان کا ہے۔			
می گلگون چشم کم سے تو مت دیکھ مانی	نبا یا ہے یہ اعجاز مخان نے آبش کا		

بیجو و منشی جگت رائے خلف لال قوم کا بیتہ بیٹا ناگر ماسندہ سکندر آباد ضلع بلند شہر حال سرشتہ دار

محکمہ ڈیپٹی کسٹری امیر کہ آدمی ذکی اور دین میں اور کبھی کبھی ایک آدھ شعر ہی موزون کر لیتے ہیں

شب مہتاب میں گر ہو مہتاباؤں | بغل میں ہر ہو تو وہی ای لدا ہوا | لگا لگی سوا بوسہ بجا نقل اگر ہو سکے | حلیں اس تنک سے احیا تب بیا ہو سکے

میسر تخلص منشی بالکنڈ ولد رائے کا بہ سنگھ کا بیٹا ناگر سکندر آباد ضلع بلند شہر اب عمر قریب ستر برس کے ہے
 نندرہ برس کی سن سے اتنا شعر کہتے ہیں فارسی اور اردو میں مزارعائے شاعر دین صاحب دیوان اور تصنیفات
 متعددہ جبکی تفصیل تذکرہ معیار الشعراء ہندو دین کہ جہاں فارسی کلام کا درج ہوا ہے قلم بند ہو چکے ہیں اس
 کی عمر سے ۷۳ برس تک مناصبت اردو نگلی و منشی گری و غیرہ سرکار انگریزی پر مامور رہ کر اب پیشندار ہیں اور ان کے
 نوکر چاکر سوائے علم رسمی فارسی عربی اور کچھ سنسکرت کے جلد فن شاعری و علم الہی و تاریخ و جغرافیہ و نجوم و منطق و
 مذاہب خیلے واقف ہیں و مذہب خدا پرستی موحدانہ رکھتے ہیں اور ذوق مومن غالب لقتہ اور شیفہ و غیرہ شعرا
 نامی کے معاصر اور ہم مشاعرہ ہیں راقم تذکرہ سے یہی خطوط کتابت ہے اور سندہ جہ ذیل کلام خود ان کا اس تذکرہ کے
 لئے بھیجا ہوا ہے اور حق یہ ہے کہ ہماری قوم میں غنیمت میں اور قابل افتخار۔
 دیوان عام سے

جیکہ ہم اللہ صفا عار صفا بن ہوا	مطلع خورشید اپنا مطلع دریا	مارنے پتر سے اپنی ہر کھنڈل ہی	آہ اپنا دردم دردم دردم دران
یہ ہوئی سیر نہ آیا تو ماں ای میں	تجھ کو تھان کل اور شکل چھو تھان	گہر ہوا ویران جب اپنا گہر ہوا ویران	میں ہا میں جو امیر گہر ہوا
مگس میں اپنی جوت کر کہ صحبت	سگیاں نہ تھان لگا لگا لگا لگا لگا لگا	شعر شکر جب دیوانہ کہا کرتے تھے آپ	اب ہی ہے جبر کہ جو صاحب دیوان

دیگر

رشتہ رگ گل ہونہ جینا کس زین ہر	زخم سینہ بیل کا سپکو ر فو ہوگا	چشم مار میں خوش اہل آبرو ہوگا	نسل مردم دیدہ سر نہ در گل ہوگا
اتنی میں کہ بچا حسن خاکو نکاسا	گل میں شمع کی کنوٹر گل کا رنگ ہوگا	گر وہ تہنہ خون کا ہی یہ پیا سا بایکا	ایک دن تیرا خوجا اور میرا گل ہوگا
		تو رگیا کوئی صید آج قتل دیاں شیک	تو ہوگا میں ہوگا میں ہوگا تو ہوگا

دیگر

بنایا سرو چہ راغان بوطہ دنیوی عشق	بس اب تو مجھ کو سراپا نہال توئی کیا	تھان بیکے مجھ کو بیا دق تک کیچ	گہٹا کی بد کو کا فر ہال توئی کیا
قدم کو ہاتھ لگایا تھا ہر عہ گناہ	کچھ او دلیس عجب احوال توئی کیا	مواجوشی ہی میں تیری بد نصیب	شب افق کو بند وصال توئی کیا
کیکے کر کے دلا وصف ایک اب دوی	دہان کو میری چون شمع لعل توئی کیا	جو دعد غائبین تھان تھی خوابان	اگر قریب مجھے ہی خیال توئی کیا

دیگر

مرتبہ افتادگی سی اپنا بر تر ہو گیا	ابرنیان سی گرا جو قطر ہو گیا	خال رخ و خنجر ہو گیا اختر ہو گیا	نقطہ واحد تھا کمرت کی فخر ہو گیا
جاک سی میں زیر خاک لکڑ بر ہو گیا	میرا تیر ہی وہ اب میں سکا ہو گیا	یہاں تک اب میں نص عشق لا ہو گیا	اپنا تیر بستر یہ عکس تار ہو گیا
او کو خط اپنا ہوا شوق میں پر ہو گیا	رفتہ رفتہ نامہ میرا اپنا کیتر ہو گیا	نیک نیکان ہی کا ہی ہوئی حقان	و ان خون اپنا تیر خنجر ہو گیا

مرکی بھی ہتی ہن تہہ خنک و نو جوان کر سہر گز نہ محو می جلگہ کی بیتی کھینچ ملا سیدہ مری لی دشمن کو تنگ	خجہ قافل گنجاب لٹ لٹ تر موگیا گنتی ہی لہر میری جو ٹکڑی خجہ موگیا یہ تو لڑکا ہون مار سہا دلادو موگیا	خود بخود مجھ کو کلام ہند از پر ہو گیا طاہر رنگ حنا کو تیر شہر ہو گیا اگر بجا یا شب بخراک جلگہ ہو گیا	کرتے کرتے ذکر اد کے مصحف خیا میرا خون کر سیکو جب ہاتھ تین تل تل کیا بعد اوتھ پہیہ تیر سی	چاہا بہا یا مجھ دروازہ برائے صبر بہار آئی عداوت تل خود کیا کیا تاہر اجو غم رخ و لب کے فراق کا	فستہ بٹھلانا قیامت ہو اٹھایا بدن میں خن خن صراحی میں تل خود کیا الفک کے دروند کو گلقد ہو گیا	گورنے مردم دیدہ مجھ جانا اینا یا حضرت خجہ ہے یہو تیرے دم کا ہے جابی خندہ ہو مک قند ہو گیا	نہ گیا مر کے ہی لہو و نہیں جانا پنا ممنون مجھی کھجواں زخم ستم کا زخم گلگشت شکر خند ہو گیا
اشعار مشہورات							
تالکے ہن خدا ہی آپ کو سب سہارا خاک در اوس صبح عالم کا کہا ہن او دہتی ہن او کو دعا	میری نست میں دعائیں آپ پانور کی ہی ہماری اک جہاں بکا روز اک دشنام کے نوکر ہن ہم	تیر پر بھی تیرا اوسخان پر چار و اسپہ مرتے ہن کہ فرمانبر ہن ہم رہو نہ یا حوا کب سبے اوٹھا کر طاق	میری نست میں دعائیں آپ پانور کی ہی ہماری اک جہاں بکا روز اک دشنام کے نوکر ہن ہم	تیر پر بھی تیرا اوسخان پر چار و اسپہ مرتے ہن کہ فرمانبر ہن ہم رہو نہ یا حوا کب سبے اوٹھا کر طاق	میری نست میں دعائیں آپ پانور کی ہی ہماری اک جہاں بکا روز اک دشنام کے نوکر ہن ہم		
اشعار دلوں خاص سے							
چاہا ہن سینہ میں فوق خورشیدین دہن میں بلین کھجواں چکا صحت کوش کی جہاں تل خود کیا	نظر میں چشم زخم دلکنا ناز ہا خیا سینہ سوزان میں تل جلیا ہو تیر کا یہو تاہر ہن سبب دید ہو گیا	خود کی دہن تل خود کیا نہ تو فی ایکدم آرام می تلخ دوہم پنا تو مثل سایہ ہن آہ کہ تیر قدم پنا	نظر میں چشم زخم دلکنا ناز ہا خیا سینہ سوزان میں تل جلیا ہو تیر کا یہو تاہر ہن سبب دید ہو گیا	خود کی دہن تل خود کیا نہ تو فی ایکدم آرام می تلخ دوہم پنا تو مثل سایہ ہن آہ کہ تیر قدم پنا	نظر میں چشم زخم دلکنا ناز ہا خیا سینہ سوزان میں تل جلیا ہو تیر کا یہو تاہر ہن سبب دید ہو گیا		

جسے وہ جانی کہی کہی تو دیکھو نہیں
فیض جتنی جی بنی ہنس مگر مجھے
سو گیا دیوانہ دیکھ نہ آئے میں ابی دیکھ
جان ہی روتے روتے کہو بیٹھا
جھٹ نہ سو جیہرا اوسنی جلا یا ہوگا
بچھے کھاؤ کا کھکھیا تر احسان مجھ پر
رک اپنی جوتن غم نے دیکھ کر فضا کو تو
آج پہ مجھے ہر جا ملاقات کی ہوتی
اوس صدم کی جولوہ گر کعبہ میں گرفتار
تم نہ بولی تو نہ بولا کوئی تیرے صبر
محو ایسے کی دین میں بگل کی انکھ
اویس پہ وصف حتم ہو کھٹکے کہ
پیر صبر روتے ہو تو بہر دایک آہی
تیرا دیوانہ جو کہنے ہو زنجیر ہر
تہمت جہانی میں ہو اہوں صبر
یا وجہ چھو کہو یا داتا ہے
لے شاخ قتل دل دیوانہ آتا ہے
قد گرچہ اوس نے نہ جانی ہر
اگیا سختی دشت نام حق
اشک تر کی در فغانی ہو گئی
ہمیلہ ہوں جان پر لڑو تو کی ہاتھ
خضر مجھ کو راہ یاس مرگ میں
نے نے بچنے چھو عمر جاو دن
ہنسٹ پیصیر کا سن فکر مرگ
سر رتہ میں لکھی سکی ہم راز ہیاں

روئے تو نگہ میں عانت کی حال لگیا
بعد دن گھر کے سو نہ میں نہ لگیا
اسکی خود اکیلا کا جاو وہاں لگنا
جان کو میں پر دنگی بدو بیٹھا
حذہ کا عقد شمشادہ ہیا ہوگا
غیر پر تیر جلا یا ہتا میرے ان لگا
لگا لا اوسنی بچی شیر خون شہر لگا
دیر نہ کھٹکے گا سونے میں کل لگائی
تم تو کیا ہو سچ جی کا و ہتا رہا ہر
اب کہا جاتے ہو کہ تو سا جاتے
گرا می خود ہی تو نہ دیکھیں لگا
اعجاز اوسکی نرس سحر اور گناہ
خاک آسمان کو کر کی ہاؤ ذین شہ
تو زمین کیوں نہ رنگ فلک پر ہر
قبر پر سر سید دم تعمیر ہر
گر یہ بے اختیار آتا ہے
ابھی حیرت جو پرکے تابانہ آتا ہے
حرف میں اور ہر دانی ہر
ایر وہو گئی پانے میرے
ایر وئے ایر پانی ہو گئے
مدر طفلی نو جوانے ہو گئے
میرے عمر جاو دانی ہو گئے
آتش آب زندگانی ہو گئے
ماہ راو کے بدگمانی ہو گئے
جہان ہی چھوٹا نہیں ہم ہر

دانہ شمع سی بر گل پہ جلا لگیا
جسم لانو کا جو کیر اوسین نہ لگیا
اس سب کا جو کر کیا تیرہ ہی ہیا لگیا
میں نے دیکھا ہے آپ کو بیٹھا
خانے ہی تیری کشتہ کو نہ کہا ہو
لصحت اور نہ ہند اوسنی ہاؤ لان ہر
اس قدر ہی چھو کہ اپنی توالی کہہ نہ
تہا بہت اسکی ہی اپنی سخت جاو نہ
چیک بیٹھے نہیں ہتی ہوا ہا جاتے ہو
دیکھنے کا بہانہ تو دیکھو
سو خیال میں نہ لگے شکر گلین ساہ
میرا ہوا شفق جاری جس کے ساتھ
جہنم بدو درانی فن میں طاق ہے
مدتوں میں تیر دن لاکھ گھر ہے
خورشید جیتے ہی ستاری نکل گئے
جہن میں ہوم گل میں نہ سنا داتا
دلا تو دنیا کو ملی دن لڑو ابھی گیا
بچھے ہے گرانی میرے
اور پھر وہ ہی زبانی میرے
دو دلی کی مہربانی ہو گئی
نو جوانی می برانے ہو گئے
بات جو ہونے جانی ہو گئے
جان فدای جسم فانی ہو گئے
لکاش میں کہو ہاں ہم کہاں ہو گئے
پس ایسی ہی جانی میں گزرتے ہو گئے

صبا نے جوا کو سحر گد گدایا سورج گرہ اپنا نہیں جو بخود ضرور دست جو بن باقی ہی لکھتیں تو چھوٹے جھانچھکے جھانچھوٹے پوٹا سا قہر پر اساتیں عجب سیانگ شب وخت دز سے ہم جو ہم انوش کمر نہیں تو ذکر ادا کا موبو کیا ہے گرا افتخار ہے معوق کا تو عاشق سے طبیعت آئی مزہ پر جو بات کی تھی آپ ہنیں جبر و تیرید سے تلاشت سنکے ذکر چشم و دیوانہ ہوا مشکل شکست آب ہی ممکن ہو طرح آہ نے دل ہی جب تپاک کیا درگفت پر کعبہ سی کے بیٹے ہیں	گئے لوٹ گکھامی ترہنہ ہے یہ آگ تو کیسے لگائی ہوئی ہے تیر آب تنگ کی جلائی ہوئی ہے یہ بات تو کیسکی قباہی ہوئی ہے بہوٹے سے صورت انکھ بجائی ہوئی ہے ایسے زمین آئی کہ یہوش ہو گئے دہن ہیں تو پر اوسمین گفتگو کیا ہنیں جو میں تیری دیکھ تو گریا تو سیکے بولے کو اب تیری آدر کیا جو چیز کہی گئی اسکی جھوکیا ہے	کہہ رہی کیسے ستا ہوئی ہے قاصد کو کہہ رہے کہ بن تیری ہے کس فتنہ کی شب گئی تم میں ہو رہنے لگا جو چھپے عمار اسکی ملیں بیسویں قوتی ہیں یہ نکلتی نہیں ذرا تم کیسے کو دوسرے دھمت تیر کو کب وہ جوش غن نہیں محتاج ہو جو تیر کا رکھا جو گالی میں انکی تو کہا میں دکھانہ دولٹ برین جو اسکی تیر کا	اپنی طبیعت اب میں نے ہوئی ہے کچھ یہ تو بات اسکی نہائی ہوئی ہے ہنگامہ تو عطر حنین بسائی ہوئی ہے رخاک تو صبا کی ادا ہوئی ہے رقت کچھ ایسی دین سمائی ہوئی ہے سفر کیونکہ دوئم کے نہ بہا گیا نہ نکلے تو رستے جو رگ کو وہ ہو گیا جو دے تو شوق سی فی تیری ہو گیا ہماری رنم کو یہ حاجت رفو کیا ہے
--	---	---	--

بیسویں کے اشعار متفرق تذکرہ سی

سناک میں اپنی لگا ہے محبت ہوئے میں ناپید ستاری قوسیم کعبہ مولین و نما میں آپ اوٹھانہ بہر خدا انکوائی سنگ یار بیمہ جرح جہاد یہ جا بیٹھے ہیں	دخت دز سے جبے یار نہ ہوا پیری میں کچھ جو نہیں نذران کاوشنا سجدا بت ہنیں خدا میں آپ ہزار منت و زبان اوٹھانے بیٹھے ہیں
--	---

محسن زبان بہا کہا بطور اشت بدی سیمی رام بان بر غنزل فارسی امیر حسرت و دہلوی

مورت چیمیلی من لبی سندر سلونی سانوری ماتھے لکٹ کا ندھے لکٹ جتنا کے ت نکہہ بالنہی	لوچن ببال اور کپور ببال اُبن کے مال ت میں پہری اے چہرہ زیناے تور شک تباں آذر سے
---	--

ہر چند و صفت سیکم در حسن لزان بالا تری

شافل ہرن ما فودن کو مل چون بن بن چری غینون میں چہل سینون میں بل چہل چہل جہل جہلی	کہہ یہ شک لنگن کی تک نہ کہہ سے چہکرت آری تو از پری چاکرتی و زہر گ گل نازک تر سے
---	--

وزیر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبرے

تو کہند ساتون دیپ میں بہرت پہر اے نے جنم ترچہ نشیں دیکرے کنز باب کے سنہیں دس کم سے کم	تو ہوندا اودے سے است لون ہر جگہ میں کر اوتھو آفاق راگو دیدہ ام بہر تباں و ز نیدہ ۱۰۱
--	---

سیار حق بان دیدہ ام لیکن تو چیز دیگرے

چون چیل پہر کئی گئل کنوکر نہ جیکو بہائے تو	بخیل چتر تیلی کمر کیوں کر نہ من بس جاے تو
عالم ہمہ نغائے تو خلق جہان شیداے تو	انچر کے گہرے رہے گاری سپہ دو بہ کہا تو
دان زر گس نغائے تو آ و در رسم و لبری	
ہنسنے میں دانتوں کی جیک کا نوغین کنڈل کی دیک	ہونٹوں پہ لالی ات ادب کیسے کا ہاتھ یہ تلک
تا نقش می بند فلک کس رائے دادہ این ملک	صورت سلونی سانوری بکری کیوں یہ الک
حوری ندانم یا ملک فرزند آ دم یا پری	
مومن سنو ہرمن ہرن من سنو ستواری کور	بالک ہی دیکھے اور ترن اُتل برن چنل حیر
ہر گناید در نظر صورت زرویت خوب تر	دیکھے انوکھے سراسر دہر دہر سرست کرم بیان ہر
شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ و یا شتری	
حسن دن سی ہی گہٹ گہٹ بسن بدی میں گہری گہٹ	سورت وہ تیری دہیان سی ہو جیکے من میں گدگدی
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدم	رہتی ہی لندن جت چڑی ہوتی بنین چمن بل جدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیکم تو دیگرے	
جب لون ہی میری دم میں دم چر لون چھکوتا تھا	سے کرشن ہی جو داندن ہے نندست اب کر دیا
خسر و غریب ست و گدا اذ قداہ در شہر شعا	ہون ایک تو پر سائے میں پھیر میں اور دوسرا
باشد کہ از بہر خدا سوئے عزیزان نیکے	
بی فکر تخلص لالہ من مومن سر دپ چو رشتہ دار اور شاگرد لالہ ہری ہنس اسی بانع کے تھے	
کیوں بیٹھے ہو نظرتا کہ نہیں؟	تدیر میں ہی وہ بت پیر ہارے
بہیم تخلص منشی بہتای ای برادر زادہ منشی ام کوہین اسنٹ مال متوطن محال ہونکا پر گنہ و ضلع بر تاب گڈہ اودہ	
خاکین عاشق کیا تاثیر لکھ	گو کا ہر تل تہی عشق بجان کھلیم
بانی سنبل شبنم زر گس و دہر تلک	گلشن جس صنم ہی باغ صوان کھلیم
بدینی بر شنا و اور حال معلوم نہیں یہ دوشعرا و مکی حضرت نادر نے کتاب مجموعہ سخن کے جداول سے لکھ کر بھیجے تھے۔	
سکندر آبا جہان ناپتا و غالب	صدایہ کان میں پیچی ہانکے
کرباب کچھ گلام در سن پائش	بیا کی ہوگی مساحت جہانیت
یہ پوسش تخلص منشی گوردیاں باشندہ لکھو مختار عدالت فوجدارے اور حال معلوم نہیں ہوا۔	
در دجہار میں از دیکہ لاغ ہوگی	دست و پا عاشق کے آخر قلم ہوگی
دو تہے دیدہ عاشق میں غم باقی ہے	اس قدر کہی میں چھل کی گنگو
یا آہی آہ کوئی مایکسے پوچھے	حضر خلیفہ اہر تہا آب ہی آہ
دیکھ کر چلو جو وہ عالم سے باہر ہو	لطف صلی اللہ علیہ وسلم ہو جاوے
ہنس کے دانا ہر وہ چوٹی پہی پر	اوس سلیان سوال و جواب کرنا ہو
سب تر تو نکوتے ہو لانا دیا	خاموش اہل نرم کو شکل دیکھ کر

قد بیان لکھی صفت ہنسے نظم میں	قلاوہ ہمان کا زمین سی ملاوایا	یکدن وہ دن کہا گیا بھگت جان	سہو کی نصیب خدمت پر نغان پہنچے
	سرب چوین کا حسن، اتناک حال حور	خردوس کے لطیف ہندوستان چھ	

سروانہ تخلص صاحب جوت سنگہ عرف کا کا جی ابن راجہ بنی بہادر قوم کا تہ اعظم اراکین نواب شجاع الدولہ بٹا درولی
اودہ سی ایک جوان خرم و شگفتہ خوش تنال و پری جال تھے اور وہ اردو زبان میں صاحب دیوان گزری میں
اکثر محقق لوگ انکو سرب سنگہ دیوانہ کے تار گردن میں سے خیال کرتے ہیں اور جو بعض میر حسن اور مصحفی کا شاگرد
کہتے ہیں اس پر اعتراض نہیں اردو کی شاعری کو حضرت سروانہ نے اپنے عہد میں خوب تر قے دی وہ ہی اپنے استاد
سرب سنگہ دیوانہ کے بڑے حامی اور مربی اس زبان کے تھے اور فارسی کی شعر گوئی میں بھی بڑا ملکہ رکھتے تھے چنانچہ ایک
دفعہ شیخ علی حزمین صفہانی کی ملاقات کو گئے شیخ نے نازک دماغی سے کہلا بھیجا کہ مصرعہ درین بزم رہت بگیا نہ را
کا کا جی نے فوراً جواب دیا مصرعہ کہ پروا لگی داد پروانہ را جزمین اس لطیفہ فی البدیہہ کے سننے سے بہت مخطوط اور
سروانہ اور ملاکر نہایت تعظیم و تکریم کی مندرجہ ذیل اشعار سروانہ کے روشن بہانی سے ہیں۔

نیم آہ نے شاید کسیکے کی تاثیر	شگفتگی سے تیری غنچہ دان پر	جو گزری عاشق حیا کی وہ غنچہ گرد	نہ نکلے خون ہون پر تصویر گرد
سدا جام می شہزادہ جہنم سے تیرے	حرامی ہی چلے ہے اس کی تصویر گرد	کیا جا عدم کا وہ دیکھ کے ہم تو	ہر چند سنبھل رہی پرل کو غنچہ آنا
آئینہ سان، صاحب جوہر کو رنگ غم	اس میں میں کہ عیب ہر دو آئین	کہتے ہی عندلیب میں رنگارنگ	اپنی بی بی نہ ہر گز ہر گز نہ ہر گز
صادق و سچہ کو محبت میں کا ڈا	جو صبر نہ چاک گر بیان نہیں ہے	میں میں وہ محبوب مجھ کو کا پوٹو	وہ بھی ہے تو وہ رنگ و رنگ کا پوٹو

سروانہ لالہ انگد راسی خلف پریشری داس متوطن فرخ آباد۔

سنگ و متفضل متوطن تپاسی فرخ	دہ قہقشی جو آئے لب بھ کرین		
-----------------------------	----------------------------	--	--

پری تخلص جہم بخشی گویا شہزادہ دہلی شاگرد میرزا رحیم الدین۔ یہ دو شعرا دکن کے ہیں۔

ابلیخ مراد میں غلاباز دیوتا	انگلے تاش میں خدا چا گیا ہوتے	دنگو ہی آنا تھا سچے ماہ صیام میں	دور گرد و دور میری شہزادہ قضا میں
-----------------------------	-------------------------------	----------------------------------	-----------------------------------

پری شان تخلص مولال شاگرد شاہ نصیر اور حال معلوم نہیں۔

جو بونکی ادا کوئی کہ نہ کسی حال ہے	ہر بات پہ پھر ہی حشر ہے گالی ہے	ہم ہیں تو ادا ہے اور غیر ہیں تو ادا ہے	یہ وضع فی جاہان کیا تم نے رکالی ہے
------------------------------------	---------------------------------	--	------------------------------------

پری شان تخلص بندت ولد بندت جوالا پشاد آذر کشمیری نام نہیں معلوم ہوا۔

میں ہنسنے میں کہ مجھ کو فریاد ہے	سنگ ساری نصیحت سنا گا پھر کیا	پہنچنی ملاو جان میں بیان میں	بہشت میں ہی اگر شیخ جا گیا پیر کیا
ہوں سچ میں لیکن بہت ادا ہوں	ای وہ نہ جا خراتی ہی کیسی	زماہت تعشائی کو ایک گل گرد	بہشت عقبا زوہد و عفو ہے ہی کیسی
جہان کے رات دن شہر فیض عالم ہے	کبھی میری کہ جہان فی ایک جلو کا	وہانہ خود بخود ہوتے عفو و عفا	تہا جہم کا تہا لگا تہا ہی جاو کا
	کیا تہا مدد عشق میں بہت نہ ہنسنے	نیل میں کہتا تہا بونے کتاب کے پیر	

پوران تخلص پورننگہ قوم کا بیتہ ساکن قدیم شہر دہلی شاگرد سعادت یار خان زنگین علم سنکرت اور طبابت سند
مین مہارت کامل کہتے تھے مگر سبب بد مزاجی کے بیمار آدمیوں کی طرف کم التفات کرتے تھے اور مدبہ و تحفہ کی کچھ
ہنر لیتے تھے شراب کی صحبت سے بالکل اجتناب تھا حالانکہ کا بیتہ تھے فارسی مین بھی سیکھتا تھا اور کچھ ضروری
دست گاہ تھی مگر شعر زبان ریختہ مین کہتے تھے اور گواؤ کی زبان بہت شستہ و صاف نہ تھی کچھ بعض شعر سے طرز معنی
نبدی عیان ہے اور یہ شعر اونکی تذکرہ گلستان سخن سے یہاں لکھے جاتے مین۔

ہم نام رہا ہی ہزار مین ہی ہم	دل چاہہ زخدا عین ہے جیسے اپنا	شمیرے نوہ اسروہیں لیدہ جلاہیں	چوڑا ہی نگہ ظالم تو بھی کہی اپنا
اسراہ مین ارومی لازم ہے	سامان سفر کی تیار فقیر اپنا	سینچو خم کا کل مین جانیوں شکو	اسراہ مین جیلگر ہو کہ نہ غل شکو

پیر تخلص مہاراج سنگہ برہمن سکھ قدیم سترادیل مین جوان تخلص کرتے تھے اور باوجودیکہ ذات کے چوبے تھے جو بر خوری
مین مشہور مین مگر رات دن مین ایک دفعہ سے زیادہ کہنا ناہن کہاتے تھے اور وہ بھی لقمہ جذب کے سوائے طبیعت کو گوارا
نہ تھے اور نگین کہانوں کے علاوہ اور سب قسم کے اطعہ سے احتراز تھا شکستہ خط بہت درست لکھتے تھے اور جلد لکھنے مین بہت تیز
تھے وطن مین کبھی کبھی اور دہلی مین اکثر رہا کرتے تھے مذہب ذیل شعر اونکی صاحب تذکرہ گلستان سخن نے لکھے مین وہ

بیان نقل ہوئے مین

رات کا بی ہی تر شخدا ریش	اسے کیا تھک کو کہ ہے حال شان	مین وہ خاک تر افردہ ہو جون	داغ خورشید یک اختر سواں
قبر سو یاد یوں اپنی ہرگز نہ	تیر اکب بھیجا چہاں خاک مین گیر		

پیار می تخلص لالہ راد ہے لال سکھ بہرا۔

لگا جب میان پیار کا تو ہاتھ خیمہ کہنا	بچہ آہ رسا کے کون اپنا رہ گیا ہوتا
---------------------------------------	------------------------------------

پہور۔ تربیتی لال قوم کا بیتہ پانی پتی کبھی کبھی مسخر کے شعر موزون کرتے مین اور جب اچھی شعر کہتے مین تو صغیر
تخلص لاتے مین۔ یہہ ایک شعر ان حضرت کا ما در صاحب نے لکھا تھا سنیو بیان درج ہوا۔

کہتے کی کہاں مین کچھ جوری کر ہو	یہ رہا ہی لہہ لئی بہت کچھ تمام رات
---------------------------------	------------------------------------

تاب تخلص شتاب ای برہمن کشمیری باشندہ دہلی ایک شاعر شیرین سخن تھی اور علم شعر مین بالغ فن چنانچہ اشعار ذیل ہی حکایت
خوب تھے ہمیشہ سی تہا اگر ایسی تو کا سیکھتی میری فتنہ گر ہے

تانا بان تخلص نڈت مہتاب امی بلبرہ برس کے شعر تھے کہ انہوں نے میر درد کے شاوہ مین اگر عول پڑی چکا مطلع ہے	اشک بیکراوہا میرے دل سے	آخر کو الگ لگی گھر کے درج سے
--	-------------------------	------------------------------

اس وقت وہ گلے مین منہلی تھے کہ ایک شاعر نے طرکی راہ سے کہا کہ نڈت صاحب کو ہی شعر آپ نے اپنی آ
طوفی گلو کی شان مین ہی کہا ہے جواب دیا کہ نہیں مگر اب کہتا ہوں اور دو تین لمحہ کی بعد یہ مطلع پڑا اور شاعر

سکر بول او پٹے کہ خدا تہارا حافظ رہے | اسیری عشق کو منظور تھے میر کر گزرا | بہنا مطلق مست کے بہا میر کر گزرا

تا تیر تخلص لہ کنیا لال ولد کیوں کشن باشندہ فرخ آباد شاگرد رشید اسماعیل حسین میر۔

تیری گلی میں پڑنے کے ایک بار تہ | شمع خزان سیدہ بین گلزار تہ | خنجر نئی لکی سکر ڈن کر جو کر تہ | میرا کلیجہ پڑ گیا اسی گلزار تہ | کھجکا او کی بیٹہ میری ساغ | اندھ خشک ہو صفت پشت خار تہ | نا تو کو نواج بین جو کر او تہ | دریا جی حسن ایک بڑ بھائی خار تہ

تجلی تخلص للی جی شاگرد منشی منید و لال زار۔

خنجر ہی وہ چہا چھ دیکھ نہ دیکھ | اٹھ اپنی تو اس دن تخلص لگی | رنگ اور عنایت گل کے تو نظر لگیو | سنبل باغ جنان ہے میں بہتر لگیو | جان بچنی نہیں میں ہنگامی | چو ماشا طہ ذرا خوب بچ کر لگیو | بے تکلف لکی ہوئی ہے بے مہتاب | سچ اگر لکھ تو میں حسن کے زیور لگیو

تحمین تخلص لالہ بلدیوسہا ساکن مہرا۔

شریفی جو میں کیوں بادل صدمہ خورد | جو آغوش تصویر میں پیر ڈرہ لہا پوتا

نکلی لالہ میکارام ولد بخشی گوال اسی برادر خورد بخشی ہولانا تہ جو ناب زیر الملک اصف الدولہ کے بخشی تہی اور اردو میں غلام ہدانی مصحفی کے اور فارسی میں مرزا فاضل ملکین کے شاگرد تھے وطن اور نکا اٹا وہ تھا اور یہ خود کہنو میں پیدا ہوئے تھے

دیکھی کان جو اس شہ آشکار کا | ہو جا شوق جگر رگ ابر بہار کا | اٹھ بن بھونک سیری در گلہریز | کیا پوچھتی ہو حال شب انتظار کا | گودل میں خنجر تہی پر سبات نوا | کہتے بیہوش عاشق دلگیر کے مونہ پر | اب ہی اس نیم جان میں کچھ ہے | فائدہ امتحان میں کچھ ہے | کہنا نہ جو جو کوئی تیر تیر کے منہ پر | یہ ہم تہی کلا سکد یا شمشیر کے منہ پر

سلیم تخلص دیبی پرشاد بن سادہ ورام شاگرد اسماعیل حسین میر۔

بیمار محبت کو شکا ہو نہیں سکتی | ابراہیم مرض ہی کہ وہا نہیں سکتے | زیاد سی کر فائدہ ہنگام مصیبت | کچھ آہ ضعیف میں عصا ہو نہیں سکتی | سر گاہ بارسی کیوں نہ لگو بجای | تلباس سے ہرگز یہ خطا ہو نہیں سکتی

تسکین تخلص نذرت گنگا داس کشمیری۔

مخل و خورد و کھا او صبر و سکبائی | جہا نہ وہ ایام سب ٹپا پیٹے

میرا تنہا جی منشی کیوں پریشا دے کہ نہ کہنو۔

بہنیں کوئی باغ و بہار باغیان | چین اپنا زگل اپنا سر و پھان اپنا | رسائی مرغ دلکی ہو گئی گم گم گم | نہ پہنچا پر نہیں تک طایر و ہم گمان اپنا | کہے دیتا ہی چٹکے تنہا تیر ساپو بخی | یوں جگہ گڑی گوشہ میں میرا کون

میرا تخلص منشی ام سہا ہی ساکن کہنو محلہ زوبستہ قوم کاتہ سکستہ غلط منشی پور پختہ مالک مطیع و اخبار تنہا ہی علم فارسی و انگریزی میں صاحب استعداد میں اور شاعر سے سرشتہ تعلیم اور وہ جدید فرہین ملازم اور کئے سائل ہی اخبار شریترہ تعلیم کے بہتہ و منتظم ہیں آدمی بہت با اخلاق اور صاحب ہر معلوم ہوتے ہیں اونکی تحریر سے جو میری نام آئے تھے طرز خوشنوی و

و نامجو عیان ہے، اوکی ہامی ہنشی دوار کا ریشا دانفی اور ہنشی مائپر شاد و ہیان ہی بڑے ذمی شعور شاعر و طبیعت دار آدمی ہیں گویا اس خانہ تمام آفتاب کے مثل اس خاندان پر صادق آتی ہے یہ حضرت تنائنگ مندرجہ ذیل کتب تصنیف سے کچھ کمزور اور دیوان مرتب ہو رہا ہے۔ ۱۔ رام ریس پنج ادبیاتی ۲ گیتا نام ۳ رسوم التعلیمات ۴ تقدیری کرشمہ (۵) متوی سنبلستان حیرت۔ ۵۔ امین مہاراجہ جنگ بہادر وزیر ہمال کی وفات اور اوکی رامیون کے سستی ہونے کا احوال صرح ہے اور اس کتاب کے حسن تالیف کا صلہ سرکاریاں سے مل بھی چکا ہے۔ ۶۔ گلگشت بانگ کہنہ۔ حضور غنی آف ویلز و لیچد خبابہ ملکہ مغلیہ کے حال میں۔

۷۔ نظم و لہیزاردو اسکا صلہ مہاراجہ صاحب ہرام یونے دیا تھا ۸۔ متوی گلزار فرنگ قصہ عاشقانہ ۹۔ نافع صحبت ۱۰۔ یادگار ریاست الور۔ ۱۱۔ یادگار ریاست بہوپال ۱۲۔ گلہ ستم کشمیر ۱۳۔ جینسان میور ۱۴۔ گلہ ستم ستم ۱۵۔ احسن التواریخ نثر اردو امین ادوہ کے تاریخ ہے ۱۶۔ اشکار نامہ اسد جنگ ۱۷۔ گلہ ستم بن نٹا ۱۸۔ فصل التواریخ ادوہ کے حالات میں ۱۹۔ اشرف التواریخ ۲۰۔ رام لیل نظم اردو ۲۱۔ گلزار فرنگ ۲۲۔ رام لیل ۲۳۔ جشن لیلاد اور اشعار تنایہ میں۔

<p>ہم آپ خود کو مٹا چکے ہیں کہ سب شیشہ گرا چکے ہیں ہمارے ہی کچھ تھکے خبر ہے کہ ہم ہی محفل میں آچکے ہیں اگر لئے ہیں وہ تیغ بران تو ہم ہی گر دن جہ کا چکے ہیں ادنین کو اب پر ملال دیکھا جو لطف راحت اوٹا چکے ہیں ادنون نے بکھو ہی آزمایا ہم اوٹکوی ہی آٹا مٹا چکے ہیں</p>	<p>بنوں سے ہم دل لگا چکے ہیں سب اوٹکی سختی اوٹا چکے ہیں خار و دیرینہ جوش بر ہے پلا دے می ساقا کہ بر ہے وہ جان جان ہیں تو ہم ہیں بجان وہ شاہ فرمان ہم اونہ فرمان عجیب نیا کا حال دیکھا کمال ہے کو زوال دیکھا جو غضبنازی میں ہم میں یکتا وہ حسن میں فرد میں ستم</p>
<p>سرخندان کا سخن کا شعر کا شوق کا کمال چاند گل کی عوض لگی جاگیر لنگے میں شب معراج پیہر گیمو طالب بیت سی آپ کی سرکالیک</p>	<p>فنا کے بعد رہتا ہے تنائنگ زخراشتر کہو لکڑے جوہ میری لکڑی گیسو صبر جلد سی ہی قد شہ لفظ چہر ہی کو بکھو ہو سکے سرو ہر انداز عوش کشا میں ہیں طاق اور ہنسا</p>

میسر ہنشی کا رے ولد دیسی برشا د عزیز باشندہ ہنشی گور۔

اچھے وہ میں جو کھتری خاک راہ مکین تخلص نڈت بخت بل کشمیری شاگرد نڈت پیمیں رام خدا۔	اچھو ہنشی طالب گور و کفن کی لانی ہی لانییری شوبہ شوبہ	اچھی ہنشی طالب گور و کفن کی اچھی ہنشی طالب گور و کفن کی
--	--	--

تمایہ تخلص منشی راد ہکا پرتادشاگردنواب عاشور علیخان متوطن قدیم شہر لکھنؤ۔			
پہا نسی ہن امین بندین بنگو گلیو	جان لینی کو بلا میں تیر کا فو گلیو	دیکھیں کہ یہ فیض لعل چاہے من بکلیو	سب نسی تو کئی ہاتھ میں تیر پگ گلیو
عزیز تر کی نہ کیوں سحر جی پیدیا	نئے دہو میں دم غسل مغیر گلیو	اور جلا جیون میں برکی صورت	طایر حسن کو گویا سہا شویر گلیو
خاک و زری ہی کہو کسکی غرا دیر	گردا گرد میں ہی میری دگر گلیو	کسو سو دے بناو تو سہی	ای صنم آج سو دے میں کیو گلیو
شاہ خوبی کی ہستی تراج تری صورت			
ادبہ طرم ہی میری بارینز لکھو			
تاث تخلص لالہ جانکی پرتاد۔			

آبرو چاہے تو کیلے قناعت حاصل	لب جو بوند صدف کا تو گہر پدا
جام تخلص کنور حسین سکندر بڑمولی علاقہ دہلی انکو مشرف الدین مسود نے اپنے شاگردوں سے لکھا ہے۔	
چہر ہی باؤ کے گہری پگ گویا	نہ دعا کو سکے گلگون تیری بھانیکا

جگنا ہتہ تخلص یاسم خود قوم کا یہ کرن ولد بشن پرتاد وکیل عدالت ہزاری باغ متوطن قصبہ نکاری ضلع گیا ایک لائق شخص ہیں اور ایک مندرجہ ذیل کتب تصنیف کر چکے ہیں۔ کرشن ساگر بالیل چتر گوپت بینا دلی۔ کچھنڈ رکوش اردو۔ کہتا ست نرین نظم اردو۔ دو علیہ علیہ یہ دونو میری دیکھنے میں آئین جوت نرین بھگوان کا اشتہار کہتے ہیں انکو اسکا پرتنا بہت ضروری ہے اور یہ چند اشعار دیکھنے سے نقل ہوئے ہیں

میر سے ست نرین کو ایدل	مراد دل ہو جس سے سکے صل	بظاہر گر نہاں لیکن ہی ہر جا	اوی سی یہ موجودات پیدا
فلک ہے ارض ہے شمس و قمر ہے	پرے ہی دیو ہے جن و بشر ہے	ہم و سبزہ شجور و نوق و ہند	سندہ ہیں چرندہ ہیں درندہ
جنون تخلص خداداد پرتاد ولد کا لکا پرتاد باشندہ لکھنؤ شاگرد نواب عاشور علی خان۔			

سایہ سے پی کر تے ہیں جاو و بھینز	جان کہیں گئے دیکھ کے ہندو بھین	وصفین صورت نہ جاو تھا اقلی	خود بنا دیتی ہیں بھونیکا بھونین
زری انکی خدایہ لاشا دی پائے	افعی محو تہ خو خواہ میں ابرو بھین	اھی جن قتل کو تیری ہی متقل	میں گی میں بن تیغ و بار بھین

جنون تخلص بابیدال خلف منشی نونہ اسے نائب مرستہ دار کلکٹری میر تہ شاگرد شیخ محمد عبد الصمد فوق۔

میں چوٹ کی ہوا مقدر کا	پہر گیا مجھے دل ستار کا	بوس لب خیال میں جولیا	اور گیا رنگ وی دبر کا
کس صفائی سے ذبح کرتا ہے			
دیکھیں جو ہر تہا کھنجر کا			

جنون تخلص منشی کشن سہای باشندہ سکندرہ راوٹا گردنم سکندر علیگندہ۔

سو گیا جو کوئی پہ دبر تمام ات	نوٹ گیا میرے مہ انور تمام ات	پہلو میں پیر نیگہ دی عام فکے	کیا جانے کہلی ہے ہوا ہر بار کی
دب زندان سی ایسہ تیری ظاہر	گہر کا لعل کلنیم کا بس نکا یہ محو	اوسا لاشہ می کیا ہوا کیا بک	گستاخ ہی ساتی ابرو سیکانہ چون
گلون کا مہراو تھا ہی ۱۰۷ ہی تکتے کیلے میں			
چل اہی سڑوان تیرے تہا مٹا رہی			

جو ہر تخلص جو ہر سنگد گرد میان جرأت یہ حضرت ادجا گرو ایف پر عاشق تھے۔

جلو سے ترسے ہی پان را حیدان | خوشیدی ہو جیسے سیان ادجا گرو

جو دت تخلص ہری ام مرثا بادی شاہ عالم بادشاہ کی عہد میں نواب علاو الدولہ کے سرکار میں توسل کہتے تھے اور وطن اونکا کنگ صوبہ اور لہ تھا۔

واغظ کی بات دل ہی تو میں کہنے نہیں | بہر کی چوٹ شیشہ دل ہی نکالنا

جو دت تخلص لالہ نیالال بلیند سید احمد نکہت۔

جب طلب کہتا ہوں تو ہنسکے دیکھنا | مگر سودا آج امی جو دت تو گلیا

جوش تخلص لالہ سریرام خلت لاکھ سوسہا برق فختار عدالت فوجداری میرٹھ یہ شعر اونکی حضرت مشتاق کی دیوہی ہو چکی تھے اسکے کو چھین چھکے جتنے دو | طبعش دل ذرا بچھانے دو | جوش مارنگی ہاتھ لاکھون میں | زلف ناگن کو کاٹ کہانے دو

جوش تخلص بابو کلیان سنگد قوم کایتہ بہت ناگر خلت لالہ دیوان سنگد میرہ لالہ نوندہ رامی باشندہ سکندر آباد ضلع ملند شہر ایک نوجوان علم انگریزی اور فارسی سے ماہر مولد منشا شہر اجمیر اور حال مینو فی سیل کلرک شہر ریاد عرف نیا نگر مین انہوں نے فارسی میری والد سے پڑھے ہے اور اب سنا ہے کہ شعر ہی کہتے ہیں گوری دیکھنے میں نکلتے ہیں جو گل کشور خلت دیوان ترہون لال متوطن بلدہ ہوپال منشی نگین فوس اور شا عزا ز کچال ہیں اور خوشنویسی میں صاحب کمال یہ دو شعرا اونکی تذکرہ فرم بخش شعرا سے ہوپال سے لکھے گئے اور ایک فارسی شعر ہی اونکا بطور نمونہ کے بیان کہا جاتا ہے جو ادل جلد میں لکھنے سے رہ گیا تھا اور ان شعروں سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی صاحب دونوں زبانوں میں خوب گویا ہیں۔

اشعار اردو

وہ دہشتی میرا ہم خانہ مو ہے | فردوس میں آج یہ کاشا نہ ہو | کچھ میں نام خدا پر دے ایم و ہرین | خاک کوئی باریکیا کیر سے بہترین

یا د خشد برق شرب داج

اور کمال کشید شائد عاچ

شعر فارسی

جو ہر تخلص جو ہر لعل شاگرد غلام عباس

جب کہ خیر بیان قائل کلایا ہو گیا | سیکرہ نکستی تن تن جہاں گلیا

جو ہر تخلص بیٹ دینا ماتہ ولد بیٹ دیبی پرت دعوف سالیام باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد افغان حسن امانت قتل کہ قاتل بے پیر اپنے ہاتھ سے | غیر کو دینا ہو کیوں شیشہ اپنی ہاتھ سے | زلف ہو کر اوس کا ورنہ کی فیکر | باپی دلیں بگی زنجیر اپنی ہاتھ سے

جیتا کوئی نہیں تقدیر کا جو ہر | بن نہیں برقی کوئی تدبیر اپنی ہاتھ سے

جو ہر تخلص لالہ ہورام سلوکار دولہ جو ہر مل فرخ آباد سی شاگرد میر۔

غیر لکھنؤ میں بہر کمال ان کا ہر | اسکے نصیب مٹی جگای کدہ ہر | ہر دم قیامی نہ محبت شہر میں | جیت لگا ہاپ کی حق نہ ہو

بہارِ نین میں حکیم سیاحی خان تھے	دل شہنشاہی سے تریان تھے	تذکرۃ الشعراء الہند
جو ہر تخلص سیاحی نام قوم کا تہ سکن سیکہ بریلی بڑے فصیح اور بلیغ شاعر ہو گئے ہیں اور علم سخن اور ہونے ایک نہایت عمدہ قصیدہ جو ہر الزکب نام لکھا ہے کہ مثل اس کے ایک نہ کہنے میں نہیں آتا ہے اور اسکو طالبان علم صرف نحو ثری رعیت ہی خود کرتے ہیں۔ یہ دو شعرا سیاحی اور سیاحی نام کے ہیں جو بیان بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہیں اور حد میں سہو سی رہ گئی تھے۔		
معدود نعمت مدح ظل شہان	خوان جوہرین قصیدہ جوہرین	بابہ تحقیق ہر سبیدی منتہی
جو ہر تخلص امی جوہر سنگہ ہندو میں نامی شاعر اور کایتوں میں فخر خاندان ہیں اور آج مثل ازکی شاعر مشقی اور زکرتہ بردار اشخاص بہت کم ہندوستان میں ہیں اور کی کہنہ شقی روز نے نئے مصنفوں ایجاد کرتے ہی اور ازکی شاعر دونوں سی وقتاً وقتاً علم سخن اور فن شعر کو ترقی ہوتی جاتی ہے اگرچہ ہم مختصر ذکر اور ان کا ذکر معیار الشعراء ہندو میں لکھ چکے ہیں مگر مزید حالات اور کی سوانح عری کے جو بعد کو معلوم ہوئی خوشی بیان درج کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ جوہر لکھنوی قوم کا تہ سکنہ رہوئی الاصل میں جدا علی انکے راجہ پور چند ہمراہ اصبا و سلاطین اور وہ سلطنت دہلی کی طرف سی ملک اور دھکی ستغیر اور اسطعام کو آئی رای بہاری لعل صاحب ادا انکی اور رای بنجا اور سنگہ صاحب انکی والد ماجد کا مولدیت سلطنت لکھنوی ہے راجہ صاحب رام دہوی انکے دادا کے بڑے بہائی اور راجہ بہادر سنگہ انکے چچا ختامہ منتظم املاک دریاستہ اور وہ واقع دہلی کے رہے اور املاک کثیر انکے نامی بزرگوں کی لکھنوی میں محلہ ویرن ٹو کے نام سے مشہور تھے جو بعد عذر ۱۱۵۵ء میں حکام انگریز نے اس اندیشہ سے گردادی کہ پرہائی کہیں اسین متعین ہوں ان کے دادا کے ایک محلہ بہائی رائے مولال صاحب صفا تخلص بڑی عالم فاضل عربی و فارسی کے اور شاعر اور و فارسی کے مجملہ ہاتھ تھے یہ شعر مشہور عام ہے۔ چرخ کو کتبہ سلیم علی آباد میرز - کوئی معشوق ہی اس دہرہ بگایا - اور یہ امی صاحب مہاراجہ جہاؤ الدل بہادر خیرل افواج وزیر جنگ نے اب صفا لدولہ بہادر والی اور دیکھو دادا تھے حضرت جوہر اندک سن شعور سے اپنے اور میرزائے حقیقے ناموں راجہ علی بہادر خیرل و بختیہ املاک فوج شاہی کے ساتھ حکام اور دہ کے دربار میں جاتے اور جرنیلی و بختی گری میں ملازم شاہی ہو کر بجز امتیاز کام کرتے تھے اور سی زمانہ سے ازکی شاعر سی کا شون پیدا ہوا اور اپنے والد ماجد اور چچاؤن سی کہ سب عالم علم عربی و فارسی اور ترکے وغیرہ کے سہے ہزاران کی تحقیق کا یہی ذوق ہم پہونجا ابتدا شوق شاعر دو کی ناسخ سے کی دو ایک غزل دکھانے کی نوبت آئی تھے کہ ناسخ نے قصا کے جو ملک الشعراء سے متاخرین اردو لکھنوی میں ازکی بعد جہدی صحبت شوق غزل اردو کی خواہد و زبرد و زبرد تخلص سی ہے جو عمدہ اور فضل شاعر ناسخ کے شاگردوں سی ہے اور اول ذون قاری کا ملانا ملحق کرانی کے مشورہ سے کہ جو بہترین شعرا سے زبان ایران سی وار و لکھنوی ہوئے تھے مرتب کیا		

ہمیشہ منجھلے شعراے اعظم تمام شاعر ہای ہندو زبان فارسی و دودین شریک شاعر و کیم سخن رہے بعد انتقال
 راجہ لعلجی بہادر جنرل و بخشی الممالک اودہ کے جب کہ راجہ لغت راہی بہادر لغت تخلص بجای پیر جنرل و بخشی
 ہوئے جو سر بہ مسامت برادرانہ ان برادر بزرگ سی جدا ہو کر دفتر دیوانی شاہی مین کر کے جدی بزرگون کا موروثی
 دفتر تھا اور اود وقت بسلسلہ رشتہ داری انکے بزرگون کے شیر الدولہ مہید الملک مہاراج ادہراج مالکشن بہادر
 جہارت جنگ کے یا نیام تھا بجائے والد بزرگوار اپنے کے مقرب ہوئے فتح الدولہ منشی الملوک راجہ تن سنگ بہادر شہار
 جنگ خمی تخلص نامی فاضل متبحر میر منشی سلطنت اودہ جنگا دیوان زخمی جہاں ہوا موجود اور شرح گل کشتی فارسی
 بہت سالی ریاضی وغیرہ مین شہومین وہ ہی ان جو بہر صاحب کی مامون تھے اور راہی بالک ام جنگا توپ خانہ
 مالک گنج مشہور ہے مامون انکی والدہ کے تھے اور راجہ بیگوان داس صوبہ دار کٹر بیغے ملک و بلکھنڈ مانا
 انکی والدہ کے تھے اور تواب افتخار الدولہ فضل الملک مہاراجہ میوارام بہادر صلابت جنگ دیوان اودہ کے
 فقیر اعظم ہی انکے عزیز قریب اور راجہ راج ادہراج پیشوا پر دہان راجہ مراد سنگ بہادر منشی مہتمم ^{الضرب} بہت
 سکے شاہی انکے خاوند دیہائی تھے غرض یہ مختصر ذکر انکے جدی اور مادری بزرگون کا ہوا اور اس کے معلوم ہوتا ہے
 کہ یہ حضرت کتھر رعایا خاندان اور حب و نسب مین والا دو مان مین یہ جب ششہ مین انقلاب سلطنت
 لکھنؤ کا بچہ و جد علی شاہ بادشاہ ہوا جو ہرنے بہ حکم شاہی بہ ترتیب کا غذات مال انتظام سرکار انگریزی کا
 کرایا اور مہاراجہ مالکشن نے انکا موروثی دفتر انکے سپرد کر دیا ششہ مین عذر ہوا ششہ مین بہر از سر نو
 کا غذات مال درست کئے اور محکمہ اسپیشل کشنری سے انتظام سرکار انگریزی کا کرایا بعدہ بحکمہ چیف کشنری ملک
 اودہ منتظم دفتر و اہلکار پیشی و صاحب دستخط رہے بعد تخفیف دفتر فارسی صدر تحصیلدار مین نعل گہر و طبع
 آباد و صدر لکھنؤ چند سال تک ہے اور بعدہ اسٹنٹ کشنرون کے امتحان مین ہی کامیاب ہو کر اختیارات جو دار
 حاصل کئی اب کمال غنائت و جوہر ششہ مین ہرنائی نسیم ی انریل سر مہاراجہ گ بے سنگ صاحب بہادر کے
 ایس آئی والی بلرام پور و کلسی پور و خردہ وغیرہ راجہ تخلص صاحب دیوان سی انکے منشی اور صاحب مین اور
 راہی تاراجند صاحب خلیف اکبر جو بہر صاحب و منشی انگریزی سر مہاراجہ صاحب بہادر موصوف کے شرف
 و امتیاز تمام مین اور انکی چھلے بنی منشی البیلا پش د کے واسطے ہی کہ بہت اچھی خطاط اور طبیعت داپن و
 رعایتی غنائت مین اور انکی علاوہ اور فرزندون بہرے رعایت کامل ہے اور منشی لالچند صاحب شمس کے دون
 اور انشا انکی ہی جی ہوئی مشہور ہے انکے بہائی کے شہر تھے اور منشی دولت نامی شوق غائب صاحب پور
 راجہ کنڈن لال اور پندن لال سی شاہ اودہ کے میر منشی تھے اور و جد علی شاہ کے ہمراہ کلکتہ کو گئے اور منشی
 طوطا رام شاعر صاحب داپن مشہور و متبحر و انکے سید ہی مین کہ انکی خلیف اکبر راہے تاراجند جی کے شہر مین انکی

خاندان میں ہوئی ہے اور منشی ام سہماںی رونق منشی منید و لال زار جو نامی شعرائی حال سی میں اور حضرت میان دگیر مرثیہ گوین کے پیر خود جو ہر صاحب کفرانی رشتہ داروں میں خطاب امی انکا آباہی ہے اور پھر مجد آباد شاہ سی ہی پایا ہوتا اور اب تک مندرجہ ذیل کتب تصنیفات حضرت جوہری جہپ کر شتر سوچکی ہیں دیوان اول اردو موسوم تاریخی مخزن فصاحت جہاپہ لکھنؤ مطبع منشی نول کٹر صاحب مالک اودہ اخبار دیوان فارسی موسوم تاریخی مطبع خورشید جہاپہ لکھنؤ مطبع منشی نول کٹر صاحب مالک اودہ اخبار دیوان سیوم اردو فارسی موسوم تاریخی ارغوان ہندوستان جہاپہ پنجاب مطبع رفاه عام سیالکوٹ دیوان چہارم اردو موسوم تاریخی نخلستان و لچپ جہاپہ پنجاب مطبع رفاه عام سیالکوٹ دیوان پنجم اردو موسوم تاریخی تہذیب الاخلاق و تہذیب مطلق جہاپہ بلرام پور۔ مثنوی اے قیافہ و نجوم و جوہر افلاک و جوہر ادراک و غیرہ حجم کثیر جہاپہ مطبع انجمن اودہ مثنوی ہائے شاہ نامہ و شکار نامہ بہاراجہ صاحب و شاہزادہ ایدنبر او سر جگ بہادر فیال و شکار فیال جہاپہ بلرام پور دستور المکتوبات شرح ادب القاب و تعلیم تصدیق کار آمدت المکتوبات مجدد اودہ جہاپہ مطبع اور تاریخ ولادت جوہر شتر سہجری مطابق ہمتا ہی اور یہ شعر سبارہ میں خود اودہ نون نے بطور معانی نظم کیا ہے وجود جوہر اندامی نکوفال زینبیر تختین چارہ سال اعداد و حرف پیغمبر ۱۲۵۴ اس سی چو کھال پیر شتر سہجری

اشعار جوہر

میں پیر کتھا ہوں نینا جانان کوئی نالغ ہی جویدی ہوتی دودھ دیکھنی پیر و ہڑی دس دنگاہ آپ سی اپنا دوا ہی نہیں سکتا یک ہی سی جہد دن چار لکھن جفت بار وہی شہار طبع ہی شہر عام می جہد چو ہائی جو چنے دکن آپہ ابرو کے رہتی ہی ملاوت لک افصال پنجاب میں کیا ہے فکر وہاں سرفراز تو ہو جاوے حجاب دستار داسر مدہ لگا کر غضب کیا تیری مہربانی میر گشتی کی دنیا	جسطح رکھتے ہیں مصحف کو سمان ہیں سخن گو تو کرین شق سی امان کیا عجیب کی بریں ہیون گیار کسی عسی ہی ہو کہ دیکھتے ہیں جہان آپہ اہلہ انور کو تیار کتین ہیز نم ہوئی عیار تو عیار لکھن جو کتین زندگی تمام کی بجار لکھن جو کتین اب تو ای جوہر تری میڈا لکھن جو کتین سودا نہ سیکہ میں کر جو کتین تار جہنکو نہ سینہ پر ہی میر بار بار تار سندھن کو کوئی دنیا شتر تار دہر نہامی سینہ کا پیر کتین تار	انبار اودہ کتہ کر ہوئے گیسوی سیاہ روبرو کی کیا دوسرہ صیری سیاہ شرم سی گہرین پیرہ کتین ہی کتین ملی جوہر تو میں ہی آئی جوہر نفس کے دور دن کیفیت کتین ہی کتین دیکھ کر ہی ہی محتاج کتین شتر نفس کے عالم میں کیفیت کتین ہی کتین ہم روز کوہ میں تو وہی کتین ہی کتین کیا کتاہ جاب سی تار تہہ تار یارب جو اسکی زلف گوہر تار تار رنگ تار کی گرمی ہی شتر تار جہپ تار کتین دین تار تار	سو کتہ تارال بنی میں گل میان پر سر بازار پچھا تارین جہد تار لکھن کتین پیدا لکھن دن تار لکھن محو نظار کی تار لکھن تار لکھن نم ہوئی شتر تار لکھن تار لکھن جہپ تار لکھن تار لکھن تار لکھن جام خانی ہو گئی شتر تار لکھن تار لکھن رکتا تار ہی ہی کوہر خالق تار تار تار پیدا کتین کی گتہ نہ تو بار بار تار تیری پاؤں میں ہونہ زنجیر تار تار تار ہی جہپ تار تار تار تار تار چہر تار میں لکھن تار تار تار
--	---	--	--

۱۲۵۴ اس سی چو کھال پیر شتر سہجری

<p>شمعین میں تہ شعلہ ہمارا بتلیا روشن ہو اہی و غن گل جی دل لایا ہمارا زہ ہار یاہ باغ دل شکل شمع و قراونکا ہی نور سار جیتے میں خاک سی پناہ دہا کر سار دُنوڈ تباہ تباہی گرجی ہی کتہ سار تار خج طلس کے دنگ گن گن کی</p>	<p>جو کرا دل تہ ہو پروانہ کسطح جھکا لی الفت خ رنگین میں دل فصل گل آئی دنا کسین بہر تو تن یہ شعلہ ہی کہ ہو نور کا ہر سار ہی ہوا پروین خوابان نصار اکام ہی تم اپنی خط شوق میں وقت کرن کتنی ٹپا کو ٹپا خوشد روشن کے</p>	<p>گل رنگ استعد بین تہا بتلیا سوی سیاہ سر بین دیر دل کہتے میں غبطا کو نہ جھکا اناغ دل اگیا جسم کا ہر پتہ سمٹ کر سیا گہرین جس رنگ شجر اور پناہ سار گہر سی آنا نہ تہا جھکا کہی ہر سار برق کی طرح ہی اور جانی پکر سیا</p>	<p>سایہ ہی کا سرخ ہی مانند برگ گل ورف میں شعلہ خیر ہوا اناغ دل کہو لا بہا کے پتے نہ متی میں دل نور و جسم ہی کیسوی حیرت سار فضا ہیکل اس طرح جہا میں دل بزم ہما نہ لگے کرنے وہ روشن گرمیان اوکی میں جس ہر پتہ کو کیا ج</p>
<p>بچہ ہی چاندنی عکس خیار و شکر ہند نین بیان نہیں یہی نینز کیو را یہ ہوتا نہیں یکتا کی نین کہا نیکا کیا فرا ہی ان کی نینز اس ہر زمین سے جیج کو ہی ہر سار یاد آتی ہی خدا کی جب گرہ ہو سار موتی کی میل ہی کیا زخم ہند سار از رو شرع خلعت کو تر عکس رنڈین دہین پاپاں نو سر گیسو سیر کو نکے ہو چوڑے ہو تر گیسو دونوں شانہ نہ عجبتان میں گیسو بل جو کرتے میں بہت کسے میں بل خوب ہوا تہا باندہ گئی گیسو نیچہ زاہد و اہل انین کھراخت گور کھن نہیں ای شہر جنت میں ہر عابد پر گمان بارہ فات کا عیان ہے سب پہ جو ہر ہر ہر</p>	<p>نیچا میں ہی آج کی شین آیا جیج زب حسن کہیں ہی اج نہیں فی عرفان نہ جو زرق نظر نہ قافلہ لشکر ملک یہ ترشی ابنہ یہ مرج تر جو ہری جانی فخر کہ ہند سار سجدہ بروقت ہی یاد اہی دیکھو ہر یون کی کرچو کو کھنا قافلہ عیب چچہ قوی نہیں بوجبت قبل قافلہ بڑی میں سنند بچان سر گیسو چاندنی صاف بدلی کہیں گہر ٹھوکتے میں ہی تو سر مو فرق نہیں سر جڑا ہے تہا یہ بنی دام بلا دل شجی میں جو کچھ ہی تیر پو خند لذت دینا میں دین تم بچھو نکا کا جنت ہی گرہ نسل آدم کے مرتے میں نور عاشق بکس خیز خدا کی زبان فصہ ہندو</p>	<p>بنی ہو چشم بدو آج تہا چشم نور قواعد کو ہی کہیں جانی فوج نور یہ شکر یہ آم نہیں کیلہ ہی نہیں زیور نہیں یہ فصع نہیں نازکی نہیں ہند ستالنے جا کہی ہر کوئی نہیں خذہ دندان قمار خرم دھن نہیں آفتاب آیا ہے کیو نہ کر سار یار میں شہباز ہے حرام کو تر صلا ان سبیل باغ حیات ہی میں گیسو کیون ملک ل عاتق کو کر گیسو یاد آئیں جو تہا کب کو تر گیسو میں مگر مہ طلبات سکندر گیسو ہوتو پیرا کی میں موج لک تر گیسو سچہ تہا دیکھ بنی کچھ میں گیسو اٹھایا تہا برہہ بلا فون شہدان جردی کل ہو گیا قطرہ دیا ہو گیا ہی قوم کا یہ تون کو تر اکانات کا</p>	<p>نظارہ جہانک کرا ہی نظر بارو کا کر صفہ گاہ میں اگر چشم اسو جانی میں ہو تہا تر یہ کہیں او کب نصیب تر کہیں یہ مرہ کی نہ یہ نعمت نہیں چشمی بہشت کی ہی ہی سر زمین میں دانت میں تہا کر چین یہ نان خرم کو اپنی کو چہی جو تم نکلے تو یہ حیرت ہو مرد جوی حکم خدا لازوال ہے کس گل اندام فی باہی یہ عطر گیسو ماندہ کر لام ہو صاحب شکر گیسو خضر کی طرح میں چشمہ خلعت نظر رخ کی آئینہ یہ ہر آئین ای مخزن اس اسی بھی جنت کا مراد تو میں دیکھ کر آئینہ دہ پوجتی میں جیسو حیات تہا نگین ہو پتہ رنگین گیسو رنگی اوکی حقیقت جو ہوا اہل جنت جو ہر اٹھایا خوب کھوا شرو کھ کھ</p>

دریا کا شور قطرہ کو ہرگز نہیں جسم حسی میں تیری خال نظر آتا ہے بوجہ جسم پر اردو کو دکھا کر یہ کہا	منصور کی تسکنت تھا جو دیدار تیرے آنسو نے کیا نافہ آمو پیدا منع ہی صید جو کعبہ میں ہوا پیدا	وقت میں عبا ہون کو تو بر کو چرل رہ نہ جائیں محکم کی حال میں پروا وہ جو ان کی میری بر کم سن ہیں کہا	پیغام کو بشر تو کہاں جانور نہ تھا تیری حسی ہی کر نیکی رم آمو پیدا غنیہ حبیب کہ ہو گل نہ ہو خوشو پیدا
جو سری تخلص جلال پشاور قوم کا جہنم تخلص جہنم کا یہ تو وطن دلی شاگرد میر محمد ایک شخص تارہ فکر کہن مشق ہے اور حل معلوم نہیں۔	دل چون بسند عشق کی شمع سے جگلیا ایک کہہ کینچہ ہی میاوم نکلیا	پیش میری کیا کہا یگانہ خان نہ زمان کیم پیش جان بر اس پیک	

جسٹل قوم کا یہ سکنا آباد محافظ دفر کلکڑی بنارس خلف منشی موتی لال میر منشی زریڈ منشی بدیل کہند انکا ایک قصیدہ
ایکے بیٹے دیو کی نندن ہنر تخلص نے بیجا تھا اوس میں سی یہ شعر منتخب ہوا۔

ہوئی کیسے کیسے جوالند پیدا چمن تخلص ہاری لال ولد گنگا پشاور شاگرد مقصود عالم سرشتہ دار عدالت ستیا پور۔	ہوئی کیسے کیسے جوالند پیدا انسان ارم کا چمن نہ زبر سہا	بنامی زمین برکان کیسی کیسی	
چمن تخلص دی لال کا یہ سکیتہ لکھنوی برادر زادہ حقیقی منشی ام سہا رونق استاد فارسی اردو کے مین اونکا یہ مطلع عشق الہی جان طواف مین مشہور زبان زد عام ہے۔	سزا نام صنم نام خدا ہے الہی جان کا رتبہ بر آ ہے		

قصہ الف لیلہ کی نامی سورتین انہوں نے ہی نظم کی ہیں اور یہ نظم بنام جلد چہارم الف لیلہ نو مسطور ۱۸۷۵ء میں چھپی ہے
یہ چند شعراقی نام کے اوس سے لکھے جاتے ہیں کلام انکا بھی بہت صفات سلیس اور شیریں ہے۔

کدیری ساقی میکش کد ہے خوشی سی سیر ساقی ہی مین کام ہزار دیکو ہلائے سینگدون جام	طبیعت کچھ ہمارے جوش پری نڈیا دوسرا دی ایک ہی جام رکھو ایسے دو مین ہکو نہ ناکام	بہت جلد صراحی بکری لا ہوس نے میطرح محکوی گہرا جہاں کو کا دکھلا ناسی قی	کہتا ہو نظم تر الف لیلہ پہری ساقی مومین مشتاق ترا سین بہر جوش مین لانا ساقی
---	--	--	---

حامد تخلص کہندی لال شندہ نگیر ضلع بہار شاگرد حافظ ضنیہ۔

حاضر تخلص ادا کشن خلف منشی برج صل مرحوم قوم کا یہ میری بہت کلموں کے پرگنہ نواب گنج میں رہتے ہیں اور مختاری عدا وہ ہمار ضلع نہ کہ کی کرتے مین ایک غزل ادہون نے اپنی منشی اج بہادر زخمی کے خط مین بھیجی تھی اوس میں یہ چند شعرو ج کو چھپن	نامہ شوق رقم کرنا ہون دیکھو کیون دو دل مشتاق کو توڑین	فرق آتا میری ملک اثر مین نکلیا نام کو ہی کہی مکان کا تہہ لگا	عیش کرتے ہیں ہر غریب گھر مین بجو وہم کی تیری مکر مین کیا لگا
--	--	---	---

حریف تخلص شنی لال یا شدہ لکھنورادر بینی پر شاظریف انجھانے۔

حسن تخلص لالہ پورنچند کا یہ سکینہ ساکن لکھنؤ محلہ نوبتہ شاگرد منشی خرقانی لال شگفتہ اردو کے چہر شاہزادہ جنتی لالہ تادین عظیم آبادی منصف مظفر پور شاگرد وزیر علی عہدے بیشتر شعرا سے کہتے ہیں۔

ادیکین کے حرم جو تو بس لگا دل جنت میں ہے بغیر کے دارم پیر

حضور تخلص لالہ بالکنہ قوم کہتری دہلوی میر درد کے شاگرد تھے اور علم عربی میں خوب بہرہ رکھتے تھے۔

نہ پاؤں کو خوشی نہ تو کو قضا یاں سمجھیں نہیں ہی آن باقی ہر پردہ اور سر قیامت صاحب لطف جو تاج کس عین پنا یا حضور آہ الکلی کہی لبوں پہ دیہا ہر کچھ خوا	چراو تہہ کہنچو عین اس دل میں و آن اب یہی ہی امتحان باقی ست کہنچو اپنی نو تہہ اپنی زلف دل جا کہ خیم شکبہ ہر خزانہ لطف ہے آب خضر کے سر انگشت کے تلے تر گان سے کن خطایا حضور	سراہ بیٹے صدای یہ اپنی جفا کو ہم فاجحے تم کو ہم کرم سمجھے آفت بلا وقتہ و مار سیاہ دار شہر نشی بغض دلی مر انگشت کی تلے اعجاز کہ لکھنوی شہرہ میں کرڈ مٹ جائیگر حرف مر انگشت کے تلے	کہ اسدا یاد رہی بے دست دیا اود ہر کوہ دلیں تم سچا اور کھڑک دیگر میں عاشق اسکے ہی کیا خطاب سیاک بہی شہر انگشت کی تلے ایا نہیں فرما مر انگشت کی تلے
--	--	---	---

حضور تخلص امی نند لال دہلوی منشی گوہر مند اس فی کلکمر بندوبست ضلع میر تہہ شاگرد و بنواری لال شعلہ

کرتے تو ہم ہیں جن شمع لاکے ہم کا شلین بان کو قلم تر گات
یہیہ لیت میر دیکھنے میر گ دیکھنے
سنتی حال اور ملتے جو سو گئے
کبیا اپنے بنایا کوئی قصہ خواجہ

حضور تخلص نیت سر کرشن لکھنوی۔

بعد قباڑی ہیں کو کچھ آہن کاٹی دیکھی پست اپنی اوٹھانی	تھوڑی سی زمین اگر تھان انسا بکٹ کھینے گندوگر ان	دھونکا کہاں ان غلا یا رکابہ دینا کوئی جاو لگا ڈا ہن میں	حقا ہوں جلی جو کوئی لاجان رہنی می کہ کچھ لہو میہاں
---	--	--	---

حوشم تخلص منشی دیب جید قوم کہتری ولد منشی سراج لال سکھ دہلی اپنے عہد میں علامہ ہو گزری ہیں مزارقا و بنواری صاحب تخلص شاہزادہ دہلی اپنے تذکرہ گلستان سخن میں لکھتے ہیں کہ دیب چند مرد و معراور سنجیدہ تھے خطا تعلیق اور سکینہ خوب لکھتے تھے فارسی میں استعداد کامل تھی نثر طرازی کا طرز نہایت دلچسپ تھا۔ امیر خسرو کی طرز کے پیرو تھے محنات بدیع خصوصاً اشتقاق اور مراعات انضیر کی طرف بافتات اس مرتبہ تھا کہ با اوقات سلسلہ معنی کا ماہتہ سے جاتا رہتا تھا خزائن الفصح کو جو امیر خسرو کا سکھوڑی اور تہانت عبارت میں دست آویز منشیان جا بک تم ہے خلاصہ کر کے اونیکو معانی کو شریعت میں لکھا حق یہ ہے کہ خوب لکھا کہیں کہیں مراعات عقلی کے قندے اس نثر کو ہی صلیہ معانی سے مٹا کر ڈا لیکن با اینہم خوبی اس نثر کے دلیرہ بیان سے خارج ہی مگر مذاق شعر سے بہرہ کم رکھتے تھے اس واسطے زمین شعر میں کہی گذر نہ کیا عمر اخیر میں خرافت اور کبر سن کے نقاضا سے یہ فکر ہی داغ لکیر ہوا ازبکہ نظم میں مہارت نہ تھی اسلئے جو کہ ان اپر داری کی قدرت سے آگاہ نہ تھے وہ اشعار شکر نامہ معقدہ جو جاتے تھے اور زبان طرز کو دراز کرتے غالباً

شعر گوئی کی طرف توجہ کرنا اختلال حواس کا نتیجہ تھا اور اس مخلص کا اختیار کرنا یہی اسی پر دال ہے بیت
 برس کے قریب ہوئی کہ قضا کی۔ ایک دوسری تذکرہ میں لکھا ہے کہ وہ ابن مقلد کے نکالے ہوئے چھون خط کو
 خوب لکھتے تھے اور علم انشا پر داری میں استاد ہی کا علم رکھتے تھے خزینۃ الفتوح اور دنیا با زار کی تصنیفات سے ہے
 فقط میری دلی دوست منشی درگاہ پر شاد صاحب نادرتخلص نے دہلی سے چوہت سے ہندو شاعروں کا احوال
 اور کلام تلاش کر کے بچکویچا ہے اور میں ان حضرت کی نسبت یہ فقرات درج میں یہ شعر گوئی اور نکالنے کا
 خط تھا اور اس سے انہوں نے اپنے نام کو پتہ لگا لیا ورنہ ناثر ہے بدل اور ایسے زبردست تھے کہ آج کل شل
 اونکی کوئی نہیں ہے تنیک چند صاحب ہارنج کے شاگرد جو اندر میں تھے وہ انکی استقامت پر ایک دفعہ کا ذکر ہے
 کہ آپ نواب جیگر کے سرکار میں نوکر ہوئے اور نواب کی طرف سے صلا زریٹ کو خط لکھا یہاں منشی سلطان
 سنگہ قوم کہتری ہتی جیکے متبے اور نو اسی منشی وزیر سنگہ فیاضی میں دور دو نام کر کے ابھی سات آہنہ برس پہلے
 مرے میں وہ اس خط کا ایک فقرہ بھی نہیں سمجھ سکے گو قیادت منشی گری کی اونکو بھی ابھی ہتی صاحب نے فرمایا کہ
 منشی ہونکیوں نہیں سمجھ سکے یہ کاغذ کس منشی کا لکھا ہوا ہے سلطان سنگہ نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ حضور
 جس منشی نے اسکو لکھا ہے میں اس کے لکھے طفل مکتب میں اور اسکی مدق عبارت کو نہیں سمجھ سکتا حکم ہوا کہ نواب
 لکھو کہ آئندہ ایسے منشی سے خط لکھا یا کرو کہ جسکی عبارت عام فہم ہو اسپر یہ منشی صاحب معزول ہو کر گھر آئیے اور انکو
 یہ یہی روایت مشہور ہے کہ جب علی میں فارسی دفتر تھا تو کسی تہانہ پر مقرر ہو کر گئے دیان ایک خیف سے
 خانہ جنگی ہوئی جس کے پوٹ لکھنے میں انہوں نے خوف کے ندیان یہاں میں مگر جب صاحب نے زحنی کو دیکھا تو دیان سوا ایک
 چوٹ لکھی گئے اور کیا دہرا تھا اسپر یہ دکان بھی موقوف کئے گئے وہی شل ہوئی کہ اسی روشنی طبع تو بریں ملا
 شہی انکی بیٹے دوسرے چند نامی تھے۔ اور انکو انتقال کے ہوئی اتنا قریب چاس برس کے گزری میں یہ دوسرے

ادنی جو تذکرہ میں درج ہے بیان لکھے گئے۔	جیکے انکی خبر منشی سنی ولد ارکی	بہرگی کا زمین اور نفع جو بڑا ہے
ای طبعی برتو دو واسو چا کیا	چوہت کہیں نصیب میں علی	
حیرت مخلص بیت احواد پر شاد سمیری لکھ ہوئی قلندر بخش جرات کی شاگردو میں سے تھے اونکی تصنیفات میں ایک مختصر ساد دیوان اونکی مقبولان میں فن موسیقی میں سلم اور شیر اندازی میں قلم تھے انہوں نے بیشتر لکھنویں اور قند دہلی میں گذران کی مشہور ہوئی ہیں کہ اس وقت صرف ۳۵ برس کی عمر ہی عالم فانی کو چھوڑا یہ شعرا وں کا تذکرہ	سنگ لکھس یا اونکی گلی سی اور شہر سنگ	ہو آئینوں جان خوب اپنی ناتوانی کا
حیرت مخلص قوتی رزم باشندہ دہلی خوشباش فرخ آباد	سنگ بدنامی امی کیا رنگانی ہے	کہ جسکے پانچ تاروں اور کوسر گرائی
حیرت مخلص قوتی لال علی شنگ شاگرد میر نور لکھنویں تھے	گلشن میں کھینک وہ پلا شاد ہے	راہن جسکے لئے کہات میں دیر

خیر تخلص نہایت ترن لال خلفا الصدق نہایت نراین داس خنیم ملک الشعراء دہلی اردو فارسی دولہ

کلام انکے اچھے سن۔

[illegible]

وہ گل جو ہو ساتھ حسن من

یاد رہے اوسکا لیکھا تھا میں نے اگر

دل مضطرب ہے اور کسی حد ای نہیں

شاید که غم غلط بود و این را بپر کرد

دشتِ حُشْتِ مینِ پُر جوئے کیا کیا

دیکھو تیرا دل کوی میں پڑ گیا

جہاں گناہی پہ ایسا زرخندان گیا

خود کا نہیں سنا یہ میرے کا مجھے

ورنہ تم دیکھتے ہو مابین نوجوان

خرد و تخلص بالابا پشاد و قوم کثیر می ساکن دہلی مرد خوش اخلاق نیک مزاج استعداد فارسی بین اقوان اور اناشل سے متعارف

تعلیق نہایت درست اور عمدہ لکھے ہیں ہر خدِ طبیعت موزون ہے لیکن جب ارستہ مزاجی سی فرحت ہوتی ہے تو شعر کی قیادت

توجہ کرتے ہیں اور جو شعر کہتے ہیں لکھتے ہیں اور کہیں مین لکھتے یہ احوال ان کا تذکرہ گلستان سخن میں لکھا تھا وہی منہ بیان

نقل کر دیا اور اسکے سوا کچھ کو معلوم نہیں اور یہ شعر بھی اذکار اوسے مذکورہ سے لکھا گیا ہے۔

سایه تراود و می گلبرگ ترا می چو بهار

کیا یہی نسبت محل کو اوسکی لب خوار

شکرگاہ

حز و تخلص رام ناراين

ہندت کشمیری شاگرد حافظ

تم ابھی نہیں چاہیاں گے کہ اگر

یہ جس کے جذبہ دل کا اثر ہے کیا ہے

حق تخلص احمد ابو عظیم

بادی بہت ناعی اور شہور

سے ہو گزرے ہیں۔

21

ہے خاک از لبس و آرم سے جلد آ

گریم صحبت سوگی نرب انجن تنو

دکتر سمن علی محمدی

اصل ہر ملکیت ہی اخوت پر مبنی ہو

خلق راے جاوہر راے

حیدرآباد می شاگرد فیض

ہے یعنی کہو پسی فریاد کے

خوشبختان تخلص بندت

سوچ چرٹا د خلف بٹت آ

ما نرا ہم اور حال تو آپکا معلوم ہے

میں ہوا اگر تخلص مقرر کرے میں

اون کے بڑی طبیعتی مو

ملکوم ہوتے ہے۔

پولونہ بلبلو حین بے تبات بر

غیر جان جو شک ہے وہ کوس میں

گناہین سینے دیکھی ہیں اور اومین سے کچھ کچھ شکار بطور انتخاب لکھے جاتے ہیں۔

اشعار دیباچہ رامین سے جو شکلا پوری میں بہدراج علی شاہ باشاہ لکھنو تصنیف ہوئے۔

خدا یا نامہ کو نام آوری کے مضامین شتاہین زبان ہو گہرا نشان جو یوں میرا قلم عطا کی چشم مانند ستارہ رہی تند سو سنہ زبان لالی رہی وہ گوش گل گوش گل	قلم کو جلوہ بال پر ہی کے سنگ پر نیان دستان ہو سحاب طیف کا تیری کرم ہے کرے تانہ قدرت کا نظارہ کرے بی شکر حق جو اور کچھ قال سنے جو نغمہ نئی نفس زبور	ریاض حمد میں تاحسب انداز دہن غنچہ زبان گلبرگ تر ہے زبان شبنمی ہے توفی عنبر نشان دہی گوش لارہ طیف و کرم رہی نگں صفت وہ چشم بیار فزون ہو کسی ہرگز نہ لغت	عنا دل کی طرح ہونغمہ پرداز یہ آب شکر کا تیرے شکر ہے سے تاشکر میں تیرے غزلوان سنے تانغمہ عشق و محبت جو دیکھے غیر ادسکے سیر گلزار عبادت سے تیری حاصل ہو
--	---	---	--

اشعار مناجات

خدا یا بادشاہیے نیازا تر می خواں کرم سی میل نامور سخن سخنجان عاقل حبیب حلم جو اندران ظالم مردم آزار	خلایق پرورد عاجز نو آزا ہر یکاے سوزہ ہر بے محنت زور چہالت پندگان نادان علم کہن بران لانا سخت ناچار	تو ہی ہے بادشاہ جن آدم صفا کشیان عارف چہرہ پر نور یکچہ صومعہ پران ہشیار سبہنو کو تو عطا کرتا ہی نور	تو ہی فرمانروائی جملہ عالم سب کھاران کافر سینہ پر زور میان میکدہ ستان شہسار بصد طیف و سخا و لغو وزی
--	---	--	--

اشعار حمد کتاب باگوت منظوم خوشتر مضمون شہادہ

گل نشان خدا بکین قلم ہے بیان شکر میں ترچہ نئے شک عجب ہے دولت شکر تلالہ ایا شکر خدا جو دل ہی منظور	ریاض نامہ گلزار ارم ہے سواد صفہ میں ہی نکہت شک کہ جبکہ فیض ہے ہو بادشاہی بلا خورشید و منہ کو جلہ نور	بہار نامہ شکر فیض حق ہے شکر کا شکر زردان میں اثر ہے بزرگی شکر سے ہی ملک نے بشر کو طاعت خالق رعا ہے	بزرگ لالہ رنگین ہر ورق ہے نئے خامہ بزرگ نیشکر ہے جگہ دی فرق پہ اپنی خاک نے کہ خالق خالق ارض و سما ہے
--	---	---	---

مثنوی چتر گیت سی جکا بدم بوی ہی نام ہے

نستی خوش صوت صیر دل افروز عنا دل نغمہ پرورد ہر حسین جو بتین دہ دونو محبت پیر سعی عشرت میں دونوں کو بیکیا	دکھایا نور سنے جلوہ روز بہار تازہ ہر سرو و سخن بین دل انگین دلبر و دلدار و دلکش کیا اوس ساقی مہوش غم شہسار	کہنے گلشن میں گلہاؤں مہر جو دیکھا حجت گوشت فکاکام خوشی ہی عین وقت بادہ خوار گرائے جوعہ سے غیرت دُر	روان ہر سو سیم روح پرور سے گلزار سے ملو کیا جام لیا دونوں کو برین ہیکر باری کیا شیشہ تھہ ساغونکے پر
ساعت عشرت سی شب ہر حجلہ آرا عین سرری حال کے سبک بیجا	سحر کی شغل میں آشرکارا خوشی ہی باپان دونو ہوشی	ہو میں دوزخ حل ہے وہ گر نیا دہی بارہ حد اپنے او کو فریاد	برنگ تھلہا می تازہ پربار ہا یوں طلوع و اقبال ہوندا

حسین فرازک اندام خوش اطوار کہوں از کئی ز روی شایر نام چہارم نام بہت ناگہ ہے شہو سبہو عین پہلے سورج و چہر کلار وگر ہے بالشت ایٹھانہ ظاہر ہوی جیہ بارہوین فرزند شیار ہوی جبہ جوان لایق کار کیا تجویز بارائے گراسے لکھین سب خلق کی خوبی درشتے کیا مغربین ماتہر کو مقرر جنوب غوکے بامین کا کام سری بالیت کو بیجا سو شرق جو فہم و عقل بہت ناگہی عا غرض یون بارہوین فرزند کیا وہ نظم و نسق خلق و عالم	بزرگ لالہ و گل تازہ حشار یکے ماتہر دویم شکسینہم عام ہو اچت گویت کی لگو بونظر کہ جیکا نام عالم میں عیان ہے خردمند عقل و پاک و طاہر دی اچت گویت نے تباہ کو زنا لگے بر مہاکا کرنے روزدار کہ ہے بس ہر چیز بے ہتھامی بائیں خوش و نیکو سہرشی کئے ہمراہ دو چہوٹے یادار دیا سکینہ کو شہو ہر عام کرتے ناظم ملک شرق کی زرق اوی بیجا سو ملک شمالی ہوئی اقصا عالم میں دانہ ہوئی خوش و کھر شایان عظم	ہوئی ان چلچل چار فرزند سوم شہو سے تاجین تاتار سورما کی جو تہی دخت و لالہ امشٹ و گورہ میں بعد اس کے شہو وگر ہے کرشت عالم آرا جو دیکھا باساحت حسب الخواہ بسرچت گویت کے برہنہ خوشتر انہیں بیچون ہوی بچ سکون بہ کر کے دلین دہ تجویز حسن امشٹ امل ہر سورج و چہر تانے کون رگوڑ ذی فہم و خودور لگم کلنت کو باموشکاری برادر بالشت ایٹھانہ خوشتر کیا احوال عالم سب قلمبند زمین کوہ قاف و دشت و دریا	کہ تہے دخت منور کے و قلمبند سری بالیت فرزند خوش اطوار ہوئی تاتہ اوس سے فرزند کو نام چہارم میں کرن باچہرہ پر نور بسرچتم انکم ہے اشکارا سرو و قرض ہی سب کا کیا یاہ جو دیکھے صاحب عقل و نہرور لکھین تایدہ سیلہ روز افزون کہا چار و نظرون او کو معین کہ تہے دو نو حادث کشتانی ہوی ساتھ از کئی یہ دونو یادار کیا ہمراہ ہر پیش کاری ہوئی دہشیدستی میں مقرر ہوئی مال و مند و حشمت جو نیند سبہوں کا عین و عرض و ظل نا پا
---	---	--	--

خیالی تخلص منشی خیالی رام لکھنوی پڑی شاعر پر گوین قوم کا یہ سری مابست -

داس جھوکیو پستہ جھون پانچ طاہر و نین سے اتر صحبت کا آجانا چر جاگ کرنا چاہی میری گریا کی طرح باقین کرتے دیکھو تو طوٹن لکھیا	ناخن باہی ہی ہم تشبیہی سکتی شیر شکبار رانج عالم میں کھانے لگا	کتب لال عید، ابرو کا جانا کی طرح بل عبت کر تاپی بل رنچا کی طرح
---	--	---

داس تخلص شکر داس مدرس مدرسہ تہذیبی ہندیان ضلع گوجرانوالہ ملک پنجاب ایک ذی استعداد شخص ہیں زندہ سے
تخیری ملاقات ہو اوہوں نے چند کتابیں ہی تصنیف کی ہیں انہیں ایک چھوٹی سی مثنوی نقشہ زندگی اور دوسری رزار
مغربی ایضے تاریخ جنگ و دم و دس میں ہے ہی دیکھے ہیں اور چند غزلین ہی اوہوں نے میر یاس بھی تین از انجل
یہ چند شعر لکھے گئے ہیں -

چہرہ ناہ تابان نصیر مین دانا تخلص و شن لال ولد تہاب اسی داہ کیا نورانی تل سی قوم کا تہہ بشتہ لکھنوشاگرد نواب عاشور علی خان -	آہو کی طرح لکھین ہونہو تین لال سودا ہو لکھت لوزر سے تاتہ میں	مطر کے کہو گامی چکا و دانا لال کھنچے اگر کمان تو ہو تیر تاتہ میں
---	---	---

دل تخلص ہو یا رام علاقہ دار کسیرٹ انگریزی بیشتر فارسی کتبے میں یا شدہ کلکتہ۔

راشدن کی سیر خستہ مٹی فریادیں | آج لکھا وہ اٹلیش میں شام کی

والش منشی گند لال برادر زادہ راہی پور نچید عاجز تخلص کا یہ سکیستہ لکھتو۔

علوشی پرسی جیسے غامضی | چپ گئی ظلمات میں | خیمہ شمشیر سے قابل تیغ و کمان

وایم تخلص قیام الدوہ بخشی ملک سی بہر خدیوہ در کا یہ سکیستہ کہری خلف منشی مجلس راہی جو اپنے عہد کے بڑی نامی گرامی اور چشمہ فیض شخص تھی اور کا انتقال سن ۱۱۸۰ میں بمقام کانسی جی بیکانہ ہوا تھا کتیدہ کر خیر منشی دیویشی مال عابد تخلص کے ذکر میں یہی لکھا گیا ہے جو اوکلی پٹے ہوتے ہیں مگر کوئی کلام انکا لکھو ندین ملا۔

دوریا تخلص بندت رتن ناتھ خلف پندت امر ناتھ شعلہ واہ باب بیون نے کیا دو غنیرابی اور انشی سحر کر لکھی ہیں تو تم برہمن کشمیری یا شدہ لکھنؤ دیوان سبحان علیخان کنبوہ شگورد میرا وسط علی اشک اور بعضی مولانا ناظر بلگرامی کے شاعر گرد لکھتے ہیں۔

نادر ہندی میں قریب کیا کر دین | نظر اکبرین نہ جامی شمع نظر | دریا دلوں کو ڈرے میں شہنشاہی

دوریا تخلص نند لال محافظہ قمر تحکیمہ حساب راج کوٹہ۔

ساتھ وہ آجھارہ میری تدفین | اہی اصل ہم سیر کے کوہی اچھا

دل تخلص منشی چوہا یا شدہ مرثیہ نگار اور حال معلوم ہوا۔

امید اصل جس عجب دو کو کیش | جس کے رسم نامہ و پیغام بھی

دل تخلص منشی دوا کر پشاد برادر منشی ام سہا می لکھا خلف راہی جو پشاد کا یہ سکیستہ لکھنؤ راہی آپ صاحبزادی میں نامی میں گرامت الدوہ لافٹ اچھی ہے۔

عاشق میرا دیا ہے نرم امی | رشتہ ہفت کو تو روجھدیاں | بیت گیا دریا کا دل عاشق کے کپڑے

و لکھنؤ تخلص نہاد سنگھ کہتری بنیرہ امیہ خوشال سنگھ عرف خوشال ہامی جو محمد شاہ بادشاہ کی عہد میں برہمن

امیر اور صاحب مرتبہ ہے | ہون تیری ہجر میں چون دیدہ گسارین | چشم پوشی مگر اپنے گہنہ گارسیں

دیسوز تخلص لکھی نراین خلف آتارام یا شدہ فرخ آباد۔

دیکھتا اگر جوش طوفان میری آنکھوں میں آ | اپنے کشتی کی لئے گرد و پلنگر انگشتا

دلگیر تخلص جہنوال کا یہ لکھنؤ شاگرد نوازش حسین خان نوازش اپنا مذہب چھوڑ کر مسلمان ہو گئے
بیشتر مرثیہ کہتے تھے جہاںچہ مرثیہ گو یوں کے ہر تصور کئے جاتے ہیں اور غزل میں طرب تخلص کرتے تھے جو کہ
ان کا تخلص دلگیر شہور ہے اس لئے یہ شعرا اونکی دلگیر تخلص کے تحت میں ہی لکھے گئے۔

معطر اونکی ہنسا سے لکھتے ہیں	حباب بھر کر کیش شہ گلاب	باقین تیری سنا کرین دلگیر	وہ عالمی شے یہ دعا چشم
	اسی طرب ایہ جو خوش خیم باغین	اگر کس شے کیجو تو فی حاجی خیم	

دیوانہ تخلص اسی سر پر شکستہ ہیرہ زادہ مہاراجہ بہانرا میں موزون شاہیر شعرا ہی اردو اور فارسی میں فن شعر
سے خوب ماہر تھے اکثر میل اونکی طبیعت کا فارسی کی طرف تھا جہاںچہ چار دیوان فارسی اونسے یادگار ہیں ریختہ کے
شعر بھی ایسی کہی موزون کرتے تھے پورب کے اکثر شاعروں نے شعر کہنا اونسے سیکھا ہے جعفر علی حسرت اور میر
حیدر علی خزان اونکی عمدہ شاعر گردن میں سے تھے۔

جان پر آہی ہدم میر غی غم	بات کچہ بنین آتی علی الیافیر	دل ہی تیری تیغ کی گئی شہی	ستم کا کلبہ جہاں جہاں گنج
	دل بد آئی ہی ایونہ کلم طبع	ایکہ سکی مرغ بسنے میر دل طبع	

ذره تخلص مرزا راجہ رام ناتھ بہادر نظارت بادشاہی دہلی کے پیشکار تھے
تیری کوچہ میں روز و شب پڑا بہر تابی ذرہ
سجاہت ایسی دیوانہ کے مطلب کو روا کرنا

ذره تخلص لالہ شنکر لال قوم کا یہ باشندہ لکھنؤ شاگرد میر علی اوسط رشک
مہر سی نگ لائی ہیں شکستہ کچھ
پہنچی ہیں بائیں گلزار کی تہ
قارنہ ہر لالہ رخ گرس لکھنؤ
اس سبز خط نے تیری غول طرینا
یہ خط میں لکھے ہیں جگہ اہل مکتب
کیونکہ نہ تو کی ہو جہاں دلیر و دین
ای ذرہ محفرت ہی نہیں تجھ کو

ذره تخلص منشی الوارسی لال باشندہ کلکتہ۔

دلدار کی خاطر سے دل ناری چھوڑا	الفٹ میں ہمیں بونگ گلزار سی چھوڑا
--------------------------------	-----------------------------------

ذره تخلص لالہ جلال پشا د خلت لالہ رام نرائن دکیل ضلع فرخ آباد

یہ عالم ہو گیا سوز و حر سے	انکلتی اک ہے دیوار و در سے
----------------------------	----------------------------

ذکا تخلص خوب چند قوم کا یہ ماسٹر دہلی شاگرد شاہ نصیر کے تھے اور انہوں نے ایک تذکرہ ہجو کے
شاعروں کا بھی لکھا ہے جہاں نام عیار شعرا ہے اور یہ صاحب اس فن میں بڑی استاد اور شاعرین
سخن تھے اور اب انکے پوتے مہا پر سہاے ریاست بیکانیر کی طرف سے اچنی بار وار میں دکیل
پنجایت میں اونکی شعر سحت میں لکھے گئے ہیں۔

ایسا بیکہ جلی سر پہ ڈکا نیکہاں	تاہے چرخ کی ہوئی تھی آرام کھنڈ	اہلی ہی برہمی لدا دیکھے کیا ہو	کہا کہ نکل جلی تلوار دیکھی کیا ہو
نقش باخلاق گیتی نے بنایا بکو	جسکی قلم موسیٰ لکھی دینی شایا بکو	شر سے ہو گئی پانی تری تھے جو	موج ریا ہی شیر باد کی نہ بھر کو
	ہارن کا کسی گدڑا جو باندھ کر دیا	کو اپنی جی میں نہ شاید غبار کھنڈ	

دکا تخلص ہندو سر پرکاشن خلف ہندت دیارام کشمیری امین عدالت دیوانی فرخ آباد۔

نہایت سخت جان نہیں نہایت سخت جلی ہنوی نہ تو تھے خجور ان کہیں یہ مجھ کو خطرہ ہے

ذکی تخلص منشی گزگار شاد رئیس مہاراجہ ضلع ستر ایکٹ اور نگین بیان میں مگر کوئی غزل یا شعر اذکا دستیاب نہ ہوا
دوئی تخلص ذوقی رام غط فر دیش مراد آباد میں رہتے تھے کہ ایام مولیٰ میں مینواؤن کی مانند کوچہ و بازار
میں شعر پڑھتے تھے اور یہ شعر اذکا ہے

راجہ تخلص مہاراجہ بلوان سنگہ بہادر خلف مہاراجہ جیت سنگہ بہادر والی بنارس جو اگرہ میں رہتے تھے اور ہندی
وارو زبان میں شعر کہتے تھے یہ قوم سے ترکہا بہن تھے انکی مورث اعلیٰ راجہ منارام گنگا پور کے زمیندار
تھے اذکو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے بروقت اختلال سلطنت دہلی اور بدستظامی صوبہ بنارس واسطے ہندوستان
اسن دامن مال اوس ضلع کے منتخب کر کے شاہی سندن سرکاروں بنارس جو پورا اور غازی پور کی اس شرط
بجائے انکی کہ تیرہ لاکھ روپیہ بطور مالگداری خزانہ دہلی میں داخل کیا کریں راجہ منارام اس عہدہ شاہی میں بطور حاکم بالانتقال
بنارس میں بیٹہ کرپڑی شان و شوکت کے ساتھ آہے برس تک حکمرانی کی اذکی مرنے پر انکی بیٹیہ راجہ بلونت سنگہ بادشاہ
کی منظوری سے شہدائین اپنے باپ کے جانشین ہوئی انہوں نے اپنے الوالہ عمری سے باپ کی مالکانہ حکومت کی نسبت
اتنا اور پی زیادہ کیا کہ اپنے نام کا سکھ چلا یا جس سے اس علاقہ میں اذکا اقتدار بخوبی جم گیا لیکن بادشاہ نے دیکھ کر بند
کر دیا تب بجائے اذکی ایک اور اسکا بادشاہ کے نام کا بنارس کے لیے جاری ہوا اور اذکی کمالی گزرائی انہیں کے
اختیار میں رہی چونکہ انکی زمانہ میں سلطنت دہلی روز بروز ضعیف ہوتی گئی تھی اس لیے اذکو اپنی ریاست پر کمال کا موقع
لے لیا مگر جو عراج مقررہ تھا وہ سال سال محمد شاہ بادشاہ کی زندگی تک بکا خاتمہ شہدائین میں ہوا خزانہ شاہی میں داخل
کرتے رہی بعد انتقال بادشاہ موصوف کے جو خرابیاں پڑیں اور اذکا آباد کے صوبے نواب سعادت خاں کے تعلق ہو گئے تب
بنارس کا علاقہ بھی جو شامل صوبہ آرا آباد کا تھا اذکے متعلق ہو گیا اور راجہ بلونت سنگہ ایک عرصہ تک اس کے علیحدہ
رہی بعد جب اوسنی اور اذکی باپ راجہ بیہادر نے اذکا اطمینان کر دیا تو اذکے شامل رہی اور بعد انتقال نواب مذکور کے
شہدائین میں حبشہ عالم اور شجاع الدولہ نے بنگالہ پر حملہ کیا تو یہی انکی ہمراہ گئے بعد جنگ کسیر ہمراہ شاہ عالم بادشاہ
انگریزوں کے قلع میں آئی اور انکی زمینداری شہدائین میں اوسنی گورنمنٹ انگریزی کو منتقل ہوئی لیکن یہ کارروائی
بایدیمنٹ دالایت نے منظور نہ کی اور شہدائین میں اذکا علاقہ پورا دہ کو واپس کیا گیا اور نواب شجاع الدولہ شرط کی

راجہ گم عقل خانی جو کھلاؤ میں	ہیں دست کہ وہ موی کمر تھپتھپاتا	مٹ گئی شکل نقش کیسی	یس گئے چال پہ خاک کیسی
کجا جہان قاعدہ سفران ہے	یاران عدم کی نہیں آتی خبر	روا روی لہلی جانکر دہشت چون	بہلا کجا در متاب اجہا تہا آتی
قبر میں ہی دوستوں کو دشمنی جیسے رہی	میرا گھر ڈانے کو نقش پر ری آتی رہی		

راجہ تخلص اجہا و خلف مہاراجہ شتاب ای نام طم صوبہ عظیم آباد۔

بیر خم دلی ہمار دہم نکات بہر پنجے
اسم اول نکات ہونچے تملک پہنچے

راجہ تخلص مہاراجہ گنج سنگھ بہادر دہلی ریاست بلام پورہ تلمی پورہ وغیرہ علاقہ ملک اودہ جو دادو شہ اور قدر والی علم و ہنر میں مختلف روزگار سے تھے بعد تباہی سلطنت اودہ کے لکھنؤ کے اکثر عاید اور ذی ریاست اشخاص اذکی سرکاری پرورش پاتے تھے اور سرکار دولہ دار انگریزی کی طرف بھی خاطر خواہ قدر اور منزلت اذکی خیر خواہی زمانہ عذر وغیرہ کی موعی تھی خطاب سی ایس آئی (ای) غنایت مہا تھا اور دربار شاہشاہی ملی میں بھی غراز خاص اضافہ انواب سلامی وغیرہ بھی بخشا گیا تھا آپ انجنیئر تخلص اودہ کے میر مجلس تھے اور امورات زمینداری اور حالات ملکی میں حکام سرکاری کو آپ سے عمدہ اور مفید مشورہ ملا کرتا تھا آپ کو شکار کا از حد شوق تھا ہمیشہ اپنے علاقہ کے جنگلات میں جو سرحد نیپال سے ملتی ہیں شکار کو چلا کرتے تھے اور اپنے مہان انگریزوں کو بھی ساتھ لیا کر شکار کھلایا کرتے تھے آپ کی بیخاطرانہ بازی اور قدر انداز کی تعریف بڑے بڑے شکار دوست اور گل چلے انگریزوں نے کی ہے اخیر صدمہ جواب کو پہنچا اور جس سے تندرستی میں خلل آکر باعث مرض موت ہوا وہ شکار ہی کا طفیل تھا آپ قوم سے راجپوت تھے آپ کا خاندان جوار کے نام سے مشہور ہے پہلے علاقہ چانپانیر ضلع گجرات میں آپ کے بزرگوں کی ریاست تھی وہاں سے راجہ برہما سی جو مہاراجہ سنگھ دیکھ کے بڑے چہرے بیٹے تھے نقل مکان کر کے دلی میں چلے آئے تھے تاج الدین غوری نے سن ۱۲۲۵ء میں اذکی کو تلوار علاقہ اودہ میں لکھنؤ قلعہ ارض جو جنگل اور سڑکوں سے بہرہ مند تھا آیا کرتے تھے کسے نے عطا فرمایا جہان اودہ میں تھے بعد قلعہ و قلع جنگل اور باغیوں کے کیونکہ نام ایک شہر آباد کیا اور ایک گاؤں ریاست کی بنیاد آئی اوسوقت سے لیکر ایک اٹنے رئیس اذکی خاندان میں ہوئے ہیں (۱) راجہ بیہاے سن ۱۳۳۵ء (۲) راجہ اجلہ یو سن ۱۳۶۲ء

(۳) راجہ دیر سائی سن ۱۳۷۱ء (۴) راجہ رام سائے سن ۱۳۷۵ء (۵) راجہ بشن سہائی سن ۱۳۷۵ء
(۶) راجہ گنگا سنگھ سن ۱۳۷۶ء (۷) راجہ مادہو سنگھ سن ۱۳۹۶ء (۸) راجہ کلیان سنگھ - ۱۳۹۶ء
(۹) راجہ بلام سہائی برادر راجہ کلیان سنگھ بابلی بلام پور (۱۰) راجہ پران چند ولد راجہ بلام سہائی
(۱۱) راجہ تیج سہائی سن ۱۴۰۵ء (۱۲) راجہ ہریش سنگھ سن ۱۴۰۵ء (۱۳) راجہ چہتر سنگھ سن ۱۴۰۵ء
(۱۴) راجہ نہالین سنگھ سن ۱۴۰۵ء (۱۵) راجہ پرہتی بال سنگھ سن ۱۴۰۵ء (۱۶) راجہ نول سنگھ سن ۱۴۰۵ء
(۱۷) راجہ رتی بال سنگھ (۱۸) راجہ جی نہال سنگھ سن ۱۴۰۵ء (۱۹) مہاراجہ دگ بی سنگھ سن ۱۴۰۵ء

- بہادر راجہ جی نرائن سنگھ - مسند نشینی کے وقت مہاراجہ کے عمر اٹھارہ برس کے تھے
 دو برس کے بچے میں انہوں نے شاہ اوتروہ کا تعلق داراجہ محمد خان بلرام پور کے اور پرشکر کشے کی فکر میں رہے پہلے ہی
 اسکی ادب و چارچہ اور اوتروہ فتح کر کے چند جلد قرآن شریف و کتب مقدسہ اہل اسلام بطور بوٹ کے لئے بھجوا
 میں شکر سہا می ناظم نے باوجود ادا می مالگداری مہاراجہ سے ناحق لڑائی بھائی اور شکست کھائی ۱۸۹۴ء میں راجہ
 درشن سنگھ شاہ اودہ کی طرف ناظم ہوئی اور مہاراجہ سے عداوت تھی چنانچہ کچھ عرصہ بعد مہاراجہ تو شاہی کمر
 کو بانسے کی طرف گئے اور راجہ درشن سنگھ نے انکی نائب گجادر سنگھ سے کہ جبکہ وہ ناظم کی اطاعت اور فرمان پر
 کا حکم دینگے تھے خواہ مخواہ بلرام پور خالی کر لیا مہاراجہ یہ خبر سنا بانسے سے نیپال کو چلے گئے کمانڈر ایم بہادر خیل
 کنور رانا جی برادر حقی مہاراجہ جنگ بہادر نے بہت خاطر کی اور سبباً موافقت آپ ہو انیپال کے مہاراجہ کو سرحد
 بلرام پور پر موضع اوتروہ میں رہنے کی اجازت دی اور سجائی علاقہ میں سہی کرنے کا وعدہ کیا راجہ درشن سنگھ
 نے جو مہاراجہ کا سرحد پر آنا تو انکو جاگیر اگر مہاراجہ نے اسوقت ایسی بہادری خود داری میں کہلائی کہ
 راجہ کو ناکام بہا گنا پڑا نیپال کے ریڈیٹ نے یہہ باجرا شاہ اودہ کو لکھہ بیجا شاہ نے راجہ درشن سنگھ کو نکل
 کر کے قید کر دیا اور مہاراجہ پہر اپنے علاقہ پر قایض ہو گئے ۱۹۰۲ء میں تلسی پور کے راجہ دگر راج سنگھ کو اسکی بیٹے
 دوگ نرائن سنگھ نے نکال دیا وہ لکھنؤ میں حاضر ہوا اور اجد علی شاہ بادشاہ اودہ اور صاحب ریڈیٹ کا حکم مہاراجہ کو
 اسکی مدد کا پہونچا اور انہوں نے اپنی فوج لیا کر دوگ نرائن سنگھ کو نکالا اور دگر راج سنگھ کو بیٹھا کر اپنا حق تھوڑا
 سابقہ معہ ایک گائے کے اوس سے فی لیا ۱۹۰۳ء افسلی میں امراد علی خان راجہ اوتروہ نے راجہ دیپ بخش سنگھ تعلقہ
 گوندہ کے ہیکاتے سے علاقہ بلرام پور میں فساد کر کے مہاراجہ سے شکست کھائی اسی سنہ کی ماگہ مہینہ میں ملک
 اودہ خالصہ سرکار ہوا ستر چالیس جان دینگلڈ صاحب بہرائچ کے کشتہ ہو کر آئی مہاراجہ نے انکی خدمت میں حاضر
 ہو کر علاقہ بلرام پور کی قبولیت و اصل کی صاحب نے انکی حسن خدمت ہی خوش ہوئی ایک تو بہ ہمراہ کر دی جو دن میں
 تین وقت سہوا کرے ۱۹۰۳ء افسلی کی جیلہ میں عذر ہوا مہاراجہ صاحب لال پتو آدمی لیکر صاحب کستہ بہادر کے پاس پہونچی
 بعد صاحب فوج لائے گئے لکھنؤ کو گئے اور مہاراجہ تعلقہ پٹوان میں رہی بدبھاش مفروضہ کئے دفعہ اوس تعلقہ
 کو گھیرا مہاراجہ کا کچھ نکر کے ۱۹۰۳ء میں عذر ہوا ۱۹۰۳ء میں سرکاری فوج گوندہ میں آئی مہاراجہ افسر
 رہیں گئے علاقہ تلسی پور جو سبب بغاوت راجہ گ نرائن سنگھ و عدم حاضری رانی راجہ کو باوجود اجرائی اشتہار
 ضبط تباہ علاقہ باکئی سرکاری انعام میں ملا اور شہداء کے دربار گورنری میں مقام لکھنؤ مہاراجہ کو اول نمبر کی کرسی
 پر نشست ملی سات ہزار کا خلعت اور مہاراجہ بہادر کا خطاب مسند مانگی و تلسی پور کے اور بہر و اختیارات دیئے
 کلکٹری فوجداری کے عطا ہوا اس وقت سے مہاراجہ کی ٹیکٹا می تمام ہندوستان میں پہلی اور چوکا نامان

اون سے انتظام ملک مال میں ہوئی اخباروں میں لکھے گئے زیادہ کہاں تک کہوں کہ اس مختصر میں گنجائش نہیں
 مہاراجہ کو باوجود کثرت اشغال ملک مال کے شعر گوئی کا یہی مشغلہ رہتا تھا اور اس فن کے بہت شائق و قدردان تھے
 ششما ۶ میں جو میں نے اس تذکرہ کا اشتہار دیا تھا وہ نظر انور سے ہی گزرا اوسیدم منشی جواہر سنگ صاحب جی کو
 حکم ہوا کہ انہو پنج آپ کا دیوان مع چند دیگر نسخات کی جو آپ کے سرپرستی اور مربی گری سے مطبع خاص میں طبع
 ہوئے تھے میرے پاس بھیج دیں اونکی شکرانہ میں میں نے بھی اپنے چند کتاب میں تذکرین اور انجلہ رسالہ خواب حیرستان
 بہت پسند کیا اور اونکی تقریظ بھی تحریر فرمائی جبکہ مسودہ منشی صاحب صوف کی وساطت سے معزز نقد بطور صلہ
 کے پہونچا اسقدر عنایت اور کرم بخشی جو مجھ پر اور اتنا دہ کے حال پر ہوئی یہ محض خاص فیاضی اور سچی سخاوت تھی در
 میں کیا استحقاق رکھتا تھا اگر بیشکئی کہے وجہ قرار دیجائی تو میں نے بہت رشون کو اسطر سے کتاب میں بھیج دیں ہمیں مگر
 جواہر صاحب نے صلا تودر کنارہ دانی اچھل مہاراجہ صاحب کا دم اس زمانہ میں بہت عنینت تھا مگر افسوس کہ ہم لوگوں کو
 بد قسمتی سے سال گذشتہ میں ان کا انتقال ہو گیا جبکہ افسوس اتنا کہ بہت سی انگریزوں اور ہندوستانوں کو ہے
 ہٹا کوئی نہ تھا اس سبب جہانہ مہارانی صاحبہ مالک یا ست ہوئیں وہ بھی بفضل آپ کے بہت سخی اور فیاض تھیں
 چنانچہ اخباروں میں اکثر اونکی سخاوت اور نیکیا محی کی خبریں چھپا کرتی تھیں مہاراجہ مرحوم کا دیوان پہنچنے والی ہے
 آخر تک دیکھا ہے غایب بری بہت اچھا دلکش اور دلکش کلام ہے زبان کیا شیریں پائی تھی کہ قد و نبات میں ہی
 وہ ہم انہیں جو اونکی ادنیٰ اونے روزمرہ کی باتوں میں ہے چنانچہ یہ خد شعر جو تذکرہ کے لئے منتخب ہو کر یہاں

درجہ لکھے گئے ہمارے دعویٰ کے گواہ ہو سکتے ہیں	اشعار مستقرقات
<p>نام تیرا جبکہ طرہی ہو جانے تیری صفت دیکھ کر کس کا جی دام اپنے بغل میں وہ اتنا گئے وہ دن جو جینو کو سار کر تے ادھر پرکھ کر خندہ و دلان نا نور کو روک بار بار کو جی شم کھلے شیشے کھلے ہیکہ بکا کھلا سکھوت جان کوئی تیرا عجیب ہے کہ انکھ میں نظارہ ہو کبھی قہقہے کو کہہ دے نہ تو</p>	<p>میرے کلام کی صانع یاد کی ہیں وہ ہم بغل میں تیرے شعل کی کھلا ہمارے دھوین و شہر آباد نہ ہو کر ہے اپنے ہمہ شباب نا و ان نظارہ کو تو تیرے سوچا ہر دیا استو وہ نام خدا شک جی ہو گیا بغیر ہم پر مضمون خط سا کھلا بہت دہو دیا بہت ہنسا دیا نہاں ہر دے کہ تیرے جلیں کا پر جی وہ جان کر ہو جس صلا</p>

<p>جانیہ کی یہاں تھی ہر آن ہنہ دیکھا تو بس کھیل دستان معتقد قس فریاد کو قایل دیکھا جام اپنا لیکھا درون ار کیا رتبہ کو آب بھر کے زمرغ نے کھو دیا کیس محبوب کو لفظ پر نہیں تعلق کا کہو گامین جہر کے طبع ملک کو گراں حق تو یہ بات ہی کیا کہنا ہر شاعر کا قیس طفلی سے سادہ تندر تو درارتھا سکڑ وں عرشہ روز زمین فون مینا سچر شل ہی مارا بے کالے نام ہوش کا چپ ہوا چپ شبنم اب موقع نہیں لکھ کا مثال سر دیہ تو ہا ہی بے مثر پیدا آئینہ غنیمت دیکھو منہ بار بار اپنا خط چہن جہن کو حکم ہو اجڑا طبل کا عالم فریب سے اوس نوجوان کا ای تو اس ماہرہ آیا کیا تھو گی خوں بیل گل کو بجا ہوگا تہہ لٹن مناجی میں تپا خاک کا اگر اکا وہ ساقی مزاحی نہ گان کا کب چہ رہی وہ جو حاضر ہو گے گا دو لڑی میں سر جو گل گل گل ہوگا جلد قی تو رکاب سے احاطہ نہ کر سچ نہ وہ نہ بہت کچھ حق عام نہ کر دو چار شخص قابل گفتار نہ کر</p>	<p>لطن باد سے کہی ہو تھی ہر آن کتب عشق میں مجھ کو بھی اپنی لگے عشق کے فن میں ہو مجھ تو دباؤ تو جم کس طرح دیکھ لگا کیفیت عدم اہل دل دہشت کم بایہ کھنہ فتنی دکھائی تھی میں خوشید وہ بلرکد جھجھکی تھی بڑا جی خوش نہیں آئے وقت کو تہہ سے کہو میں جو غن قن دشت گرد میں کیا کرتا تھا سر میری خاک کے دن سے تو ہا ہی نیت افکی سر کے تجریہ مارا نگہ سوا ہوئی ہست و شوار مضون میں کا بندھنا لکھ کے نخل محبت کوئی باہر گیا پھل اپنی نظر ہی اکثر ان کو لگی ہے چھلکا لکھتے ہو جیسے گریبا نی دل کا پر جب طفل میں جو حال دست ملکے منہ ہی کیا جہان کا خون لندہ نشین نہ اؤ نکو دیکھا نہ او گل سنا سنا لکھنا جہن ہی ہو سکا ہنیز بہار ائی جہن بہر ہو گے سون جیسے کہو گے جسے دسی سو گئی ہنسے دیکھ لکھ لکھ کر مجھ نے خوش ہو گیا فصل گل نہ ہو کیونکہ طلب جام نہ کر محبوبے میں سنا ہنہ اس کے کھانہ جی حیات ہر یہ کہ ہو بکھری میں</p>	<p>کہہ رہی نور چاند سے وہ چند کردا باغین بچہ میں گل حال گریبا نی حصہ کا مگر میرے فضل ہو گیا تکو ا جی حضرت ل عشق میں نہ کر وہ اپنا پانو زمین پر نہیں کہتا دل اپنا اپنی ماہرہ ہی خود کہے جو ہوا یار کے حضور ہوا کچھ نہ لالہ جہن سے طر حارو کا باق ٹان ٹانگہ کا مانع گفتار تھا جب کہی حال فراق ایک پونہ ہوا کاغذ ابری بنی کاغذ پری لہو کا ہو ورق ہی نشت آئینہ میرے تصویر کا ہزاروں لاکھوں کروڑوں سوئی شجریہ کسی طبع کرمی یہ جو درد پیدا شکر قدرت حق صدا ایمان کیا ہنہ بے ہمتاخی میں نہیں علم گاہ کر نام ہے سن لو اہل جوہر کا ایکے ہیک فرد دیندار کا ناز معنوں کرمی چنچ ہو گیا خوش آئی ہر جویش ہو گل گل ہو گیا میں بچا ہوا ہو گا وہ نقاب ہو گا شعلہ لکھ لکھ لکھ شغل ہو گیا ہم نے کس ناز و نعم سے پالا ہو گا ہمے برون کوئی حق عام نہ کر ہر نہین فکر علاج دل چاہ کر</p>	<p>تیرے فروغ حسن نے اسی شکر کا ای صبا ہی کسی عارض کا اندیشہ نہ بات شمع کوئی اجاڑ تھا کہی نہ قصہ امون فریاد تو راجہ سنا الغنی حرم بہ کسیر ہی مغرور راجہ بیکار دوزخا یکا کیا قصور آگے اوس شوخ کی گلا کاٹا کچھ شمشیر ہوتی میں عاشق بیک ناچار بات کر دیکھا غور حسن کچھ مانع نہ تھا ایک مصرعہ سنایا دوسرے مصرعے لٹا موتن گراں مارا گر کہنے میرے شبیب امی ہر خود نامی غنی غریبی ہے ہوا نہ قامت جانان آئیے موتن کیا نہ ضد لین ہو گا عشق اسی اجہ حسن سے عشق ہنوجو کدو نہا کیا نہ کہنے اسی لہر و در ہر حرج ہا آب آئینہ سے نہ پیاس بھیجے عشق میں تیرے ہوا ہی ہی مٹم عاشق ہو جو کہ جو دھکا منظور اگر تیرا رخ رنگین و سان جہن ہو گیا کیا لذتیں دیکھتے جو و صلیکے شب ہم جو اوس کی کہ لگے جانی شبنم آئین رچھتم دلو میری تی جو یہ سمجھو اوس کو عدم ہو کہ اوق عام نہ کر نام شہر ہوا شکر سیحار</p>
---	---	---	---

<p>سنگی مجھے میرزاں ساری آت رہتی ہنی کس دن کلاہ بار کچ شام کو اقرار تو انکار صبح لیکن نہیں ہے تو سن عمر و ان پسند دل کو ہیکر میں بہت مستوان پسند کچھ ماند کمان کرتے ہی تلوار گنڈ دیکھو نیرنگی ہستی ہی زبان بلا ہر ارزاں مول کے جو ایک نگاہ پر فرار ہیں اسلئے رنگ خاص ناز یوں ہے رہیں گیلن کے خار سبز جو دلازمین سدا بہمن پور غشی نا محو کو ہی میر محرم ہی کیا غفر ہاں تاریکی ہلی برود حدار کا لحاظ بلبلو کو امی گلو گلو گلتا نہیں جریغ لکھ گیا و صدامین کیا صدام صا کرتے ہیں ملکی سے دیکھ ستم جار و ایک کہلنا، نیارے رفتیر انجمن میر کیا سمجھ کے امی نام عالم ایجاد تم اپنی ہی جان من خود دل ہو ساری آئینہ یہ لکھتا سکا نہ یوسف چلے پوچھے تغیر خواب کے</p>	<p>رہیگی خواہش دنیا ہی دوجا ہنک حسن اے معز و اسکو کر دیا کیا تلون ہی مزاج یار میں میں لے لکھ کے چالاکیاں پسند ایسے عرب میں نہیں سارک ہی تھے ہم امیر کو قاتل ہو جو یار ہی قلب باہت کیونکو ظالم کر کے ہو دل سچی کہہ رہیں سیر گہ کی ادھر عاشقوں کی خون اسکو صفاست یار کی خطی طرح رنگین نہر سفید کس طرح ہم نہوں اس کے بعد چھڑا حداد ہے جم رہی ہنک یہ کہا میں کچھ نہیں میں تلوار کا فاط رہتی ہی عاشقوں کی دم پران و تر دیکھو لو جو سلطان سلف سرگند ایک دم لطف جم جار و ایک پامال آج وہ میں گل کشتاں ہے ناگوار طبع عا ہے جوئی مرگ کے صغیر میں بہنو ہو کو نہ مار ذوالقرن جو زمانے میں خطا ہوتا یہ یار کیا بیان ہو تغیر خواب کے تیرے کیونچ بھلا زانہ کمان مرے</p>	<p>پہنچیں کہتے ہی قد کو مار حنوت مجھے لیتے ہو تم حساب عیث جاکر گسکو دہاؤ رنگستان آج مثل سور سے کیا دیدہ تیرے بلخ مہمان ہو دہ کام جو یونیران پسند ای یار اقبابے تھے کہاں پسند کاغذ باد بنا دیتی میں شمع کاغذ ہاتون اپنے مفت ہوا تیرا یار تیرا جانا روٹک کہاں ہی میں ہستی ہر دم میں قوت نزع عود سے انہی خضر شدہ لبیا ختمہ جوٹکے پاس خود بخود آج ہوا ایک عیسے حلام کیا ضرور ہے یہ گیلان و غلام تا بحر میں نظر اپنے رہا تو ان شمع جہانیا اوپر وہ دسکی پٹ رانا ہے اسے آنکھ حجاب فراق جرم کلف سیل میں جوش و زنگ خو کو دیہاں میں نہ لائیں گے ہم کیا پریشان دن گزرتے ہیں اب تو خود سیکھ گیا کار میر نامہ کانو میں انگلیاں نہ کر دیان جو کہے کوئی نہیں مہر عوا و عید</p>	<p>بڑے طین گھنٹے گوزار حنوت میں بوسوں کی سن تباؤں کا آج کل اسکو ہی اپنی سیتو تیرا نہ بندہ لکے اسکا مسل کی لٹی میٹھی ان چٹ چال کہ جو جہاں پسند تیرا دماغ عورت و وہ چوٹی چہر خاک پسین تھے ہم ادب پر فکا دل عاشقوں نے باجی دزد کا بار کاگر اہم کو میں کب نظر ہو تیر عاشق مزاج ایک ہی معشوق طبع تیر ہندو نیرہ خط عارض حالانکہ کس آپ ہی آپ کچھ اغیار علی تری تیر ایک لکے فکاغذ نے یہ کیا شرط دیکھنے کو فاق صل صحت خیار سناپ چھاپا پیرا تا یاد آہیں جب وصل میں یہی دہم کرتا ہے تیرے علاحد حسن بیان نہ رنگ یاد امی جواد کی جنت میں یال کہو نہیں کینی چوٹی کے یار کے باہل اوٹے جلا جا کتا جگر میں میر ناوٹ مہفے سارے</p>
--	---	---	--

منہ غزل میرزا محمد ضارب

<p>صورت وصال ہار لیا نہ دگر ازار</p>	<p>سیر کو کلاہ گری کہہ نہ ازار</p>	<p>ایسے کلاہ کی پوچی خوش ہار</p>	<p>کیا ہی این نکالین نہ ہار</p>
<p>سیر کو کلاہ گری کہہ نہ ازار</p>	<p>سیر کو کلاہ گری کہہ نہ ازار</p>	<p>سیر کو کلاہ گری کہہ نہ ازار</p>	<p>سیر کو کلاہ گری کہہ نہ ازار</p>

دل چوہی حمال حلو خا میں	برنج خا حبتیں میں آہ آہ میں	یہ صفا ہو نہیں سکتا شہزاد میں	شجرہ دکھلا یا کر کو فراق یار میں
آنکھ نے موتی پر د اکسو کے تار میں			
ابن سنان پھان گان ہر یار میں	فرق کیونکر مجھ میں اور یو تھو ہار میں	ابنیا رشتہ بنا سکتا شہزاد میں	میں عجب ابرو نشین بہ فراف یار میں
آنکھ نے موتی پر د نار حسم زار میں			
حس غزل میر وزیر علی صبا			
کوئی بند میں بند انہی ملک کے	کہہ دے جا کے یاس اس غناک کے	موت کے دیکھ دیکھ بنی اس غناک کے	ہو پے میں ظلم سفت افلاک کے
استخان میں ایک شبت خاک کے			
بہشتی فانی مجھ پر سب جاک کے	راستہ طے کر کے ہفت افلاک کے	کیا بیان ہوں دینی خا کے	جا بجا جلو میں حسن پاک کے
لوڑ کے پکے میں پتہ خاک کے			
جلوہ آنا نور ہے حسار کا	رخ کا ہر مطلع انوار کا	ہو مقابل نہ ہے کبا گلزار کا	پوٹ نکلا رنگ جسم ہار کا
پہول بوٹی بن گئے پوشاک کے			
یو چہرہ لور آجہ ساری صبا	جو کہ ہر حالت بہاری صبا	بڑ گئی ہی آہ وزاری صبا	میں گ ابر بہاری صبا
دور کے اپنے دیدہ نمناک کے			
راجہ تخلص ابرہہ راج کشن خلف راجہ بن کشن ریش کلکہ صاحب دیوان شاگرد مرزا جان طیش -			
گر شب کو نہ تم تاس میری آؤ گے صاحب	تو محکو سحر نکست یہاں پاکو صاحب		
راجہ تخلص ایک شخص کا ہے جبکا حال معلوم نہیں ہوا -			
مہر کو شب کے آنیکے یہاں دھوم مام	بہتر مرزا صبح ہی یہاں شام		
راجہ تخلص ہنگوت راسی ولد دیندیاں باشندہ کا کوری ضلع لکھنؤ گردانت مشغولی زمین بہرام اور			
نزد میں انکی تصنیفات سے میں	چاہ چوچہ ہو دیا ہو تو او سکو رو	زور چشم ترسی بہتیا سمند زور	
راجہ تخلص نڈت کشن لال باشندہ بہتر تحصیل ضلع فرخ آباد -			
دل کو سامان ہو ابر سوامی	خوش گزشتے لگی اجا بہرانی		
راجہ تخلص رام دیاں کا کیتہ سری با سب شاگرد جوہر راسے جو اہر سنگھ لکھنوی فارسی اکثر کہتے ہیں اور			
اردو کم مگر کوئی شعرا دیکھا نہیں ملا -			
راضی تخلص دیوان جانی بہاری لال قوم ناگر برہمن باشندہ شہر اگرہ جو انکناں گرامی تخلص اس میں			
میں انہوں نے علم عربی فارسی انگریزی اور سکت میں مہارت حاصل ہونے کے بعد عرصہ تک سرکار انگریز			

قواعد کی اور پھر ریاست بہار پور میں تائب کیل جوئی اور اب کیل حاضر رہیں محکمہ زریذنی راجو تانہ ایک عرصہ
 میں اور اس عرصہ میں ایک دفعہ دیوان ریاست کچھ واقع کا ہیا وار اور ایک دفعہ مہاراجہ صاحب بن سنگھ جی الی ہوا
 کے آتا لین ہو چکے ہیں محکمہ زریذنی میں اونکا بہت بڑا اثر سبب خدمت اور بیعت کی ہے اور اکثر انگریزوں نے اپنے
 ہندی اور فارسی پڑھی ہی وہ شعر ہی کہتے ہیں چنانچہ گلستان کا نظم ترجمہ اردو زبان میں بنام نگار را
 کیا ہے اور اس طرح انوار سہیلی کو بھی نظم میں لکھا ہے ابو پیری بھی ملاقات اونسے ہوئی تھی آدمی بہت
 بزرگ منش اور با علم میں اور شادی اتیک باوجود گزر جانی سن شباب کے نہیں کہے ہے اور اپنے مذہب کے
 بہت پابند ہیں مگر افسوس ہے کہ اس وقت اونکا کوئی شعر ماری پاس اس تذکرہ میں درج کرنے نہیں ہے۔
 راجہ تخلص بندر بن صاحب دیوان گزری ہیں مگر اونکی سکونت میں اختلاف ہے کہ کوئی تو اونکو
 دہلی کا باشندہ بتاتے ہیں اور کوئی مہار کا سمجھتے ہیں اور اسے طرح اونکی شاگردی میں ہی فرق ہے کہ
 کوئی تو سودا کا شاگرد کہتے ہیں اور کوئی مزار مہار کا مگر اس میں شک نہیں کہ عہدہ شاعر تھے اور اونکی
 کلام سے سو برس پہلے ہونا اون کا ظاہر ہے

میر بدشیر ایون گرین بینک	ہے محل کہ ہو سیکھا پایا	بیان قبولی طوطی کیجئے ترخا کو	تا سب کیں راجہ رحمت شیر وفا
نہ سچے عشق میں بل کوئی نایا	چاک گل گلستان گریبان کیا	کہے کیا سدا دل میل گلون سے	اور آیتے میں اوسکی بات نہ ہر
	سنئے تہی حمان اہل کرم کی تہ	ایک دین کم ذراستین نہیں	

رام پرشاد منشی رام پرشاد قوم کا یہ سکنہ لکھنؤ مدار الہام نواب محسن الدولہ بہادر رئیس اعظم لکھنؤ
 کہ آدمی بہت طباع ذہنی شعور اور سلیقہ شاعر تھے اور ہمیشہ اونکی حسن انتظام امام بارہ حسین آباد کی تعریف
 اختیار میں دیکھی جاتے تھے تھوڑا عرصہ ہوا کہ دیناسے عالم آخرت میں چل بسے اور اپنی حویون کا ذکر دنیا میں
 چور گئے گاہ گاہ ٹکڑے میں ہی کرتے تھے چنانچہ یہ شعر اونکی نتیجہ طبع روشن سے ہیں۔

نامی میں ہا ہا ہے نہ ہا ہا	بار عصیا مفت ہوتا ہر روز	گو کہ تہا ہی وہی کہا جی تقدیر	ہر شے کو چاہے کچھ کام لے کر چلے
خوڑ کر کے خوں کیا کوئی اینا	خو غفلت عین شہم غرض	رام پرشاد اونکو جنت میں جا تو	تسلیم کیا جی ہر شے کو توڑے

رام چندر پر دھیر عالم ریاضی بہ صاحب مہتمم کی کا یہ شاعر اپنے بیانوں کی بحالت کمال مفلسے خود رسالی میں وارد
 دہلی ہوئی اونہیں دنوں میں انگریزوں نے انگریزی کا مدرسہ جاری کیا تھا جو رفتہ رفتہ دہلی کا بڑا کھلا ہوا
 یہ سرٹیکر صاحب کلان کلکٹر بہت مہتمم مدرسہ خدمت میں حاضر ہوئی اونہوں نے کچھ وظیفہ انکا مقر
 کہ دیا اونہوں نے تحصیل علم شروع کی خصوص علم ریاضی میں زیادہ محنت کی اور فارسی مدرسہ میں مدرس
 یہی اسی علم کے مقرر ہوئے اور چہرہ مقابلہ و علم شلت و غیرہ کے کتابیں ریاضی کی اور میں ترجمہ کے

جنگ ذریعہ سے عربی فارسی و سنسکرت کے طلباء کو ریاضی پڑھنا نصیب ہوا بعد اسکے انہوں نے ایک کتاب انگریزی زبان میں درباب مسائل علم ریاضی ایسے تصنیف فرمائی کہ جسکو لندن کے فاضلوں نے بھی تسلیم کیا اور اسکا صلہ جعفر ملکہ معظمہ کے پیشگاہ سے اگر سردار بارانکو دہلی میں ملا۔ یہاں تک تذکرہ الکاملین اور عجائبات روزگار وغیرہ کسی کتاب میں لکھیں جنہیں ہی انکی معلومات اور تاریخی تحقیق کی تصدیق ہوتی ہے مگر غدر سے پہلے اسٹیشن میں مذہب بابائی کو چھوڑ کر عیسائی ہو گئے اور بعد غدر جب دہلی کا لہجہ کا ڈھنگ جما تو ریاضی کے پروفیسر بن گئے اعلیٰ معزز ہوئے بعد عیسائی ہونے کے انہوں نے کئی کتابیں مسلمان مذہب کے تردید میں مثل اعجاز قرآن وغیرہ تصنیف کیں آخر عمر میں مہاراجہ پٹیل کے اتالیق ہوئے اور پھر راج مذکور کے سرستہ تعلیم کی دائرہ کار کا عہدہ جسکی تحوہ دو ہزار روپیہ تھی انکو ملا اور آخر اسی حص بیس میں قریب ششہاء کے انکا انتقال ہو گیا یہ اپنے وقت کے بڑے نامی گرامی معلم اور فاضل علم ریاضی کے تھے نظم سے شوق بالکل نہیں تھا چند شعر مذکرہ الکاملین کے دیباچہ میں لکھے ہیں جنہیں سے یہ منتخب ہوئے۔

بلندیٰ ہ خسروان ہی ہی	نشہ بخش شاہنشاہان ہی	گدا کو وہ چاہی تو دھنی دوی	خفیفو کو کر دی ہ دم توئی
رامی تخلص شیو سہا ہی قوم بہاٹ باشندہ لکھنؤ دلبرامی شیو سنگہ شوق جو فارسی اور اردو میں بہارت کہتے تھے اور عاشقانہ زلیت کرتے تھے انکی شعر لطافت اور طراوت سے خالی نہیں ہوتے چنانچہ یہ ایک شعر انکا ہے	دیکھئے شوخی کہ بزم غیر میں کہنے لگا	رامی جہا بیٹے بند کا گھر یہی تھا	

ربط تخلص منشی دی ریٹاد خلف منشی موہن لال ستونی قوم کا بٹہ بہت ناگشاگر ذمہ دی علی زکی سوطن دانا جواب عدالت دیوانی ضلع مراد آباد میں پیشکاری میں کلام انکا بہت شل انکے بہائی منشی کہنا لال ضبط کے بخیر اور بالطاف ہے یہ چند شعرا انہوں نے منشی اندر من صاحب کی وساطت سے درج مذکرہ کے لئے بھیجے تھے سو بیان لکھے جاتے ہیں۔

اچل ہے تو نہیں ہے اراہوت تھا	الم کتیک ادہا میں کچھ نامہ نہ کیا	یہی ہیں لہنتین تو نہیں کیا نہ بد	اگر یاد آئیگا نہ میں ہم نوجو نہ کیا
دکھتا ہے نیزگی کی خیمہ رنگت	سماں سادہ بزم کا جی رہنمہ تھا	بہن ہر رنگین جو حضور کو درخت نہ تھا	ہو آتش انکو آپ اپنی نوجو نہ کیا
انہیں دی کی شکل ہے جیسا کسوی	کہ جرجا جیجا ہادی طرز پانی کا	ادہا کہ اندھ جردن جی نہ نہیں کیا	رہا دھڑکا جواب ایسی کئی گمانی
نہ جو چاہی لعل حال غصہ میں جان	برہم عشق کا یارب بدلا ہونو جو نہ کیا	دلنشا	
جو صبح ایک عتوہ تو عتوہ ایک صبح	تہا رشی مجموعی عجیب طرح مطلع	مقرر کی تقریر کیا نظم مرصع	جو چھوٹا تھا شعر نو نہ مرصع
چہاں ہے قصیدہ بھضامیں جباری	ازل مطلع چکا اور کچھ کہ مطلع	تغزلت ہر دم میں گمان جو باطن	کچھ ماہ فلک ہے اور کچھ ماہ مطلع
ساری ہیں پر تو ہی ہر نور پر دن	فلک ہے پاکرخ پر انکی طیار یہی	مشابہ گی گساو میں کہاں ہے یہ لاویری	شرایہ کیا ہے جو کچھ آچکا جو مرصع

اداعثوہ ناز و غمہ ہن چار کین	قد نور و جانان مجھ جیہ ہستی	اوکی بن یقین نگار ای لکھن	سور و مدح زان عالم مرع
------------------------------	-----------------------------	---------------------------	------------------------

رباعی

یہ قول ظہور پیش کرنا ہے	اسرار بد رعایاں مبر کرنا ہے	سمجھ تو سخن ہی کیا برسے کچم	شاعری لیاقت سی خبر کرنا ہے
-------------------------	-----------------------------	-----------------------------	----------------------------

الضام

ہر طرح سی آپ تو ستائیں کیا خوب	ہم شکوہ زبان پر نہ لائیں کیا خوب	دین گالیاں آپ ہم منسی ہیں نابز	اور آپ منسی ہیں وہ ہا جانیں خوب
--------------------------------	----------------------------------	--------------------------------	---------------------------------

شعر

در بدر پیر میں اب جرج کے ہاتھ سے تباہ - گہر سے رکھتے تھے نہ باہر جو کسی کام میں یا نو -

رابطہ تخلص اسے بالا پرشاد سکتہ حیدر آباد دکن شاگرد فیض -

پا چشم ہون لب جان بخش سوا	عیسے کی محبو چاہے گریہ نہیں
---------------------------	-----------------------------

رحمت تخلص نڈت لکھنوی شاگرد کشمیری ولد موتی لال باشندہ لکھنوی شاگرد سید آغا حسن امانت -

ہم زندہ کھڑے نہ دعا دیں آنگاہ تہ	دیتا ہے جام بیہوش کو ساقی شرب گاہ تہ	اکھنوی اپنے پنجہ خورشید گر گیا	جس نے آگے نظر اس سے لگا ہا تہ
لٹا ہون غم سے میں کھانوس آواز	چلتے ہیں ساتھ غیر کہ جب ملکا ہا تہ	رحمت شاگرد سے پاؤں پہلکا کس طرح	دیکھو کچھ میں اپنی جہاں سے لگا ہا تہ

رحصیت تخلص لالہ موہن لال شاگرد دیوان دیا کرشن صاحب ریحان -

چشم بد و پر و بال نکالی ہے	حاجی حسن و جوانی کے پیش گر گیا	میری دوست مزاجی میں آقا تہ	جال میں لکھنوی کھنوی کھنوی
ایکے برائے نکالی ہیں رانیں بنے	کھنوی لیکے ملے سانپ کا ٹنگا گر گیا	تب تیری سانپ کس شکل کو لیکر گیا	سخت حیرت ہی کہاں یا کھنوی

رسا لالہ ایاز پرشاد دہستان گو ولد حبیبی پرشاد قوم کا پتہ خواہر زادہ راجہ جہاؤ لال بہادر باشندہ لکھنوی شعر گوئی میں شاگرد دیوان مرزا آقہ جان ہوس اور دہستان گوئی میں شاگرد میر تقی علی کے ہیں اور یہ شعر اوڑھکا ہے -

جان نکلی جیہی جیہی سی جیہا لکھ	اور بیکاد کوئی سحر میں لکھ
--------------------------------	----------------------------

رسا تخلص منشی گوکل پرشاد کا پتہ کہہ سکتے کا بنور اول مطبع منشی نول کشور میں ترجمہ کتب تہ پناہ ترجمہ مجمع البحرین اور لغت سیر المتاخرین اور عجائب المخلوقات اور سکنہ زامک اور فسی یاد کا ہے اور بعد ایک نامہ میں آپ اخبار کا پتہ سا جار کھنوی کے مہتمم تہ اب اپنی وطن کلپور میں ہیں اور اپنے زمینداری کے انتظام میں مشغول - امہنوی بندہ کو اپنا تو کوئی کلام غلیظ نہیں فرمایا اگر دوسرے ہندو شاعروں کے احوال اور کلام کے عطا فرمائے اپنی تہ اس مذکورہ کی تالیف میں بہت کچھ مدد دی ہے

رسوا غلص ہا نہ راجہ سنگھ جیلے صاحبزادے بہاری علی کے اور چھوٹے بھائی دے نے بچاؤ سنگھ کے تہ عینی اور ترکی میں انکی تصنیفات بہت کچھ ہے بیشتر قصہ کتابیں دو تو زبانوں میں لکھی ہیں اور ترکی کے قیاد اور محاورات ہی بہت کچھ فلسفہ لکھے ہیں فارسی میں ہی انکی نظم و نثر موجود ہے اردو اشعار کم کہتے تھے لکھتے تین صاحبزادہ اب لکھنوی میں بڑی تو منشی کشور

سوز تخلص سرشتہ دار انجمن اودہ میں اور پچھلے منشی مہمن لال مترجم محکمہ نقشب گورنری اور چھوٹے منشی چندن لال مالک مطبع اودہ پریس اور جامع الاحکام میں رسوا کا یہ شعر حضرت جوہر لکھا ہے۔

فلک کی طمان سے خلعت کیے تیار
سو سو اٹھارے کو کون ڈرائے لے

رسوا تخلص آفتاب لے نام ایک جوہری بچہ اسم باہمی محمد شاہ بادشاہ عہد میں کوچہ گرداوریہاں نور و ہوا اور لکھنؤ بغیر شغل شراب کے نہیں رہتا تھا جب مرنے لگا تو اپنے حضار بالین سے وصیت کی کہ میری نعش کو شراب سے دھو لے کہتے ہیں ادھون نے ہی ایسا ہی کیا مگر اسکے کپڑوں اور بدن سے ہرگز شراب کی بو نہیں آتی تھی۔

کوئی جاہلین میں یہ کہہ سکے کہ ہم
ربو ابھی اس مانتہ میں مجھ کو گم
وصل میں خود در اور جو میں بیٹا
اس کو لوانہ دل کو سو کھلج سمجھائے

رسوا تخلص نڈت گنگا پرشاد دہلوی۔

یا ابی صوبہ گریہ پس دیوار کون
آفتاب شہر روزن اس ایک یوں
ایک ہی چہرے سیر کیوں مانتا
یہ کیا مجھ پر کیا یا تیرے دیوار کا

رشید تخلص نڈت گنگا پرشاد دہلوی شاعر دہلی اور حیدر آباد میں پیدا ہوئے۔

ہستے ہیں آج وہ تبیع کف تیار
کون کو کا چمت میں نہات ہوا

رقم تخلص صاحب نایہ از جند حکیم کھانہ قدوم کا یہ فن طبابت میں وحید العصر تھے اور صناعیت شعر میں شاہ نصیر دہلوی سے سیکھتے تھے چنانچہ یہ شعر ان کا ہے۔

دو شوق ہی رخ کے لئے ہاں
ہیں تیرے کو بیکہاں کیا کئے

رند تخلص گنگا پرشاد کشمیری لکھنوی شاعر و حرّات۔

الحکام میں نکلیں اور نکلیں تیری
جان مجھے اس قدر کٹی کھد کر دیا
وہ کیا کیا نظریں مجھ پر چا کر
رہتا ہوں چپکے آبا با وجہم

رند تخلص کہیم ترانہ کہتری بندہ لالہ چھی ترانہ طب میں ایچا دھل کہتے تھے مہاراجہ بکیت سائی لکھنوی کے رفیقوں میں تھے اور آخر عمر میں کلکتہ جاکر رہنے لگے تھے اور کا مکان ہو گلی میں تھا اور شعر فارسی کہتے تھے اردو کم یہ دو شعر ان کی سب سے بہتر تھے۔

نند تخلص ای بخلت
گوشن فہوتی ہر دم نصیحت
از دل بے پردہ جو کہ بے پردہ
ہے نرا او سکی کہ شہر بے گناہ

رنگین تخلص میں اصل قوم کا یہ کہتا ہے علی اور حال معلوم نہ ہوا یہ شعر ان کا ہے۔

رنگین ہیں قطرہ شبنم باغ عزیز
باد صبا ہے سی تیرا باغ گل

رنگین تخلص رنگین لال کا یہ سکنہ برادر زادہ منشی خیالی رام صاحب خیالی و شاگرد منشی جواہر سنگہ جوہر سنگہ
رنگین خیال اور فصیح زبان شاعرین افسانہ نگار منشی وغیرہ کہہ کر کسی نے انکی نظم کئے ہوئے مطبع اودہ اخبار میں
چھپی ہیں۔

رواق تخلص لالہ رام سہاوی فارسی گو ولد حکیم نالعل راجہ جیاد لعل کے عزیزوں میں تھے باشندہ لکھنؤ اور شاگرد
شیخ ناسخ اور کا ذکر تذکرہ چار اشعرا ہند میں ہی لکھا گیا ہے اور یہ اردو شعریاں لکھے جاتے ہیں۔

عصیدین تیر سوک آتی میری لگی	ہر چین چین میں جانی میری لگی	صد کہ ہون شاکہ کی طرح رنگ نم میں	قاصد یہ آگے کہیوں پانی میری لگی
بانی عرق شرم سی ہو کر نہ پہی لگی	دیکھو جو صاحب اشک فانی میری لگی	ایک ہی نہیں کہا جی ناد کا قصہ	رواق ہے وہ شہر کہانی میری لگی

رواق راہی لکھا کچھ یاد بہادر ڈبٹی کلکٹر ولد بہوانی پر شاہ باشندہ بریلی۔

آغاز میں نہ فکر کی انجام کیلئے	چو راخذ کو لغت ضمام کیلئے
--------------------------------	---------------------------

ریحان تخلص منشی دیا کرشن لکھنوی کا یہ سری باستوراجہ الفت سے بہادر بخشی الما لکشاہ آودہ کے دیوان
توشک خانہ نہیں اول شاگرد رام دیال سخن کے ہوئے تھے پہلا لہ موجی رام صاحب موجی استاد پر گو کی شاگردی میں
شعر گوئی کی تکمیل کے بعد وفات انکی بہتر صحبت راہی جواہر سنگہ جوہر سے ہی حضرت جوہر نے انکی دیوان کا
تاریخی نام بانغ ریحان لکھا تھا جو حال میں چھاپا ہے ریحان کی زبان بہت صاف اور بول چال نہایت شستہ
لغوی نام کو نہیں تمام کلام آدھے بہرا ہے انکی غزلیں زبان شیریں ہونے کی سبب لکھنوی کہنیاں بہت
کالی ہیں اور وہ لوگوں کو بہت دلہند ہیں اور شہور میں مگر انوسس ہے کہ حضرت ریحان بانغ جان میں
جیل بے گلشن ہستی میں اب صرف انکی شیریں بیانی اور نازک خیالی خوشبو باقی ہے یہ بہ خند اشعار اور
باغان سخن کے نگہستان خیال سے ہیں۔

غزون میں بیہ بیٹہ کے صدر میرا دیا	تو نے جلا جلا کے کلیجہ پکا دیا
ای زلف یاد دل ہی ہی تیری ساق قید	مکھو سے بے دام بلا میں بسا دیا
کیوں امی زبان کتنے ستم یار نے کئے	پہر نام لیکے تو نے میرا دل دکھا دیا
احسان غیر سے ہمیں نہا ہی نہیں قبل	آیا قریب سر تو سما کو اور ادا دیا
اچھی گلن سے اوس رخ رنگین بختی	سبزہ کو خط سبز نے تیری ہر ادا دیا
کھل جائیگا کہی میری تیرا ہی کھٹ	سرسن بھو چرخ جہنم بھا دیا
ناحق سوال ہے کس واکس کے سنانے	سو ری ہی در لگا جسے دہرائی دیا
فرما دیرے بہت عالی کو آفرین	جی کہو کے عاشقی کا تاٹا دکھا دیا

<p>دگر</p> <p>جوری سے اونکا سوتے میں کو جو بلیا کا غنڈے گھوڑی ان دنوں ڈھونڈا جائے ظالم کے کوچہ میں نہیں گورکھن کا ذکر بھوڑو خدا کے واسطے گہرائے چائین تکوتم خدا کے عذا کے رسول کے کس گلبدن کو واسطے گل کہا جاتے ہیں کیونکہ نہ ہوقفس میں غم آستان مجھے نافع ہوا نہ پہلے کوئی مہربان مجھے جو بات آدمی نہ سنے کیوں سنائی تا وقت مرگ میں کیا آستان مجھے ہے خوف مرگ جنبش فرکان یار سے مشتوق اگر ملا ہی تو ناقہ دان مجھے کہتا ہے یار میر طرف دیکھ دیکھ کے جانے دی صحن باغ میں ای باغیاں مجھے دم او بھتا ہی نشان ہوا جانا ہوں ظلم عشاق پر کرتے ہیں سر گیسو تری ٹوپی میں ضرور آریگا دیہی گل خال خط ختم دہن لبخ لکھو گیسو ابو اورون کو بی ملا کر ہی خدا کرے سانپ بن جائے میں ابد کے اندر گیسو کہ ادا سے ابھی نہیں آئیں گے</p>	<p>ریحان نے سننے والوں کو اپنی لایا بچلے سے جان منع سحر کہا ہی جاتے ہیں جاری ہی اوس نگار کی غیر دین نظم زلفوں کی بال دہو میں سکھلا جائیں سہری بلاتیں لیکے وہ کہتے ہیں وصل میں کچھ آپ میری دلو پہی سمجھائے جاتے ہیں ریحان تہیں خدا کی قسم سچ بان کر پہلک جائے باغ آگ لگے اس بیارین اب سب کچھ آتے ہیں الفت کو چھوڑ دو والدنا گوار ہوں گالیاں مجھے اب تیر اختیار میں ہوں امی میں فر تھوڑے دنوں میں پیر کیسے گے جو ان مجھے قسمت نصیب سخت تقدیر کی جو بیان ہوں ناتواں پندم ہو کیوں بربان مجھے ریحان فقط تھا دوست میں دشمن بن گیا داخل وضع میں کانوں برابر گیسو باندھے دیجئے تعزیر خطا وار میں یہ خود بخود ہونگے پرچم کیونکہ گیسو ایک عاشق کا ہے دل سات میں غاں اسکے پانوں تک سے بچا ہی میں بی گیسو دیکھ کے کیوں نہ ڈرے یار دم آتش میں پریشان ہوا ہو گیا ابر گیسو</p>	<p>بنیاب ہو کے آہ جگر سوز کہیں کر عاشق شب دھال میں گہرائے چائین ہم صحتوں کے نام نکلو سجاتے ہیں لایکے آقاب کو وہ اپنی جال میں نردی وہاں گیسو پہکوائے جاتے ہیں آنکھوں پہ اختیار ہے اچانہ روون گا ہمے چہلکے خط کسی بچوائے جاتے ہیں تہنہ کے دل جگائیں گل جربار میں تقدیر کس مقام سے لائی کہاں مجھے بو سے اسطرح سے دے جائے اگر ناصرہ نہیں پسند نیری دستان مجھے اب کہتے ہیں جو ان مجھے طفلان جزبال کیونکہ ٹیکے تیرا جل سے امان مجھے آتی کڑی تو صنف میں چلی نہ جائیگی اور دن کو ہی معاف نہ دیکھ فلان مجھے کہنے کیا کیجئے گا اور تر کر گیسو لہو لدو بہر خدا بہر ہمیر گیسو شوق ہی مال نہانے کا نہیں ہے تجھ کو ہونگے روغن خوشبو سے بہت تر گیسو طول آنا ہی لگا ہوں کہ نہیں گذرا ہے دل میرا لیکے ہوئے خوب دلاو گیسو شانہ کرنے میں اوچینے سی ملا کیل گیسو پہلے ریحان کی طبیعت میں کہیں گے کوئی ہمارے تغافل شعار سے کہہ دے ہم اور ہی نفسی جذبات رکھیں</p>
<p>قطعہ لا جواب</p> <p>تو باد خود تقاضا ہی مرگ سوتے سے</p>	<p>کہ اب ذرہ نوازی جو مہر در کن</p>	<p>ہم اور ہی نفسی جذبات رکھیں</p>

رہلیس تخلص بابو منسی دہر خیر آبادی۔ اور حال معلوم نہیں۔

راز تخلص لالہ دہشت رائے خلف لالہ شنگر لال برادر زادہ راجہ کندن لال بیادریا شندہ بریلی مقیم کلکتہ شاگرد خواجہ وزیر اردو میں صاحب تصانیف بہت ذی لیاقت ذہنی مروت اور باہمت آدمی ہے۔

کیونکہ تمہارے روحی مصفا کے دل	اسد جہی صفا کے پستل ہاں	سیر طح کسی پناہ جوائی دل	سینہ پہ کہے کہے ہاتھ ہوا ہاں
د اغون بہ داغ صدف پیر	دیکھیں بہتی اونٹ کیا کیا ابدال	میں گیان من چیریں پناہ مر	سیا خوش چون کر کسی تہا ہاں
صم غدارو گیسوی شب گون گون	صدے برات کن کہنا تنگ ابدال		

راز تخلص منشی سنید لال صف لالہ شندہ لالہ شندہ صاحب لوان ہندی فارسی شاگرد طوطی ام عاصی اپنے عہد میں بڑی سخنور گزری ہیں اور بہت لوگوں نے انکی استادی سے فائدہ اٹھایا ہے انکے انشاکلار فصاحت بہت سیرینی پڑھائی جاتے ہیں۔

خاک غبار کو میری صورت طلا	تیرے اراد میں کچھ یہ کیرا نہیں	لیلہ رنگان میں کچھ اسی شند	دوڑے نہیں پردہ محل سے لگی ہے
جدم دہون اٹھنا دل پر صواب کا	گل ہو گیا فلک چرتع آفتاب کا		

راز تخلص برعہ جاری برہم اتند جی سکندہ دہلی راقم ائم کے پر طریقت ہیں اپکا باوجود کمال فقیری کے حکم سخن میں بھی بہت اچھا دخل ہے محسن اور مدس شکل شکل قیدون میں تصنیف فرماتے ہیں جیسے مصرعہ کے اول بھی اہل ہوا اور آخر میں ہی دال ہا اہی اور بعض اوقات دو دو حرفوں کی قید ہوتے ہیں انکو کلکتہ کے جگت سیٹھ نے ایک دفعہ آرا شکل کرہ مصرعہ کے گرہ لگانے میں بانس دپہ نذر کئے تھے۔ مچھلیاں دشت میں پیدا ہوں بہر پانی میں۔ پیش مصرعہ مہاراج کا یہ ہے۔ آہ دریا پہ گردن دشت میں آنسو ڈالوں۔ ششہ ام میں ٹونک میں تشریف فرما تھے۔ آقا صاحبزادہ حامد خاں صاحب کے یہاں ادون دون پر جگت مصرعہ ہوا کرتا تھا آپ بھی تشریف لاتے تھے دیان ایک سحر مسلمان ہیں کہ جتنا تخلص باریکون نے قفس نہ کہد یا تھا یا کرتا تھا اور اکثر وہی تیا ہی اشعار اہل مشاعرہ کو سنایا کرتا تھا اور وہ لوگ اسکو بنایا کرتے تھے ایک دن مشاعرہ میں اوسنے چند واپیات غریبہ سے انہیں ایک مہل مصرعہ یہ بھی تھا کہ۔ میری پشیا سے بہتی ہی لگتا یہ آپ کے مزاج پر بہت ناگوار گزرا اور اوسوقت انکو تشریف لیجانے لگے میر مجلس اور دیگر حضار نے کہ جو سب رئیس زادہ اور عاید اوس ریاست کے تھے بہت مستاد و سماجت کے اور شخص مذکور کے بے شکہ میں کا غدر کیا مگر آپ کے دلیں یہ نفرت اوس بے تہذیبی سی ہو گئی تھی وہ دہر نہوی اور پیر کہی اوس جلسہ میں باوصف فرط شوق سخن کے تشریف نہ لیکئے میں اوسوقت دیان موجود نہ تھا دوسرے دن جو محکویہ حال معلوم ہوا تو میں نے سچا ب مصرعہ مذکور کے ایک شعر موزون کیا۔ مگر چونکہ اس قسم کا کلام سرار بے تہذیبی میں داخل ہے اسلئے یہاں لکھنا اسکا قلم انداز کر دیا گیا کہ مبادا اہل اسلام پر ناگوار گزرے

مہاراج کا فارسی کلام تو اول جلد میں درج ہوا ہے اور اردو اشعار یہ ہیں

تدش کیون کی صبا بجاں کلاں	گیا ہے دل تیر گزریں جو غزل کا	بستی ہی جگہ صبا اور آلا دشت	جو دلمین بہر تہہ بگیو لے غبار کے
بزم ساقی میں جب سبوا یا	شفق آلودہ رنگ جو آیا	سروش آباہنیں مجھے اتناک	کیونکہ ایک ست کو میں چہو آیا
چشم بدیل سے یوں ہی اکسو	گل لپکا رے کہ آب جو آیا		

رحمنی تخلص راج بہادر قوم کا تہہ سری باسنت سکنت کا کوری علاقہ اودہ۔ انکی باب دادے عہد سلطنت سلطنت میں قصبہ مذکور کے قانون گو تھے اور اب یہ صاحب کانپور میں رہتے ہیں اور اردو فارسی میں اچھے شعر کہتے ہیں ایک غزل بعینہ اوہوں کی تذکرہ میں درج ہونے کے لئے بھیجی اس میں سے یہ چند شعر منتخب ہوئے۔

کیا ہوا کس نفس پر غالب ہو انسان	کچھ ہو کر دہل سکتا نہیں کاکا	درگم بست میں کچھ تھلن اچھ	ما عفا قول ہے ایدل سول ہکا
حاجہ کچھ فہم تیغ شمس بسل ہو	دع خوان جب شمس ہوا زخمی سول		

ساقی تخلص منشی شکر لال بن منشی جی جو چند قوم کا تہہ بہت ناگرموطن سکندر آباد ضلع بلت شہر ساکن حال ضلع سہارن پور بنیکار عدالت فوجداری شاگرد رشید منشی بالکنڈ صاحب تخلص در سرف کے نامی شعرا سے ہنود سے ہیں اور کلام بھی ازل کا سشتہ و صاف ہے یہ اشعار اپنے خود اوہوں نے غایت فرمائے تھے۔

صید مرغ جان پہ انجادل مضط	تیر سہیا اور کا پہلو میں ہمار کیمت	جانی غول لنگ گلیں ہیں اونی	باتہ جیکانہ کیوں دکا شربت
ار کا عالم ہی جلی محبت کے گہر کے	اب تو ہم کر سہلہ جاسانی خم ساکت	تو دہلی ہی ہے جھون تیرا ساکن	میں ہزاروں دل میں لالے طلق

ساگ تخلص ساگ نام بن دلیپ نامی بن پردی رام کہتری چہنچہ سر ہندی۔ سن شعور سے تذکرشی کے دستکاری میں ہضو رہی جوانی میں علم کا شوق کر کے کچھ سواد بہم پہنچا یا میر خجست سے خوشنویسی سیکھی مگر ضعیف طالع سے سوا تذکرہ اور سہاگری کے کوئی برا عہدہ نہیں ملا آخر اب نابینا اور ضعیف ہو کر خانہ نشین ہیں اور منشی درگا پشاد صاحب نادر تخلص کے خبر گیری پر گزارہ کی صورت ہے اذ کو عالم جوانی میں ایک کہتری بچہ میر اس نامی سے عشق تھا وہ گیا سب اوہوں نے یہ شعر کہے تھے۔

میری عرض ہے تیرے والا جناب	بسمبر موز فروس کا میاں	میں بندہ مون تیرا جو ساگ نچہ	مرا دین کا مجھ پر دمی نصیب
سائل تخلص منشی مہمان پر شاد ملازم سرکار مہاراجہ پرام پور راجہ تخلص شاگرد آقا حسن میرن۔ انکی ہی ایک تاریخ رسالہ گلشن فیض میں درج ہے۔			

سبز تخلص منشی لکھیت نامی ساکن مجبیر تہہ ضلع اودہ قوم کا تہہ سکینہ لکھنوی۔

آج قسمت میر کچھ کبریٰ لال کا	گفتگو کرتی ہیں برائے نام	ای میری صندز احد دگاہ کمال	میرزا جہاں نازک طفل نادان کمال
سچا تذکرہ عرف نالال مہاراجہ درگا پشاد ناظم سیان کچھ وصفی اور غیرہ حضرت عماد لکھنوسم میں اور اوہوں کے تابع ہف			

آج کیوں یہ غائب ہے مزاج کا	مجھے کیوں صلہ کا طالب ہے مزاج کا	
<p>سحر تخلص منشی دیسی پرشاد سب پڑھی انیکر مدارس ضلع بداون انکا ایک اسوخت سہمی بضو العشق کہ دوسرا نام اوسکا تحریر عشق ہی ہے نظر ہے گزرا اوس سے اوکی کلام کی شوخی اور بول چال کی خوبی ظاہر ہے بہر چند بند و سوخت مذکور کے ہیں</p>		
لوگ بہ لہر طراز کسی کہتے ہیں	عاشق خستہ و جانبار کسی کہتے ہیں	ماز کیا چیز ہے انداز کسی کہتے ہیں
	جانے سے کسی محبوب کیا موتا ہے	کیون ترہتے ہیں اگر کوئی سدا بوتا ہے
لوگ یہ باتیں میر کے کہتے ہیں	خیرتے کیا ہی آپ پچھڑ ہیں اس	جب کی لطف مسلسل میں گرفتار ہو
	پہر بیگ نہ کہی آپ کی ایسی حالت	ابھی گل دل قبل جاگی تہا صوٹ
در تعریف معشوق		
گل ہے رخسار تو گلبرگ سے لے لے لے	ہند ہیں غنچہ صراحی تہی ہر گردن	دش محو شوق قیامت تو بانو تہی ہا
	میں جس کا تھا غل جو وہ دبیرت	شام گل سے نکل لے تہی کھانی سرد
ہاتھ کے وصف سی ہیں کوئی نہ دیکھے	کوئی شبیر دست نہیں ہاتھ لے	قابل تہی ہا توں کی سنبلی آگے
<p>سحر تخلص ام دیال لد پریم سکھ لکھنوی شاگرد دانش فارسی اردو میں مشاق تہی الا قصاید فارسی میں کامل نثر اور عظیم النظر جناخہ قصاید خاقانی اور انوری کے جواب میں قصاید لاثانی کہے انکے باب گہری ساری کا پیشہ کرتے تھے مگر انہوں نے ذبات خود داد سخن دی اور افوس کہ جانی میں سا ہی عالم جاودانی ہوئے۔ اشعار اردو انکی یہ ہیں۔</p>		
خدا کیو سطرے صنم گل دل کا	کہ تیری آنکھوں نے تھوٹا قافہ لگا	مری ماورائی قتل ہوئے سے
مریض عشق صنم میں شفا ہوگی بچے	و کہا دن کیا تیجے جراح آبد دل کا	تہی کیو جو خیر اس عزت بکس کے
ابھی آئی میر کا بس لب جان پہنا	بہت غراب بولے معاملہ دل کا	و بال جان تیجے مجھے جو بارین شہ
ہناں کے میری نظر سے وہ غیرت کوٹا	تباہ کیوں بنیں ات قافہ لگا	لگا دیکھ چنا ہے اسی سخن دلو
دیکھی اگر وہ ناز سے اندر میں کے بانوں	سب بچل چو میں انگلی اوس گلبدن کے بانوں	اب ضعف سی قدم ہی اوٹنا محال ہے
فرقین ہو گئی میں میر ہی لکھ کے بانوں	انکھوں کو تیری دیکھ کے بیوی میں جو کر مئی	و تھے ہنیں میں دیکھ کے ظالم ہر کے بانوں
بجز فنا ہی میں نہ بچا بیخ بھر سے	پہلاؤں کیا میں جہنم اندر کھن کے بانوں	میل کی طرح ہو گئے نالان مقام عمل
اوس ہر وہ قدرے دیکھ جو یاہر میں کے بانوں	اپنا کمال شوق دکھاؤ جو ایک بار	میرین لگا کے آنکھوں کے میر کو مگر کے بانوں
میں بان گل بہر تن گوشت و سخن	ارکھوں جو غنچہ سخن کو اندر میں کے بانوں	
<p>سحر تخلص دیوالی سنگھ غلط امی شہید دہلوی قوم کا تہی بادشاہ دہلی کے سرد فرستے۔</p>		

طوفان نوح آئے ہے اب ہر نظر مجھے	گرایاں کہی ہیں تیرے چشم تر مجھے		
سرشار تخلص لالہ ملوک چند لکنوی۔			
اس سحر سے وہ دلیر چلے دیوبندین اگر کے	جون ماہ ستاروں میں چلے انکوار کے		
سرشار تخلص نذرتن ناتھ کشمیری لکنوی جو پہلے مدرسہ لکنہم پور کبیرے ضلع اودھ کے مدرس ہے اور چند سال مطبع اودھ اخبار میں منشی نول کشور صاحب کے قردادانی سے اوتیر میں اب کو علم عربی فارسی اور انگریزی میں خوب لکھ ہے فصاحت تقریر اور ملاحظت تحریر میں آج کوئی آپ کا ثانی نہیں چنانچہ قصہ آزاد جو ایک عمدہ مثنوی اردو زبان کی انشا پر دازی اور عبارت آرائی کا ہے اب کی لطافت بیان اور رسالت زبان کا شاہ عادل ہے آپ شعر ہی خوب کہتے ہیں اور طبیعت آپ نے بہت شوخ اور چلبلی باقی ہے مگر افسوس کہ ہم اس وقت کوئی کلام آپ کا موجود نہیں ہے کہ جس سے اس تذکرہ کو شرف کیا جاتا۔			
سرور تخلص لادیک ام ولد حکیم سری کشن محل مقیم فتح گڑھ نائب سرشتہ دار مندوبت ضلع فرخ آباد۔			
اسطاب کے میری کیا لفظانی آئے	باقین شہدائے مین کین اکرم		
سرور تخلص ایک نیتہ صاحب کا ہے جو جی پور میں رہتے ہیں مگر نام نہیں معلوم ہوا۔			
تقدیر میں لکھی ہے گدائی تو اے	سایہ کریگا تو بہلا جھبہ کہان	قاتل خدا کی واسطے یہ بکرا آوا	لو سکو ہر گئی و شبہ لیک کہان
سعید تخلص لالہ جو الاناتہ قوم کایتہ منیب کا وزن گو صوبہ بھیر جو اب بہت دنوں سے نائب کیل رہا ہے جی پور حاضر رہی محکمہ زریعتی راجپوتانہ میں اور پھر والد کے ساتھ قدیم سے محبت اور قریب صحتی وہم شاعرہ گئی کار کہتے ہیں انکا کلا فارسی اور اردو میں بہت صاف ہوتا ہے اور آدمی بہت باخلاق میں یہ چند شعرا چنے جو داہنوں نے مجھ کو ابورسطہ ہر تذکرہ کے لئے چنے ہیں جو خوش سے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔			
جہان کی تیرے ہر کلمہ کی عالم	نوعا عیدم ہو گیا تیرے کا عالم	نقاش قضا دیکھ نہ نقش بدیا	اندک ظالم تیری تصویر کا عالم
منشی غلام نبی علم تو کیسے لکھا	کیا تیری اس خط کی جو تیرے کا عالم	وہ کھنکھایا کہ بار بار کہ جسے	تصویر دیکھا کہ کیا تصویر کا عالم
دیکھو جان مجھ کو آگے دیکھو	عاشق ہوں نے خدا کے دیکھو	کیا شہر کی بیچ میں ہے شجر کا عالم	دیکھو تو بیان کہا کے دیکھو
سعید تخلص لالہ گوریا دودھ گنگا پرشاد سنہم لکھنوی۔			
جوش و خروش کہی زندان میں نہیں دیکھا			
سلیم تخلص لالہ باد پورائے عرف منور لال بٹندہ پوپال قانگہ دہشتی جادو رس شہر قندھار کی پانہ نام مطبوعہ کہلائی شہر سے لکھ جاتے ہیں اور حال معلوم نہیں۔			

دہی بل وصل کے شیبے خوب قرت میری	دیکھتے جب تنگ بہت چرخ نے حالت میری	فرقت یار میں جینا یہی پشیمانی ہے
دم نکلا جائے تو مت جائی ندامت میری	سایہ جسم ہی تاریکی میں چھپ جانا ہی	کون کرنا ہے مصیبت میں شرارت میری
روتے ہو خاک اور اتے ہو لحد پر بیٹھے	پہلے ہنستے تھے بہت دیکھتے دلت میری	
سماجیت تخلص لاہر بخت بہادر خلف منشی حبشی دوسرے متوطن قدیم شہر لکھنؤ		
عشق گدو میں بلا مصحفی کا تو	اک اسلام میں عاشق کو کچھ دیکھو	خویش گدو میں یہ سارا تیر گدو
کہلتے بندھے بکھرے سینہ تیری ہر	کیا زمین تنگ ہے تیرے معجز گدو	ہم بیان ہو صاحب کی نالگوئی یا گدو
	ہو گیا تجھ کو بھی داکٹر ادب کا	دلیلیں دلچسپ ہے سماجیت تو زرا گدو
شہنا و تخلص منشی مولال قوم کا یہ ساکن روشتہ پورہ حال معیہ پناہ کہ وہاں مطب کے ذریعہ سے خوش گدوان میں انکی والد مرحوم منشی ذوقی رام ہی طیب حافظ تھے شعر کی اصلاح حکیم مومن خان رمال مومن تخلص سے لی یہ شعرا و لکنا جو منشی درگا پشاد صاحب و تخلص نے بھیجا تھا انکی نازک خیالی اور شیریں مقامی پر حال ہے۔		
	اکرم یہ کسی گلیوں پر نہ بھولا	اور سپر آپٹ مان کر نہیں لیتا
شہنا و تخلص منشی مولال والد نہت رام کا یہ سنگینہ باشندہ اجمیر جو جدالت میں مختار کاری کرتے تھے اور کچھ مذاق معرفت اور تصوف کا بھی کہتے تھے آدمی بہت باعزہ اور رنگین مزاج ہی کسی کہی شعر ہی موزون کر لیا کرتے تھے دو ایک میرے والد صاحب کو بھی غزل دکھائی تھی مثلاً ۱۹۲۱ء میں انکا انتقال ہو گیا شادی نہیں کی تھی اور آزادانہ ریت کرتے تھے یہ دو شعرا انکے جو اس وقت یاد تھے مسیبت ناخاکار و ریح مذکرہ ہذا کے کہنے اور ایک رسالہ ہی علم تصوف میں ادھون نے بنایا تھا۔		
شعر کہنا شاعر کا کام ہے	یہ تو عاشق ہفت میں بنام	دیکھتے تھے دنیا کے خیر و شر میں
شہنا و تخلص منشی رام پشاد شاعر مولوی محمد مقیم سہیل پوری۔		
ہو نہیں شہید ناز جو یک گلزار کا	بیل طواف کرتی ہے گدو کا	کم قمتو نکو غیر کی لبت سے کیا مفاد
	تیری اس ہونو فای بر تو ہم سوچا کرتے ہیں	اگر اسی ہونو فای ہو تو با وفا ہو ناکیا ہوتا
شہنا و تخلص منشی شو پشاد شاعر گدو پشیمین سکین مرد وہیم و صاحب ذہن سلیم تراکیب سخن دلچسپ ہر جہت کی معافی ناخن بدل زن ہے		
	جلاتے قاصد ہی مان غیروں میں مل گیا	اور ایک کتا نکل آیا میری تقدیر کا
شہنا و تخلص سکندر آباد کے جو ہونو سے کوئی حضرت تھے		
اوس رنگ چندی کا ہر حسن نہیں نکلیں	چھپا کے بھول اگتے میں وہاں سے بنار میں	

شاہ و تخلص منشی رام پرشاد بریلوی شاگرد شاہ نصیر صاحب دیوان۔

ابر کی جب صفت میں یہ فہم سالرا | مصرعہ مابا بیت ہلالی سے جا را

شاہ و تخلص اسی وہی پرشاد باشندہ حیدر آباد دکن شاگرد فیض۔

شیر پر دیتی ہے شیرن فاتحہ | آج برسی ہے میان فراد کے

شاہ و تخلص منشی الیسی پرشاد و خلف الرشید منشی جواہر سنگھ صاحب جوہر لکھنوی منشی و صاحب مہاراجہ بلراج پور
چیزت ہی شعر سخن میں اپنے والو کے قدم اقدم میں۔

ہو تیرا احسان اوڑا اوڑ کر ہر یک گل سے کونا | نا توانی کر دی گریک بیابان کی طرح
ماہ تابان کی طرح مہر درخشان کی طرح | غضب بقی و ش کے جدائی ہوئی ہے
کلبا عم کی سینہ پہ جہا کی ہوئی ہے

بد بکشیے اوسکو یہی جو بد ہے یا گمراہ ہے | ذرہ جب تھوڑا کین مچھان اولیٰ ہے

شاہ و اب تخلص منشی رنگین لال توطن نواب گنج کاپور بہت عرصہ تک مطبع اودہ اخبار میں خوشنویس ہے اور اب
مطبع کاپور کہیں انگریزی طراز میں۔

میں تو ہوں غامہ تغیر سے پر ہر گیسو | کچھ بدل دینگے ہمارا نہ مقد گیسو
سیکے آئینہ سے آئین مسکند ر گیسو | سنا چہرہ پر نور سے کچھ سہل نہیں
پیش فرکان کہا ہے تو قیر شجاع آفتاب | ہے خطا باند ہوں اگر تیر شجاع آفتاب
روز چکا تھے شیر شجاع آفتاب | دو گز زمین سے فکیر چرائیگا کہا فاک

شاہ و ان تخلص منشی بادن محل قوم کایتہ کہے میر منشی نواب امیر خان بہادر والی دیاست گونگ انکا مفصل حال
جد اول میں رقم پذیر غامہ تحقیق ہو چکا ہے یہ بیت فرہین اور ذکی شخص تھے کتاب امیر نامہ حسین سوانح ہماری نواب مع صف
درج ہے۔ اور ذکی تصنیفات سے ہے اور ایک فارسی شغوی ہی ادہون نے نواب محدوح کے امیرون کے حالات میں
اشعار ہجری میں نواب وزیر محمد خان بہادر کے حکم سے یہ کلکتہ میں ہی نواب گورد درجزل بہادر کے پاس لگے تھے
اور وہ ان کے بہت کچھ تعظیم اور توقیر و جہ علمی لیاقت و ہوشیاری کے ہوئی انہی فارسی شعر تو کہتے ہی تھے مگر ارد
بھی کہیں کہیں نظم کر لیتے تھے اور ہندی کے شاعری میں خاصہ تھے ایک دن نواب امیر خان نذر بان کی سیر کر رہے تھے
منشی جی ہی اسی نواب صاحب نے فرمایا کہ دیکھو گلاب کیا پھول رہا ہے عرض کیا کہ حضور کے قدموں کی برکت ہے
اور فکر کر کے یہ رباعی فی الہد یہ موزون کی جب نواب صاحب ٹپکتے ہوئی اگلی طرف آئے تو کہا سنئے۔

گل گلایے خوبی عجب کہاں ہے | بہار جاہر گلگون ہنس کے لہی ہے
گل گلایے خوبی عجب کہاں ہے | جو یوہو ہے تو ہے برکت قدم |

اور ایک شغوی کہہ گون کی شہ میں کہے تھے یہ دو شعر اوس میں سے ہیں۔

مذکرہ شعر اہود
 ذکر کہاؤں کا کیجے گرا قہام | فقط کا تہ کو کاشے ہنم | کہ ملوں سے دوات ہی لبریز | انگ سیاہی کا ہے شگرف آمیز
 شادان مخلص لاریاؤ لال کا بیتہ۔

یونہی دل میں اس سحر شکنے آس پاس | جتنی جڑی ہوں جیسے نکلنے کے اس پاس

شاہانِ مخلص عالمِ مہاراجہ کے چند ولالہاں | بہادر سکندر سے بریلی تو اوج کھنڈ غائب نہیں حیدر آباد دکن

شاہِ گرو شیخ حنیف الدین و شاہ نصیر علی - اپنے عہد میں نہایت فیاض اور سخی ہو گزرے ہیں اور ان کی ذات

سے ایک عالم کو فیض پہنچا ہے دور دور کے لوگ ان کی سخاوت کا شہرہ سن کر حیدر آباد جاتے تھے اور کھانا

مدعا ہو کر واپس آتے تھے جیسے سنا ہے کہ مہاراجہ موصوف کا دستِ کرم باغخانہ میں ہی نذر پاشی سے عادی نہیں

تھا اور اس وجہ سے ان کی باغخانہ میں دو نو طرف و زین تھے کہ جن میں سے وہ ہاتھ بائیں کا لکڑی کا سا بون کا سا لکڑی کا

کرتے تھے اور انہیں فیض بخشوں سے آجکے حیدر آباد کا نام ان کی نام پر مشہور ہے کہ بہت لوگ چند ولالہاں کا

حیدر آباد کہتے ہیں ان کے دربار میں ہندوستان کے بڑے بڑے نامی گرامی شاعر موجود رہتے تھے اور ان کی

قدر دانی اور فیض رسانی کے عالم میں دھوم تھی غرض یہ مہاراجہ بہت بڑے دیوان با اختیار دستِ حیدر آباد دکن

کے ہوئے ہیں اور ان کی مختاری اس راستہ میں سرکارِ انگلیزی بہادر کے کفالت سے تھے کہ نظامِ ملکہ استوائیہ کا

کے ان کو عہدہ سے معزول نہیں کر سکتا تھا اس لیے ان کے مہاراجہ شہنشاہِ ہندو پر شاہِ دیوارِ بٹا ہر بار ہزار روپیہ

ماکانہ ریاست مذکور میں دیوان و شیکار میں - یہ مہاراجہ جیسے جاہ و منصب میں صاحبِ دیوان تھے ویسے ہی

شعر و سخن میں بھی صاحبِ دیوان گذرے ہیں چنانچہ یہ شعر ان کا ہے -

ملا کے گیسو دیکر مسند دیکھا | عجب بکڑے میں فی الاموال دیکھا | معشوق کے آنے کی تباہی خواہی | اس کے دلی راسخ برآوی |

حب تکلم کام نگارن پند ابرو دشت
 تیر کے پو کوئی کہنے ہے توار کو
 شادی محل برادرزادہ برائی لال کا تیرے سر پہ لکھنوی نوجوان عمر خاندان اودش عمر بلند خیال ہے مگر اس
 کہ حال من قضا کی -

یہ کتابیں سکندری
شاعر تخلص سہین لال قوم کا ہے سکینہ ساکن پہلی کہ بخشی سلطان ہنگو علم فارسی شہرت انگریزی طبابت علم
موسیقی اور طبع طرح کی دستکاریوں میں شہرت رکھتے ہیں ایک راجہ سازنگی بجانے کے قانون میں ہے اس کے
مخترعات سے ہے اور اوہنوں نے ایک کتاب نہایت ضخیم اردو فارسی اور ہندی لغات میں خزینہ ہندی
بنائی ہے یہ متن شرح اولیٰ ہماہی سنشی قبول رام صاحب ہوشیار نے پیچھے تھے زیب تذکرہ کتب
کے ہیں۔

سب دواہار کی پر میر ہے ہمار کا	گر قتل تہجد کو ظالم منظور ہے ہمارا	تو دل بھی زندگی سے رنجور ہے ہمارا
--------------------------------	------------------------------------	-----------------------------------

شاگرد تخلص منشی طوطا رام علامہ محکمہ سراج کوٹہ۔

اپنے کو چسپی انہو کے میت پر ہے	پہنچو گورو کھن جو برے قوت پر ہے	برگی گور غریبان میں ہلکے ہیں
--------------------------------	---------------------------------	------------------------------

شیایان تخلص بندہ نیم نرائین خلف بندہ نام نرائین مصنف ہوا بکاشندہ دہلی۔

قابل نہیں ہیں یہ پریم کے سچ	طوفان فوج اگلے زمانہ کی بات ہے
-----------------------------	--------------------------------

شیایان تخلص منشی طوطا رام لکھنؤ میں قوم کا بیتہ سری بکاشت خلف الرشید منشی انوار رام بڑے درجہ کے شاعر تھے اور بہت تک توسل مطبع آلودہ اخبار پر سے نظم میں اور کو بہت چھانکے تباہیت کے شے سفون بلا تھے تھے اور مندرجہ ذیل کتب ان کی تصنیف ہیں۔ تہا بہارت منظوم۔ قصہ امیر حمزہ منظوم معروف بہ طلسم شیایان۔ الف لیلا منظوم۔ تاریخ ستارہ شائے دواہار کے اے اور پیر داہر کے ستارہ رام بڑے نامی شخص تھے اور ان کا خطاب کالی ڈال تھا ان کی والد ماجد کے علمی راہم کو کتاب اخصاف المدد لہ بہادرنے والے کا خطاب سہ ماہر نگین زعفر کے عطا فرمایا تھا جس پر خطاب لکھا ہوا تھا اور یہ صاحب لواب جہاد علی اغان بہادر کے عہد میں عہدہ بخشی گری فوج پر ممتاز رہے تھے۔ حضرت شیایان کا انتقال ایسی چند سال پیشتر ہوا ہے اور ان کا ایک دوست بہت ہی چہا ہے جس کا مطلع

آج کو بے پروا رہے عفا قلم	لنگر عرش علی ہی تہ پای قلم	جب سپر لوح پڑی دیدہ بیک	واقعہ از ہو چشم ناشای قلم
---------------------------	----------------------------	-------------------------	---------------------------

مہا بہارت منظوم سے جو کچھ میں مطلع ہوئی ہے۔

فن شاعری میں سرفراز	تخلص شیایان کی مختار	پیر نامہ عام عالی دوست	ہر ایک گو ہر علم او بہر ستار
وہ تارے شیدہ تہہ میال	کہ چل تھا منشی گریں کمال	زبان عربک بھی آگاہ خوب	مجھے تہہ ستر کی کی وہ آہ خوب
شہنشاہ تھا چند ناسر کا نام	اسی نظم سے ہی وہ نگین کلام	نہایت جو چاہی ہی دستان	کیا اور سکو ترکی زبان میں بیان
نہائی کتاب سلاض الفات	چھوٹی کوئی زمین مطلب کے بات	وہ کی صبح نگین کے آثار تم	گرا ہاتھ سے منشیوں کے قلم
وہ ہی گو ہر نظم کو آہ تاب	ہوئی ملک کے ہر خیالات ہی آپ	نہائی میں بہا کہ میں سچ بولتا	کہ نہی نسیجا بیک سب بیان
کتب چند وہی وہ موزوں کچھ	کہ پیدائے سحر و افسون کئے	محقق تہہ بیان کے لاکھ	قصود کی باتیں زبان پر نام
وہ سرفرازیت کو اب لیکے	دل شاد کو رنج و غم کو کئے	ملا فصل کا سال ہجری میں	ہزارہ و صد اور ہزار و پنج
تیا جدا علی کا لکے قلم	کہ مسکدے تہہ ہمارے آخر بہم	زمانے میں تہہ شیکہ بہر زین	مسیحا امین عیسیٰ آرام دہن

کروں اطلاع اذکلی ہی نام سے یہ فواب دینر مر فراز تھے ہو ہی جب یہ نواجبت نشین یہ ہی رہے بخشی بنے فوج کے غایت کیا پھر دیا یہ وقار	کر تلسی کو پیوند تارام سے وہ سرکار عالی بن مہارتے ہوا اکھنوخم سے اندوہ گین ستاری چلتے رہی اوج کے ہو فیل پر اڑکے آگے سوار	میان ہفالد ولہ عالیجا نگین منقش غایت کبا سعاد تعلخان عدت شمار جو فواب لائے بنارس خیل میں اس بھر کا در تہوار ہوں	شجاعت کا چمکا ہوا آفتاب خطاب اذکور کے کا اعلیٰ ہو ہی مسند آرا بغزو وقار روانی میں عجزیت دہرو ذیل ملی آبرو جو سزاوار ہوں
--	--	---	---

بیان جنگ کرن وارجن

قلم اب کری دھمان اختتام ارایہ کرن کا تھا جو زر نگار زمین نے وہ پیہ کو پکڑا بزور کمان چوارجن نے رکھا خندنگ دیاتیرزن نے کرن کو جواب مگر رستی ہے ہمارا شمار کیا ساتھ کیے ہر خد زور جوارجن نے چھوڑا وہ وقت ملک گرا تھا ارایہ پہ جب تیرزن کرن پر لگا یا اوسیدم خندنگ	قریب آئی ہی دوسرے کوئی شام ہو ہی ہی چالاک تر رہا ہوا بڑا پنجہ شیر میں پائے مور لگ بگش تک اوسنے کینچا خد نہ تھا اوس گہری رستی کا امان تھکودمی ہی کرن لکھا ہو اسخت ناچار ماند مور ہوا پٹ کے پار روی خندنگ چمکا کینچے کو اوسے پھر کرن ہو اسرودہ گرم میدان جنگ	سحر عمر کی آگہری شام ہے جو گشتہ تمت کا تارا ہوا کرن زمین تہا سخت حیران کرن لکھا اسی شجاعت بناہ جو فرزند تھا انجین خور سال کرن لکھا جو اوقوت پایا امان غایت کیا تھا جو برہنہ تیر لکاشن نے ہاتھ اوس زخم پر جوارجن نے پایا وہ وقت کا دیانت تھا پہن پکان کا	کرن آفتاب لب بام ہے فلک کا یکایک اشارہ ہوا لگا کینچے جیخ کو ایک بار کہان ہی پیلارستی کے یہاہ کیا پہنچا ہوا انوں نے ملکر صلال نہ کام آئی کچھ اوسکوتا توں نہ تھا اور کرکش میں اوسکا نظیر اوسوقت اجا ہوا اسریر کہا اپنیں بے امدت کا وقت کیا تیرنے سرکوتن سے جدا
--	---	--	---

اشعار شایان

ہستی مٹی تو پر دھین کرینگ ہو گیا کرتا اگر نشاندہ ابرو کمان مجھے وصف کرے یار کے شایان گریز ہے افسانو چپا تا ہے راز نہان مجھے	گو عشق نے کر کے کیا بنے نشان مجھے کچ عقل دی خدا نے بت سادہ لوح کو دیتا ہے نوبہ نعر کو اور گالیان مجھے	ہوئے جہان میں جو ہر تیر مژدہ عیان
--	---	-----------------------------------

ساقی نامی الف لیلا مستظوم شایان سی

زبانہ ساقی ہے بر سر خاک صبوحی می شاق بین چور تبی شمشیر خط جام ساقی	نر کہ تو دیدہ شور اک فلک چمکے پرتی ہی ساقی چشم مجبور نر کہا محتجبے تسمہ باقی	دورہ می می شیریں کا ایک جام پلاک بول لکی سیکلی جا پلا ساقی اوسمی ارو کا ایک جام	ہوں اب میں شربت جنت میں غایت مجھ پر ہی ساقی جا کری آدم سحائی کا جو کام
--	--	---	--

جو نکلا خورِ بیاض صبرِ بیکر طبیعت کو دئی ہیں ہوشِ خفا نگہبانی رہی اس سرِ بزم ہزار دن دل ہی ہوں جی جی خفا سجائے پلا دو چار ساغر کہاں تک انتظارِ آبِ گلگون گلجانی نشہ جو انگہو عین ہے شگفتہ بلبلیں ہیں شاخِ گلبر پہرے شامِ شمعوں کے دیار ہیں طبیعتِ دخترِ دلی جلی ہے پلا دو تارہ اسی ساقی کو بی جام پلا ساقی مجھے زرِ زیرِ ساغر جہاں ہے اوس شلِ خوب گاہ ہنیں ساقیا یہ آبِ گلجام	تعم تہہ لخنہ بر نورِ او سپر یہ دار و احسنِ نیکی نہ ہزار نہ اسکو نہ لگانے کا کری عزم نہ کہوئے دامنِ او سکونِ نین مزاجِ اپنا ہی چوتھے آسمان پر بطحی کار واپس ساقیا خون تو کیفیت یہ دقت نہ کہہا کی گل افشانی سی ہی گلشنِ معطر کہ تہہ ہر دوش صبرِ نارس فراقِ یارین اب سیکلی ہے کہ ہی آبِ طربِ دل کو آرام لٹاؤں میں خزانہ سیکدہ پر کہ صرف جاہ ہوتی ہی گل جاہ او گلستا ہے لہو نشین نہ بہر جام	ہوا شرق سی پیدا شعلہ طور ہیں کھینچ گئی ہیں منخان ہون یہ دختِ زہی معشوقِ گل اندام بیار ایک ہفتہ ہی جہاں ساقی تنا ہے ہی اپنی شش و پنج عوس فصلِ گل ہی جو بن ہے بہار فصلِ گل جانِ چمن ہے بڑی جو بن یہ ہی فصلِ بہار ادھار کہہ ساقیا بشتِ جام رہی کچھ دن درخزانہِ سدا سوافق ساقیا ہود و رافلاک خزاہ میں خزانہ جو ملا ہے چرہ ہی ہتی کو تو لہل شہر کو کج بطحی کی شکستہ نالِ یرین تہہ یرہ بیان پر نوح کا ہے
--	--	--

شایق تخلص لالہ فتح چند ولد لالہ سبی رام قوم کاتبہ سری بکست باشندہ لکنؤ صاحب دیوان شاگرد امام بخش ناسخ
حضرت جوہر لکھتے ہیں کہ اردو کے شاعری میں ناسخ کا کوئی شاگرد انہی کے برابر نہ تھا اور ناسخ کے بعد طالبِ بغل
ناسخ تھے خوش فکری میں اذکو تمام تاجزین پر فوق تھا پر گوئی جدت مضامین تازہ خیالی اور فصاحتِ بلاغت
انہیں ختم تھے اور یہ عالمی اور عمدہ مصنفوں کے ملاش میں استاد بنے نظر سے گئے تھے۔

نہ سینہ میں ہی پہلو میں کنار میں روح نہ زورِ دل پہ ہمارا نہ اختیار میں روح ابھی تیغِ خطیارِ حلق پر ہر جا ہے بہت نہال ہوی باغِ روزگار میں روح ہمارے پر یہی اسیا دیر کو بالش پرین سجائی یارین بیٹھے میری غوارِ پہلو میں	ہماری انگہو عین ہی تیری انتظار میں روح گولہ لنگے اور لگا غبارِ مرقد کا وہ مرگ زلیست ہی نکلے اگر بہار میں روح لقب جو روحِ تیرا ہی یہ اوسکی محبت ہے کہ تمکبہ بیشتر کہتا ہے وہ دلدار پہلو ہر ماؤں دہوم امی توانی من تیر شیت	دل اپنی قبضہ سی یا ہر ہی اقل یار میں روح لگی رہی اگر اوس طفل نے سوار میں روح دلغ دکنہ پہونچی گل مراد کے بو نہ اختیار میں تو ہے نہ اختیار میں روح میرا پہلو فراقِ یار میں ہی خانہ ماتم بیہیمی یار کا گرسا یہ دیوارِ پہلو میں
--	---	--

اوس پر نژاد کی جادوہن مقرر کھین	سیکڑوں جی سے گئی اوس سے ملا کر کھین	عیب مردم کے جسے دیکھنے کی عادت ہو
ہن اول نشان سے یونکی بہتر کھین	یہ مجھے دیکھ کر کھینوں اور تباہ ہے لہو	پسرخ ہوتی ہیں تہی صورت خجرا کھین
خوف یہ کھین چہرہ جگہ خار مرگان	کھیا بچھاؤن بیت پائے سمن برا کھین	صرف کرایا ہوں سوا دشتم کو تھکوں
دیکھنا کیا دیدہ ریزی میری تھکوں	بادشاہوں کے معایب بھی اہن چھپا دین	لنگہ تھی ہے اس خلق جو نیمور بھی ہو

ہندی ملکر کون نکلا چاکری سیکڑ

تسرخ ہو کر کھین چلو رہا ہیں

شایق تخلص بھاگیر تھ لال شاگرد جناب آشفقہ دار و ضلع علی گڑھ -

ای صبا و صدا میرزا اوچو	بدگمان مجھے کیا جیادہ کیا سمجھ	نالہ گرم بر آئے اگر جو شون پر	خاور شکر کو ایک ذرہ آدنی سمجھ
-------------------------	--------------------------------	-------------------------------	-------------------------------

شایق تخلص شام لال ساکن تہذو رجال معلوم نہیں شیخو اویو

میر مطلبی تا او رہا زام جو جانا	اگر سہ لب شیریں دیدہ کو کیا بنا	جگر اوڑل سے سو نہاں جھلکے	کیونہی ہو کیا جوا و سکو علم بے غلہ
---------------------------------	---------------------------------	---------------------------	------------------------------------

مشو تخلص نڈت موہن کشن کہنوی -

جو طلب تم نے کیا ہم نے دیا بڑ تکرار	دل کو دل اور کلے کو کلجیا سمجھا
-------------------------------------	---------------------------------

شیر تخلص منشی جوئی پیرشا دشاگرد مولوی یوسف علی وجیہ

ح و گدو کا او سکندر کھنچو	یدر ضیاء ہوتا او وہو کی عفتا
---------------------------	------------------------------

شعاعہ تخلص منشی بنواری لال شاگرد منشی یاکند بے صبر سکندر آبادی -

ہے عشق بین ابرو کے جو کا ہیدہ تن اپنا	سایہ تری تلوار کا ہوگا کفن اپنا	اوس تہ کی کریں بات ذرا منہ کو تو نوٹیں
پنچوں سے کہو صاف تو کر لیں ہن اپنا	سکر و لے ہوئے کرتی ہیں بریاں میرا نام	اندرا کا اکھاڑا ہے بہت لخرن اپنا
کیا کہتے ہیں بن کے میرے شعر کو شعاعہ	اعداکو لئے تیغ ہے گویا سخن اپنا	خیر اچھا ہو کہہ لو بھجیں گے ہم لکھیں

پڑتا ہے آدمی کو کام آخر آدمی سے

شعاعہ تخلص امر ناتہ شمشیری الاصل و کہنوزاد کہ طبع سوزون و ذہن رسا رکھتے ہیں -

جان دی شعاعہ نے حسن ہنر سے بہرہ کر	حق میں اس سیر کے پر ہنر کرنا سمجھو	تجہ نہ سیلاب ہوش طلاند کے ہم
کیا سمجھ کر جن نے ہلکوا یا خاک میں	جلوہ گلزار ابرار ایم آتا ہے نظر	ای بہار حسن قیرے رو آتشا کی میں
نغم اسیروں کو یہی کچھ ہے انداز تحم کا	باغیان ہوں لکھو رکھتے نفس کے جانی	

مشفق تخلص منشی لالتا پیرشا و خلف نیچے لال قوم کا یہ سکندر کہنوزاد محمل ہوا نیچے علوم فارسی انگریزی سے آگاہ
شاہ صاحب دستگاہ خوش فکر تیز طبیعت میں کلام انکا نہایت دلچسپ فصاحت و بلاغت سے مملو اور اشعار اکثر
استعارات و تشبیہات گو ناگون و تناسبات لفظی معنوی و جن بندش و مرصع ہوتے ہیں طبیعت ہمیشہ نوح مضمون کے

پیدا کرنے میں رجوع رہتی ہے علیٰ ہذا القیاس تاریخ گوئی میں بھی لاثانی میں کہ چار مصرعوں میں سولہ سولہ ماوسے نکالتے ہیں
فن شعر گوئی میں منشی کنور جی صاحب مدہوسن و منشی سکریال صاحب فرحت کے شاگرد رشید ہیں و نیز اکثر مقدمات شاعری و لکھت
زبان اوری کے تحقیق میں آغا علی تفس صاحب فیضیاب چنانچہ منشی موسوم بہ ہار شفق کے دیباچہ میں کہ جو نظم ترجمہ چار دیواری کا
بندہ ناچیز ویسا حقیقت ہے فیض مدہوسن تجویز فرحت ہے

یہ چند اشعار آب کی تصنیف سے ہیں یعنی متعلق سیوق الذکر۔

طائر ناک ضا کا بیٹ دانہ سچرا	ہستی باندہ تیرا بلوغت کا بیٹا	ہوئے آئینہ جو اپنے چہرہ کو شہید	دھوکہ میں تصویر اپنی لکھتی ہزار
ہندی چھوٹی طائر ناک خانا لگیا	لال جٹ یا اور ٹوٹا لکھیا	ہمیں جو ربط ہی شمع مزار سو بیدا	ہوا کہی نہ کسی ریتہ دار سے پیدا
سیر برای ہنیں ہر جو میں باندہ	ایک موجود تو ہی گندہ گوان ہیر	کہو لڑائی بندہ کرم کو پسینہ کو سب	گرڑا رنگہ جہان بانی مراد یوں
انگہ دہا کر دہو کہ کجا پایا جواب	طاقت اڑی کی ہنیں کی آہی میں	جانہ فی تسمی ہر دوان مار گیا	جان دہی الفت عکس رخس میں

سکو و تے گری سرور او گہری میں خب و صل	ہی خشر کا ہنگام قیامت کی گہری سے	پر غاش پسے غیر وجود جال کی مانند
ہے خشر کا ہنگام قیامت کی گہری ہے	رنج کعبہ ہے مہدی کا خروج او میں ہند	ہے خشر کا ہنگام قیامت کی گہری ہے
دل خوشی فدائی ختم قبر آلودہ جانان ہے	غزال اپنا اسیر بچہ شیر نستان ہے	روان ہے انکھ کی کسی میں پتلی نوکھی صوف
تن خاکی بہا جوش پر اشکو لگا طوفان ہے	ہنیں ہے رو روشن پتلی زلف کی حلقہ میں	ہو نہایت کہ رنج بند میں ہزار یان ہے
کیستہ نہ ہنیں کعبہ سی کم ہے چو جانان	اگر دوان چاہہ زمر سے تو یان چاہہ سحر	غنم کی کعبہ رنج جو پتلی ہی جوم لی زاہد
کہ یوسہ سنگ سو و کا بھی ایک فن سما کر	پاسے مردم کب رکی تیغ نگاہ یار پر	کیون ہو کامل جو ناچی ہر گہری تلوار پر
چاٹ جاتی ہے زبان نہ سود لگا و مانع	افعی ضحاک کا دہو کا بھی زلف یار پر	خطا ہنیں نکلا اوڑھو کب طوطی حسن بکشا
واسطے اوڑھنے ہیں پر مرنے کو دکار پر	چار عنصر یوں سبھا ہی ہے دل مردہ مرا	یہ طرح بوجھ ایک بعد فنا ہو چار پر
تل یہ ہر زحکا پر تو خط یہ سایہ زلف کا	دھوپ گر مزدور پر ہے چہا نون ہر چار	یوسف دل گر چاہا زرخدائین ترے

کیون زرووان کی خاطر ہر کھانگی طرح

شفق تخلص دولت رام گل فروش باشندہ دہلی سفید ریش مختص خواندہ شاگرد ذوق ہیں ہندی کی ہٹری اور
ٹیہ وغیرہ ہی کہتے ہیں جنہیں پھلنگ تخلص کرتے ہیں نصیباً رنڈی جو گانے والی مشہور تھی حضرت اوسید زلفیتہ تھے
اوسکی فرمایش سے اکثر چیزیں بنایا کرتے تھے اب عذر کے بعد یہ رنڈی مذکور نے کسی یار سے نکاح پڑھوا لیا
توان عزیز نے بھی ہٹری ٹیہ کہنا چھوڑ دیا۔

پس مرگ میر سے مزار پر جو دیا کینہ چلا یا	اوسے آہ دامن باد و سرشام سے جیبا یا	مجھے دفن کر جو جس گہری تو یہ کہتا آوا
دھو تر عاشق زارتہا خاں سکھ دیا یا	پس مردن بھی گونش ہر زبیر سے تقدیر	بگولی کی طرح ہتی ہر میری خاک چکین

شعوق تخلص تلسی رام شاگرد منشی کیول رام ہشیار

تری جہاں میں جو سحر طراوت	گل گلزار میں اتنی کہاں ہے	کہوں کہ نوکر قمر عارض کو تیر	تفاوت از تین آسمان ہے
میری سیتہ کی خورش کلیاں	فلک ہونکا میری اک بان ہے		

شعوق منشی رام زاین ساکن شہر کیول شاگرد بابو بی دہر تخلص تخلص

گردن تقدیر جو تو میر گہری راہ	پر گیا کیوں اپنی سہیلو گہر	لا اوس من سنگ کو میر گہر چکر	طفل شکل جو مجھ اٹھل داٹھل
ہتی وصل میں اتنا تنگی بات	بہو میں گی کہی رانگی بات	خلوت میں چلو تو کچھ کہیں ہم	ہی وصل وصل بات کی بات
کد رچہ لب ہنم ہن شیرین	پہلی ہی یہاں تیا کی بات	میں تی جہاں نسی بوسہ مانگا	بولی نہ کہو دکات کی بات
منج پیر کی ہم سی ہم سخن ہن	لائی وہ زیا نہ یا کی بات	کیا سمجھیں گے معنی دہن ہم	کچھ نہ بہان لگا کی بات

شکر تخلص راد ہاشن مراد آبادی

دیکھہ نوا سی چشم سیل اشک طغیانی میں ہے | گہر سنبال اپنا کہ دیو اثرہ پانی میں ہے

شکر تخلص منیر رای پیشکار رای پرور میں کشن رئیس مراد آبادی تخلص تخلص انکا دیوان فارسی و اردو ۱۲۰۰ ہجری کے ساتھ درج ہے

شکر تخلص تخلص رام سینوک قوم پرین کان کچھ سکنتہ ضلع ہونا و ملک و وہ جو اپ قصیدہ بدیرہ تعلقہ دریا پور ضلع

ایلیچور ملک برار میں بعد انجام دیتے کار ہائے سرشتہ داری و تحصیل داری و کسر اسٹی کے خانہ نشین ہیں

اونہوں نے ابتدا میں کیتی دیوناگری اور اگر والی سیکھ کر فارسی کا علم دس ہندہ برس میں تحصیل کیا پھر لکھنوی

مرٹھی اور سنکرت میں بھی استعداد ہم ہو بخانی مرٹھی اور ناگری کے علاوہ دو کتابیں اردو میں بھی اوکی تصنیف

سے ہیں ایک تاریخ کن اور دوسری سین مختلفہ جو ایک لکھنوی کتاب نوایں سو سالہ کا ترجمہ ہے علاوہ

اسکے شعر ہی فارسی اور اردو میں کہتے ہیں جتنا کچھ کچھ نمونہ دو نو زبانوں کا کلام کا اونہوں نے مجھ کو بھی تہا جس میں یہ شعر ہے

شکوئی دیکھو کیا کیا ہمارے | زانو پیر سے شعلہ جہاں سے نکلتا | فکر حبیب حنا کا ہم کفر میں | دمیدم سوہ اخلاص کو دم کرنا

شکوئے تخلص - بدہر سنگھ قوم سے لہار میں انہوں نے سخن کا مشورہ ہو ری خان سے لیا ہے

پروانہ وار جملہ گونا گونا ہو گئے ہم | پر شمع و زچو کا اپنی شرارتوں سے

شکوئے تخلص جہاں لال کا تہ سکینہ ساکن محلہ نولیتہ لکھنؤ خلف رای تو تارام صاحب فکر ساہین -

شمسی تخلص لالہ سورج ریشاد ولد جتی لال باشندہ فرح آباد شاگرد محبوب آدمی بہت ذی لیاقت معلوم

ہوتے ہیں شمس تخلص نے نام کے ہم معنی اختیار کرنا بھی اوکی طبیعتی پر وال ہے بہر حال یہ شعر اولکے

والدہ شکران قیامت کو اہم | قابل اگر کیا تو تہا ہی ہی جا | پہل ریت کے دیو بھی کیا کیا | مجھ کو کہا تہاں بت تو تہاں

شمیم تخلص منشی رام مرپ ایک ان لایق و فایق راہم مذکرہ کے دوستوں سے تھے اور انوس کہ عین جوانی میں

دنیا سے چل بسے یہ قوم سے بھٹ مار کر کاہتہ اور اجمیر کے بستے والے تھے انکی بزرگی ہجیر کی سرکار میں نو کر اور علم فارسی و سنسکرت اور حضور ریل وغیرہ میں نامور تھے مگر انکی داد و اراے دولت رام ابتداً عملداری سرکار انگریز میں بمقام اجمیر اگر ملازم ہوئے اور اخیر میں عرصہ تک نیکامی کے ساتھ صدر زمین اعلیٰ رہے اور انکا انتقال قریب ۱۸۶۷ء کے ہوا ہے انکے اولاد نہ تھی اس سبب سے انہوں نے اپنے پیٹھے پرچ لال کو تبتی کیا تھا وہ ہی چند سال بعد وفات راجہ صاحب ممدوح کے فوت ہوئے انکے فرزند رشی دیشی رام سرورپ وارث ریاست اپنی دادا کی پوتے انکی ولادت سن ۱۹۰۹ء میں دیوالی کے دن بمقام اجمیر ہوئی تھی انہوں نے فارسی اپنے مکان پر اور انگریزی سرکار کلج میں پڑھی اور پھر کچھ کچھ عرصہ کشد شہنشاہ دارہ محکمہ کشور اور محکمہ حدیث نلا فی میں ملازم رہ کر سرشتہ تعلیم ریاست جوہ پور میں سکینڈ ماسٹر ہوئے اور پھر چند روز نورمل اسکول کی ہیڈ ماسٹر ہی بھی کی لعدہ چھوڑ کر گھر چلے آئے اور پھر کچھ عرصہ بعد بواو میں جا کر اپنی حیرانہ عزت راجی میرٹھی اجمیری اور دے پور کی تعارف سے ڈونگر پور سواڑہ کی صاحب سپرنٹنڈنٹ کی میرٹھی ہو گئی اور آخر وہیں ۱۸۷۸ء میں ایک چوٹا بچہ اور کم عمر بچہ چھوڑ کر مرض موت سے جان بچتی ہوئے اس واقعہ کا افسوس تک ہی یہ مرنے سے چند سال قبل شعر و شاعری کی طرف ہی مایل ہوتی تھی اور شگام قیام جوہ پور ایک سوخت لکھا تھا وہ چھپ گیا ہے اسکی تاریخ میں مذہبی اونکی کہنے سے لکھیہ بھی تھی اور چند تاریخ نام ہی لکھے تھے از انجملہ فیض شیمی کہ جس سے نشہ اجیری لکھتے ہیں او لکھتے آیا اور وہی اب اسکا نام ہے اور چند شعر جو اسکی شکر یہ میں لکھی تھے وہ خاتمہ واسوخت پر درج ہیں بندہ نے سوائے واسوخت کے اور کوئی کلام اور لکھا نہیں دیکھا اور یہ چند تھیمہ اوسی واسوخت سے منتخب ہیں۔

چکی تپتیاں بنا اجمیر تھیں	بال برہی نہیں ہوتا اور لکھتا	اوم اجمیر میں لکھتا سرورپال	موتگانی سو پات لکھا
سرورپور میں کہتا یہ ہم سارا ہے	آتش رتھکانہ اسے ماہ دیوان چاہا ہے	بلیے گیا سانپ جو سپر کوی منتر دہا	یہ وہ ناگن ہی کہ اسکا کوی کا نام نہ پئے
رج اس موڈ لکھا وہ قہر ہی جو مار گئے	سانپ سو گئی اوسو جو زلف کو اسکی تھوگئے	سہم کر جان تری جی جو وہ دیکھی کھان	ناوک رشک سے بسل ہوا طار جان
اس سیدہ مار کا عالم میں انہریریا	موڈی ہی قہر ہی از دہی قضا ہی یلا	جسم بدور عفت نہم ہی سرخی ہی برہی	سیا خونی چو نہم ہو دیکھیں جو وہ شک ہی
اگن شہ میں تو جلا کبندہ فغان	تیر سیلہ میں فی سیلہ میں تر تر کان	آئی اوس مینی کی خود مینی ہی تیری بجا	دلین اندوہ کی نوکین سے چھپا ہی سیر
غیر وں جو چہ گو تھک چڑیا یا ای ماہ	تیر ایر و تر ایل سارا لکھتے و آلد		
عین نظارہ میں مردمی کری شوہ گری	کاہٹ کی پتلی بنی حور اگر ہو نظر سے		
یہ وہ بادام ہیں دل پتھر میں جنہر صدیا	پوست کچھو اتی میں میخرو لکھ ہر صدیا		
ناک گرا کر ہی ہو جای تو دم میں سیدا	کج ادائی تیر جلی تیری ذرا ہی بخدا		
ناک کی رشک سو دزات تو نمناک ہی	خوش جالو میں فراہی نہ تری ناگ ہی		

شوق تخلص منشی جادو راے یا شدہ بہوپال اور حال او کا معلوم نہیں۔

شوق تخلص دیا شنکر دہلوی حیدر آباد میں انتقال کیا۔

ان طبعیوں کی کچھ نہوانہ علاج	عشق کا درد لا دو ادیکھا	دیکھ کر بان مچھی نہتا ہے	خندہ گل ہی ابر کار و نا
اگر سے خالی اگر سے فغان بیکل کا	ہو اسے چاک کر بیان کس لئی گل کا		

شوق تخلص بابو مدن موہن لال بن جہد امی لال مقیم فتح گڑھ الہ آباد قدم بہ کار نواب جعفری بیگم رئیس آباد ضلع لاہور آباد
ہم کو آبادی مطیع ہو کر آئے | رات دن ہم میں پھر اگر فریب آئے | ہم کہانی تری سننے میں روز | کہ شیریں زبان لیلی کو سوا فکری
شوق تخلص لال مدن لال قوم کا تہہ سکینہ ساکن سکیٹ ضلع اریہ ملازم محکمہ کیسٹ ہا کر گلاب شہہ شاق کی بڑی دوست
ہیں طبعیت اچھی رکھتی ہیں لکھنؤ والوں کی شاعر کو زیادہ پسند کرتی ہیں اور شجری اور بہن کی طرز پر کہتے ہیں مگر صرف ایک ہی
شعر اور نکات شاق صاحب لی یہی تھا۔

پہر بہار آئی مجھے سو دیکھا پر جوش خون	بہاری بہاری بڑیاں طیار ہی حد در کہہ
---------------------------------------	-------------------------------------

شوق تخلص بہو کی لال نام اور حال معلوم نہیں۔

کہیں قہر انقلابت بیان شکن میرا	کھلے میں ہو گیا زار ہر تار کفن میرا	کہیں وہ شوق ہی آجانی کر کوئین شیک
مبارک جیب مجھی شوق ہو لایہ میں		

شوق تخلص روشن لال جو علم موسیقی اور ستار نوازی میں بھی اوستا ہیں۔

گردش چشم دکھاتا نکل اندام کہیں	ورنہ ٹوٹے گی صراحی کہیں بجائے	عقدا دل نہ کہلا ناخن تدبیر کی ساتھ
آخر خوش کام پڑا پیچہ تقدیر کی ساتھ		

شوق تخلص راسی دولت راسی ولد راسی شیو سنگھ یا شدہ لکھنؤ محلہ اشرف آباد شاگرد منشی منٹو لال راز

یاد دہانیں ہر جانب خطر کہیں	کیا کہوں تبد ہو میں ات دم نہیں	شوق دیدار از بسکہ میں مشط کہیں	ہیں کہیں لہر طرف او کہیں ہاں لہر نہیں
تہا ریں پیش نظر اور ہر نہر نہر کا خیال	ہم رانی ہو خوشی سکون کہیں	ہندیں جلوں کے طالب بیدار کو آہ	خواب یا خیر و لکجانی بیدار کو آہ

دیکھ لی شوق ذرا گلشن عالم کی بہار	بند ہو جائیں گی ایک دم مقرر کہیں
-----------------------------------	----------------------------------

شوق تخلص اتندی پرشا دولدرای شکر سہاں ساکن کچھوڑ ضلع لاہور مقیم دہلی شاگرد مرزا قیام علی بیگ
سالک انگریزی و فارسی اور کچھ سنسکرت بھی دیکھی ہے اور قوم کی کہتری ہیں۔

ہو غیر کو جو آفت صد خانان ہو تم	بان تو سدا سے یکس میے خانان ہیں ہم
---------------------------------	------------------------------------

شوق تخلص لالہ جیون رام ولد تن سکھری ساکن ٹوٹن خوشابن جی پور قوم کا تہہ

ہر بت کو بہن حد کی دعویٰ جہا نہیں	سجد میں بان جہکای کوئی نہ کہان کہان
-----------------------------------	-------------------------------------

سیدہ تو کیا کہ بین جگر دول ہی چکا چکا	کاری ہوا ہی یار کا خنجر کہاں کہاں	
مشیدہ تخلص منشی گویا لکھن سہا پرتوری شاگرد مرزا کلید حسین تاد فرخ آبادی۔		
نظارہ سستی نہ کر چہ تم کو اپنے	کم ہونے ہی پر نہیری بیمار کی تھا	جستجو سہا بنیں کیا نہ ملا
دیگر بھی دریا دلی تری ساقی	ہم کو قطرہ شراب کا نہ ملا	ہی دہلی تو بات سوا اثبات
	تین کا نیکی سوا آیا نہ کوی اور کتا دلا	اپنی پو بارہ پڑے تو غیر شہر ہو گیا
مشیدہ تخلص منشی کن گویا ل۔		
یہ شب تارا اور بلا کا سامنا اندر ہے	یار تم چوڑا کرو گیسو نہ رجسرات کو	وصل بین اوس بیت کی بون گنتی ہی فصل بہار
ذکو تہاد ورہ چین کا دور سانحرات کو	کو تہ گیسو بین گہیری نہ کنو کدول مرا	طفل نادان یار ڈر جاتا ہی اکثرات کو
	ہجر جانان بین ہوی جاو کھن کی چاندنی	ماہ تانیاں بن گیا مرقد کا پتہ رات کو
صاوق تخلص ہندت اسنے پر شاو ستوطن بریلی۔		
یکون نہ رسات بین ہوسنہ دو پٹہ کی پہاں	شک بہتر ہنیں دنیا میں کوئی دہانی سی	
صاوق تخلص دوار کا پر شاو خلف لالہ کنور بہادر وکیل عدالت فرخ آباد۔		
	جہنم کو کب کہلی ہے کیوں پیر	آسمان کسی راہ کتاب ہے
صیا تخلص کا بنجی مل ایک موزون جوان ہے جو فیروز آباد میں پیدا ہوی اور لکھنؤ میں پرورش پائی علم شعر کو مصحفی سے درست کیا اور مختصر دیوان جمع کر کے غفوان شباب میں مر گئے۔		
ایسی تسکین ہوی ہی ایک افیاداریے	لگا دل مضطرب ہونی کہ پھر دو جگہ لڑا	افس وہ آرام عدم میں ہی سپا یا
چیکے لے دنیا سے سفر ہننے کیا تھا	چلے وامن اوٹھا کہ کہو شوخ خفاں	کہ یہ مدفن نظر آتا ہی رنگین خون پہل سے
ایسے پاؤں کی صدا مچکوتا کہ مر گئے	کل چو آئے تے وہ سنے کوہ احوال دل	بچے آتے تھے پھر رحم اوس قاتل کی کوچہ میں
لے جاتا ہی نامہ راج تو اسی نامہ رکشا	صیا ہننے تو سر گز نہ بھنہ دیکھا جذب فتنہ	غلط یہ بات کہتی ہیں کہ لکوراہ ہو لے
صیا تخلص مرزا راہ شکر ناہتہ بہادر خلف مرزا اجدرام ناہتہ بہادر پیشکار سر شہزادہ نظارت شاہ دہلی شاگرد سعاد		
یارخان رنگین ایک مرزا منشی امیر تھے اور انکے یہاں محفل مشاعرہ کی بھی منعقد ہوا کرتی تھی۔		
کیا پوچھتے ہو جو رستم مجھ پر کار	دیکھو نہ حال میری دل بھرا کار	دل جبے کی نگہ مست کا غم بھرا
	ہو نین صدق تری یہا نیلے	روڈ ڈھیل دہن نہ آ نیلے
صیر تخلص ایجو دہیا پر شاو قوم کا یہ خلف خیرانی لال باشندہ سکندر شاگرد حافظ ضیغم سر شہزادہ کسر پٹ		
کلکتہ سے متعلق بین شعر بہت جلد کہتے ہیں اور صاحب دیوان ہیں۔		

ماتا ہے مار سر کہا تا ہی سنبیل جیاب پس کے مین سر نہ بنوں جو تخی خطوبو دل مرا فانوس شمع عارض جانا نہ	مشک چین فی چین مانی ہو دیہ گیت گر ہار گیت پر اسن یوسف نہ لے طائر فکر و تصور صورت پروانہ ہے	گرد و درت کہین دل سی تیری دور ہو کب نہال آرزوی پر کنعان سبر ہو کسا آؤ کی چہا تی پر بیتہ بند ز تار ی
و یا چاند کی ڈیا پر کھی تصویر سونی کی		

صیر تخلص ستارام شاگرد شیخ امیر الدین تیم دیوان سرکار نواب مرزا محمد تقی خان بہادر افتر تخلص مولد و ممکن
لکھنؤ شاعر چاہتے ہیں۔

دست رنگین سو جو سلجھاتی ہیں گیترو مین فی سلجھاتی بہت یار کتبہ گیترو بوسہ آئینہ رخسار کی لیتی تھی بدام خندیدہ گر کا کل بیچان ہی تو بہت گیترو	خون عشاق کا کرتے مین سر سر گیترو کی ترخی لف کی تقلید بہت سنبیل نے واہ رکھتی ہیں عجب بخت کھنڈ گیترو کیون بناؤن مین تری بلڑی ہو بالو گیترو	کم نہ او بچن ہو ی او کی زاو سی نیندی پر بنائی نہ بنے بال برابر گیترو ایک ل کی لے دو تو فی کمر ماتہ ہی ہے ن مزاج دل نازک نہ مقدر گیترو
--	---	--

صیر تخلص لنگا پر شادین دیوی سنگھ برہمن دہلوی شاگرد یوسف علی خان غریز اصل ہشتیہ پنجپور ضلع کراچال کی مین

وصل جہان اگر ہی ناممکن | حسرت دید تو نکل جائے

صفا تخلص شاعر نامور اسی مولال قوم کا تیتہ سکینہ ولد راسی پور پنجند برادر حوزہ راسی صاحب ام داروغہ اہلاک
شاہ اودہ واقع دہلی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان اور عہدہ اخبار نویس کا اذکی پیام تہا نشتی مینڈو لال زار کے
شاگرد اور نواب صفت الدولہ بہادر کے نایب راجہ جہا و لال کی داماد تھی عربی اور فارسی مین عالم فاضل اور ادوقا کیر
صاحب دیوان اور استادان قدیم سے مرزا سودا میر درد اور میر تقی کے ہم عصر تھے۔

چرخ کو کب یہ سلیقہ ہی تم گاری مین کیا چلے آگی تری کبک لیکائے کیا لب نہ رنگین کی مقابل ہونے کر یار کبھی لے تہر آن جبر فی جبری کا مٹنے کیا جب دنا دیکھا ہوں مین سینہ مین جاکو وہ چشم و زلف آفت جان ہیں بکا دل ہم تنگ ہیں بہت طیش لگی ہاتھ سے دل ہے برای الفت و الفت بر دل میری مٹنے مین تو او کی نام و بانی پیر آتا	کوی مشوق ہی اس پوہ زنگار مین شکوہ تل مین تری لعل لب خال سیاہ لعل و باقوت عقیق جگری کا مٹنے کیا خو تصویرت جویت حور کو چھا صفا بے اختیار مٹنے سی نکلتا ہی ہا ی دل صورت تہیاری دیکھتی ہیں دین ہم ملہ وہ تہا کھی دلہ تو آرام پاسے دل دیکھا صفا نہ سحر مین اوس سے سو آنغم مزہ ایسا ہو کیا اوس پوہ چاہہ نہ خلائین	سانتی تیری جو ہو حور و پری کا مٹنے کیا انکی ہم ذالیقہ ہو تل شکر لیکائے کیا ناب تعلقت ہی جو ہو حال ہی سیر غافل نونی دیکھا ہن مین اوس شک پر لیکائے کیا کیونکر نہ اوس سے جان ڈر کے دل کو خوف ہو حاصل ہی مثل آئینہ ہکو صفا دل کیونکر نہ ہم تو کئی تین چاہین نا صحا کوی نہیں اینس دل و آشنائے دل میری رو سی دل اوس کا کو چھ بل قیاس
---	---	--

میری حق میں میرا رونا تو یہ بارانِ حشر کیا ہنسی آتی ہی مجھ کو حضرت انسان پر فعل بد تو الہی ہوں لعنت کر تری عیادت پر

صغیر تخلص بندت بشبیر ناتھ دہلوی بن جو الانا ناتھ مولد لدیانہ مسکن دہلی۔

مجھ اثر تو بقرار کیا مقرر ہو گیا خواہ میں وہ بیجا بادبیر گھر ہو گیا لرتو قہم جلیج کو جو جانا ناگھو لوگ کہتی ہیں تیرا بوزن ہو گیا

صغیر تخلص زبدہ فقرا کی حقیقت شناس سادہ بولنی واسل ہے وقت کی بہت کامل شخص تھی مزار قادری بخش صابر اپنے تذکرہ گلستان سخن میں لکھتے ہیں کہ مرد آزاد مزاج لاو بالی و فتح بلی واسل محبت ارباب نیاسے تفور اور ملازمت فقرا کی صافی تہا سے سرور تہا طلب ہندی میں ماہر اور میربات بیدک کی وسیلہ سے اکثر امراض فرمتہ کی ازالہ پرقادر تہا خصوصاً فلزات کی کشتوکی استعمال میں مہارت تمام اور عللِ جزام و وجع مفاصل وغیرہ کی تیسرین قدرت مالا کلام کہتا تھا زبان فارسی سے بقدر ضرورت آگاہ اور کتب ہنود علی الخصوص فن موسیقی کی پوچھوں سی انیشا ستار سچا تین ہوش سر سے اور جان تن سے نکال لیتا تھا میں نے اوس کی نعمت و نواز کو اپنے کانوں سے سنا ہے اور اس کیفیت سی خط و نحو اوٹھایا ہے گاہ گاہ یہ نسخہ کیرف ہی التفات کرتا تھا چنانچہ یہ شعر اوٹھا ہے۔

بہولی دہولی تری صورت پڑھی ہو گئی تو تو عیاروں کا عیار شکر نکلا

ضبط تخلص کنیا لال خلف موہن لال متوطن مراد آباد قوم کا تیرہ بیٹ ناگزستہ اضلاع متعلقہ ممالک محروسہ سرکار انگریزی میں عہدہ ہای جلیلہ پر مامور ہے بالآخر شیشہ داری کلکتری فرح آباد سی پنیکٹامی تمام علیحدہ ہو کر اب خانہ نشین ہیں اور پچھترویہ ماہر داری پیش پست ہیں ادکے والد منشی موہن لال تھیں ۲۳ برس تک ملازم سرکار انگریزی رہ کر شیشہ داری فوج داری ضلع بدایوں سے بوجہ حقوق چند و چند کے مستعفی ہوئی اور ۲۴ برس خانہ نشین رہ کر ہرگز اپنے عالم بقا ہوئے اور خانہ نشینی کے عہد میں سب طرہ پنیکٹام اور حکام وقت کے نزدیک با احترام ہے یہ کلام حضرت ضبط کا انکی بہانی ربط ہے جتنا مخمومی منشی اندر من صاحب دیوہ تذکرہ میر دیم ہو سیکلے پہنچا تھا اشعار اوٹھکے شک مزہ دار ہوئے ہیں۔

وہ کوٹھی پر چڑھے جو چشم بدو و رہیں ایسے ہی تو اب کی جو و جھلا پند غزوں سے اریتا طوٹو نکو ہوا پند لیلے کا کوچہ چوڑی مھر کیا پند انکی ترقیوں سی یہ حال کہل گیا کرے نہیں ہیں و سکی مگر اقراب پند ہوں مرد کام مقبہ دنیا کی زری کیا

او تارا چاند کو سب کی نظر سے اوٹل شک حور کا جے کوچہ ہوا پند کر لینگے ہم بھی اور کوی دلیرا پند خلوت سی یہ عنص ہی نہو غیر بار پنا اند کو غور بتوں کا ہوا پند کیا مال و زر ہی جان ہی ویدیں ہم نامر وہ وہ آئے جسے یہ طلا پند

کہتے ہو کر نہ نغمے کے ناز و ادا پسند باز ارم کی او سکون آئے فضا پسند اسی قیل و قضا و محبت تو یہ نہ تھا کیونکر شربِصال ہو د لگو حیا پسند آنے سے میرے خوش ہی نہی اپنی دنا آشت پسند نہو آشتا پسند شادی سکام ہی نہ سرور کا عیش سے

نعم سیر دل فی غنی کیا میر دل بند			
مختصرین ہنر لال صال کا	مجلوہ آریگا کبھی لقا پسند	ہی تہیلا دھڑا کوئی متعلق راج	نظم ان بولن کے کیا و کیا پسند
جمعی عالم میں کیا نہیں دیکھا	ہاں حسین با وفا نہیں دیکھا	جستہ منہ آیکا نہیں دیکھا	اوستی نو خد نہیں دیکھا
مرض عشق سی زمانہ میں	کوی جیتیا بچا نہیں دیکھا	درد فرقت کی میری دلکی سو	گہر کوی دوسر نہیں دیکھا
کچھ نہیں دیکھا اگر صبا تو نے	کو چہ و لرا نہیں دیکھا	سو چنت کو تو خدا جانتے	آدمی آپ سا نہیں دیکھا
ایک ہو طرز و لرا بی میں	دوسرا آپا نہیں دیکھا	ریخ ابروی یار کا سا کاٹ	کسی تلوار کا نہیں دیکھا
اکھون تیغ گہنہ سی قل ہو	پر کہیں خون بہا نہیں دیکھا	او خط پہنچ وان دل ناوان	فاصلہ تک پہ نہیں دیکھا
جنس ل کا جہا نہیں گاہک	ایک نظر کی سوا نہیں دیکھا	نہ ملا کوی قدر دان افوس	دل گوس لگا نہیں دیکھا
یون تو معنوق سب تکرین	مست پر یوفا نہیں دیکھا	بحرستی میں آج تک سی ضبط	کوی ہی آشنا نہیں دیکھا
نوازش صلا نہیں جیتے تھے	الفت سجد نہیں جیتے تھے	اب طبع کی لگی ہوئی اور کبھی	تیری نہیں جیتے تھے
تنگ آہن ستم جو سہم ہی	تا خوش ہو کر ہی ضمیر پر چھوڑ دے	لے دے غم غیر و غم نہیں قیہ ضبط	کدینا لگا لگی دوسری ہم ہی
صنعت تخلص نشی ہم میں پیشکار ای پروین کشن رئیس مراد آباد لکنا ایک ریختی غلطی لوان فارغ ہوئے لکنا ہم میں بہتے			
ضمیر تخلص گنگا داس شاگرد شاہ نصیر آب مال ای نقی اور شاہین تخلص دسی علم کی رعایت سے راکت سو			
میرزا با توں کی کہیں جیل	چشم خواب بود و سکی فتنہ دیدے	جسکو کیا کا پتا دہ خرا خرا	بر کلو علی برین تو پیاں دیکھا
روکش پر بہاری کیا چیم دارے		خندہ زن گلہ نہی رحمہ اللہ افکارے	
ضمیر تخلص رے بلونت سنگھ ریش میر بہت شاگرد حافظ محمد ادا حسین غلو تخلص۔			
ہنیں آرام چن تیلی میں	یہی لغت ہی اک میری گہرا	کیونچ سو گنتی بزرگ صبا	کیا ہو حال جان مضطرب
بای جتوین غار وشت صہنیر	کاکم کی بن نوک نشتر کا	ہو گاہا ضبط کیلو کہاں نصیب	جلتے بن مثل قمع و پانچو لہا نہیں
طالب تخلص ایچی رام باشندہ جلال آباد ضلع امرت سرور لد سوچی رام برہن سارست۔			
مجلوہ ظلم بارہ انعام لے کیا	ہو کچھ کہہ نہت چننگا کیلیا	آباد چمپول ضیا دام عین	نار نہ فریغ گرفتار لے کیا
ذرا دھر کوی شریف لک نہیں	راہی خانہ ویران وکی کہ نہیں	سیکنا ہو نوک و نل کرتا ہے	روز مختصر کا جھکو دہی نہیں
ہم تو مرے ہیں ایک مدت سے		دواہ جے ملکو کچھ نہتے نہیں۔	
طالب تخلص نڈت کشن لال کشمیری باشندہ دہلی اکوٹھٹ محلہ چنچن بی شا گو مولی محمد عین ادولک مرزا طہیر۔			
مختل سو گرد و کو اوٹھایا نہیں	تو ہم سی گہر نہت سکا جایا نہیں	جانی ورن سچا گیا جانے سے جا	پڑی کوی یار سو جایا جایا
خود فروغ ہوئی دہ و شہر و مہال	جائے جوک یہ صکارا نہیں	دل لگی ہو سطر دی میں مینا محل	کوئی و خال و زانو لکنا نہیں

ادب الیاحال

نہایت کوشش و محنت سے لکھا گیا ہے۔

۴ صہر تخلص تیڈت زائید اس و کہل تیری مخاطب بظاہر ای ہند سکندہ ملی صاحب لوان غامی بن بہا یک شہر و شہر۔

گہنی گوبیندین اگرچہ حجام	برجی صحت دینا سوانکا حجام	جوسیدہ ہینن کرنی خد کوٹا	یان سہ کو جیکا دیوہین یا سحر تمام
طامہ تخلص لال ہندو لال حیدر آباد کی محرم ہندو سن بن اور حاقط سنل الدین فیض کی شاگردیہ شہر اولکا منشی درگا پڑشاہ اور کے تذکرہ نادر الاذکار سے درج ہوا۔			
امت پوچھہ کچھ سالیہ بنی بھگت	محرم لوہون پوچھو لہر غن		
طامہ تخلص بالو پوجا بابی خلف غنی چمکن لال مرحوم زمیندار ضلع تربت متوطن موضع کٹھون پرگنہ پرن ضلع مد کوردیوان سرکار راجہ درگا پڑشاہ صاحب تخلص پڑشاہ وارث جامداو مہاراجہ رام لالین بہادر موزون تخلص صوبہ دار غظیم آباد پٹنہ			
آج کیا کہ پڑشاہی چہرہ سجاد	کیون سر سرفراز آئی میں بگرگرو	بال کہولی نہ پام تمام آہرگز	اہین نیجائین اوٹ جانیکو گہیو
طامہ تخلص رام پڑشاہ قوم کہتری باشندہ دہلی مقیم حال گوالیار۔			
بارت ہی بہلا کہ اہین سحر	کے سر رہن جانی بلی	رکھ بی قد و بوجہ انور حید	ماہ نو بہا نام بروی بتان بلی
طرب تخلص گرداری لال انجانی باشندہ امر وہہ شاگرد قایم صاحب سرا سجن فی انکا تخلص طرز غلط لکھا ہے			
نسلہ پاشانہ کو ہا ہین پوچھو	پنٹ کوچ پڑا ہی معاملہ دل کا	آہ اوٹنم فی احوال تو چہا بگرو	اوپکارو ٹھیکہ چکائیٹھہ نام دل و کجا
طرب تخلص منشی گوپال سہای بن پنڈت برج لال باشندہ مین پوری مقیم فتح گڑھ۔			
سوئی نقید کہ زجکایا حضور	آئی نہ ایکات میری نو لکھا پو		
طرب تخلص موتی لال قوم کہتری شاگرد شاہ نصیر جواپی اوستا و کی طرز بیانی مین اہتمام بلکہ قدرت تمام کہتری تھی			
ہینن گوندہ ہی چوئی دست مشاطہ جانا کی	یہ مشکین باندہ لی بدین منی درویش اربا کی		
طرب تخلص ہومی لال راہ حق راہ کنول مین قوم کا تہ سکے شاہ جہان آباد شاگرد شاہ نصیر سجن سجن مین قدیم مین ہتی مکان شاہ نصیر مین بلا کسی قوی ضرورت کی کہی لیا اتفاق ہوا کہ شب شاعر کو تنخوران شیرین کلام کی ساتھ ہم ترانہ ہنوی ہون یہ اشعار اولی دیوان ہی منتخب ہو کر جو تذکرہ گلستان سجن مین درج ہوئی تھی یہاں نقل کئے گئے۔			
میں کیا تہناری کوہ مین کھڑا	جو بیکل نقش پائیا سوسمکراوٹا	جو لاکھونی پیر تو ہنیش بلند	کنے دیکھا کہ اشک لکھونی پیر گز
کیا کہ قتل تو ہرگز آئی چیت	ہر روز کا تو جو رستم اوٹھہ ہین	رہو میناومی و سانی و مطر طرب	کیا مزا تہا جو میر پاش و لیر ہونا
تیری مجھ کو کلی مین نالہ آہن گداز	انکر لگا تو پانی طوق گردن ہو گیا		
طرب تخلص جہتو لال شاگرد رشیدنا سحر اور مرثیہ گوی مین تلمیذ بیان دلیکہ باشندہ لکھنؤ عایت شہر سے محتاج بیان نہیں طرز تخلص لکچ بہاری لال عرف راجہ خلف ای راہدین شاگرد رشید لالہ بینی دہر بہت مولد و مسکن لکھنؤ۔			
بل کرین بل وول تیرہ کو گرو	موتو مین گوندہ ہی اوکی بگرگرو	شو مین عید کی اندر کھنواوٹا	آئینہ لیکلی بنا باکشی شب گرو
نفس طرح کماؤ کی ہی بل کر گج	بڑی آجانی مین جیت کی بگرگرو	وہتی طرز جو ہوا کی چکالو بڑ	آگ ہی وہ دہونی مین بگرگرو

طوبی تخلص اچہ تہال شہدہ الی کیو تہلہ علاقہ پنجاب شاہ کو غلام محی الدین خان غلامی -

میں صدق اس نزاکت کی کمر لچکا لکھا جاے | چہری باندھی تو باندھی تھی کیونتی تہا گراں پندہ

ظالم تخلص غلام شہدہ بین اوایل میں سکھ نمود کی سرکار میں مقصدی تھی جب کم مخدوم صاحبہ فی وفات پانی اور پرگنہ
اوسکا سرکار میں ضبط ہوا تو آپ خاندانی اختیار کر لیا اور اس پر کیا لسی بہا تک تنگ کی کہ گدا کی کی نوبت پہنچی مگر پھر
تعلیم اطفال کو وجہ معاش بنایا کہ اوقات بسر کی یہ دو شعر اونسے ہیں -

ام رہی کلچین بہتہ گریہ پادشہ | مصلی کا دانہ سوزاں ہے وہاں | دن نور و پٹ گری لیکن | بحر کی تہ پہاڑ آتی ہے

ظاہر تخلص ام پر شاہ قوم کہہ ہی شاہ گرو مرزا رحم الدین ایجاد یا شہدہ دہلے -

میں خاک ہوں ہوشیار ہو کر | یہ لوگ کہتی ہیں یمن کی جلیاں | وہ سننم سی جیل ہو کہ وہ جیل ہو | کراچی بانی آباد نو فرسار آیا
بہار آتی ہی ظالم خدا خدا کرے | مشائش بلبل کی آشیانہ | تعافلوں وہ دکانی نشانی شہان | ڈسب ہی اور نکال دلا دل چاہی
بجے دل و بہت پردہ گری کیا ظاہر | کہ ساوگی وہ عیاں زمانہ کا | ظاہر ایک بار ہی جاتی تو یوں کہے | آنا بھی پسند نہیں بار بار کا
ہمارے کپڑے کوئی چاہیہم | سو اگر کسی خبر نہیں کہتے | دنیا تیری ڈسبوں غاروں میں | میں وچیں یوی گہری ہونچاں

ظاہر سچے وہاں سے نہ رو کون تو کیا کرنا | نادان بہت غریبی تیری تو جیاں مجھے

ظریف تخلص لہ بیتی پر شاہ و انجہانی دلدار روشن لال برادر حوزہ چینی لال حریف باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاہ مصطفیٰ

تری عشق میں ہی بہت ماہ لفا گئی مفت میں ساری شقت ل | رہا مورد رنج و الم ہی سدا ہوتی شاہ کی طبیعت دل
ہی طرف کو تہہ سی چشمہ قاقوی اوپری اوسکا ہی تیری سوا | میری جان جو فونٹے فونٹے پہلا کہی جا کی وہ کس سے صبر ل

ظہور تخلص لال شیو سنگھ دہلوی شاہ گرو انعام اللہ خان یقین -

ہیا اس نے بہا کیا بہلا ہو | سر قاتل چھیکا خون بہا ہو | چشم گریان حسن سی معور ہے | اچاندنی پر سات کی شہور ہے

ظہیر تخلص لالہ بیاری لال قوم کا تہ باشندہ دہلی شاہ گرو شہداد اللہ خان غالب حکہنی عین بہت مہارت کہتی ہے
میں نے ہی اونکو اچیر میں دیکھا ایک مخدوم سی آدمی تھی اوپر ہتھ فکرن میں ڈولی رہتی تھی مگر افسوس کہ عین
نیاب ہی میں اونکا انتقال ہو گیا یہ نخل اونکی جو شہور ہی یہاں درج کیجاتی ہے -

ماہ کی گرد یہ ہالم ہی کہ سکی تھی | دیکھنا کوئی حیرت فتن کی تھی | ویرین جا کی جلا یا جیت کا کھڑا | باا ہی مبادل تہا اگر کی تھی
رات دن ایک ساتھ تہا ہی جلا لکھ | آفتون ہی یا آہٹہ پر کی تھی | کس من مجاہدہ قاتل نو جلا یا کھڑا | نہو کچھ تو میری عین کی تھی
پڑکی کہتی تھی سو جگر میں کھٹ | اوسکا پیکر ہی کیم لکھی تھی | انساکت سپاہ سنی پر ہی ہو | تہا دیکھتی تھی ملو کا سر کی تھی
شرح جی آتش و زخمی دہا گیا ہو | خیر ایک میں ہی تھی رستہ کی تھی | آج باد شہر صل جلا لکھن دل کو | کل ہی اوچر بی مرغان سحر کی تھی

شب قہر اندر لکھیا پڑ گیا | کام بچہ موم کی آئی ناکر کی تھی | قطعہ

رات گہرا سو کوئی کہیں نہ ہو خیر تارا کو اس کو ہلا دو تو نہیں	نار بائی گہرا بل نظر کی بتی خط عاشقی جو کئی نئی ملکتی	چاشا تھا کہ وہ شمع جلا رہا شمع کی بجائے نور نہیں جلا رہا	آپنی لب ہر کوہ میں کی بتی میری روشن ہی ایک شمع گری
---	--	---	---

عالمی تخلص غشی دیسی دیال وکیل کا یہ سکینہ کہری رئیس قنوج اپنا می لاری حاذان کی تیم و چراغ میں اس کے بزرگ اکبر بادشاہ کی عہد سے بڑے بڑے درجے اور عہدہ پاتے رہے ہیں اور اسی عہد سے شمل آباد ضلع قنوج آباد میں سکونت ہوئی راسی بہاگل اسم باسمنی یعنی بڑے صاحب قبیل ہوئی اور انہوں نے اپنی عمدہ خدمتوں کے صلہ میں شاہجہان بادشاہ کے حضور سے راجگی کا خطاب و علاقہ جاگیر حاصل کیا ۴۱۰۰۰ سہجری سے قنوج و وطن ہوا وہاں اس خاندان کی ایک شاخ نے لکھنؤ میں نقل مکان کیا اور شاخ اول قنوج میں رہی اور میں اس کے ہر سہ رام اسم باسمنی یعنی بہت مشہور شخص ہوئے اور کوہا اور شاہ بدلی نے خدمت مراتب نویسی اور منصب بقصدی ذات عطا فرمایا تھا بعد وفات ان کی اس کے صاحبزادے راسی تہال راسی نواب صفدر جنگ صفدر علیخان بہادر کی ہمراہ اوہ میں آئے اور کل سواروں کے درجے تقیم کا عہدہ اور کوہا جو دو تین پشت تک برابر بجال رہا اولی پوتوں میں سے ایک تھیں اسے تہ جنوں اپنی جن لیاقت اور کارگزاری سے نواب سعاد علیخان بہادر کی فراہمیں سوچا اور دخل تمام حاصل کر کے بجٹی کل کا عہدہ پایا اور موضع سہو راضیہ اور نام اور قنوج میں دو لاکھ روپیہ سی زیادہ صرف کر کے باغ سرک اور بندر اپنے پادگا چھوڑے ان کی صاحبزادے راسی پتر چند تھے وہ اپنی باپ سے بڑے لالچ ہوئی اور لکھنؤ کو بادشاہ محمد علی شاہ نے ان کی خیر خواہی سے خوش ہو کر قیام الدولہ بہادر بجٹی الماکن اجہ پتر چند فتح جنگ خطاب بخشی گری کے علاوہ جرنیلی کا عہدہ اور امور سلطنت میں بہت سادخل اور اختیار اور کوہا اور بارہا بہاری بہاری خلعت اور سرد پاد عطا فرمایا یہ صاحب بہت مخیر اور فیاض تھے اور برابر پوری میں اپنے وقت کی حاتم چانچہ بہت سے کوا تہ صاحب نے کئی بدولت سرکار میں نوکر ہوئی اور علاوہ اہل قوم کے دوسری قوموں کی لالچ انشخاص بھی ان کی دیگر اور مربی گری سے محروم رہے اور انہوں نے لکھنؤ سے پانچ کوس اور تالاب پختہ اور بہاری گنج اور باغ اور سرک اور سند بہامری جی ہادیو جی کے تہ سہجری میں بمقام گنگا گنج پر گئے قنوج متصل گنگا جی سند بہادیو جی اور دیو جی اور باغ پختہ وغیرہ بصرف تین لاکھ تیس ہزار تیار کر اسے جو ایک موجود تالاب بخشی کے نام سے مشہور ہے اور لکھا تھا سن ۱۹۰۰ میں بمقام کاشی جی ہوا جہاں وہ قہر اصر وقت میں تشریف لگے تھے یہ حضرت شاعر تھے اور دایم تخلص کر تے تھے صاحب پو ان گندے لکھا کلام سکونہ میں ملا درندہ کر عیار شعرا می ہنود میں درج کیا جاتا عابد کو پوتے ہیں اور انہوں نے وقت مقتضا دیکھ کر مشہور کالت اختیار کر لیا ہے شعر بھی کہتے ہیں چانچہ میں تہنیو رت مایا تم پارہی مایا تم ہنم مایا تم ہوس مہا تم سووار مایا تم روہر اکش نا مایا تم کاشی مایا تم شہرہ درسی اور شہرہ لکھی یہ توار دو لکھ پو تہیان اذکی دیکھی ہیں جسے لکھا عقیدہ شیو مت میں ہوتا بخوبی ثابت ہے اور لطف یہ ہے

کہر پوتھی کی جدا جدا بحر ہے اور کلام ہی شستہ اور صاف ہے یہ چند شعرا و نثر انتخاب کئی گئے۔

کاش کاشی کی کش ہو دین	ببین تو لیں سب کج عز	مقطع اس تو تریدی
ہی عابد بندہ عاصی مالک علی	اہل کو قابل لبتا لکھ لطف کرنی	نہ لسانی ہو طاقی اس کی ہرگز نہ کرنی
	یہ سچ انساں ہے ہر دم بادل صفا	
میں سزناکت میں سزناکت میں سزناکت میں سزناکت		

اور کلی لقیفات عابد کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۔ عابا الکریب رسالہ اضافت منظوم فارسی میں دو مثنوی زیبافانہ نظم اردو میں سوم مثنوی فریاد قلطم اردو میں چہارم شیو پران بہا کہا نظم محریکا پنجم شیو رت مانا نم بہا کا۔ ششم پوتھی جم دو تیا بہا کا اور دو نظم تین قسم کی۔ ہفتم ترجمہ یوستہا کا شیو ہی در باب تحقیقات برن قوم کا تہ۔ ہفتم کتہا سنت نارین بہا کا۔ ہفتم نیلوریت مانا نم بہا کہا۔ دہم کتہا انت رت مانا نم بہا کہا نظم۔ یازدہم کتہا ستر کا نظم بہا کہا۔ دوازدہم دیوان عابد۔ اور پوتھیان ترجمہ اردو جو اور لکھی گئیں کل ۲۱۔

عاجزہ تخلص مجھی زاین برادر منشی دیسی دیال عابد اہنوں نے اپنی بہانی کی ہر پوتھی پر تاریخ لکھی ہے اور انجل ایک یہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلام آپ کا بہت شستہ اور صاف ہے۔

واہ عابد ایک طبع روان	واہ عابد آپ کی نوک قلم	اس قصاحت پر میں شہید پاک	اس بلاغت پر میں زبان صبر
مثنوی ہے لکھی ایک وزیرین	سج اگر چو کیا بنگ ستم	مخزن معنی کہوں باحرفین	وصف میں اس کی جو لکھو ستم
بہر گلشت نگاہ ناظرین	ریشک خنت ہو خنت کئی قسم	حبیب عاجز کی دلکو خیال	اسکی سالنم اب کبھی قسم
	یون کہا ہالت فی از روالم	مثنوی ہی یہ کج بلع ارم	

عاجزہ تخلص رای پور چند کایتہ سکینہ مالک مطیع تنہا لکھنؤ محلیہ پوسہ مصنف رامین اردو۔

ہی کر بیشک تری پر ابتدا سی اجک	جسم مردم فی مذبحی روح انسانک طرح
عاجزہ تخلص اسی پور چند خلف رای چہن لال خیر آبادی اہنوں نے اکثر پوتھیان نظم کیوں کلام نکا یا کیر اور	
دل کو پوسہ لب تر کا ہنیں بلتا بخیر	آب حیوان ہے محروم سکندر اپنا

عاجزہ تخلص لال موہن رام انجانی باشندہ دہلی۔

اگر یا جو جیسے وہ گلو بیاتل	ایسے ہوا سی کیا تو تازہ دنا	عاجزہ تخلص احتیاج زمین شکر	اگر ہی ہمارا خون جگر ہوا نہول
عاجزہ تخلص ذرا و سنگا قوم کہتری اند رام مخلص پوتھین سے شاگر و شغ نصیر الدین غوث کی پتی اور اپنی نام کے			
برعکس تخلص اختیار کرنا اور کی شکر مزاجی بردال ہے۔			

شبت کی منیت کو بھرا میں شبت	اگر سح گری روز قیامت	عاشق کو توئی کجا نہیں را کہیں	دن کہیں نہ کہیں کہیں کہیں
عاجزہ تخلص لال گرداری لال قبائلہ نویس ہی باشندہ دہلی قوم کا بیتا یک مرد معمرین شستہ عمر کی دریا قصری میں			

اون سے ملاقات ہوئی اتنی ہیئت با وضع اور بہت شخص میں اور چند کتابیں تصنیف کر چکے ہیں شہرت عرصہ کے پہنچ گئی	دل لگانا کیا کلی و کمانے پہلے	یہ کہنا نامی جگر آؤ خدا رکھا	خوش و آسجیدہ و نیکو چکا	دل ہی اکی ہو کرین کیا نیکو میرا
عاشق تخلص بہت محل ساکن فیض آباد شاگرد بابو بنی دہر میں خیر آبادی یہ شعر اور کتا رسالہ پیام بارنہ ۱۲ مبلوعدہ چوکا	اک نظر اور یہی اوس شوخ کا منہ کہلاؤ	بجھ سے کہتی ہی دم مرگ یہ حسرت میری		
عاشق تخلص نہٹ شام زاین بن نہٹ رام زاین قوم کشمیری منوطن دہلی۔	جو بات بات پر وہی عدل کیا اچھا	کہا تلک امیر روز ہم متا دین گے		
عاشق تخلص نشی عجائب رائے۔	جس کی عیذوں سے لڑ رہی تھی	ہم کو اوس کی کٹارے مارا		
عاشق تخلص نہٹ دیارام سابق صدر الصدو ریاس خلع نہٹ روپ چندر متوطن دہلی۔	عاشق اگرچہ یار نہیں تھے ہوتے	بول اوس سے طرے تھے چہرہ چاؤ کر		
عاشق تخلص سداسکھہ انجھانی اور حال معلوم نہیں۔	شام سے تاصبح عاشق پس بقول میرا	مجھ کو یالین بڑنگیا کہوئی سو بابریم		
عاشق تخلص راجہ نشی بانکی بہاری مقیم فرح آباد شاگرد مولوی نعمات الدین رام پوری۔	لگی ہے جب سی کہ ناک اپنی دختر زہر	دام سیکدہ کلم ہم خیال رہتے ہیں		
عاشق تخلص سخی بھولا ناتہ نہٹ ولد راجہ گوپی ناتہ دیوان سرکار محمد الدولہ۔	قبیلان ہر سر نظر آچھو	عجاوب میں کون کو بھولا کو بھولا	جزوی بغلیغ میر جان ناگرم	اس شک سے کہ نہری ناگرم
عاشق تخلص رام کہتہ قوم تہری پہلی غلام حسین بجلی کے شاگرد تھی اور بعدہ شاہ نصیر کے تلمیذ ہوتے۔	حسرت زدہ میں دیکھوں ہوں لیکن سکھ نہیں	تغویر حیلے دیکھتے ہے تغویر کی طرف		
عاشق تخلص بہادر تخلص بکرم صاحب سستی سیالکوٹی ایک شعر اور کتا کلدستہ شعر امیر شہ بہرہ ششہ اسود درج ہوا	لگانا ہے تو کبوں چراں ہم میرے تجھو	اجی یہ دانع کوئی پڑائی یاد گاری ہیں		
عاشق تخلص نو نگر سنگھ جوا ستاد سداگرام علی توانا سکھ فوجو ہوا کی تھے مگر سکھ کوئی کلام اولٹا نہیں ملا	عاشق تخلص نہٹ نہال لال کوہلوئی انکی والد نہٹ نہال کراس مدرسہ لال مدرسہ شاستری شہر گومین			
تھے اور یہ خود بھی اکثر عہدہ ماسہ سرتاری کا سر انجام کر کے اب ملازم سرکار راجہ بادھو سنگھ بہادر رئیس لٹہ ایسٹنی	خلع سلطانہ کے ہیں اور انک حسب بل کتب تصنیف کر چکے ہیں۔	دیوان عاشق۔	باغ عاشق شتوی گل باغ جو چرچہ	
بجرا و من ساکت کو کد بجرا و من مطول۔	ترجمہ کتب عہد نامیات۔	سہنیر ریح بقاوت ہند۔	ایمیں سے چند کتابیں	

اونکی پہچانی میری دیکھتے میں بھی آئی تھیں اور بیشک عمدہ ہیں بہ صاحب بہت بامروت اور صاحب استعداد معلوم ہوتے ہیں اور بندہ سے خط و کتابت سے یہ چند اشعار اونسکے دلو ان سے منتخب ہوئے۔

بنانا سنگ تھالیس سے آئوید کا ہر سنگ لکھا دل اگر تو م تو جان کو کتب ہے کہ ہی کجا دنیا کل رنگ کیسے کہ میرے لاؤ تو لایو نہ تبا عشق میں جا کے گریبان فقط نہیں ابھی پہنچا ہوں شاہو مجھے یہ حق رنگین دانی پا کر کہا یا تو ملگے وقت کی تر و شب میں عالم ہر ماہ	بچا دل میرے دل اس کیوں لگا رہا کیا داؤد تمہی کیا اگر موم لہا عقیدتیں بہت تو مشکل کوئی کہا جنان پہنی دست و پا تو جاکو نہ کہنا نہ ہی بچا جاگ رہا جان کہ سہم نہ ہی بان با کوئی کا لہجہ جتنے تھے نگار خیر و فیدیا ہنر جس ہر جہل لاکوئی در کھڑا	گرفتار و روزہ ہوں ہنکارت فلک پہاڑی تھی ہنسیہ صہبت نئی اثبات ہو چو پوچھو کہ کلام ہی شرب صل میں ہی چرائی جان وہ کچن سنگ جو ہو وعدہ صبح یہ کہ کو تو ریں بہت حجرہ دل تھی بجھے نصیب ہے لہجہ چشم مجھو بان حلیہ سکندر و می پتہ جہن اپنا	طریق نالہ تا موعی طرز شیون کا زمین جہم کرانے سان چاہیو نہ مہارسل کو بھیجی ہے طلب ہنر کا بان کہا ہیکوئی بحر مدینہ شہن دامن صبح کو نالہ بگریبان شب کہا تو زمین ہنر خانہ کلا و ج عجب نصیب ہیں تیری وہ ورگر آئینہ سی ہوا انداز اسی قہقہ
--	---	---	--

حاشیہ تخلص مہاراجہ کلیان سنگیہ خلف مہاراجہ مہتابی نامی ناظم صوبہ عظیم آباد دوم کا یہ سکیستہ اپنے زمانہ کی مشہور و نامی رستمنوں میں ہے اور اونی والد ماجد مہاراجہ مہتابی ہی کے لائق قیاق حاتم عصر اور رستم نانی تھے اونی سولہ عمری بہت کچھ تو اپنی بنگال بہار اور ہندوستان میں درج ہیں از انجملہ کسیدہ یہاں ہی بظریہ اوکاری تیار فرمایا و سیر المتاخرین ہی اونی کا ذکر بطور اختصار کی لکھا جاتا ہے اور وہ یہ ہی کہ اول یہ حضرت مدلی میں امیر الامراء مصمص الدولہ کے کسی سلام کی یہاں بحر حق پر رفتہ رفتہ اپنی رشد اور کار دانی سے امیر الامراء کے بیٹے مصمص الدولہ کے مدار لہام ہوئے اور جب یہاں آباد کی امیروں کا حال ابتر ہوا تو حسن سخی سے بادشاہی دیوانی صوبہ عظیم آباد اور قلعہ اری رہتاس کی سند لیکر عظیم آباد میں گئے وہاں ان کا ناظم بنگال کے بطور مہاراجہ رام نرائن صاحب صوبہ تھے اور انہوں نے اونی کو دخل بہت بے کلک یہ کر کے لکھا کہ صاحب سے ملے اور اونی کو تحف و ہدایا سے خوش کر کے اپنی کام پر قائم ہو گئے اور پھر سلیقہ اور حسن رسانی سے مہاراجہ رام نرائن کو بھی خوش کر لیا اور اپنی بات ہی بنا کی کہ یہ صوبہ بعد جنابشاہ مہاراجہ بادشاہ نے یہاں کی اوپر لکھنؤ کی اور مہاراجہ رام نرائن کو عظیم آباد میں لے کر اوس وقت مہاراجہ مہتابی ہی کی اور سوقت خطا رہا سے مغر تھے لشکر شاہی میں شامل تھے مگر محمد جعفر خان نواب عظیم مرشد آباد کے بیٹے میرن انگریزی فوج لاکر بادشاہ کو شکست دی اور بادشاہ نے جلیاٹوں کی راستہ سے مرشد آباد کی اوپر حملہ کرنا چاہا تو محمد جعفر خان میرن فی وہاں سے بھی اوسکو ناکام ٹوٹا یا تیر بادشاہ نے پھر عظیم آباد چلنے کو اکہیر اور مہتابی کو کوچہ ملی شکست کی نہایت شرم اور غرت تھی وہ اس فوج نہایت سرگرمی سے اڑانی میں مصروف تھی اور اپنے خاصہ فوج کو آگے بھیج ہیچ جگہ جگ کرتے تھے لیکن کپتان نکس نے یہ وہاں سے کئی کمپنیاں تلنگ اور گورہ کی لاکر بہر بادشاہ کی لشکر کو ہٹا دیا اور بادشاہ نے راجہ سندرسنگہ اور بہر شکہ کی ملک میں قیام کیا انشا و حمین خان نام ایک شخص نے باہر ہزار فوج

عظیم آباد کے اوپر چڑھائی کی کہتاں محسوس ہوئیں۔ عظیم آباد کے سچائی کو آیا چونکہ وہاں پر انگریزوں کی دوستی اور اپنی بہادری کا بہت کچھ دم مارا کرتے تھے اور وہ سوار اور پیادہ دلاور اور چالاک و فکری ہمارے تھے اس لیے بکستان نے ان کو رفاقت کی تکلیف دینی رائے بکمال کشادہ پیشانی منظور کیا اور فرمایا کہ میں تیار رہوں جب پ سوار ہوگی ساتھ چلوں گا دہان کی آدمیوں نے راہ موصوف سے ہر چند کہا کہ آپ یو اس نے ہو گئی ہیں جو اس انگریز کے ساتھ بارہ ہزار سوار سے لڑنے کو جاتے ہو اور یہ خود دو تین سوار سے زیادہ اپنے پاس نہیں کہتا مگر کچھ تہین سنا اور بکستان مذکور کے ساتھ لڑا ہی پر گئے بکستان اپنی حسن ہیر اور سپہ گری سے خان اور اسکی انتہی بہت کچھ فوج سے وہ مقابلہ کیا کہ غالب یا اس موقع پر وہ شجاعت اور بہادری راہ شتاب ہی اور انکی آدمیوں سے تلواریں آئی کہ خود بکستان فتح کے بعد جب کہ اپنے دوستوں اور رفیقوں نے ملنا تہا دیر تک صاف ثابت قدمی علو تہی اور شجاعت ذاتی راہ موصوف کی بیان کرتا تہا فی الجملہ اس لڑائی سے راہ موصوف کی لیاقت اور حقوق خدمت کا نقش انگریزوں کی دلین ایسا جم گیا کہ ہر مقدمین اونکا بہت سالح اور ملاحظہ رکھتی تھے بعد ہر کمرنگ نے حکم کر کے بادشاہ کو شکست دی اور ہر راہ شتاب ہی کو واسطے فراہ و صلح اور ملاقات کی بادشاہ کی پاس پہنچا مگر بادشاہ نے اپنے کو نہ اندیشہ خیر خواہی ہوئی صلح سے صلح قبول نہ کی اور راہ کو صاف جواب دیا تہا وہوں نے کوٹھے وقت عرض کی کہ حضرت اس مصالح کو جو چاہیں گے اور اس وقت ایسا موقع اور مفاد حاصل ہوگا کیونکہ اب تو خود صاحبان انگریز صلح کی طالب ہیں جی طرح سے کہ بادشاہ کی مرضی ہوگی عہد و پیمان کی شرطیں مقرر ہو جائیں گی اور جیچہ بادشاہ کی طرف سے صلح کا پیغام کیا جائیگا تو اس وقت ظاہر ہے کہ کیا ہوگا اور کیا کام نکلے گا آخر ایسا ہی ہو گیا چند روز بعد ہی بادشاہ نے راہ شتاب ہی کو بلایا اور صلح کی خواہش ظاہر کی اور ہوا جا کر انگریزوں کو اطلاع دی وہی بھر کر نیک جا کر خود بادشاہ کو عظیم آباد میں لایا اور قاسم خان نواب ناظم بنگال سے ملاقات کر کے ۲۴ لاکھ روپیہ سالانہ بابت خراج تینوں ضوب کی اسکی اوپر مقرر تھی اس شارین احمد شاہ ابدالی مرہٹوں کا استیصال کر کے ہندوستان کی سلطنت شاہ عالم بادشاہ کے نام مقرر کر گیا اور وہ جب اعلیٰ شجاع الدولہ ناظم اودہ کے عظیم آباد سے ہندوستان کو روانہ ہو گئے اور اہم شتاب ہی بدستور اپنے کام پر عظیم آباد میں سے بعدہ نواب ناظم فی کونسل نکلتے سے اجازت لیکر مہاراجہ رام نرائن کو محاسبیہ بہانہ سے گرفتار کیا اور راہ شتاب ہی کی اوپر بھی مصلحت خدیجیت کر کے بہانہ شراکت مہاراجہ موصوف کی کاوش کرنا چاہا مگر راہ صاحب نے اور مرے پرستہ ہوئے اور کہلا بھیجا کہ بشرط سخت گیری کے بھلو اپنی جان دیدینے سے دریغ نہیں ہے آخر صاحبان انگریز بہادر نے بلحاظ حقوق رفاقت اور حسن لیاقت راہ صاحب کی انکو قاسم خان کی شہر سے بچا کر اسکی سرحد سے اوتار دیا اور وہ اودہ میں عذر عیہ بنی بہادر تائب شجاع الدولہ کے پاس جاربے کچھ عرصہ بعد ہی شہر ہجری میں قاسم خان انگریزوں سے شکست کھا کر بھاگتا تھا کہ بادشاہ اور شجاع الدولہ کے پاس بنارس میں آیا شجاع الدولہ نے راہ صاحب کی ہی اسکی پاسوال جواب

کیلئے تہجی بعد ورتی معاملہ کی بادشاہ وزیر اور قاسم خان اور راجہ بلونت سنگھ والی بنارس بالاتفاق بندیلو کو سر کر کے
انگریزوں سے لڑنے کو گئے اور یکسر بین انگریزی قواعد ان فوج کی بقدرازی سی شکست کہا کر واپس آئے اور سوقت بادشاہ تو
انگریزوں سے مل گیا اور وزیر ہر دو دفعہ مرہٹوں وغیرہ کی مدد سے انگریزوں کی مقابل ہو کر لڑا اور ہر بار لڑائی ہار کر واپس گیا اس تنازعہ
میں وشتاب ی انگریزوں کی پاس تھی یعنی بہادر کی تحریک سے واسطے مصالحت طیفین کے سعی کرتے تھے تو اب وہ ہیلو کی ملک
میں فوج جمع کرتا تھا اور راجہ کو لکھا تھا کہ یہاں تو میں سامان جنگ کراہوں اور وہاں آپ انگریزوں سے سازش کہہ رہے ہیں کہ
دو نو صوبوں (یعنی اودہ وال آباد) میں بدستور ایک عمل ہے اسپر راجہ نے راشتاب ی کو لکھا کہ اپنی خواہش حکام انگریز
سے ملنے کی طاہر کی اور اوصاحب نے میجر کرنیک کی منظوری لیکر بغیر تمام اجہ کو بلایا اور میجر سی ملاقات کرائی اور منبرط
خلف رہتی کی اور کو اختیار صل و عہد صوبہ اودہ کا دلایا مگر کچھ عرصہ بعد جب کہ لو اب زیر فوج لیکر انگریزوں سے لڑنے
آئے تھے تو حیطرح ہو سکا لکھنؤ پہنچ کر اس سے جاملے اسپر راجہ وشتاب ی نے میجر کرنیک سے کہا کہ راجہ چلا گیا اور میں اسکا ضامن
اگر اس مقدمہ میں صاحبان کو نسل آپ سے جواب دے چھین تو میں حاضر ہوں جواب دہی کو لگا اور آپ کی اور کچھ الزام نہ آؤ گا
صاحب کی صفائی سے بہت خوش ہوئے راؤنی اس کے کچھ پہلے بنارس کے راجہ بلونت سنگھ کو بھی انگریزوں سے مل کر اوسکی
دست دسی چنار کا قلعہ انگریزوں کو فتح کر دیا تھا اور چونکہ اب جی میں بہادر کے چلے جانے سے انگریزوں کو شجاع الدولہ کی ملکک ہندوستان
کے باخروں ہو گیا تھا اسلئے انگریزوں نے راشتاب ی کو بھی اوسکا اختیار دیکر بھیجا اور اوصاحب نے راجہ بلونت سنگھ کی خدمت
سے دونوں صوبوں میں جا بجا عامل اور حاکم مقرر کر کے بخوبی اپنا عمل کر لیا گوکہ وہاں پچاس برس سے شجاع الدولہ اور اوس کے
باپ کی جی ہوئی عملداری تھی مورخ لکھتا ہے کہ یہ ادنی کارگزاری اونی تھی بعدہ نواح کوڑہ میں پیر انگریز اور وزیر کا
مقابلہ ہوا اور پھر شکست وزیر اور اوسکی مددگار مرہٹوں کو نصیب ہوئی اس معرکہ میں ایک دفعہ وشتاب ی تھوڑی دیر میں
مرہٹوں میں گھر گئے تھے فریتا کہ مارے جائیں اوسوقت وہ ہونے لڑی بہادری کی اور اپنے ہاتھ سے خوب تیار چلا اور
اوس معرکہ میں اپنی برو کہہ لی آخر انگریزی فوج اونی مدد کو پہنچی مورخ لکھتا ہے حق آنت کہ وشتاب ی اکثر صفات
داشت و درمحصران مخز بودم اب پہلے وزیر کی معاون ہوئی اور احمد خان بنگنم الی فرج آباد کو انگریزوں کی ساتھ
صلح کر لینے کی صلاح دیکر انگریزوں سے ملا اور وشتاب ی طیفین کے سیفر ہوئی اگرچہ وہ دونوں کو ہی راضی رہتا تھا مٹی سے
لیکن شجاع الدولہ کی عزت کا خیال ان کو زیادہ تر تھا کیونکہ پہلی راجہ یعنی بہادر کی ساتھ اونی سرکار میں لازم رہ چکی تھی
اور اسوجہ سے دوست اور دشمن نے ان کو تحسین اور آفرین کی آخر میں صلح ہو کر یہ بات قرار پائی کہ شجاع الدولہ پچاس لاکھ
روپیہ فوج خرچ کے سرکار انگریز کو دی صوبہ اودہ میں اوسکا عمل ہے اور شاہ عالم بادشاہ الہ آباد میں ہیں اور راجہ بلونت سنگھ
انگریز کی حمایت میں وزیر کی اطاعت کرے بعد اس صلح کے ہر ایک اپنی اپنی جگہ کو گئے مگر وشتاب ی کی خدمت میں
فریق یعنی بادشاہ وزیر اور انگریزوں نے یہی منظور کہی اور تینوں ہی برابر میں اونی صلح لینے تھے اور اونی وسیلی سے کام لیتے

بلکہ وزیر نے ورتوم جو اہر بوجھ فوج حین انگریزوں کی پاس میں کی اوس میں بھی راو صاحب کی معرفت تھی اور چنار کا قلعہ
 ہی اذکی حوالہ ہوا اور شجاع الدولہ نے بھی بطر مصلحت وقت ایک لاکھ نوے سو روپے کی جاگیر نواح عظیم گڑھ جو بنور میں لکھو
 دی اور انگریزوں نے بھی بہت کچھ عایت اور نواضع اذکی کی خصوصیت بھر کر نیک نے جو اس وقت سپہ سالار انگریزی فوج کی تھے اور
 اذکی کو تسلیم مہاراجہ رام نرائن کے نائبانہ طم صوبہ بہار کا کیا یہ کچھ عرصہ بعد لاٹو کلا بونی کلکتہ سی الہ آباد میں کرا دشاہ ورتون
 صوبہ بنگالہ بہار اور اڈیسہ کی دیوانی کمپنی کے واسطی حاصل کی اور چوبیس لاکھ روپے خراج کا بادشاہ کیلئے اون صوبوں کی اور پھر
 سو او س عہد پیمان میں بھی راجستھان ہی اور مہاراجہ رام نرائن کے بہائی دہیرج نرائن شریک تھے لاٹو کا یہ ارادہ تھا کہ اڈی
 شتاب ہی کو معزول کر کے اذکی جگہ مرزا کاظم خان کو مقرر کرے لیکن پھر نظر حسن سلیقہ وطلاقت لسان کہنے سے اوجھو
 دیرینہ خدمتوں کی بسے حق کو محروم کرنا نہ چاہا بلکہ منظور کر کے مرزا کاظم کو جواب دیا اور وقت راجہ دیرج نرائن نے نظر
 اپنی استحقاق کی نیابت صوبہ عظیم آباد کی درخواست پیش کی لاٹو صاحب نے کلکتہ میں جا کر فرمان نیابت صوبہ کا تو
 دہیرج نرائن کے نام پہنچا یا اور راجستھان ہی کو نظر اذکی لیا قوت کیلئے پاس بلوایا وہ بڑے کر و کے ساتھ کلکتہ کو
 گئے اور وہاں ایک سخت بیماری اذکی کو لاحق ہوئی لاٹو صاحب نے ایک لاکھ روپے کی معالجہ کیلئے مامور فرمایا اڈا کٹر نے وہ
 اعجاز عیسوی دکھلائی کہ قہوڑی دونوں وہ مرقع ہلکا نایل ہو گیا اور ازلے دو ہزار روپے ڈاکٹر کو انعام دے
 بعد شفا پائیکے خطا میں راجگی و بہادری اضافہ منصب پنجہراجی شرف ہوئی یا پنچزار روپہ کا مانہ ذاتی علاوہ اون جاگیر
 جو عظیم آباد میں تھیں اور پچیس ہزار روپہ کا مانہ واسطی اخراجات نظامت کے مقرر ہوا اور راجہ دیرج نرائن و صاحبان کو بھی
 عظیم آباد کے شملات میں کام کرنے اور غینوں صوبوں کے ناظم سیکل دولہ کی جہر پاس کہنے کے منصب ترقی ہوئی اور جب
 مہاراجہ مہتاب اجمی پیشگاہ نواب گورنر جنرل بہادر سے معز و محترم ہو کر عظیم آباد میں واپس آئے تو راجہ دیرج نرائن کی
 شراکت سے دل تنگ ہوئے اور مہاراجہ نے نظر امانت و دانائی واسطی انصرام معاملات و انفصال مقدمات کے ایک بے
 مقام کی خاص کر نیکی فکر کر کے کہ جو نہ تو اوٹکا گھر ہوا اور نہ راجہ کا بادشاہی قطع کو تھوڑا کیا اور یہ بات قرار دی کہ صاحب کلانت
 مقررہ پروان اگر کسی پر اجلاس کرے اور کسی کے روبرو ایک بی بی بھوڑی سند چھایا جاوے گی اور ایک طرف تو راجہ
 بیٹے اور دوسری طرف مہاراجہ اور دو بڑے کیے دو نوے کیچے رکھتے تھے اور سارے کاغذ دولوں کی دستخط سے مزین ہو کر
 جاری ہوتے تھے مگر دونوں اتفاق نہ تھا مہاراجہ کا ساز و جنم سوچیں راجہ سے ممتاز تھے اور راجہ کے عکس کے
 لہذا لاٹو صاحب نے اس اتفاق کو ناپسند کر کے راجہ کو معزول کر دیا مہاراجہ کیلئے نائب عظیم آباد رہے۔

ماہ محرم سنہ ہجری ۱۲۸۰ لاٹو صاحب نے مع مہاراجہ شتاب ہی کے مقام چیمبر امین نزل کر کے شجاع الدولہ سے
 ملاقات کی اور راجہ بلونت سنگھ الہی بنارس کی صفائی حسبے معنی شجاع الدولہ سے کرا دی مہاراجہ شتاب ہی نے
 نیابت صوبہ بہار میں وہ افتخار ہم پہنچا یا کہ عظیم آباد کی کوٹھی کا بڑا صاحب کیے کام بغیر اذکی صلاح کے نہیں کرتا تھا اور صاحبان

دادون سے نہایت تواضع اور فروتنی کے ساتھ گزر کر رہتے تھے اور ہر شخص کا مطلب شروع التماس میں معلوم کر کے جو
 پورا کر دیتے کالایق ہوتا تھا اور سہولت اور آسانی کے ساتھ پورا کر دیتے تھے ورنہ غرض شیریں کہہ کر سایل کو راضی کر دیتے
 تھے اور باوجود کثرت کاروبار کے ہر ایک آدمی سے ادھر دو پہر دن اور دو پہر رات تک گفتگو اور رسول جواب کیا
 کرتے تھے اور کوئی عرض حاجت میں چاہے کتنی ہی ٹکرا کر آتا مگر وہ دل تنگ نہ ہوتے تھے اور کبھی کوئی سخت یا محض کلمہ
 کہنے اور انکی زبان میں نہ ہوتا اور باوجود خردرسی اور ہر چیز کی قدر و قیمت جاننے کے خزانہ دار تھے بالکل نہیں ہتی
 ہر جنس کی قیمت جو ہوتی تھی مہاجنوں اور بیچنے والوں کو دیکھتے تھے اور بخشش میں کبھی دریغ نہیں کرتے تھے سلفہ معاش کا
 درست رکھتے تھے ضرورت کی چیزوں کو مقامات اور دست سے کہ جہاں جہاں علی بکفایت ملتی تھی منگولتے تھے اور
 اپنے صرف میں لکھتے تھے شادیوں وغیرہ کی تقریب میں جب آدمیوں کی دعوت کرتے تھے تو انکی دسترخوان پر رونق
 اور وسعت معلون کی سی ہوتی تھی اور آپ بمان حاضر ہو کر مہاجنوں کو اپنی شیریں زبانی کی چاشنی اور لذتوں سے
 شیریں کلام اور طیب لسان کرتے تھے اور شرم و حیا یہاں تک انکی مزاجیں تھی کہ کبھی انکی کسی ملازم تقریب نہ ہی
 انکو رام بنی کے پاس آتے جاتے نہیں دیکھا کہ جسکو وہ نہایت لاش اور لغت کی ساتھ کہتے تھے بلکہ کوئی اتنا
 ہی نہیں جانتا تھا کہ کس وقت انڈر گئی اور کس وقت باہر آئی اور اپنی بی بی سے جو مان راجہ کلیان سنگھ اور بیہوانی سنگھ
 کی بہنیں کچھ سروکار نہیں سکتے تھے لکھنے ایک علیہ مکان اپنے مکان کے کچھ فاصلہ سے بنوایا تھا اور باہر
 میں دو دفعہ کچھ آیا مہینہ سے انکے پاس جاتے تھے لیکن اوسی طرح کہ کم سیکو خیر ہوتی تھی اور اکثر آدمی جو اول تک
 ساتھ عداوت کہتے تھے اور پہر جب ان سے رجوع لاتے تھے تو وہ سینہ سپر ہو کر انکی حمایت میں کوشش کرتے تھے
 اور جو کوئی کہ غاہ جہاں آباو سے آتا خواہ وہ انکی جان پہچان کا ہوتا یا نہ ہوتا اس سے بہت تواضع اور فروتنی کرتے
 تھے اور اوسکا مقصد واکر دیتی تھے یہ شرف الہ میں محمد جو ایک پوڑیا آدمی مکہ کے شریف تھے تہا اور ہندوستان کی دوست
 شہر شکر اپنے فائدہ کیلئے انکی ہوس کی عمر میں یہاں آیا تھا اور قریب یک سال کے مرشد آباد اور ہو گئی عین ما
 اور باوجودیکہ ناظم اور نائبہ و نو مسلم سچ بلکہ کسی نے اسکی خبر نہیں لی تھی نہ چار عظیم آیا و عین آیا اور اس کے
 اخلاص کی احوال کسی تقریب سے مہاراجہ کی محفل عین مذکور ہوا مہاراجہ اس کے پاس گئے اور بعد ملاقات وعدہ منیاق
 لیکر واپس آئے اور شام کو ایک تکلف مند کو جو تیو مارو کی تقریب میں مہاراجہ کی واسطے بچائی جاتی تھی بچائی گئی
 اور مہاراجہ جو دھار گونہ سفید پریشی نامیہ و عید نماز جب ہر اہ مولف سیر المتاخرین کے آیا تو مہاراجہ نے غلط
 کر کے اسکو بٹھا یا شیخ نے انکی اخلاق سے خوش ہو کر فرمایا کہ جو اخلاق نکو حق تعالیٰ نے بخشا ہے میں دعا
 کرتا ہوں کہ تمام مسلمانوں کو عطا فرما دی مہاراجہ نے انکی اشتقاق کا شکر اور مع اپنی نالیاقی کا عذر کر کے وقت
 رخصت تالین کھایا اور چہرہ شوقی تھا ان وغیرہ پیش کئے اور نقد روپیہ پاس دیں اور برو دینا مناسب دیکھا

ایک ہزار روپیہ اپنی ایک معینہ کے ہاتھ دے سکے کہ یہی حد سے ایک فخر ایک شخص مہاراج کے جان پہچان الوہین سے جواب راجی
 راجا بن ناگر مل دیوان خالصہ بادشاہ ہندوستان کے مقرب لوہین داخل تھا گیا جی کے جہاز کر نیکیو عظیم آباد میں یا دوسرے رحمت
 کی وقت راجی راجا کے جو بڑے بڑے امیرون وریرون کے برابری کا درجہ رکھتا تھا ایک فاضلی خط مہاراج علی ناسکھا جلا مارگل
 کہا کہ وہ مکو بھی جانتے ہیں اور خالی مردی سے نہیں ہیں اور اس بات کو ہماری فرقہ کے لوگ موجب حرا و نواک جانتے ہیں
 سو ہماری نسبت کوئی قصور نہ کریں گے اور میرا لکھنا شاید اس بارہ میں کچھ خلل ڈالے کہ تو مکو تھا تعاب میں نہ ہو ورنہ کی رعایت
 کیجا وی تو میرا نفس قبول نہیں کرنا اور جو ان کی یہاں کی درجہ کی موجب لکھا تھا تو ان کا نفس گوارا نہ کر لگا اور خندہ ہو جائیگا
 کیونکہ اب ان کا سر آسان سے باتیں کر کے جو کچھ مہاراج شتاب سی ہر ملک و ہر شہر کے حکام و اعیان کا حال دریافت کرنی میں
 مثل ہوشیار پورہ کی نہایت مبالغہ کرتے تھے اور جہاں جہاں ایک بڑے آدمی کی رازدار کو معقول درما ہوا و رسالیاں مقرر
 کر کے اس بات کی اور سامور کر کہا تھا کہ جو کوئی بات یا خبر کہ لایق تحریر یا و اطلاق کے ہو اس کے لیے کم و کاست لکھ کر ان کی
 وکیلوں کی حوالہ کر دیا کریں اور اس وجہ سے ہر جگہ کی خبر صحیح اور درست ان کی پاس پہنچ کر رہتی تھی ورنہ یہی چیز بھی بعینہ ان کو
 پہنچ گئی تھی اور جس شخص یا تو بعد ملاقات مہاراج نے کہا کہ آپ جیسا شخص شرفیت لاوے اور اسی راجا صاحب مکو
 دو کلمہ سے بھی یاد دہرا وین بڑے تعجب کی بات ہی اوسنی جواب یا کہ مجھ کو ہی آپ کی خدمت میں نیاز حاصل تھا کچھ حاجت
 اوسکی نہ تھی شتاب سی لی کہا یوں نہیں سمجھو کہ وہ بھی مرد ہوشیار تھا اس لیے سمجھ گیا کہ اصل مطلب واقف ہیں اور بولا کہ مہاراج
 خود ظاہر ہے کچھ حاجت استفادہ کی نہیں ہے مہاراج بعض مصاحب مثل اجیہ خیالی رام و میر قوام مدین خان جو حاضر تھے اس
 معنی کو نہ سمجھے اور اس کے ساتھ بعد مہاراج سے پوچھنی لگی تب مہاراج نے وہ جواب لیا جو اخباری معلوم ہوتا تھا اوسنی فکر کیا اور
 کہا کہ اس کا انداز کہی میں بخوبی کر دو لگا اس بات کو بھی کوئی نہ سمجھا کہ کیا کہیں گے خبر یہ کہ وہ شخص حقت ہنو مہاراج نے اس کے
 لایق اوسکی تو افعی کر کے ناگر مل دیوان کے نام باوجودیکہ اس کے کسی قسم کی غرض اور امید نہیں تھی عوضی کھالی ادب و فوٹی کے
 ساتھ لکھی اور بدیہ تحفے دس ہزار روپیہ سی زیادہ کی قیمت کو مثل خطر اگر دافتمہ لباس سفید مخصوص بنگالہ و نا تھی نہ تھی
 کے بابہ پلنگ فرنگی گھڑیاں بلور کی سمعہ ان و بڑے بڑے آئینہ اور دو ستر نو اور شیا چین اور فرنگ کے اوسنی شخص کے
 ساتھ ہی ناگر مل مہاراج کی گفتگو سن کر اور وہ سلوک کہ ہم کو عرفی انفعال میں غرق ہو گیا اور بہت سی عذر خواہی لکھی اور اپنی
 مخلو غن مہاراج کی شامفت کر کے کہا کہ تاہنا کہ اس غریبے فرط ہوشیاری اور تیز سے باوجود بعد مسافت کی ہکو
 بیغایت بخالی تین دین - آیام بلاے قحط و غلامین جو او آخرت لاجری سے واسطہ لکھ لاجری تک سختی
 کے ساتھ پہلی ہوئی تھی مہاراج شتاب سی تی ماسی جیکہ اور کینون کے واسطے عمل میں لا کر عاجزون اور مصیبت دوں کی بخوبی
 جھگڑا رہی کی تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جس سال میں کہ یہ بلا حادث ہوئی بنارس میں کس قدر راز رانی غلہ کی تھی مہاراج نے
 تین ہزار روپیہ اس کا کم کیوسطی مقرر کر کے دیا یا کہ جو کشتیاں کہ ملک میں اور جو کہ لاخو کی لو کہ ہیں وہ ایک مہینہ میں

نیز قہ بنارس سے غلہ خرید کر لایا کرین چنانچہ جب غلہ عظیم آباد میں پہنچا تھا تو محتاج آدمیوں کو خرید کی نہ تھج پر بلا حساب خراج
کے فروخت کرتے تھے اور جو لوگ خرید نہیں سکتے تھے ان کو تین چار گجہ شل باغون احاطہ دار وغیرہ کی اندر قید پونہ کی طرح محفوظ
رکھ کر کچھ علیحدہ محلہ دار وغیرہ سپاہیوں وغیرہ کی مقرر کر دیا تھا جو ان لوگوں کو بچہ اور خام طعام محفوظ رکھنے کی ذمہ داری
سوختی دافیم تیار کیا اور ہنگ کی تقسیم کیا کرتے تھے اور ہر ایک کو کچھ کچھ کوڑیاں بھی اس غرض سے دیا کرتے تھے کہ جو ضروری
چیزیں خریدتی ہو خرید لیا کرین بہ حال دیکھ کر تکریر اور دیندیر بھی ایک ایک حاطہ میں سکینو کو بٹھا کر کہا نا کہ ملایا کرتی تھی
اور اس طرح بہت سی مخلوق ہلاکت سے بچ گئی اور مرشد آباد میں اسطور کا کوئی کام کسی سی نہیں ہوئی یا اور ہر سال لانی
سیوی سیوہ فروشن کی ذریعہ سے سنگو اگر انگریزوں اور بنگالہ کی ریسوں کے واسطے بھیجا کرتے تھے اور وہیں بڑے عظیم آباد
مشہور اور بڑی آدمیوں کو بھی دستہ تھی اور جب کہا کہ اس صورت میں عام لوگ محروم رہ جاتی ہیں تو کچھ روپیہ معمول ہو سکا
سیوہ فروشن کو مقرر کر دیا کہ وہ اسکا بھی سیوہ لاکر بازار میں واجب قیمت پر بیچا کرتے تھے اور جو بچنے سے باقی رہ جاتا تھا
اوسکو وہ خرید لیتی تھے تاکہ سیوہ فروشن کو نقصان اور خرید و فروخت بازار کا باب بند نہ ہو پر چند اشخاص حق مرانی
کو جو لاہور اور شاہجہان آباد میں مشہور سیوہ فروشن اور پہلے درختوں کی لگانے والے تھے روپیہ بیچ کر ملایا اور عظیم آباد
میں بٹھا کر حکم دیا کہ جہاں جو زمین جس سیوہ کی لایق دیکھیں اوسکو بویں اور اس کشتکاری سے جو سیوہ پیدا ہوتا تھا وہاں
صاحب و سکو عام آدمیوں کی واسطے بیچتے تھے مورخ لکھتا ہے کہ انکو خوب ریشگر نہایت ملیا اور بالید اور شاہ جہاں لکھ
کیلے انکی عہد سے عظیم آباد میں جاری ہو کر اور اب فراطیلاؤں میں فروخت ہوتے ہیں انکو خوش مزہ بھی کہی روپیہ کا
تین سیر بھی ڈالتی سیر اور بھی ڈیڑھ سیر باغون سے ماہہ آتا ہے۔

مہاراجہ کا انتقال ہوا جب اب گورنر جنرل بنارس میں تھے وہاں سے کوچ کر کے عظیم آباد میں آئے اور اپنی بدنامی رفع
کرنے کے واسطے کہ "تا باشتا یہی کینہہ منطون مردم نگود"، مہاراجہ کلیان شگہ کو عین شباب میں اوسکے باب کے
کاموں پر مامور فرمایا اور جاگیرات دریا بہ بدستور بحال رکھ کر اوسپر کچھ اضافہ مہاراجہ متوفی کی رانی صاحبہ کی لئی بھی ایزاد کیا
مگر پچیس ہزار روپیہ دریا بہ نظامت کے اختیار و منشی موقوف کر کے کوئٹل والو کو دیا مگر مہاراجہ کلیان کے شل اترو پائے
ضابطہ جزو رس اور معامہ فہم نہ تھے اور اس سبب کوئٹل والے انکی اوپر غالب ہو گئی اور وہ کوئٹل میں کچھ اختیار تھیں
رکھتی تھیں چند سال بعد ۱۹۲۷ء میں راجہ خالی رام نے جواول مصاحب مہاراجہ شالہ کی تھے اور بعد ہستہ تک
صاحب کلان کو بھی عظیم آباد کی پاس رہتے تھے نواب گورنر جنرل بہادر کی پاس ہلکتہ میں پہنچ کر صوبہ کی اتھری اور
عمامہ جبار کی تعری درخا باکی پریشانی کا حال اس حسن تقریر و طلاق لسانی سے بیان کیا کہ نواب گورنر بہادر اوسکے
تمام معروضات کو منظور کیا کہ صوبہ بہار کا کل اختیار انکو دیا اور انہوں نے بہ طور حقوق مہاراجہ شالہ کی اور تائید مہاراجہ
کلیان شگہ کی مدارائہ مامی کی سند مہاراجہ موصوف کی نام لکھوئی اور ۱۹۵۰ء میں کلکتہ پہنچ کر مہاراجہ کی اتفاق سے

کام نظامت کا مشورہ کیا اور کوشل موقوف ہو کر خلق ایک حکم کی جاری ہونی سے اسودہ ہو گئی لیکن مہاراجہ کلیان سنگھ نے
 راجہ خیالی رام سے باوجود طہور ایسی حیرت خواہی کے یہی ناخوش ہو کر ذاب گور نرمل بہادر کو شکایت کی عرض کیا یہی مگر ذاب
 اپنے وقت کی ارسطو تھی اور راجہ خیالی رام کی عقل اور سمجھ دیکھ چکے تھے اسلئے اوہوں نے مہاراجہ کی تحریر کا خیال نہ کر کے
 اوہ کی نیابت کا اور تمام کاموں کی مدار المہامی کا خلعت راجہ خیالی رام کو بھیج دیا اور اوہ کی ذریعہ سی عرصہ تک صوبہ بہار
 میں مہاراجہ کی مہاراجگی قائم رہی یہ مہاراجہ علم و فضل اور کئی زبانوں کی مہارت میں بڑی لایق اور صاحبِ استعداد تھے
 چنانچہ ہر زبان میں صاحبِ بوان میں اور شل پنے پاپ کی وہ بھی شوق تعمیر آبادی اور فادہ عام کار تھی تھی چنانچہ
 مقبہ بکر مہکونو قیاسم خان ناظم نکال تے ویران کرایا تھا مہاراجہ نے اپنی عہد میں بہر آباد کیا اور علم کو ہی اوہوں نے
 ترقی دی تھی اور یہی سنا ہے کہ چند کتابیں بھی اوہوں نے تصنیف کی ہیں لیکن انم کے وہ کچھ ہیں ایک ہی ہیں
 اور نہ کوئی کلام باوجود تلاش کے ہم پہونچا تھا چارہ یہی ایک شعر جو تذکرہ سراپا سخن سے ملتا تھا تیر کا بیان سچ کیا جاتا تھا

مچا یا جگر فی حشر کا شو پہلوین | اگر دیکھتا ہے حال لہنجو پہلوین

عاشقِ تخلص گنہگار لالِ خلفِ منشی کیول کن قوم کا یہ سکنہ شہر حصار ملازم ریاست جی پور ایک ذمی استعداد
 غشی اور شاعر ہیں اور زیادہ فارسی کلام کہتے ہیں۔

عاصی تخلص گنہگار مول چند مصنف شاہنامہ اردو قوم کا یہ ماتہ شاہ گرشاہ فیض صاحب دیوانِ خدر کے
 بعد انکا انتقال ہو گیا فی البدیہہ شعر کہتے تھے انکے صاحبزادہ بھی لعل ہی شاعر ہیں۔

تربی کل کی شوقی سرا آباد چھوڑے	صد خانہ بختیاری نہ کہوڑے	دل آ پ بچی اڑی بچم کو دیکھے	تیغ و دو دم کہتی اور بکوی دیکھے
نوا کا سا جو صلا تازہ کہتی تھکے	چلو بچہ ہی پائیں گز بہر چھوڑے	تری شوقی لڑائی جھٹیم غزالے	دیا تھا ہاتھ دل شہرین یا بیابا

عاصی تخلص لالہ سالک رام ناظر عدالت فوجدار ہی لکھنؤ۔

ہنا لکھی وہ بونوی اور ہیں بہر | بان شمع رہا اشکیار صحبت بہر

عاصی تخلص غشی جمعیت رائے نائب سر شہ دار عدالت فوجدار ہی فرخ آباد خلف لاکہ بیکہ واسن شاہزادہ اور گور

پانہ رنج شاکت کیو کر قبول مرا | لہو کو اس بن غیر سی بھی نقاب کے

عاصی غشی مہتاب رائے ملازم مطبع اوہ اخبار لکھنؤ۔

اللہ ہی تیری تیری کشتہ کرینم	یعنی تیری سے کہا نے کہا جا	دلین سرخ نورج پار کا ملا	تد کی بعد آیا نظر لامکان مجھے
کہتا ہوں دیکھ کے گئی بار کو	مخو گوی شکت سے لڑا تو تھوڑے	بہن کچھ عیاشی دیکھو تو سنو تو	دوسرے بدلی دیتی ہن کا لیاں مجھے

عاصی تخلص غشی طوطا رام قوم کا یہ سکینہ شاہی میز نشینوں کی قدیم خاندان سے ہی جو دہلی سے لکھنؤ میں
 آیا اور علم و فضل میں مامور ہا یہ صاحبِ بڑی خوش فکر اور خوش گو زبان فارسی اور اردو کی تھی اور صاحبِ دیوان

منشی بیڑہ لال تراہنیں کے شاعر تھی۔

عاقل تخلص لال مکھن لال اہل عدالت کلکٹری ضلع الہ آباد

بے نشانی اس چمن سے نکلتی شیعہ قباہ جو کہ ستان عیندہ | کوکستان جہاں عین قلی شیریں | جم غفیر ورم نواسہ شہزادہ لعل
معیت تخلص دولت رام قوم کا تہہ این رام بیہ لال ساکن شاہجہان آباد محکمہ پلاقی مرد عقول مقصدی
پیشہ شاہ نصیر و شیخ ایرام ذوق کے شاگردوں میں تھے شہسوار بحرین لکنا انتقال ہلو شاہ نصیر کے نواسہ علی اللہ شاہ
بشیر لعل معیت جلیہ تاریخ لکھی ہے۔

سخت جاکوئی شہر نہ کیا قافلہ | وقت کشن پہر گیا نہ یار کی کوکھ | روسیا گواہ دہلی سہی نہیں ہو
ہرم صبا ہی طلبی ہو لعلیار | لڑنی ہیں بات تہہ بتو ہو آہم | کوکستان وہ پرور کہ جتی تم عبرت
سحر تر تخلص بہکھاری لال ایک خوش باش اور خوش معاش شخص خواجہ میر دور کی شاگرد ہیں سے ۱۹۶
بھیرین الہ آباد میں تھے۔

بات اب امتحان پر آئی | قصہ کوتاہ جان پر آئی | علی گڑھ بکریلا خوش خط لکھتا
آرام صلح سحرین مکھن نہیں | بونہی ہنسی طرب یار کیا ہتی | ایچ بی بی خیرت دہلی ہو
ایسا لعل لکھتا ہی یار نگہ نہ | یا قوت جی کی لگی ایک نگہ نہ | کرے زبا را گرد لکھتا کینہ سے
جو دم کہ اولٹا ہو وہی میر ہواتی | جو سانس کی لپی ہو وہی میری آئی

سحر تر تخلص شیونما تہہ دہلی کے مہاجروں سے تھے۔

ایادال اک نگہ میں اربابی لکھتے ہیں | کیا بگڑا رہے اشعار لکھتے ہیں

سحر تر تخلص مہاراج سنگھ قوم کا تہہ شاگرد شاہ نصیر انہوں نے اپنی استادلی متفرق کلام کو جمع کر کے کتاب کی
صورت پر مرتب کیا اور جو ذہنی شعر اچھا کہتے تھے۔

ابو نیک ششم طوفان کہنہ دہی | ان کی قطرہ اپنا روکش چھوٹا | اوس میں ذکر چھوٹا کہنے ایموچم
ہوا نہ معاف آئینہ کو کھینچ | لہو بار طرے اوسی نیارے | سہلی ہی تہہ اہی نم اوس میں گھر
جام می گلزار سے واقف نہیں | چو کہ طرے جیتی میچن جگر تپا | لیکہ نقد دل کہتی ایک تہہ ہی
صنف ہر گز جکی ہو بار ستر | کیونکہ ستر سی میا را چھی دیکھتا

سحر تر تخلص دی پرشادین مکھن لال باشندہ شاہجہان آباد پور قیم تھکڑہ۔

آتا ہی یہی شام عین شام | ابرا غدل چراغ ہو شرب تروکا

سحر تر تخلص منشی کنور سین خلف منشی ندھی لال کا تہہ دہلی شاگرد ذوق مدرسہ ملی میں مدرس تھے اور شہسوار عین

عازم ملک یقہا پوی اور ہونوں نے سعدی کی گلستان کا حاشیہ اور دہمین لکھا ہی اور ایک شعر اور کتا حضرت ماسنی کہہ ہا ہا

بزم عشاق میں بھی بخش دے سرنہ کہنے بانگو طول شد وقت نصیر نہ کہنے

سخن تر تخلص ام سہا بے قوم کا یہ تسری با سیت سکنہ لکھنؤ راجہ مولہ سرائی کی عزیزوں ہی مولوی احسان اللہ ممتاز کی شاگرد اور متاقی تظہ و ثر فارسی میں بقول حضرت جوہر اہی اوستا دسی بڑ بکرتا بدارد و پو پتی ہی مگر ککو کوی کلام اول کا ہین ملا۔

سوتیر تخلص منشئی ملیح ام سلاطین پوری انکی نیانی ہوی ایک شندوی مخزن العشق نام طبع کوہ نور لاہور میں کتبستانہ امیر حسین
چھپی ہے نظر سے گذری اور بہ چند شعرا و س سے منتخب ہوئے ۔

ایک رویش مروج آگاہ	نام کہتا تھا اپنا بالاشاہ	طبع آزاد سرو بالاہٹا	نام میں جو سرو بالاہٹا
بارع عالم میں ہر وسا آواذ	نام مول زیا نہ از یریاذ	کام کہتا تھا تہتیار سے	کیا حقیقت سے کیا مجاز سے
شوق تھا اسکو رو دکش سے	شام ہوتا تھا صبح خوش سے	عشق فی دلبین اضطرابی کی	خانہ صبر کی خرابی کی
تہا فقیر کیا یہی ایک لوکا	دلکو کہتا تھا عشق سوا لکا		

عشاقِ تخلص اگلے زمانہ کے ہندو مشاعروں سے ایک صاحب کا ہے۔

سر سبز خط سی اور یوں صحن کا آخر خزانہ کچھ نہ اوکھا تھا

عشرتِ تخلص نہایت ہوشیار نگہ برہمن قنوجیہ سکھ میرٹھ نہایت اومین اوہون تی ذواک غزلین لکھی تھیں
اور حکیم غلام دلی قلع کے اصلاح لی تھی پشتہ امانت دیوانی وقانون گوئی نقشہ نویسی وغیرہ کی نوکریان کی ہر
مگر اب انگریزی دواون کی دوکان میرٹھ میں کہتے ہیں۔ یہ شہر اولنگا گلاب نگہ شتاق کے بھجیا تھا۔

ایک جو میں کشتی کے بہا سافر بی جانین غم کی جسم و پاؤں و قلوب

سختہ نختہ صبرج مومن لال لیل لال جو الارشاد کا بیتہ سکینہ سکینہ لوتہک ۔

اسو عاشقہ کو بچو کو کافی خون دل
و نہ تو منیکہ روز کو توڑ کھانا
اجایات سکو لیا بیسی ملا
دینو دینو سکو خضر کو کھانا

عوطی و تخلص اچہ بالکمرش اور حال معلوم نہوا ایک شامت اولکنا حضرت ظفر کی غزل پر دیکھنی میں کیا ہوتا ہے اور چند بند بھی

<p> جگر کو سینہ کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو کٹا کر گویا چھری گویا ناک کو خنجر کو پیکان کو ہلو کو ابر کو گل کو چین کو صحن کو تاج کو </p>	<p> جلا یا آب ہشی ضبط کر لی آہ نذران کو جگہ کس کس کو دل میں سے اتار دیا ہر جگہ ہی سے سنبھلا پھر کر کے </p>	<p> تمہاری عاشقی میں نفع سمجھو یا نقصان کو بہت حیران ہو ایک ہی خاندان میں کر لیا کوں سچ انہیں ہر آہ دل جوئی </p>
--	--	--

علم تخلص منشی چندی سہا مختلف لالہ ہٹا کر پشاد ساکن الہ آباد محو بند و سبت ضلع غازی پور کی ایک غار کشتہ دلو کو زندہ صاحب منتر نے میرے پاس بھیجتی اور سین سے بہت شرمینک ہوئے۔

اوس بادشہ شکی کیا واصل ہوئے	سلطان بھی مخاطب ہوئے	وہ بھی اس طرح عرض کیا کہ تم بھی ایک	ہر ایک کی نصیحتوں پر مبرا کرنا
-----------------------------	----------------------	-------------------------------------	--------------------------------

منہ سرخ آید وین چن بجای بکین تیر	آئی برنظم بھی کچھ ہم خفا سے	جان انکی بہت کی لیون پر	انکا مذکبہ گود سے نوحا سے
سجودہ تخلص لالہ جنتا رام تسمیری برادر اجدید رام تہڑت فیم دہلی شاگرد انعام اللہ خان یحقیق			
میر نایوت پر جلالت ہنر لوکھی بک	اکیر فحش کہ وہ مرکل بلنم چنگا	خراب بچکو نکر جان شا کہیکر	یرا کھی کسوسی کوی بیلہ کہیکر
عندلیب تخلص لالہ گویند شگہر دہلوی صنف فقہ عمہ عندلیب شاگرد امیر حیدر خان بیل بال فعل کلکتہ دین سے ہیں			
عوش سے فزین ملک شمس افلاک	اسطرق جاکر صلوہ اوکھا		
عیاش تخلص حبیب لی رام کایتہ یاشندہ دہلی شاگرد شاہ نصیر			
اجامہ ہاتھیل ریشہ نمی رنفل	انہیں بیان کو اینم خراپ چو		
عیاش تخلص رگنہ نارین مولف جنتان بہار شاگرد نواب عاشور علیخان بہادر			
کل میان بھر سوان کی نیکی کا	شنا تم ہر بھری جلی جانی کا		
عیش تخلص جلال پرتاد	بلد پولیس قرح آید ابن لالہ لکا پرشاد		
چوہ درہین بھر جی سکرچوہ انکر	بیکار دین جا لاکہ بن کیا انہیں تا	اکسی قمت کا خداجانی سنا چکا	ماہر آکھان نکوہمان سے
	سلسلہ کیو جانا لکا جو نین چا	ہتکڑی ہاتھ دین سے بالہ نین چو	
عیش تخلص ای عزت سنگہر دہلوی قوم کایتہ اول فخر خالصہ شیر لہ بادشاہ دہلی عین منشی اور بعدہ پروانہ نویس کچری کلکتہ دی ضلع دہلی میں ہے مراد حق خلق علوم ضروری سے آگاہ اور فتون بخوری میں صاحب سنگاہ قہ قاری میں اصلاح مولوی امام بخش مہسائی سے لی اور دو کلام شاہ ضحیر کو د کہا یا اگر قدر کی بعد ایک مسلمان عورت سے دل لگا کر نہر ہیک پویتی اور پھر نوکری ہی خاطر خواہ ملی آبکاری کی مجزی کرتے کرتے مر گئے یہ بند شعر اس کے ہیں			
حان دل پر مٹی شرم پر کار کا	دیکھ کر کئی کل چلتا ہوا چو بیار کا	بہو جیکہ کچھ بھی تہا زین شو چکا	ابھی گی کیا فاک ایک بار اونچی ہے
	نہو پست بلند ہر غافل تو انشی ہم	کہتے تھے کہ دین راہ ہوا اوچی	
عیش تخلص منشی بیارے لال سہارن پوری شاگرد معتم			
دیکھنی فین محی باد انشا د آیا	جاکھنی شکی میری بوجہ تو فرنا د آیا	میر جو ہا کہ ہوا میں مجھ خاقین	میر جی احسان مہار کچھ خوجو کار کا
کیو جان او ہلوہی بیار کا	کر جان جاکھانی مگر ماری تا	کہاں کہان میں کہنی کو	سنا کر میری کتاب دور کی لاقین
تو تم اس ہتوئی پر تو یہ ہو	ہنودہ دن کہیں نہ خلو ہو	لیکھی نہ جو نیم لفظ بہر بہرین	بھکسوں اور بھی ہے سنا زوہ قہی تہا
غافل تخلص راس سنگہر دہلوی ساہلی نین چکاتے			
وصف کرنا ہی اون لوکھا جب	غافل اسوقت لعل اوکھتا ہے		
ما قبل تخلص نچا و سنگاہ کہنے مراد آباد معتم اگر صاحب کیر تہے اور اگر وہی بہت ہو آدمیو نکوہنی فیض نچا تہا میان			

بہل و مشکل و میر تراب علی عادل انوکھی شاگردوں سے ہیں ایک یوان اور ایک فتویٰ ہر سوراوہ سی یادگار ہے۔

بیار عشق کی زد و طرب سے	مرجانی باجی کو بی بی نصیب سے	صاف کردار باجی مجھ کو ملو رکھو	اوشکا کھڑو نہ کو میری بھاری کھاتے
بجیسا کھڑو کو بی بی بل فاعاقل	کر میری خاص سے ہی بود فاعانی		

غالب تخلص لالہ خوشی رام دل ملشی کشی لال قوم ڈھونڈتے ہیں اجبار جلوہ طور میر شہر۔

آخون تصویر ہی میں جی تو کاش	حسرت دل غمخیز کی اپ بھرتی	طاہر کو بی بی ختم زد کی بھلی صفت	ہم گلشن سستی میں نیک شرارتے
یہی کوئی خوش کامی اندر تگر	جوب سے میر پاس بجزم سفر ہے	سودا ہنس کے قامت میں شرم کا	جلوہ ہے ہر کا جو ہر غما میں
ناصح بہار و غلط نصیحت کہتا	پر کیا کوں دل ہی پہنچ گیا میں		

غیاث تخلص منشی کنہیا لال ابن منشی مشتاق راے باشندہ ضلع بلند شہر۔

دیکھتی کیا آفت نمازہ سار میر	لات عشق و خون میں دیا ہوں
------------------------------	---------------------------

سرمیں تخلص لالہ تاج بہادر لکھنوی انکا ایک فارسی قطعہ تاریخ رانین قحط مطبوعہ ۱۹۲۳ء میں دیکھا گیا۔

غلام تخلص راجہ گوہال ناتھ خلیف مرزا راجہ ناتھ بہادر ورنہ تخلص جی شاہ عالم بادشاہ کی مقرب تھے بلواری رعایت اسے غلام تخلص کرتے تھے بڑے نامی اور خاندانی شخصیت میں ملی میں گذرے ہیں۔

جو ہمیشہ کہہ ہوں غلام خوش	از لید و اللہ تار و قیامت	خط و کہ نہ گوین آواز میں کا	مزدہ نوہن کی آفکات و
---------------------------	---------------------------	-----------------------------	----------------------

غما تخلص کنورامی پیارے لال خلیف راجہ بہادر سچہ این راجہ صاحب ام این راجہ بون چند بلوی کا پتہ سیکیند بلوہ عماد دوہم خاندان وہم ہر صورت جو لکھنوی کی ہیں اور شمر گوی کا سلیقہ خوب کہتی ہیں چنانچہ یہ مطلع اور نکات ہے

لکھا جو حال کر تھم پر آب کا | لکھا غنایا ہی کا غدا پر چلی گیا

نعم تخلص مہتاب سنگھ قوم کا رتہ شاگرد شاہ نصیر اول بادشاہی سرکار میں بجلالہ قلمی گری ملازم تھے پھر ترک و رکار کر کے لاہور میں گئے اور وہاں لکھا راجہ رنجیت سنگھ بہادر کی امیر و مہین سے کسی میر کی رفاقت کی اور وہیں ای ملک عدم ہوئے

حیات و ہستی کی نہیں دیر میں بوج	تھمیری ایک چمن بستان کو	انک لقمہ کی اچالہ لقمہ کو نظر	اتنا نہیں خوش تانا غریب کا
لیکھو دی میں سہی فی و در گز	وہ ہر ایک کو توئی سب کو سب کو	ناخن کی بی خاں و تباہی میں	جہی کل کو با عین سوز گاہ بود

حنیا بھجری نا اوجس ہی | ملکی سر کو بلبل نانا دمر گئی

عمد گین تخلص منشی پیارہی واس خلیف منشی کشن لال بن منشی خوشوقت راسی متوفی قوم تھری باشندہ ملی شاگرد مرزا قربان علی بیگ سالک جو بادریون کی مدرسہ اور شہری مکتب کی مدرسے اور اجستان ریلوی کے انجینئرنگ کی

پیتی کر کے اجنا نہ نشین ہیں منشی درگا پر شاہزادہ تخلص بندہ کو لکھا تھا کہ لکھن ان رفیع جوان خوش اندام اور عاشق مزاج اوایل میں ایک مدرسہ پار چلتے چلتے یہ شعر موزون کیا

دھونڈتی لامکا کو جاؤ ہیں	اس کا سے کہیں نے کو چ کیا
--------------------------	---------------------------

اس پر مبنی ترغیب دیکر شعر کو ہی پراعت کیا اپنی فضل الہی سے صاحب لوان ہو گئی ہیں ان صاحب سے اقم نے بھی دہلی میں حضرت نادر کے مکان پر رشتہ اور شا کیا ہے اور یہ شہادت کے ہیں۔

دل عاشق کا یہ سوید ہے	لیب جانا تپہ کام کیا تل کا	جسکی لوح فرار ہو لزان	وہی مدفن ہی تیری سہل کا
سجھ نہ سنا صبح ناواں کچھ نہ جوتے	چلی جو شمعیں ہم پر نور کر مکان تیا	بچے قسم نہ ہو جانے خاک ہم تک	بچھو شہ قویہ آسمان اپنا
غم اور آواز کو یہ کہاں نصیب	ہو لوں گم نہیں نہ بھی تہم زرا کا	اسی سبھا جو دم نہ پہنچی آئی توت	میں بچوں لسی اور شکست مر جاکا
وہ عیش غم کو یہ کہ جسکی نہیں دال	وہ رویاں بلا کہ نہیں جز قصا کا	بہر سیاہی سو انیغیا کو لستے	مجھیم جانکا آپ اچھا کیا علما
کیا خاک ہو گا دیدہ غمنا کا علما	کستے کیا زگن سہل کا علاج	میں ہوئی یسین گیس کا تری	بیا کر طرح کری بیا کا علاج
کس طرح چدن کی گام قد میں دکنو	ہوں نہ یہ بھلا دل پر اضطرار کا	کل اوس گم کی گناہ او تہا نو بدلتور	کہا تا ہو منہ کی کیوں لے نادرہ کا
بیابان ل غم تہا ہو جان بھول چکی	ایسی نکالنی کوی ازار کی طرح	ہماری جانکی بے بیہوشی	غدو ہو یا ہو یا آسمان ہو
ستارا سفد ہو یہ گر دون	قیامت ہو اگر یہ نوجوان ہو	سنی کا حال ل غم کی گم کو کر	جسے نادرہ او اتاک ہی گراں ہو

کاٹا ہی ایک پہاڑ تہا نظر کا | فرما دیجئے کون سے یہی کام ہے

قاریع تخلص کند سنگہ سکنہ دہلی شاگرد حاتم اخیر عمر میں مسلمان ہو گئی بریلی میں سے تھے صاحب لوان گزیرے ہیں دور ہی کہ یہ بھی چدن کی بھول چکی | تاکہ کچھ کہہ سکوں بلی کی کہات ہے | اجلا ہی ستیہ میں ل شمع ارسا ہے | بہا انھونی اشکو کا ارسا ہے

قاریع پندرہ سنی لال چند سال پہلے ریاست پٹیالہ واقع پنجاب میں طالب علم جماعت اول تھے بلکہ علمدار ہیں ہو گاوند لون کو کھوٹا جلاوا | نہیں پر مہربان ہر پیرت زما جلاوا | غزیرہ ہم بھلا دینا گیا لیا ساگر | غنیرت اگرچہ کیا کچھ نہ فم ان اپنا | جو دلیر نا تہا ہو تو اسین ہم ہم اپنا | یہی ہی کر زدل ہو سب بیا اپنا | عدم میں ہی خدا کا نو تو جو تہا | یہاں ہی ہے مقصود دیدار تہا اپنا

قاریع تخلص غنئی بختاورد سنگہ خلیف ہر مرد اس ہنوطن دہلی سرشتہ دار فوجدار سی فرج آباد۔

کون نہ ای فایز فوج کا شالوچ | وصل کا اوس لقا رات کو عید کیا | ہزار قامت رعنا کی پاشکل کو | لکریہ حال کہاں مہر جو تیار ہیں | رگینی سکنہ ہم صورت تہا دیکھ کر | حضرت نظارہ فی تصو کا نقیہ کیا | دیکھ لو ماحی نہا کیا مقبوضہ | بچی انھیں مبنی کر لیں غنئی شیکھ کیا

قاریع تخلص لجمی رام سکنہ دہلی شاگرد سودا۔

شترتہ جبکا کہتا کہان باقی ہے | انہوں نے ریفیتہ کیونکر کہ آج باقی ہے | کہا جو مبنی کی مین دل کو کھلا ہوا | نو شکی بولی ہی تہہ میں جان باقی ہے

قاریع تخلص نڈت دیان دان نام شمیری سکنہ اکبر آباد برکٹہ آخری میں مہاراجہ بلونت سنگہ نیارسی کی شاوہ میں جایا کرتے تھے اور شعر خوب کہتے تھے ادا بھلا ایک بہہ شہر سے جو مبنی درگا پر شاہ صاحب نادر سے ملا۔

وہ ہیں نبی جیتا با عین انجی غنیا | جو کوئی کہے غم نہ ہی ہر

قاریع کند لال لاہوری قوم بقال مقیم دہلی ملازم نواب صاحب خان شاگرد صابر علی صاحب مسلمان ہو گیا تہا دا

بعض نذرہ والے لکھتے ہیں کہ وہ قوم سے نکل رہا اور فدا ہی بیگم۔ سو انی او سکی بھور کیک لکھی ہے اور او سے مراد آباد میں وفات پائی اشعار اس کے ایسے ہیں۔

گرتی گرتی تو کوی اور فلک کے	چلجانی فرشتوں میں خلیو ملک کے	بعد نیکی پریشنا ہوتی خاک کے	ساتھ پر تکی ہی سرگوشی فلک کے
آوارہ میر گشتہ زیوارہ در کے	سایہ طح ہم نہ او ہر گز او کے	آتش نہیں ہیں گز زمین کے	موتی ہیں آباد میں سر کے
اڑ کی تیغ سے تری سوئی در کے	تیرا ہی اہو منہ یہ سپر کو در کے	جنم برآپ ہے اور تسبیح چلنے کے	کیا قیامت کے کیرتا میں چلنے کے
	یہ سو نہیں بلعینت ہے آہ کوئی	نرسن ہیں کتا چوین آہ کوئی	

قدوسی لالہ سیوکام وکیل عدالت دیوانی شہر سیوکام آباد پٹنہ۔

جیکو چین ہو وہی آلم بادل | لہر کس میں پر کوئی لگا کر دل | اور گردانی دو پٹھی اچھی آگ | ایک دن نوکشت تیرا زبان بھر |

قزاقی شخص پریم شوبیرہ راجہ جگل کشور یاد پوروش دہلی کہ احوال او کا سچا تو ہیں اور وہ ترک علق کر کے اٹھرا عالم میں | ہو تو کچھیں گلابی روتی روتی | گلابی کی نیک بختی شکل افسوس |

قرن شخص چوہے بدری داس خلف چوہے کچ لال شاگرد اندر من فقر۔

گوشت گیری زبان میں نام کیا | باعث شہرت عالم ہو غفار کو |

فرحت شخص نین پرشاد قوم کا تہہ سکنہ دہلی خلف گویند پرشاد میرہ راجہ کنول میں بہادر شاگرد قطب الدین شیر بعض شاگرد مومن تہا لے ہیں۔

بارہ تارہ لطف و صحرانورد ہو گیا | پیر پڑا ہو گیا نو وین چننا خاک | پارہ جتک حج اب خط آئے | اور دو چار خط لکھو۔ یہ سلطی

فرحت شخص لالہ نینا تندر وکیل عدالت منصفی الہ آباد۔

پہو لہی لالہ کشن سینہ میں آتہ | افسوس میں میں بار میں صید میں ہیں |

فرحت شخص نینٹ کداز ناتہ عرف کا اتن پرشاد و لہستی رام دہنی باشندہ لکھنؤ شاگرد امانت۔

یوں قاصد کچھ کیا ہو چکی | اس کل کو خط میں پریم اور شیکہ | کب کہیں میں گئے اور نہ کبھی | ہم ہیں چوچر میں بد کہنا ناتہ |

فرحت تخلص لالہ کنوچند سکنہ متہرا ستا گرومنشی ہر گوبیند خورم تخلص -

جواو سکھ ماتہ ستر خفا بچہ تاپا لگا تولا لگا تولا لگا تولا لگا تولا

فرحت تخلص منشی شکر دیال قوم کایتہ سکینہ سکنہ لکھنوی یہی ہندو منین بڑی شاعر شیرین زبان ہیں اور کئی عمدہ عمدہ کتابیں تصنیف کر چکے ہیں ان کی نظم میں ایک لطف خاص ہے اس میں فصاحت اور بلاغت دو لوموجود ہیں اور متنازع بدائع تریدیر ان لفظوں کی حتی اور قافیوں کی درستی جواو کی اشعار میں نہ کھی جاتی ہے اس کی تعریف کہتے ہیں تہیں ان کی گویا سخن کا ایک دریا جوش مار رہا ہے اس سے جو موج اوٹھتی ہے وہ معانی کے شاہور موتیوں کا مہرہ برسا جاتی ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ کلام مختصر اور مطاب سے پڑے مضمون عالی اور خیالی باز کہ بندش چہت ردیف و قافیہ سے درست و فصول و زوایہ و خالی ہے ان سب خوبیوں پر فائق جو ایک نئی اور نئی تصنیفات میں ہے وہ یہ ہے کہ بہت بڑا حصہ ان کی کلام کا مذہبی حقائق پر مبنی ہی اور انسانی اہل عالم کو طرح طرح کے فیض و قافیہ پہنچتے ہیں اور اسی سبب سے جو ذیل کتابیں ان کی مقبول طالیح حاصل عام ہو گئی ہیں ۱۔ راماین منظوم ۲۔ پریم ساگر منظوم ۳۔ جانی تہج منظوم ۴۔ شیو پراں منظوم ۵۔ ادبیت راماین ۶۔ گیش پراں گوری شکل ۷۔ سکنہ چالیسی ۸۔ پدم پراں ۹۔ ششوی سہن نام ۱۰۔ اس پوتی میں یہ لطف ہی کہ کہ ہزار نام ضبط ہیں اور صرف ناموں کے ہی شعروں میں ہیں براب بیت باز ایہ موزونی شعر کی عوض سے ایک لفظ ہی نہیں اگر موزون کر کے پڑھو تو نظم سے ورنہ معلوم ہوتا ہے کہ شریعہ جب کہ اندہ نمونہ سے معلوم ہوگا غرض یہ حضرت بڑی صاحب تعیف اور اپنے وقت کے استاد ہیں ان کے باب اے قصیدہ ہو کلام ضلع میں پوری کی قانون گو ہے ان کے دادا غشی جہانگیر نے فرخ آباد میں بود و یا ش اختیار کی اور ان کی باب غشی برون چند ملت العمر لکھنوکے نوابوں اور رئیسوں کی سرکار میں عہدہ ۶۷ جلیلہ پر فروز ہے انہوں نے لکھنوی میں ہوش سہالا اور اس وقت تک ۲۴ سال کی عمر سے لکھنوی میں مقیم ہیں اور مطبع امریکن میں لکھنوی میں بعدہ منصری مطبع سنگی عہدہ دراز سے نوکرین اردو فارسی انگریزی و ہندی وغیرہ واقفیت ہے شعر و سخن میں دو تین اوستا و س کے نام نہ ہندی کلام انکا مثل چہ تھری ہوئی دہر پڑے وغیرہ مشہور ہے جہا پچھ کتاب فتمہ و لکش حصہ اول و دوم میں جو کہ کلام شعرا کا مجموعہ ہے بہت کچھ چھپا ہے اکثر ان کی چھپو نہیں نہ منتخب ہے کہ ایک تترہ فارسی اور ایک اردو اور ایک انگریزی ایک ہر شاہ ہے اور باوجود مختلف زبانوں کی گانی میں پوری اور صحیح اور تری ہیں ان کی ہر ایک کتاب کا ایک ایک مطلع ذیل میں لکھا جاتا ہے جو مثل صنعت یا علی الاستعلا الخ کتابت کتابت

مطلع راماین -	زبان پر ہر نفس ہرام کا نام	منور امنور امونورام	مطلع ادبیت راماین
نثار بہ گویا بارخ سخن ہے	ریاض شامی بن آریچ	شیو پراں -	ہر ایک مہینم آدم مہا دیو
کہیں سم دست بتیم مہا دیو	مطلع پریم ساگر -	ہرمی ہر ویش سوشا قلم	نئی گل کہلا دیہلہ و میدم
مطلع جانی تہج -	طریق حمد میں ہو لیکر	کرستیا رام سہی جان کی خیر	مطلع گیش پراں -

بشائے تمہ زبان سوسنگلے مطلع گوری سنگل رام چند رام رام سے ہو اسے دل یاد ہو گونی میں مطلع سکت چالیسی مد کی بر محل دیکھنے لگی جو دونین بگیت غنیمت گواہی گویا نیکے دلین ہر وقت عادت و جو ہو کر عیان مردم نہاں ال غور مرد ہو	ہر ہر لب لیس جانو نکلے دور سے سہا دل میں سکل آرام رام رام سے ہو مطلع لشنو سہنہ نام نیشکارو سکھو جس سے ہو چلے نفس سی نفس سی نفس سی سما الغرض ہر نگاہ میں نکلیں صد میں آقا یاد ہو تو نکلے ہو اہل کربہ میں بھی کہیں کہیں ہو	ہر ہر منجہ یاد ہر حس ہو ہو اوگک نشو امی دل میں مطلع پدم پریان اوگک نشو الش اتاد یو بی قتل سمکاران جو ہو در ہو نوشی فیدین بیا اورا ویدلانی نفس سی نفس سی نفس سی نظر میں بیکتا زبانیں گھلو ہو کر خیار معصیت گرد خطا ہو کر غم	نیشو نیکو کا نقش فی الحجر ہو مطلع رکمنی سنگل اوگک نشو بشتا تو منہ کہہ سہریاگ مہما تا مہا دیو مچار بیل لاجی کا نیکام رحم تو نہ بدین طاقت نوا نایا نالو بستی نازگی ہو کر غنیمت گلین ہو کر نفس سی نفس سی نفس سی تہدیح ہو تہدیح ہو تہدیح ہو
---	--	--	---

نفس سی نفس سی نفس سی

یہ چند شعرا مین کے داستان شکست کمان سے ہیں -

فریب فوس ہو پچی جب ہر رام ہوا آثار محشر مچ گیا شور بدن میں دیوتا پہولی جزو گل یہ راہ جلیساں حسب آیتن میسنے نے یہ زبور پر جہلا کی ہوئی شاوان دل تاشا دہو	قدم سی دامن غیر الیا ہتام چپے کو تو مین مرغ و ماہی کو تو کی اوج فلک سے یارش گل جناب جا کی محفل میں آیتن ہوئی ہو تو مین موتیا کی مچا شور مبارک یاد ہر سو	دھنک کو توڑ کہیں کازین پر پزندگی اوڑی ماہو کی توڑے پہل جنک سینا ہو تین شاد لیاں تو ہو وہی زمینت بر جناب ام کے پاس کافی الحال سپہ دار دن فی جہ یکا عالم	اندھیر چا گیا سوس برین پر یکایک چوٹا لٹھی دریا کو سونے خوشی سی خازن خاطر تھا آباد یسا عطر و گلاب مشک عطر پتہادی ہو لکھو تو کی جہاں خران آسپس گرنی رم
--	--	---	---

تغلیات فحرت

شاہو آب ذکر عاشق ناتا کرڈیز اوترا تی میں بیان مٹاؤ کی تہو ہنیں خوشی عاشق سے اپو نکلے کر کر نو چکر توڑ کر بانڈہ فحرت ہر جہت کے ہوئے کیا قیمت نہ خوشی شیریں کیہ کا کرڈیز زلف لپ پہرین چہرین کیہ ہو	خراں فتنہ جہر ہوئی ہو لکھو کرڈیز ہنیں معلوم جادو کرڈیز اوترا تی میں مچن باغ کو تم دشت کو آباد کرڈیز وہ مرغان جنگ کو توڑا کرڈیز چاشنی کو کرڈیز کو کرڈیز میر کو کرڈیز کو کرڈیز سو کرڈیز کو کرڈیز کو کرڈیز	خوس گل کی مہراج ہو کرڈیز دہو پو کرڈیز بلو ام کرڈیز جو لکھتا ہوں میں صفحہ جانا گل کرڈیز قصہ ہجرتان ہو شہین لونی ہو سلسیل ہر یک کی پوچھو تہ جہر زرد قلک خالص ایسی معلوم راڈ لکھی کیکو ہو کرڈیز کان	کر مرغان چہر شور میا کیا دکتی ہیں یہ ہنچتی کا دعو کو یاد کرڈیز نوا ہو کی عین ہو لونی ہو کرڈیز تہا م صط کو کرڈیز کو کرڈیز ماہرینہ ہو کرڈیز کو کرڈیز کرڈیز کو کرڈیز کو کرڈیز خراں امیا کو کرڈیز کو کرڈیز
--	---	--	--

کون بجان مرا حال برہم ہے	جان جو بھی تو تری کا کل زخم ہے	حل کسی نہ ہو قید پیچیدہ لغت	اس کے کوچہ کے نونقطہ سمجھے
وخل کینہ ناموس غل غل کا ہو	راز محرم کا ہمارا دل محرم ہے	تراختی کہی نہ کش جہل جنو	سینہ خط کو جو نگار کا ہر دم ہے
ہوگی اک ان گندم سو خرابی کیا	ہاں پہلی سونہ بہ حضرت آدم ہے	سنگ سو کا بول بہ گمان آو	رخ کو عبیدہ بن یاکوز مر ہے

فروغ تخلص نڈت دیہی پر شاہ ولد ہا کر شاہ قوم کشمیری باشندہ لکھنؤ شاگرد امانت۔

کرید عاتق شوقی چکاو ہا کا	سوز سے میری آہ کا وجد آہ ہے	لہا ہوا کی خون رافوں انداز	دکھلا دیا خدایت نگیلان کی ہاتھ
	مہندی چو لہو کی سوئی ہو گئی	اسی سخن عجب نری کہیا ہاتھ	

فروغ تخلص نند کشور لال کایتہ سری با ست ساکن قدیم ریاست بلرام پور خاص مدرس انگریزی وارد مدرسہ بلرام پور شاگرد سید قاسم عوف میرن تخلص نامی مصنف کتاب گلشن فیض حسین سوانح عمری راجہ بھوجی از وی کتاب بھوج پریڈ سار کے لکھے ہیں اور اوسین سے پہچند شعر بطور نمونہ بغور دست تذکرہ کے لکھے گئے یہ کتاب ۹۹ اشعار حسین بنی اوچری ہے

اگر چلتے تو ہے قطرہ آب	چسے فی القودہ جو ہا نیاب	اگر تین گروہی قطرہ کنول پر	نما بان آب ہو وہ مثل گوہر
اگر طین صندین جاوہ آب	بنی شبہ وہ لولوی خوش	دی پانی ہی از دو حقیقت	جلد ہی ہر جگہ تاخیر محبت

فروغ تخلص صاحبی ایجنہانی ولد سندھ راے قوم کایتہ لکھنوی شاگرد میر محمدی سوز۔

نم جب سو ہا ہی بادل کا	کوی نہیں نگار دل کا	چین باوہ پرن دل بتیاب	گوشہ مقہمیں آغوش مادر ہو گیا
------------------------	---------------------	-----------------------	------------------------------

فیض تخلص نڈت سکھن لال خلف نیچے لال فرح آبادی شاگرد امداد حسین صغیر تخلص۔

بھونہ یار عاشق زلف و ہنوا	اونیا مل بر لب و کجاو خدا ہے
---------------------------	------------------------------

فیض تخلص بچو لال سکھ بلرام پور علاقہ اودہ اکی ایک تقریباً سا گلشن فیض مصنف تذکرہ لال فروغ میں دیکھی گئی اس کے سول اور کچھ کلام اول کا مجموعہ ہوا۔

قضا تخلص منشی گوید پر شاہ لکھنوی گلزار فیض و عرو من قضا و بوستان اردو نظم و شیرین حور و انکی لقیقت سے ہیں بڑی نامی شعرا لکھنؤ سے ہیں اور انکی کلام سے سخن کی کسمپاسان سے اور مضامین اکثر تہی اور نگین بدست ہیں

ضعت زور کبیر کا جلنے نیا	جوش و خروش کچھ ارمان نکلتے نیا	اوپر چوڑا ہوا ہو کر خیر ہوئی	ناز کی فی اوہنیں کام ہر حلقہ نیا
وہ وصل وہ گل چکی ہا لیکر	دہن تنگ کچھ نہ سو نکلتے نیا	بڑی کو ہی اہلست ہو چھوٹے	بانو پرکھنی نہ انہی نکلتے نیا
نکا اشعار اعتبار ہم ہر کو آجا	اس قدر لطیف کی ہی نزل نے نیا	شوق و کھون جوم آو گئے ہو	اگر تہہ شاہ گل بنی شاخ سنکے
اسی شمع جوش عشق میں سر صیغہ	اگہی نہیں ہر شے کچھ نہ نکلتے	زنا زلف کا پائین کہیں تپا	اسلام شہ پرستی میں ہر سر پر نیا
ہمیاں بچکانہ اکبارہ ہوا	بلوہم ہر شے ہی بہت سہاں نکلتے	چشم مست نارا اگر کبہ کی کہی	تقریب قدم شبنم اوہنیں ہر سر نیا
گر بون کو ایک نویدنگی تہا	چو لکھا ایک زورہ دیوانہ نکلتے	سجھو پر بیان ادا کہیں مجاں نیا	دوست بر نیری نظر آری ہر سر نیا

میری زیادتری کا نام لکھو لکھو	میں نے بانی گوشت مقرر کیوں	سب لوٹا کئی سینہ پر کیوں	ابھی اچھی بنا یا کئی شے کیوں
کہہ دیا ایسا نال او قبا کی	دوسرے جیسے کیوں برا کیوں	جہوتی میں جو رہا تندرست کیوں	بشم سگونی کیا کرتے ہیں کیوں
ظالمیہ تہی طائے کو خوف فر			
مثلاً معنی کی کوئی شے نہ کیوں			
غیر از حسنہ کے حمد سے یہ کتاب شکر ہے میری میں نصیحت ہوئی ہے			
بنا کر کیا کیا فرینش	محشائی لعل عقل و عیش	لکھا دیسا لہجہ لوح چین کو	ہنیں ہی فہم کا لکھتے ہیں کو
فقیر منشی کو لاپر شاد خوش نویس۔			
انہوش زہری و حق زہ کی فہمی			
جیسے در ساقی کو تر و یکھا			
فقیر تخلص منشی اندر من۔			
فگار تخلص بندت دیانت نہ کہ جو شہ ادب میں سنت کشر لایم پورا دو کہ جسے کلام اول کا بہت دلیرا و دلچسپ ہے			
دنرات گفتگو ہے شراب کبابی	کیا موندہ لگوں نے یاد کی صورت	دینا کو لہر ہر ہوی عشق یاد سے	باقی جگہ بہ بہنیں غدا کو آنکی
کیونکر نہ دماغ عوش پہ ہو	خوشیداری اول کا شتری ہے	دیکھتی ہیں نقد جان ہزاروں	وہیت ہی غصہ کی ترشی ہے
آنا جو بہنیں دل سے منظور	صندل کو گہا خا پس ہے	ساقی ہی کے عاشق ہیں کچھ	ہم لوتی ہیں ہر ہر ہر ہر
جیت گیا ہے وہ مصحف خچوم لیا	پاس سے ملت کا یہ معنی ہیں کے	عالم کو ہتھار کر چر لوت سے روشن	تم روز کی خوشیہ ہونام خوش کے
لغز بنی کچھ کو ہر معانی بد کی ہے			
جاسم بنی ہنیں سے تنگی ہن کی ہے			
فہیم تخلص بندت سدر لال ولید بندت پوری تاہتہ ممکنہ لکھو معیم کا پور شاگرد اسمعیل حسین میر۔			
حد من کا پاد کو کوں ہی بار بار	ہی بارے جس کے نے ایر بہار	خوشیہ زلف ہو کی راج نیم میں	حسن چین میں کی ہوئی شکبار
میر خیر تو دسی جو شے کی غصہ کیا	شاد سو دس کی سحر تا زلف	سینل کا پورہ ہر ہر ہر ہر	رخسار پورہ زلف کت سکار
نرکس کیوں لایا میں کئی کو گل	تجلی صاف شمع گل نظر	دوڑی ہوئی ہی نظر لایا میں	بالکل ہی ہر سوچ شیم بہار
شکوہ ہر کس کی کوئی غمنی	حسن چین ہو گئی شام بہار	شاد بیاں یک رنگ سید و آہنم	قسمت کو کر پور جو مستعار
بالوین خط جو گودہن لکھا نظر			
دکھلا کلی سوا و عدم بار بار			
فیض تخلص بندت کر باکشن کشمیری سوز و نان لکھتے ہیں۔			
لوتی جو میں تنہا سے بے لک			
وہ کتا میر کے کو جو قاتل ناکر			
قدیر منشی براتی لال باشندہ لکھنؤ اور حال معلوم بہنیں مگر شعر خوب مزید لکھتے ہیں۔			
جلدی لحد میں چور کے چور	اچھا کوں میں لکھا کاوان	ایدا غدا کی ہے ہر زمان	ایا نظر میں نے آسان
اسکی وار میں میں جا ونگا	دور کا ناؤ لکھا میروان	سو جان چیتا میں گ کی کوئی	لے اگر ہا کی کہیں تنہا

سنگی و تھک کے جو پٹیا اپنے گھر غفلت بچا سکی مچھی نڈا و خوش شاید قرآن چن گئی اگلی بہار ویداد و حق زر کو کی جلد چٹا قطرہ پینے کو تری چین چین پر کعبہ ہر جہاں نہ خال نہ خالی لون مول شکر و یک کے ہفت ہجری	جگر کی کوئی ہو گیا ہر مکان ادھنی نڈا لگا کر نہ خوا گئے آہا و بانہ بانہ نظر بانہاں کرتی پڑی تھکت پھر خان تار کو کہا ہر باہر خط کہ نشان جلی سین تہے جنت آسمان یوسف گراں باز ہدی گراں	پوسے جو باغینہ ہو گئی تھا دو لین ہر دوشل خیمہ کے دو آہ کیف تشریف تری ابرو کا بل کلب بندہ من سے لکھ کر ہوئے سیہا فلک کو جہ قافلہ پر مالو گایا لوسہ کہ نہ نائین کا لیتا یانہ جہا تدریج کو شکستہ چو دل	پہلو نکا توڑنا پہلا باغیان اور جا بگا فلک یہ لیکر ہو جگ کمزور اگر نظر آئی کمان مجھے پیسا و ہوں ملالہجی اندر انکون دریا خون میں شوق آسمان او کو دھننی دیازیان مجھے کنج قص سے تنگ آئیان مجھے
کیا شمع کہ بنو جگ کہہا سچی	ملتا ہنہن جہا مین کوئی فدا		

چو تو کسے ہی نہ دانی تگر گیسو سوی موتی کی گرجا مین گندہ جیو باز گیسو نکالی تو ماشا کیا ہے	دیکھتی کہتی ہر جہا مین از در گیسو کار الماس کرین صورت شمر گیسو کھیلے ہن میر سینہ یہ جگر گیسو	نام کو بال ہن پر گیسو یان بڑا دیتا پھر تہہ گیسو	چو جی لپہ پری تو دیا لوسہ بال تو میر جی پڑ جاؤ نکا سو جا
---	--	--	---

قیصر تخلص گوری شکرین من بہا و لال کا یہ دہلوی شاگرد مثنوی کنوسین عزیز چو ڈوہائی تہا راجل مشتاق کے ہن۔	ایک و دلی زندگی کے لئے	کیون کسینی پہلا بڑائی کی
---	------------------------	--------------------------

قیصر تخلص اے سری کرشن چند مالک مطیع قیصر المطالع لکھتو۔

یاد دنی مجھ کو صحت خواہا نکا نیکو شکر کل بوہتا بیٹیا یا بچہ نکا	شاخو انکی فصاحت و بلاغت تھکتو رقت لکھتی تھی حق پرستی تھی	دہشت تہا با کثر تم شہید و فرار نہا کر دے کر جوید لکرتے جاتھو	خدا کا شکر وہ شہادت دے جاتھو قیصر کو طبعیت میں بت دے جاتھو
--	---	---	---

کامل تخلص ہند تہا کر اس تسمیری وکیل عدالت۔
--

پلٹ کر جو دیکھا سہراہ اوستے	لگا تیرا کیا ز گشتی جگر پر
-----------------------------	----------------------------

کامل تخلص لالہ منو لال خلف سادہ و رام وکیل شاگرد یوان یا کرشن صاحب یحان قدیم یا شندہ لکھتو۔

اینگی کوئی بلا عالم بیدری میں بڑی خوشی ہے رتو عاص نکا کسی لٹکا لیا پیرتا و ہم	آئی ہن پیش نظر خواہین گیسو خشک تہا ہی عبت دہو ہن گیسو بال کہہ ہن پریشان ہر کو گیسو	گجست گل سے پریشان ملے اپنا کوئی بگڑے تہرین و اسطیکہ طلب یون بانی تو نائین گیسو کہتا	کہو لکے باغین لکے بچہ گیسو مٹو تم شوق سے ایجان گیسو تیر گیسو کہاد کوئی تہر گیسو
---	--	---	---

کاسٹی تخلص لالہ کاشی پرشاد اہلہ کلیات کلکری اہلی ایک تھول لالہ یو کی نندن صاحب ہنر نے بھیجی تھی اس کے پانچار بھین جاکر کہو کسے بھلا لکے	ہنیں مکن اوس پر لکھتی ہوگا خبر جانا ہی کل جانے کا قیام لکے	ابھی طرح وقت میں قہرنا ہوگا	
--	---	-----------------------------	--

کشتہ تخلص جگت نرائن کشمیری دہلوی مقیم لاہور کچھ عرصہ اونسے انتقال کو ہوا۔		
ہم قتل بہ قاتل مگر کسی کیونکر	وہ ڈھونڈتا ہو خود اپنی مگر کونڈ	ہمارا گن جن ہر مریع گریل
حضور یاد شیعہ غمزدہ و غمزدہ	ہمارا واسطے گریختہ و اندک کرین	یقین ہے کہ ہائی غمزدہ سے ہو
کشن تخلص بابو کشن چندر گہر لعل اسد راجہ تیکشن بہادر یا شندہ کلکتہ۔		
کنور تخلص راجہ روپ کشن بہادر ولد راجہ راج کشن بہادر رئیس کلکتہ صاحب یوان ہیں۔	صدا اپنے گوہر کو بیا آب کچھ	یہ ندان ستھادی دین ہر جی دیکھ
شید ہونق میں سدا دل شہر شاد بکا	قالبتی ہی یاد میں ہی جہا بکا	نہ لوجہ گلد رچی جو بچہ پیر کرا بکا
کنور تخلص کنور جگر دینی سنگھ یا شندہ اکر آباد ولد راجہ بہکوان سنگھ راجہ تخلص۔		
زیادہ ہی کرتی ہنیں ہم جو بکا	خانہ میں کچھ نہیں سکتی میں بکا	برو پونہ مطلب ہے نہ کچھ جو جہا بکا
کوکب تخلص اے سکندر اے سکندر آباد گرو فیض۔		
گرو اب تخلص رام چرن اور حال معلوم نہیں۔		
بہا گلبا بلبل گلشن و بہار اعجاز	گلست بہر ہی کہیں تہا اعجاز	گل رعنا کی طرح کو بہن سہج و
ہنکے دہ شمع یہ کہتا ہو کہ نہ نہ	کہی ہو کہتے جو تہا ہو نہ دیار اعجاز	دستر حسن تہا جانیم کہل گئے
گلزار تخلص لالہ جگتا بہتہ۔		
گلچین تخلص منشی لعل چند قوم کا تہ ماہر آل نیپالیہ سکنتہ جو دہ پور جو شہر شہرہ دار حکمہ شہرہ اصل لعل غیر		
ریاست جو دہ پور ہے اور ابھی دو سال قبل ادھتوں نے انتقال کیا ہے بہت لایق اور با علم آدمی اپنے خاندان میں بہت		
اونکا خاندان اس ریاست میں نشیون کا خاندان شہر ہے کیونکہ منشی گری کا ہند قریب عرصہ دو سو سال سے اون کے		
خاندان میں چلا آتا ہے اور چالیس پچاس برس پہلے صرف ایک ہی خاندان مقام ریاست مارواڑ میں فارسی خوان شہور تھا اس		
خاندان میں بڑے بڑے لایق آدمی ہوئے ہیں چنانچہ منشی جتی لال اور پیر لال کو تو میں نے بھی دیکھا، افسوس کہ جتی لال کا		
تو سال گذشتہ میں انتقال ہو گیا وہ بڑے پابند اپنے دہرم کرم کے تھے اور دن رات میں دو تین پہر سے یاد دہرم تک		
پوچھا کیا کرتے تھے اونکا ادب اس راجکے تمام بڑے آدمی کرتے تھے اور ان کے صلاح کو مانتے تھے اور منشی پیر لال بہت		
دونوں تک محکمہ ریڈنٹی راجو تانہ میں ریاست کی طرف سے وکیل سے ہیں اور اب محکمہ لوانی سوان کے حاکم ہیں بہت		
باخلق اور ملتار آدمی ہیں منشی لال چند ان کے چچا زاد بھائیوں میں ہیں تھے اکثر میری تعلیمات کو پسند کیا کرتے تھے گزشتہ		

میں ادھون کے کہی اپنے شاعر ہونیکا اظہار نکیا بعد مرین کے معلوم ہوا کہ وہ شہر ہی کہتے تھے مگر اس وقت کوئی کلام لکھا
ہو نہیں ملا تباچار تو تاریخ ادھون نے واسوخت شہیم کی لکھی تھی ادسکی یہاں نقل کرنے پر ہی کفایت کی گئی اور وہ
یہ ہے اور اس سے ادسکی خوش فکری اور نازک خیالی ظاہر ہے۔

داسوخت شہیم نے جو لکھا	بے ریب یہ قابل شہ ہے	کیونکر نہ کیا ب مزع دل ہو	پرسوز و گداز ما جا ہے
صنعت سی نہیں ہے حرف خالی	افزون کلام سب پر ہے	ہو کیوں نہ چمکے ہوا اثر تاریخ	کیا پہول یہاں دین کہلا ہے
	نصیف کا حال جی لگا کر	کہدو کہ یہ پانچ پرفضا ہے	

گلزار تخلص لار جگن ناتھ شاگرد خیراتی لال شگفتہ سولدوسکن لکھنؤ۔

ایک لکھی انکار ہا تو خوف	ہوے لیلو لکھنؤ خستہ گریو	دوستانی اسکی تھی کہن جو شکست	اپنی دامن کشاں لگی گوہر گریو
	اکائین حال دل رازنا دیوین	ہو گئی شاعر خستہ بن چکر گریو	

گلشن رائے تخلص باسم خود سپر شہادت آف و جس تحصیل حصا خاص ضلع پنجاب کی ایک چوٹی سی کتاب
موسوم پہگل باغ مطبوعہ ۱۳۲۴ء راہی میچند صاحب بق اکثر اسٹنٹ کشتہ بریاد ضلع حصا راج اسمال کار کوٹ ضلع جمیر
کی تخریفات میں دستیاب ہوئی تھی ادسین سے یہ ایک بندہ لکھنؤ ہو کر فہمید ہوا۔

گر گلاب ہونہ کاؤ کی دیکھ کر	ادسکی دامن کوڈو گوہر ہو لکھنؤ	پہر چوہا چٹا سودیون کی لکھی	ادسکی پنجائیش ایک عالم لال
	انجشن خود و کرم کاؤڈو کیا چلا	مہم ناقص عین فانی تو ادسکی غرض	

گلشن تخلص سے ہیراج نمبرہ راجہ تعلیمی بخشی فوج سلطانی لکھنؤ۔

بچو دین یہ عجب لطف ملاؤ لو	جو تری مست ہونے دیکھو		
----------------------------	-----------------------	--	--

گنیشی لال قوم ڈھونڈر ولد رام کشن سکندر ریواڑی شہیم مطبع قایب عالم تاب۔ ادھون نے ایک کتاب عین کلچر
نام شہاد میں بنائی ہے جس میں ہندو و مسلمان بادشاہوں کی تاریخ لکھ کر قوم ڈھونڈر کو برہمن نایت کیا ہے شہر
ادسکا اوسین سے یہ یادگار لکھا گیا۔

ایک لکھنؤ سر آخواری خیال	پہول اسپر زامی گنیشی لال		
--------------------------	--------------------------	--	--

گنیشی لال قوم ڈھونڈر شہیم اخبار جلوہ طور سیر پٹہ پٹیل بند شہر میں انکا مطبع تھا۔

سینکھ عین جتنے کسی لکھا ہے	یہی چہ پٹا پٹی بسا تو جی چوڑا	بزم میں طرح چکائند ہوسا کر	چنگ چننگ جہ فادو کو تاج
ستر اہت میں لکھا ہے فادو	سلسلہ خوں چہ پٹا پٹی چوڑا	چہ پٹا پٹی لکھی لال و چہ پٹا	کوہان چو پٹا پٹی شہیم اخبار

لکھنؤ کا تخلص لکھا پر شادین گنیشی لال شہری شہیم لاہور سا گرد شہر۔

لی بوسہ جی زندہ جاوید ہو جاو	لجبا نا لکھی شہیم تہو لکھی		
------------------------------	----------------------------	--	--

گوہر تخلص نذرت پر ہوتی تا بہتہ ایک غزل انکی محلدستہ شعر آ میر پٹھان میں دیکھی تھی اوسمین سے یہ شعر منتخب ہوا		
محراب بیتا بروں کہتا ہوں کعبہ کہہ سوز قیل عالم تمام شب		
گوہر تخلص منشی لال بدایونی یہ تاریخ تصنیف منقوی قیاد دیوی پر شاہ سحر کی اذکی نقیض سے ہے		
یا لعل لعلی مغا کہتا ہے گوہر مرغوش ل سے سال بھری		
گوہر تخلص منشی موتی اصل قوم کہتری شاگرد ہوا ہر سنگہ جو ہر شخص لایق خوش فکری فصیح البیان ہے ادھون نے ایک		
سکس کیسے فارسی شعر پر اولٹ کر اوسی کی ردین کہا ہے اوسمین سے ایک بند بغیرورت تذکرہ لکھا ہوا ہے		
محض بے تہذیب ہے اہل کین	دشمن دنیا ہل دنیا خصم دین	سب لعنت ہو کہی خود لعین
اہل دنیا کہہ دین چہ مہین	لعنت اللہ علیہم اجمعین	شعر کسا و شامیتی کہین
گوہر یار تخلص منشی رام سیوک میر منشی القام کہشتری ملک مانی حیدر آباد کن شعرا رو و فارسی کہتے ہیں -		
بہت دیکھنی اولکھانوں کی	تہا کشتہ بیلہ کی کشتی پہا	
لالہ تخلص لالہ ہوانی پر شاہ دیا شنہ دہلی داو سخن کی مذمت میں کہتے ہیں -		
شیرینی کا لیکھ نہیں کہہ لیں ہر	طرز یہ سطر ہی بس کو لہر گیا	اوپر نہ چرتی میں شاعر کو لہر گیا
جنگلو میں شہر کا دھواں ہے خدا	دشت و طریقی ہو دانی ہو گیا	ہو نہ و سودا ہو تو قصہ سنگام
وصل اس گل مرگ جیسے ہو گیا	میں شہر ہی ہوں کہتا ہے ہو گیا	آجکل اچھی کی کس کو تبا ہو گیا
جس دہلی لکھنؤ و طریقی ہو گیا	تیب ہی ہو لیا بیانی ہو گیا	جنہ و تبا ہی ہو گیا ہو گیا
لالہ تخلص منشی انندی پر شاہ حیدر آبادی شاگرد فیض یہ شعرا و نکاتہ کرہ فاء رالا ذکر منشی مرگ پر شاہ صاحب سولیا گیا		
جان ہر شہر کی کوہم کو کہہ	یامی نقیض ہی فرماو کی	
لایق تخلص لالہ رام پر شاہ دیا کن مہترا		
بیمچی فرج کو تیا دانی لایق	معاذ اللہ پر میں کی ہو دجفا	
لطیف تخلص لالہ شیو سہاے خلف دیوی پر شاہ دیا شنہ فرح آباد -		
دیوہ غنچ ہرینتیا کیسا کیسا	انام کی بات کسا احو شوہو	
لطیف تخلص دولت سنگہ قوم کہتری شاگرد شاہ نصیر شعر گوئی میں قدیم مشاق تھے عرصہ فریب چارسویں		
کے ہوا کہ دار فانی سے رحلت کر گئے یہ شعرا و نکاتہ -		
کوئی کہتا تھا قصہ محبوب کی	میں اوسی اپنا بھرا سمجھا	
لوزی تخلص منشی بھگوان لال عرفناک بھیند قوم کا تہہ سری باسپت فارسی اور اردو میں ایک شیواری		

شاعر ہیں اور تنوئی ہر دول نامہ انکی لقیف ہو دیکھتے ہیں کی بہت پاکیزہ کلام ہے۔

فراق جانا تھیں ہی فراق حجاب لیکر کیا کرنگی | خود اپنا اذیت ہے دفتر علم کی لیکر کیا کرنگی |
نثار فرقت سے مست دل شرب لیکر کیا کرنگی | گدھی کوئی تو اٹھ لانا میاں رکھ لطف | سول صل اور بوسہ ہی جو لیکر کیا کرنگی |

لیقوی تخلص منشی لالنا پرشاد سرستہ دارمحکمہ کسیرٹ اگر وہ صاحب لوانی تنوئی جواب کا بیورین مہتے ہیں

نہیں ڈرنا کسی سے بڑی فادہ پلوت | عدو گر سیکر و ان میں سا بگھنٹا | آنکر دنیا میں پارس ہوا چل سیر | لون عقیقہ ہمارا دامن گیا |
ہوئے کر قدیم پہچان گیا بونہر | سیکر و ان فراق و افتادہ غافل پر | آج جو ملک عدم سو ہوا آجھو | لیکے بارگشتہ گدا بالاسہ |
ہسکا بانوسہ میں زیر حریف | اوٹھا تہا تہہ تہا کھجی بارگل | برسرید و جیت تہہ جو چارنگا | خیر یا اسگٹھی ہر سو گنگا |
یہ میکش ہوں سیکر کا مسد | چاک میر لئی سانو اور وچک | ہر شہر کو چاہئے غافل یکہ بھی | قائدہ انکا چوچہ خیر و آئینہ |

لیقوی منشی رام سرورپ شاگرد فانی بنارس۔

رات ہم صبح شرف صلیب ہی سجھا | رخ چمکتا تھا تہا امادہ تہا لکھڑ | ہتھ باندھ جابجا مستون چٹم گنگر | ہنسی ملن ہی سخن کی صفحا لکھڑ |

بایل تخلص لالہ لالنا پرشاد اولہ المیر ہی پرشاد قوم کا تہہ باتندہ لکھنؤ کا گردیلہ لد خان مہرنگی بول چال بہت اچھی ہے

سحر ہی باز ہر قابل یار اکٹھے | زلیت کیونکر ہو کہ ہر سو آکٹھے | سونے سے تسکین ہوتی ہی ذرا | جیم بھر میں ہی فقط غم آراکٹھے |
بعد میں کے جوئے قسیر | کہولین ہم شکی نام یار اکٹھے | کوئین کیا کیا بدلتی ہیں پو | رات بھر لگتی بہنیں بی یار اکٹھے |
شعبہ ایسی گئی ہی یا نہیں | دیکھتی ہیں کہول کر یار اکٹھے | وہ تو بایل بغیر بایل ہوئے | اب چا جاتی ہیں ہم لاچار اکٹھے |

لیقوی تخلص لالہ چند ہی سہاے باشندہ ہر تاب گڈہ ضلع امرہ سرستہ دار لکھاری الہ آباد۔

عاشق جنوں زلف گھنٹن | پاؤخت کو سیر حاجت بھنٹن | اور کیا انرجد بخت یاب | یا سیر کمال جانا کھاتین تیر بھنٹن |

یہ تخلص لالہ ملوک چند اور حال معلوم نہیں۔

سفر کی چلنیکا جی لئی اضطار کیا | نکلے انکوئی آنوئی پار کیا |

متہر آنا تہہ تخلص لالہ متہر آنا تہہ سکے متہر۔

نظارہ گر بخت ہو مگر باطن کھنٹا | بدل ہم چہا دنیا کو کلا سین بٹا | جیم کی فتح دین تہہ نا تہہ آجا | زسہ راہ گر ہرن یہ چرم بچا تہہ |

متہر تخلص لالہ متہر لال سکے متہر۔

ہوں گریم کرین لپا کی شوکیلا | ہسکند ہم نہیں جو خضر آتا تہہ تہا | نہ کوئی پوچھتا ہی باکر میں ہی | بی کا اسجا میں کہا سیکوشتا |

محبوب تخلص لالہ گوری شکر فرح آبادی پنجاہ تحصیل سزارہ خلف خیرانی تعل۔

انرش ہو کر دیو سہ قن کا | ہوئی دانستاج کٹھن اس کے |

محرور تخلص منشی کشن چند شیریں مقیم لکھنؤ شاگرد مرزا جان جاناں متہر۔

مشتوق بین مائیکو سا جفا پرست	ای داک عاشقو کو کہیں نہ بخت		
مجموع تخلص لالہ وار کا پر شاہ وکیل خلف چودہری بختا و لعل متوطن فرخ آباد۔			
ملک الموت بھی کیا سچا عیاں	جو ہند بھیا جانتا کہ ہی نیا مہجے		
مجنون تخلص لالہ شکر لعل ولد دوندی لال یا سندنہ فرخ آباد۔			
اپنی مجنونی تو ای غیرت طبع	تیری وقت میں نہ کہہ پشاور		
محبوب تخلص منشی محبوب سنگھ خلف گلاب سنگھ کتہری دہلوی سلم مجلسی کے استاد ہیں اوپر اوچو دوسو			
سال ۶۵ برس کے ہنوز جوان معلوم ہوتے ہیں رختا کاری کرتے ہیں اور شجر ہی کہی کہی کہتی ہیں چنانچہ شعر اور کتابے			
ایک دہ چا نکو دسی اوٹھاؤ	مجنون بھین ہم تھی لیلی بناؤ		
محروم تخلص لالہ انکد راسے فرخ آبادی۔			
سچہ محروم کہہ دے دہلوی عہدہ	کہہ دے دہلوی عہدہ		
مخلص تخلص انند رام دہلوی وکیل عماد الدولہ محمد شاہ بادشاہ و عہدین ہی پیشہ فارسی کہتی تھی اور کہی کہی			
اردو ہی چنانچہ یہ شعر اور کتابے۔			
آتا ہی سچہ اور دہلوی لاریکو	کیا دیکھتے ہیں کہ خوشیہ قادیو		
مخلص تخلص بابو منشی دہر و ستاد منشی رام زین تھقیق۔			
مدار می لال مصنف اندر سہا جی بزم سلیمان سکھ لکھنویہ اشعار اذکی کتابت کورسی منتخب کہی گئے			
جسک وہ لیکیا میر لکھو لکھو	چہاٹی بکری کہی کہی کہی	کیا کیا دیکھا کہی کہی	
او سکھو ہی نہی ہاتھ نہ کہو	نیکو کہی کہی کہی	نیکو کہی کہی کہی	
مدہوش تخلص منشی کنوچہ صاحب لکھنوی خلف منشی برج لال قوم کا تہہ سکینہ علم فارسی میں حق مہارت کہتی ہیں			
اور شعر اردو ہی کہتی ہیں چنانچہ اوٹھاؤ لو ان موسومہ بہارستان فصاحت تیار ہے اور کلام پاکیرہ اور پر مصنون			
من شاعری میں منشی میڈو لال کے شاگرد ہیں۔			
میں نے عدہ کر کے پھر دیکھی مدہا	ایصنم فرق اب بھی اہم مدہا	دیکھیں کہیں جو اس میں شکر	
غیر جدم کہہ گیا پوچھو کہی کہی	وہ ہونی التا دین بخواہ مدہا	مر گیا عشق و ہنس دین دین	
مدہوش تخلص نڈت راجیدس خلف نڈت گلاب سنگھ قوم گور پر ہیں بختی تھے ہیں اور شعر ہی اصلاح			
منشی درگاہ شاہ صاحب نادر سے لی ہے یہ چند شعر ان کے منشی صاحب ممدوح کے مرسلہ ہیں۔			
گو یوسف کنعانی ہی کیا دیکھتا	پر دیکھو میر یار کو لیا دیکھتا	تکو تو فقط عشق زلیخا کا یقین تھا	

مدحہ سق تخلص لالہ اپنے پرشاد مترجم پوٹھی گوئی چند۔		
بیالہ بکو وعدہ نکاتاشاد	اچای مدحہ سق سلسلہ اگر کہنہ	
مرآت تخلص بندت کشمیری یاس کرن عوف ناتوجی دل نہ دت بستی رام دکنہی پائندہ لکھنوشا گرد امانت		
جہجہ بہ چوڑی بستی بنی تھیں گلا	دیتی ہنچن بہاؤ سنگد کہتا	ادیت شکل کا یونین یاد جھنڈ
شہنی شال ہی آبانہ شہر	دریا جو کچہ پاسیر آشتا کی	دل آتھوئی آتھو سفالی ڈلیا
دل بستی خلیفہ شوکر کا کوانو	کرتی بھنچن نہ کتا کا کہتا	توڑا جو گل جن میں گللی لچکتی
خود جامی جو کھنوسے لگا ہیر	ہلوہم حلال جو کھی لگا کتا	مدت دانت تہا جو سگ لگا
چھتا زان قسے موت لگا کرا	عوت سیر ہی حلقی افق سا کرا	
مرسح تخلص جاکتی پرشاد این بگل کشور سکنہ فرح آباد وارد لکھنوشا گرد تو اب عاشور علی خان ہباد۔		
نظر آدین اگر کی بہلا کہنود	کاوش نم سیریا بستی جہنم سا کرا	نظر آدین جہنم کی بہلا کہنود
چشم روز لہو آتا شو جہر کہنود	دیکھو دھانہ لکھنوشا کرا	شعلہ عارض حمان کا لکھنوشا
جسکو کہیا دودھ لوانہ بنایا تو	اوپر زور الی میں لکھنوشا	شوق یدر سے گوگل لکھنوشا
عشق صداد وکا پناہ نگہ لیا لکھا	نیلی سلی زد کہا یا کرا دمر لکھنوشا	مکراوش کسے پاندو جو کھنوشا
لکھنوشا لکھنوشا میر محمد ہر دیکھو تو	لکھنوشا لکھنوشا میر محمد ہر دیکھو تو	لکھنوشا لکھنوشا میر محمد ہر دیکھو تو
مست تخلص قوم کہتری ساکن گوجرانوالہ منسلح پنجاب		
گرہ کا کل کی ہنہن لکھنوشا	سینے ناگس لکھنوشا	دھل کیا دم کی بوقالی لکھنوشا
مسرت تخلص عوض راس اور حال معلوم ہتین۔		
مسرت تخلص شکر تانہ کایتہ شاگرد نصیر دہلوی۔		
خوار و صبر دل سی روان را پینہ	کہ ہر یہ فاطمہ جانتے یار و لو خیر دیکھو	
مسرور تخلص گردناری لال حیدر آبادی شاگرد فیض۔		
شاگرد ہون اپنی حصہ پر سرور و ذوق	خیرت سے مجھ کو کام نہ تر سے ہے حق	
مشتاق تخلص شہاکر ادنا کشن ساکن سرجن نگر ضلع مراد آباد شہاکر گلاب سنگھ مشتاق کے استاد ہیں		
ہم میں عاشق اور مست ہو چکے	جسے شہنی ہو نظر قاف کی	
مشتاق تخلص منشی رام غلام ساکن شاگرد خادم		
چاکر مان ہوئے تو کل ناماز	بہو گلیا ہار حنجر گریبا کی طرح	زادہ پتھر فکر میں زندہ پتھر دگر میں
تو ہنہن مشتاق حیدر لکھنوشا	تو ہنہن مشتاق حیدر لکھنوشا	تو ہنہن مشتاق حیدر لکھنوشا

مشاق تخلص لال بہاری لال بن دل سکھ راے شاگرد مجدد و مقسم فتح گڑھ

مہ تجیر سے اپنا لکنا ہے	ایٹھ کو بھی ایک سکتا ہے	چھٹے دیکر نہ بال سبھا و	زلف بجان میں ل لکنا ہے
جلد آؤ کہ کلبہ مشتاق	خیم روز سے راہ لکنا ہے		

مشاق تخلص لال بہاری لال راقم اکمل الاحیاء دہلی ولد لالہ من بہاؤن ہلال باشندہ دہلی شاگرد مرزا غالب

یون تیری ساہتہ میں چٹک چٹک	وہ عمر آفس ہے کہ اوٹھا یا نچا لگا	ہوگا ان وجود لہین تو خود چا لینگے	اشاق ہم ہی عشق جتا یا نچا لگا
جہاں چا گئے دمان انگڑا سیا ل	سہاں میلانی پوسنی کہانی		

مشاق تخلص ہٹا کر گلاس سنگھ توطی بسواڑہ علاقہ اودھ جو روڈ کی کالج میں انجیری کا علم تحصیل کر کے بعد عہدہ بیس سال سے سر رشتہ نگر جن میں ملازم ہیں اور اجکل دہلی سے دریا پور تک کے سب و ریسرچر شاعر کا شغل حکیم غلام مولیٰ تعلق کی صحبت سے ہم ہو گیا اور بقول مسی در گار شاہ صاحب نادو بدیہہ گوتی میں ہی قادر ہیں اور دس باغ شاگرد بھی موجود۔

میر بجان چن لکھنؤ سنگھ ہزار دنگے	تانا دیکھنا آنا نہیں تھیں	ہو کے متناق اس شکر کا	دل نہ دکھا ہین کسی گھر کا
بہتر سے در پہ چہہ سانی کی	مٹ گیا سب کھا مقدر کا	سنبہ آنے سے اس کے حیران	کہ حیران ہے بہار کی صورت
دلین بونکی ہوں ہی نہ تو نشکر	ہی لبخون سیدہ میں ہر تر کام	کس سے بکسی کی کیا شہر حریف	رو نکو آیا ایر ہمارے مزار پر

مشہور تخلص بندت راداکس دہلوی شاگرد حافظ طب الدین شیر۔

افلاس میں ہی دل بچنی مکی لیتا	واغوی کی درم اور بیخ رو کر سے	کس سے عیا دیکر تمنا نہیں ہو	جو جاتا تھا ہو دشمن کو کیا کام
گدرا بنا ہوا بٹہ جہا میں گرجہ برتا	نیا یا جہا گل و سرفراز نہیں	یتیمی ہی زائد کیا ہو گی جنت	نہیں بندہ ہیں کیا یکتا خدا
گر آتش بیان بنایا بخت فدا کر	بیری نظر میں گلچن ہو کھا ہوا	کہہ کر کو آشیان بکرا دین کس شاخ پر	ادھر بجلی سیا یا سین در پچھل

مشہور تخلص ربی کے کا بہ صاحب پوتے ایک حضرت بہت باوجودیکہ تخلص شہو ہیں مگر احوال بلکہ نام تک شہو نہیں

خوشی سے کہو نہ انہی بہود تخلص ہیں

مشفق تخلص اجداد کن بہادر رئیس کلکتہ شاگرد مولوی ظہور البنی محزون صاحب دیوان۔

خفگان خاک پر قی بان سن فیا	ہی کھینکا گھمان بکوفہ لیدار	نہند تو آئی نہیں خواہیں کلکتہ	جیتا ہا بھی اس یلہ بہادر
----------------------------	-----------------------------	-------------------------------	--------------------------

مصاحب تخلص بندت مصاحب رام اپنی پنڈت روپ چند سکھ دہلی۔

رادول فاش ہو گیا اٹا کم	اے سوزان چم بر تم سے
-------------------------	----------------------

مصطرب تخلص دوار کا برشا د قوم کا بہ سکھ کنہوت گرو محمد عیسیٰ تنہا۔

ترجی عدون برابہ دم تہا	بہت اختر تہا ری کر جکے ہیں
------------------------	----------------------------

مصطرب تخلص لالہ اربیت برشا د ابن بنی لال فرخ آبادی شاگرد ادا حسین صغیر۔

ایک ہی کو ایسی کہتی جو حضرت	اور ایجا پنہاں بہتہ لودم ہر جا		
مضطر تخلص بندت رام راین این بندت تیو پر ساد تحصیلدار علیگڑہ سکندہ دہلی۔			
اہلو سینہ بن بار تو کجاست بن میں	کیا فائدہ ہوتی جو مضطر لیرے		
مضطر تخلص بندت کہیا لال سپر بندت بنش تر این ساکن دہلی محلہ اعلیٰ۔			
حجری جلا دلے فولاد کا	سخت جانی وقت ہوا دلا کا		
مضطر تخلص کنور سین لکھنوی تحصیلدار ریگتہ ڈبانی صلح بلند شہرت گرد مصحفی۔			
خلل انداز واکوٹا غماز ہوا	کے جواب خط مضطر فلم انداز ہوا	سوز جگر کو دیدہ پر غم کو کہتی	این منو کو کہتی ادہم کو کہتی
ابھی سے بھاری ہے تو ہے	دل مضطر مقرر رات کا فی		
معموم تخلص لال رام جس لکھنوی۔			
کب ہمیں زندگی گوارا ہو	جب ترا غیر سے اشارا ہو	زیست ہو تب جاکے سکایاں کو	یادمان باینا ہی گدارا ہو
جو کرا دل آتا ہی بھی چون فیکت	دلکا بچنا سا قیامت تیری ہاتھ		
مقبول تخلص بندت لکھی راین این بندت گوردین داس متوطن قزح آباد شاگرد غالب۔			
سامری آخر اسید ام الفت ہو گیا	ختم قنائین ندی جادو کا سر ہو گیا	اجا کی ناز خاک کے ڈھیر نہ بچے	زندہ ناہید کوئی عاشق جیسا کہ
دیکھو دہاں یار کمر پر نظر کر دو	کیا جو ایسے دہن لا جواری کی	مغنون تلاش می ہیں ہر چون چو	ہر بارہ یار تو کاشیشہ تراب کا
مقبول تخلص لال دگرہ یو دیال این پر یو دیال متوطن قزح آباد۔			
کے بعد مرگ کے عمارہ اوہنا کی	جینے زندگی میں نہ بوجھی غیر کہی		
مقبول تخلص جیکہ اس فرمان نویس سلطانی خوش نویس لاثانی دلچسپی لال وطن بزرگون کا مراد آباد بے مقیم لکھنو محلہ نویستہ صاحب دیوان شاگرد منشی میڈہ لال زار۔			
دیکھنی یا دوں گراوس گل بنیا کا رخ	تادم مرگت دیکھوں کسی گلزار کا رخ	کل قصا آئے تو وعدہ دیدہ آ کر	دیکھہ لکھنوی بھی پر خدا یلہ کا رخ
لوگ اتنی ہیں قضا پر کہتی ہیں	زعفرانی بوجہ تری بیمار کا رخ	بخت گزشتہ ہوں نیسا جو کجا بچے	دہن گزشتہ ہوا و شمع غلکی لہو کا رخ
مست کیتو کر نہ ہنسی رہی مقبول	دیکھتا ہے وہ مدام اوٹ نیو کا رخ	الہی کسح ہوا ہے دو چار دل پر	چپاں سینہ میں سیما پزل پر
بہت کہلا گلا گل گزوں سلاست	اد کہا گیا ابھی کیا کیا بہا دل		
مقبول تخلص جگیشہ پر ساد تحصیلدار مینو نیل راجی۔			
جیے بھتی ہیں میری تباہیوں میں	سینے کیاتے کہا تم کو کیا ہے		
مقبول تخلص منتی جہوٹے لال مالک ہنتم مطیع بوستان الغاشقین شہر لکھنو۔			

ملک تخلص بالوجہنا تہہ پرشا درتیس کلکتہ شاگرد میر باسط علی محوی۔

ادلیک سانپ سالہا ہوا

منظر تخلص تہہ شہونا تہہ خلف رشید دیوان شکرنا تہہ رئیس لاہور۔

تیری آئینہ کو کوئی نہ کر پیکر تو دے	نان اگر کچھ آتو دست سکتو تو	طرح توڑا ہی لونی محبت جام آ	دلیک تاپے کہ تیرا کار سر تو دے
جتم گریبان بدو خون سے چھید کر	حضرت قصا دیش کے دست تو	ترجی ل شکی کا ڈرانے ہوا کلا	درد گردین ذرا تو تراخیر تو دے
توڑ ماسی ہوا گر میر دل نصیر تو حیر	عاشق گفتا ہوں کچھ نہ کہو	اپنی دل کشی کی لکھ منظر لکھی	دیر دلیل کے جہا ناکل تر کو دے

مشتی تخلص منشی مہر جن بیٹو قرح آباد خوشباشی اگر کہنہ مقامات مختلفین تحصیلدار رہے ہیں اور ذکرہ منشی مین انکا تخلص مہر لکھا ہے۔

ای کمان پر جہاں جاتا ہوں	پہنچا ہوا ایک مہینے میں	نہا گئی اردو کی تصویر جو مجھ کو	تہا خواہین کچھ ستوں کو کوئی نہ
یہ تو اپنی خواہین ہی رہی آئی آرد	ہم خیال اصل جہاں میں رہا	نہ گیند جسم کی بیماری کی جلد خیر	بولتا ہوا نہیں کہی میں بڑی دیر

مشتی تخلص عجائب رام اچھائی مقامی مرشد آباد شاگرد قدرت اللہ خان قدرت۔

تیری لے کر کینہ کچھ کہو

مشتی تخلص ہو چنند قوم کا تہہ ہاتر شاگرد شاہ نشہ ملازم قدیم شاہ عالم بادشاہ دہلی صاحب دیوان گذرے ہیں اور۔

اہوں نے شمشیر خانی اور شاہنامہ فردوسی کا ترجمہ اردو لطم میں کیا ہے از اچھل شمشیر خانی کا ترجمہ بنام شاہنامہ اردو بہت شہور ہے اور ایک کتاب سام نامہ بھی او کی تصنیف سے ہے انکا انتقال سنہ ۱۲۸۶ء میں ہوا۔

جتم ہی قہر بلا زلف قیامت	اسی لوگ نہیں آفت جہاں بڑ	خواہش نہیں کہ تہہ میر سیم درگ	یہ آندھی سینہ سے دیکھ میر گ
بایل اوس چکا کلب چکا کلب کے سیکے تے	محو کال جاکب سبیل کے بکے تے	زیر کار کا جین مسافری شکر کھیل	ایک دم کا جین دلیج کے یا کھلے
میں افتادہ یارب سرخاک ہوں	سمدیدہ دور فلاح ہوں	عشق کب دل پر سچ دھوئی ہے	پر یہ ہو جی کوئی دیند میں جی
وہ چار آئینہ ہر دمہ رشک گاہ ہوا	پراگشاہ سے شہر نہ میں گاہ ہوا	کہنی ریاک ہوں آدایسے میں ہوں	نہاں پاس تو نہیں گریہ تم فقیر میں

نور

زخم تہہ تہہ تری لیل کا

او تہا دیار و تم اپنے دل سے خیال زلف رخ بیتا	تہہ پریشان گردہ او کتا ہر ایک تہہ دیال جاکتا	باز گہری جو دیوار منجے کچھ ہی حسانی آساکتا
خوف کبر و جہر و مانجے بیض جتم گہر تہہ انکا	نیکو لکھ لکھ بن میں کو کچھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ	مقام آکر کھاک میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
نغم خوشی کیونچہ ہی کیساں لایفی رتبہ خانی	کہ دراستہ کچھ خوشی یان بہار کی ہر شمع خانی	ہوں میں مجھوں صفت نیکو کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

درند مت ذوالفقار خان

اچھ افقا خان پیر تہہ زبانی	خوف خدا سے درند مت آسمان سے ڈر	از شاہنامہ
----------------------------	--------------------------------	------------

گیا گودریا سے چین سے گذر	نہ مقصد کا پرنا تھا ابا گھر	ہولی آتش جنگ و فروختہ	ہوا خوار آشتی سوختہ
جہا گردن شکر سے رخسار روز	تہاں ہو گیا مہر گیتی فروز		

مفتی تخلص بنایک پرشاد سررشتہ دار محکمہ سول جج لکھنؤ باشندہ نیارس طبیعت راسخ عالمی خدا داد رکھتے
بین چند سال ہوئے کہ آپ نے سند و کالت حاصل کی۔

اوس قمر نے جو پرافتخار کی گئیو	ہو گئی دہر میں ہم طالع اختر گئیو	دور روشن کیسی تریک ہوئی تاہم	اسے خلق سے خوشی برابر گئیو
سکان و شش خلقی ہر دینے عجیب ایل	گوں جاتا ناکی ذوق سے ہوئی گئیو	نیک ظلمات تہا عارض جان پہنچ	رکھتی ہیں نجات سائل سکئیو

مفتی تخلص بنی کندن لال قوم کا تہ سکینہ سکندر آباد و لکھنؤ نشی دیو کی تمدن ہنر تخلص نے نذکرہ مذکور کے واسطے بھی
تہن ادب میں سے یہ شعر منتخب ہوئے۔

چلے ہیں اٹھ اٹھ ہو داغ ادا	سایہ کی توقع نہ ہی بال ہوا	ابو تہ لوح چین نجی ہلال و قمر	ہم جہنم و نوہم شین نجی ہلال و قمر
محراب کجوائی ہے تصویر اپنی ہیکر	اس عقل پر صد ذوق نجی ہلال و قمر		

منعم تخلص مومن لال شاگرد شاہ نصیر پیشہ قاری کہتے تھے۔

کہیں کی بابہ دلا آج قیدیا لڑ	کچھ قیامت کے سے آتی ہرج آنا نظر	داں اسادہ و مطلع ہلالی	ہر یہ آہ کا مددہ منقطع معالی
منعم تخلص مکند لال قوم کا تہ شاگرد نیت تراہن داس	تیمیر تخلص پروانہ نویس محکمہ صدوری دہلی		

ہو جدم خزانہ پری سکلا گیا	ہر ایک کہنے نجی کرنا تھا چمن ہوا		
---------------------------	----------------------------------	--	--

موجودہ تخلص بنی کلکا پرشاد و خلعت نشی بہگوان دین باشندہ لکھنؤ معلوم ضروریہ سے آگاہ تھے عربی اور فارسی زبان میں
خاصی دستگاہ کہتی تھے ناظم و ناظر بھی ایسے تھے اردو اور فارسی شعر خوب کہتی تھے او کی ولادت سن ۱۸۷۱ء میں ہوئی
ہی اور انتقال ۱۳ جولائی سن ۱۹۰۹ء کو مرض خناق سے ہوا ادراہل میں سلطنت اودہ کے ایک مغز اہلکار تھے اخیر
میں مطبع اودہ اخبار کے چند سال خوشنویس سے خوش نویسی میں یکساں تھے چنانچہ ان کے خط کی چھی ہوئی کتابیں بڑی
قدر اور قیمت سے فروخت ہوتی ہیں سن ۱۹۰۶ء میں نے ان سے ملاقات کی تھی جب کہ وہ ٹونک میں نواب
محمد علی خان کے لئے مطبع نول کشور سے ایک کل چھاپہ کی لیکر آئے تھے اور دہان ادب میں دنوں میں صاحبزادہ
احمد علی خان رونق تخلص کے مکان پر مشاعرہ ہوا تھا اوس میں ادہون نے اپنی غزل پڑھی تھی دہلی کے مشہور شاعر
توہیدی اوس مشاعرہ میں موجود تھے ادہون نے او کی بول جلال اور بدست مضمون کو بہت پسند کیا تھا اور بہر موجد نے
ایک فارسی قصیدہ بھی پڑھا تھا جو نواب صاحب کے لئے مسجد کی جہازک باد میں لکھا تھا اس کے اشعار بھی بہت پر مضمون
اور بارزہ تھے او کی غزل سے مجکود و شعریا درہے تھے سوہان کہتا ہوں اور باقی تصنیفات او کی معلوم تہن ہوئی
گو کہ ایک فہم میں نے مفتی نول کشور صاحب کو لکھ کر دریافت حال کیا تھا اشعار موجود یہ ہیں۔

آب پر زاد نہا سکتے | بر نہ کہیں ہم سے اور اکیسے | ایک ہی بیمار اچھا ہوا | آب سیاہین ہوا سکتے |
موجی تخلص موجی رام خلف دیوان جہتر پت ملازم نواب حسین علیخان بہادر پسر نواب سعاد علیخان بہادر شاہ
 لکھنؤ کا تہ سری یا سیت قانون گوئی قصیدہ ساندھی شاگرد غلام بہانی مصحفی ٹپے بزرگوار اور خوش فکر تھے سات دیوان
 اردو اور فارسی انکی تصنیف سے ہیں۔

ہتی گرد سی پھر جو غریب لوطی کا دے	سنو ہلا رہی تیر چمن کی باون	جو مون ہزار تیر تیر بنی پناہ	دو جا رہو سرگرت کر شکر کے پاؤں
آیا نہ اٹھیک مین سہا کوئی کیا	مر کو بعد ہی سے یا پھر کھنک پناہ	آئی جاو کی آلی گل تین فصل گل	لب لبک جوم جوم گلبد کی باون
دشت دد کی تہ دہ بہا جو کو	جائیں اور کھر کہیں نوال جھلکا	جاو گنا تیشہ لیکر سویتو لگی	بہیرنگی سنہ مری کو کہیں کے پاؤں
مانی را ایک تہ تہک تہ صباں	یہ سر نیاز تھا او سہن کے پاؤں	کہولی جو دوتی لہ کر گور کین	راہ کو ماہہ پانہ لہی ہو کپا پاؤں
مختر کی دنی سہلہ شفاء تھا ہونچے	موجی جو ماہہ آئین چمن کے پاؤں		

موزون تخلص مہاراجہ رام زاین عظیم آبادی نایب صوبہ عظیم شاگرد شیخ علی حزن نواب قاسم خان ناظم بکالہ کے عہد
 میں رہے نامی گرامی امیر اور حاکم صوبہ پٹنہ کے تھے بیشتر فارسی کہتے تھے اور اردو کم انکا مفصل حال اول جلد میں ہوا
 قلم ہو چکا ہے اخیر میں نواب قاسم خان نے ظلم سے اذ کو دریائے گنگ میں ڈبو دیا تھا۔

ابر ہو گا تو خجالت سیتی یا زنی بالائی	مست قایل ہو میر دیدہ خوبیاں
---------------------------------------	-----------------------------

مورتون تخلص جہتر سنگھ کا تہ ہلوی بیرہ منشی مادہ پور ام صاحب انشا مشہور۔

بیتا رو کو تہ دیکھ کے اٹھ چمن	جو کو تہ کھلا سو غرنجوان نکلا
-------------------------------	-------------------------------

موہن تخلص پنڈت موہن لال قوم ریہن سورج دہن سکے دہلی حال مقیم گوالیار اپنے کو ذوق کاشا گو تبتائے
 عین یہ شعر او لکھا منشی درگا پرتا صاحب پاد تخلص کے تذکرہ نادر الاذکار کی تقریب سے لکھا گیا۔

دیکھہ موہن اسکو یا چشم بہار	غیرت گلزار ہے یہ تذکرہ
-----------------------------	------------------------

مہاراج تخلص راجہ پلاس اسے نواب حمت خان کے دیوان تھے۔

کھر کو جو دیکھا کھی کو ترے	ہتا ہی کہلاویدہ ہتا فیک
----------------------------	-------------------------

مہجور تخلص منشی شیو پرتا متوفی پنڈت کشمیری یا شندہ دہلی زمانہ غدر ۱۸۵۷ء میں در پڑ منشی راجو تانہ کے بر مشی ہے
 اور آخر کار اسی عہدہ میں جان بحق ہوئے آدمی بہت قابل اور سنجیدہ تھے ان کے ہتھیے پنڈت شوزین جی سہ سے
 جوہ پور میں مصاحبہ میں ادا و تکلیف پنڈت برجا تہا بہ بنظم سیرات راج میواڑ میں اور لیاقت ادھکی
 علم عربی و فارسی میں اول درجہ ہے۔

تھرا نہا سچ و نایب میں پناہ	ای وہ کیو میری حبا میں پناہ	کسی زلف سیاہ کی پناہ	رکھ ہے جو پناہ میں پناہ
-----------------------------	-----------------------------	----------------------	-------------------------

سیکنتی کا یہ رنگ ہے اوس بن	موج ہے ساغر شراب میں پیا	او کی زلف سے کچھ حسرت میں	ہے نگہ دیدہ پر آب میں سناپ
زلف پہرتی ہی چشم گریانین	جیسے بہر نامی کہیں کی میں پیا	زلف شبنم کی تھو میں	ہے نفس سیدہ کیاب میں سناپ
شرم سے دود آہ سوزان کے	کھلی سے ہوا حجاب میں سناپ	کونچا لمبے خمیز دل میں	ظہر آتے ہر طنب میں سناپ
بزم میں آہ یہ سرح جہانان	دل کو ہر تار ہے زبا میں سناپ	دل جگود آہ سے ہیں چر	ہوئی بدین خراب میں سناپ
کے کمال کا وصف ہے مرقوم	ہوئی ہر سطر ہے کتاب میں سناپ	مرگے ہم شمیم گیسو سے	تہا نہاں آہ شکرنا میں سناپ
جان کو اپنی تری چہیں میں	ہو گئی حالت عتاب میں سناپ	ابد دل کا ہو گیا پرود	ہے عجب صبح میں حجاب میں سناپ
حسرت زلف جو لکھی مہجور	خط کے آیا میری جو میں سناپ	ہو کر لگی جو پانی نگارین مار کی	مثل عقیق ہو گئی لوح مزار کی
	کہ چہن خاک میں دل بقرار سے	ہی برق جلوہ گر میری تری میں	

مہجور تخلص - اسے بلا قیحد متوطن میر پڑھ انکا ایک رسی قطعہ تاریخ ختم کتاب شتوی مخزن العشق منشی تلسی رام سوزی سلطان پوری میں دیکھا گیا

مہجور تخلص منشی جہا و لال شاگرد موی رام پڑھ دو شعرانے گلدستہ شعرا میر پڑھ نمبر ۲۲ سے منتخب ہوئے۔

بضین ہی قتل عدو کا ادھار لگا ہوا ہے میں کہا ہمارے گلویاں مخلوط
ہوئے ہیں کہا ہمارے گلویاں مخلوط
ہوئے ہیں کہا ہمارے گلویاں مخلوط
ہوئے ہیں کہا ہمارے گلویاں مخلوط

مہر تخلص منشی مہر چند متوطن فرخ آباد۔ انکا تخلص منشی ہی تھا اس سے کلام انکا ملا تخلص منشی لکھا گیا

علی قوس تخلص منشی شیو سہاے خلف منشی دیسی پر شا وغیر شاگرد شاعر اند خان فراق۔

جالی کی انگبازی پہ کچھ نہ کیا
ماہ تہ طے طرح محرم اسرار نے
سو سے یا لائے گھر کی کچھ نہ کیا
سقف گردن کی تمہاری کچھ نہ کیا

ہین گینو نور سے غیرت لاسا
برج مای کی بارو کی بھلی ہوئی
گہر سے ہیں گہر نہر تھان تھان
اس میں کے گرد چہی کچھ نہ کیا

ماتوان تخلص منشی مسارام ولد منشی لکھپت اسے خلف سکبری رام کرم سنگھ سرہندی بھیجتی یا شندہ دہلی جو طفلی

میں ہی یتیم ہو گئے تھے گرا سے داد اسے ہر دی رام کے ظل قرینت میں ایسی رہش پانی کہ علم ہندی اور فارسی

میں بخوبی روشن سوا ہو گئے ان کے دادا بڑے عالی ہمت اور ہمدیدہ زندگوار تھے اوہوں نے اپنے دست بازو کی کھائیوں کے

ایسے بیٹا بیٹوں اور یوتون کی اٹھارہ شادیاں کیں وہ ہندوستانی سرکاروں میں معزز مقرر علاقوں پر ممتاز رہے علم

سیاق میں استاد زمانہ ہے کنایت ایسی کرتے تھے کہ باوجود کار و بار ملازمی کے ایک چہرہ روز کی کتاب نویسی کرتے

تھے اور فارسی شعر بھی کہتے تھے چنانچہ ان کے پر پوتی منشی درگا پر شا صاحب دت تخلص لکھتے ہیں کہ اوہوں نے ایک شاعری

فارسی سکندر نامہ کی زمین میں شمر و کی بیگم کی تعریف میں لکھی تھی الا اب میرے پاس موجود نہیں ہے ورنہ اسکا

نمونہ بھی لکھ دیتا ۷۷۔ ان اسے صاحب نے سن ۱۸۹۵ء میں ۹۶ برس کی عمر میں رحلت فرمائی اور دوکان

میں ایک وہ چاہ پختہ کے اپنے پس ماندوں کے لئے باقی چھوڑی منشی مسارام ماتوان اس کے وارث ہوتے یہ صاحب

پہلے پہلے تو نواب عبد بخش خان الی جہر کا فیروز پور وغیرہ اور بیگم شہر اور نواب حسام الدین حیدر خان قلعہ شاہ اودہ وغیرہ کی ہندوستانی سرکار و مہین اہلکار رہے پھر انگریزی سرکار میں برص کی محوری کی لاہور میں دیوانی کے اظہار تو لیں ہے ایتالہ میں پیشکار کورٹ آف وارڈس ہوئے غدر کے بعد دہلی میں ڈاکخانہ کی محوری کی انجام کار تارک دور گاہ ہو کر خانہ نشین ہو گئے اور اس علم میں ان کے فرزند رشید منشی درگاہ نادر نے انکی خدمت گزاری کی قریب ۱۹۲۵ء کے انکا انجام بکیر ہوا انکی طبیعت بہت سوزون اور ذکی تھی شعر کی اصلاح کسی سے نہ لی اور اسپر بھی شعر بہت صاف کہتے تھے ساٹھ ستر نظم اور نثر کتابیں فارسی اردو اور یہاں کیا اور ناگری میں ایسی یادگار ہیں جیسے ادب ہاتھ آماں و شیو پراں کے برہم پوز کہندہ کا ترجمہ فارسی نثر میں اور پھر اہمیت دونوں کا ترجمہ نظم بہا شاہین اسم اسکند بہا گوت کا اور سنگاسن سی کا ترجمہ اردو نظم میں بہاں اور نگارستان گلستان اور پوستان کے جواب میں اور ایک یوان دوسو غزلوں کا انکے نادر العصر فرزند منشی درگاہ پر شاہ صاحب نے پانچ سو سال تو اپنے باپ کی تصنیفات سے جیسا دے ہیں اور یا قیامندہ کا ارادہ کر ہے ہیں خدا راست لاوے ایک سالہ مرآت المسایل عقاید ہندو دہرم میں نے ہی انکی تالیفات سے دیکھا ہے جو نادر صاحب نے اپنی تصنیفات کے ہمراہ میرے لئے بطور تحفہ بھیجا تھا یہ چند شعراء انکی تصنیفات سے جو ہم پہونچے درج تذکرہ کئے جاتے ہیں۔

لفیحت تلخ ہے ہرگز نہ کیجے	اگر ز پاس ہو تو سب کو دیجے	مذبح دل کی کو تا بقصد	دیا ہونا تو ان تو پھر تیرے
---------------------------	----------------------------	-----------------------	----------------------------

سنگاسن بنی کے ترجمہ سے

غرض مادہ ہوا اعلیٰ اوسی شہرین	بجائتا ہا میں کے اسی ہرین	جسے سنگاں بیہوش ہوتے تھے	بہا ہم ہی بیہوش دل تھے
-------------------------------	---------------------------	--------------------------	------------------------

جیسے شکے لہرا نادر یا بخود	بیابان سنان ہتا بخود
----------------------------	----------------------

شعر ادس غزل کا جو عکس یا تبدیل کی صنعت میں ہے یعنی جسکے چاروں ارکان کو اولٹ پلٹ کر پڑھ سکتے ہیں۔

ای رنگ فنا ہے شاہ خود ز نقبا	مچھو نہیں تابی تجھی ککھا جیجا
------------------------------	-------------------------------

ماوان تحفہ منشی کا متا پر شاہ خلف منشی دیواری لال رئیس قصبہ داؤد گنج ضلع ایٹہ قوم کا تہہ سکینہ ۱۲۵۵ء میں پیدا ہوئے پندرہویں برس مکتب سے اور ہنگر گوالیار گئے اور بڑے ہو کر چنا بجا بہر کا علیجاہ مہاراجہ کے دربار اور ایک رئیس اعظم ہونے لگے شہر جنگ بہادر کے یہاں خدمت اتالیقی متا رہیں اور ایک مندرجہ ذیل کتب تصنیف کر چکے ہیں۔ محسن کریم۔ اشارے لفظ فارسی۔ ہفت گل قواعد فارسی میں۔ بہارستان نادان ترجمہ مغنوی نیزنگ عشق۔ اردو میں۔ اور کچھ ریاضی بھی جانتے ہیں شعر کثیر توجہ کم ہے مگر مضمون خوب خوب لکھتے ہیں جو ہندوستان کے نامی گرامی اخبارات مثل اودھ اخبار وغیرہ میں چھپا کر نے ہیں بہرچند شعراء کی ترجمہ مغنوی غنیمت نیزنگ عشق

عزت و شاہد اہل نظر ہے ۔ جدہر دیکھا وہی وہ جلوہ گزشتہ وہی ہر جا وہی ہر رنگ میں ہے ۔ گلوین لبہ اس سنگ پر
 تا ورتخلص رہہ مجبان نادر العصر نئی درگا یرتا د خلعت نئی ستارام ناتوان تخلص قوم کہتری یا تشہد دہلی بہرہ صفا
 سمت امین رکھیں بھی یعنی بہادون دوم سو دہی کو پلید ہوئے انہوں نے اپنا رانچہ بھی معاطلات کے کتابتیں صحیح عالم
 نامہ میں بزبان فارسی چھپوایا ہے ۔ انکے بزرگ نادر شاہ کے فتنہ میں سرشہ سے دہلی میں واد ہو کر ملازم سرکار شاہی ہوئے
 چنانچہ اکبر بادشاہ نامی کے زمانہ تک اس روئے مایانہ بطور نیشن او کو ملتا رہا اور پھر انکی والد کی بے پروائی سے بند ہو گیا
 انکے والد انکو تین برس کا چھوڑ کر لکھنؤ کو چلے گئے اور اٹھ برس بعد پھر آئے تو اوہ انہوں نے اوس وقت تک کچھ علمی کتابتیں
 بدانتہین کی تھیں اور لہو و لہب میں شغول رہتے تھے اسلئے انہوں نے ناراض ہو کر انکو تارکشی پر بیٹھا دیا تاکہ دستکار
 سیکہ جادوین مگر ہیری طالب نے انکو تارکشی سے دستخوار کر کے سلسلہ تک کہنیا اور شدہ شدہ انشا راہ الفضل تک
 پردہ کر یا دیوں کے مدرسہ میں داخل ہو گئے جہاں مانیٹر مقرر ہو کر کچھ حساب سیکھا مگر مدرس کی لیاقت سلمیٰ اپنے سے
 کم دیکھا گورنمنٹ کالج کی دوم فارسی جماعت میں جاشامل ہوئے دنان تین چار برس میں اول جماعت تک کی
 حادسی اور ریاضی کی تحصیل کی اور کچھ عربی اور ہنگری بھی پڑھی اور بعد ازاں پیمائش تختہ اور ریڑ میٹر سیکھ کر رہا
 کے ضلع میں پڑا دیوں کے معلم مقرر ہوئے اور بعد عشرۃ ۱۸۵۹ء میں مدرسہ تعلیمی ہو کر صلہ گوڑگانوہ میں رہے وہاں
 ضلع دہلی میں بدلی کر کرناٹھ مدرسہ کے فارسی مدرس ہو گئے ۱۸۶۳ء میں مدرسہ تعلیم المعلمین معروف دستور التعليم
 میں مدرس حساب مقرر ہوئے اور پھر مدرس ریاضی رہے ۱۸۶۵ء میں مصحح کتب ہو کر لاہور کے سرکاری جہا بہ خانہ
 میں گئے اور ۱۸۷۵ء میں مدرس ریاضی ہو کر دہلی میں چلے آئے اور کچھ عرصہ تک اوس منصب پر رہا پھر پھر رہا
 کی کہولی جو ایک جاری ہے اور کتابوں کے شغل میں اپنی اوقات بسر کرتے ہیں راقم سے ادا دئے اسی تذکرہ کے باعث
 خط و کتابت شروع ہوئی جس میں نے ماہ مارچ ۱۸۷۸ء میں اسکا اشتہار چھپوایا تھا تو نادر صاحب نے خود بخود لکھ کر اپنا
 اور چند اجاب کا کلام بھیجا اور پھر ایک پنڈٹ اپنی تصفیقات کا بھیج کر مجھ کو دیر بار احسان فرمایا اور جیسے ایک ہمیشہ
 خط و کتابت اور رسیل حالات و اشعار شعرا دہلی وغیرہ سے یاد و شاد فرماتے رہتے ہیں اور مجھ سے زیادہ انکو
 خیال اس تذکرہ کی تیاری کا ہے دوبار میری ملاقات بھی دہلی میں اولتے ہوئی ہے آدمی بہت با وضع اور یاد شاعر
 ہیں اور آزادانہ گذر کرتے ہیں ۔ الفصہ یہ صاحب جہان ہے نیک نام ہے رقی پاتے رہے انعام لیتے رہے
 حکام اور افسروں کو خوش رکھا مانتوں کو راضی کیا سرکار کا کام دیانت اور امانت کے ساتھ اچھی طرح انجام دیا
 اور حاکموں سے حسن کارگذاری کی سندیں لین انہوں نے ایک یا دو دیکھ کر پاس برس کی عمر ہو گئی ہے مجرد ان
 عمر بسر کی ہے اور زن و فرزند کی طرف میل نہیں کیا ہے اور اپنے زادہ ملک طبع بدیع کو اولاد سے کم نہیں سمجھا ہے
 اور اپنی تصفیقات کے ذریعہ سے ہی اپنا نام اور ذکر خیر کا باقی رہنا خیال فرمایا ہے اور حقیقت میں یہ فہم و کتابت درست ہے

..... پیر لاہور کو پہلے آئے اور بعد ازاں لاہور میں رہے
 لاہور کو پہلے آئے اور بعد ازاں لاہور میں رہے
 لاہور کو پہلے آئے اور بعد ازاں لاہور میں رہے

کہ سخن سے بڑھ کر کوئی یادگار زمانہ نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ اب تک قریب چالیس پچاس کتابوں کے لکھے گئے ہیں از انجملہ مطلع المصاود مطلع الصیغہ و مطلع العروض و مطلع القوافی و مطلع البیارات و مطلع الاقاف و الآداب و مطلع المناجات و شجرہ غرت گلزار یعنی لستہ ماہ خاندان تیموریہ تو فارسی زبان میں ہیں از انجملہ شجرہ اور پہلے اور پانچویں مطلع کالت لیباب بنام مطلع العلوم چھپ چکا ہے اور مطلع الحساب کئی حصوں میں اور رسالہ حسابیہ سی بسوالات عجیبہ تو عددیہ اور جبرافیہ و تین حصہ جبر و مقابلہ وغیرہ کئی رسالہ زبان اردو میں تصنیف کئے ہیں اخلاق نامہ صری کا خلاصہ کیا اور اسکو مترجمہ اردو و فرنگ لغات کے چھپواریا و کن کے شاعروں کا تذکرہ بنام گلرستہ تاور الافکار اور شاعرہ عورتوں کے دو تذکرہ ایک جن انداز اور دوسرے گلشن ناز تیار کئے اور چھپوائے قصہ ممتاز کمال لیباب بھی اپنی عبارت میں قلمبند کر کے چھپواریا یا شطرنج کا رسالہ سی پختہ نمونہ لکھ کر طبع کرایا اور کئی کتابوں کو اردو سے انگریزی میں ترجمہ کیا۔ گلٹ کے فن میں اکسیر نادر ایک سالہ بہت اچھا لکھا ہے کچھ تو چھپ گیا ہے اور کچھ چھپ رہا ہے۔ ترجمہ نویسی کی طاقت او کی اس شعر سے ظاہر ہے جو حافظ کے شعر کا ترجمہ ہے شعر تو سجادہ کو می سے رنگ اگر سیرنگا کہہ دے کہ سہالک یا خبر ہو تپ رہا و رسم منزل کا۔ کسی شاعر کا قول ہے کہ حافظ نے اس شعر میں بہ معانی بیا رہا کہ سجادہ اور می کے عدد جمع کئے تو دونوں کے عدد (حبیب الادب) کے عددوں کی پراپر ہو گئے گویا سہالک نے فیض یتا یا تھا کہ مصلے کو سے بہگونہ نا کہ پاپل س ترجمہ سے یہی معنی ہی محاسبہ مستور حاصل ہو سکتا ہے۔

انہوں نے علم ادب فارسی معروض و قوافی کے مولوی امام بخش صہبائی سے حاصل کیا تھا شعر کی اصلاح کبھی منتہی عزت نگاہ عیش اور کبھی حافظ علام رسول نابینا ویران اور کبھی مرزا قریبان علی بیگ سالک وغیرہ چند استادوں سے لی انکی نظم و نثر کے نمونے بھی میرے پاس پہنچے از انجملہ اردو اشعار یہ ہیں۔

اس میں میں عقل شعر دانکے	بیت معنی میں نہیں گنتی تو مانڈ	اپنی قول و فعل پر کر تو نگاہ	کیا کہا تھا کیا کیا عیا حیف
جو چاہا ہوں لگی اپنی ایسی سیر کرد	جہاں کا حال نہ ہے کتاب کی گزیر	گر تو وہی سیم چران اور دیدار	پہر غمیں کوئی لا پھوئی قہر کرد
واہ و ایجان جانان واہ وا	کیا بنا ما عہد و پیمان واہ وا	شکوہ نہ بخوانہ گلا اپنے کا بیچے	ہیز ناز ہے آپ ہی اپنا کیا بیچے
ہی زالی طرز کا اپنا کلام	دین و دنیا سے نہیں بچا کلام	ایک فقط او شرات کا ہے آسرا	اور کاہتا نہیں ہرگز عین نام
بندہ بی دام ہوں یار سونو	رم رہا ہے تعین اپنے رام رام	آن رنگین شیان سے چوٹی میں طاقین	منزل انکی کس کو ہر گز آفاقیں
جوانی ساری نادانیاں گزری	جو باقی رہی پشیمانی عین گزری	ہی پیری سونو مید میں گزری	ترج کی بات حیرانی میں گزری

تا ورتخلص گنگا سنگھ کٹہ لکھنؤ شاگرد میر حسن

تا ورتخلص گنگا سنگھ کٹہ لکھنؤ شاگرد میر حسن	قاصد تو اس زمانہ ساز میں صاحب	یہ کہ خط ہے مجھ کو ریڑھ ستاؤ
---	-------------------------------	------------------------------

تا ورتخلص ام دیال بابر حقیقی منشی مہدوعلی زار کاتیت سکینہ لکھنؤ شاگرد و قایم مقام بنہبائی کے قصبہ جال میں

قضا کی اردو زبان کے بڑے استاد پر گوتے۔	
تار تخلص منون لال ایک طفل نوخیز قوم کہتری شاگرد دوست اور ہمسایہ منشی درگا پرنشاد صاحب نادر تخلص کا تھا جو نو جوانی میں ہی راہی ملک یقا ہوا یہ دو شعر اس کے ہیں۔	
بڑا مانو مجھ سے نہ صاحب دارا	مین بندہ منون احسان تہارا
تم تیار ہکا اپنے انداز دیو	مین مریا ہوں لشد گنہیان تہا
تار تخلص چہا جو رام بہمن سکند قصبہ ہوڈل ضلع گورگانوہ جو قصبہ مذکور کے مدرسین مدرس بہمن شاگرد منشی درگا پرنشاد صاحب نادر تخلص۔	
ایام نو بہار بہن ہوں بکھو سارک	یہو لی پہلا شجہ بہن ہوں بکھو سارک
ناطق تخلص جگناتھ فرخ آبادی خلف لالہ لالچی اور حال معلوم نہوا۔	
جینک خانہ دل در سے آبلہنو	عمر بہر خاطر عشاق کہی شادانو
تاظم تخلص تپت شید پرشاد دول پندت نامک چند یا شندہ کھنوشا گرد امانت۔	
مانی فی جب بنانی میری دل بانی کا	نازان ہوا خود انکھو نہی اپنی لکھانی
دل چاک چاک ہو گیا شاد کیلچ	جیسے بڑا صنم تری زلفہ دنا کی
	اوس بادشاہ جس کے سپر کردن شار
	دامن لیا جو یار کا مینی بڑا کی ماہتہ
	اجا سلطنت ہی اگر کھو گدا کی ماہتہ
	لکھانی چاہا چاہا اوی رسیا لکھنے
	چوٹی دل حیرن کی ہن زلفہ دنا کی
تاظم تخلص درگا پرنشاد دول چھوٹی لال یا شندہ شمس آباد۔	
جواد کی کالی در حلی میں تیدا	اد بہن کیا کام ہی شام سہ
تاظم تخلص تپت کا ستا پرشاد و تاظم راج بہرت پور این تپت پوری نااتہ لکھنوی۔	
دیکھا ایک شمسو چلی طوفان	باقی بھی حسرت کچھ ایسی دیندراو
تالان تخلص دولہ راسین بچن لال قوم مہا جن سکند پوند نامہ چودہ کا نداری کرتے بہن شاگرد منشی درگا پرنشاد نادر تخلص	
اپنی عدسی گردن یک یک قتل	اگر مجھی تالان قید رت دی قتل
تالان تخلص منو لال کہتری ساکن شاہ جہان آباد۔	
کہتری بہن تیری گلیمیں کھانا لگیا	دیکھو اوی خیر چاکر کہنیں بالانچ
تامی تخلص لالہ شہن لال کا تیتہ یا شندہ دہلی شاگرد شاہ نصیر دہلوی۔	
داس سچ اوستی چہاڑی چو سکر لڑک	آئی یہ لو کہ ہو گئی بوجھ گلاب گرد
تامی تخلص منشی بدری داس این تہال چند کہتری اول اول سرکاری نوکری مدسی وغیرہ اور اتالیقی بعض رئیس زادگان دہلی کر کے اپنے چیمہ کی دلالی کرتے بہن عمر ساہتہ سے اوپہتہ انکی چند عیدیاں منشی درگا پرنشاد صاحب نادر تخلص	

نے یاجی تہین اوتین سے ایک یہ ہے۔

قمار عشق میں بازی لگا کر | میں کہیا وگناہم کی جی سچو | اگر جیتا ہوا عالم میں ممتاز | اگر بنا ادا ہے جان اوسر
مشار تخلص منشی سدا کہ خلف سیل پر شاہ باشندہ وہی قوم کا تہہ مقیم الہ آباد شاہرہ سودا صاحب دوادین
اردو و فارسی دہیا کہا وفتویٰ گزری اور ایک اسوخت بھی کہا ہے منشی کشوری لال سابق منصف قنوج ان کے
پوتے ہیں۔

ہمارا ہی دل جیہا رہا نہیں | تو شکوہ میں کچھ ہمارا نہیں ہے | لقمہ جکا دل ہو وہی گنہگار | یہ کہہ تہہ بونا سنوارا نہیں ہے
کانوں نے سنا جو کچھ کہہ دیا جا | انکھوں نے جو کچھ کہا تو لگو تالا | یہ برہہ بیکدل ہم وقت ہو | ناحق تہہ کیا کہہ توں ابھر مفرما
یاد دہ لی اپنی اور انکی بکائی | اور پیڑ پٹولی اور انکی خطائی | کی طرف گزشتہ بیک طرف ملائی | گو کوئی نہرت ہو کیا سخت مدد
حیرت غفلت سوزش کا بیان کیجے | شرح تفصیل میں ہر جز کی کہیجے | دلوں میں یا بہت نہ کیا کیجے | تہہ معلوم اب یاد ہوئی کیجے
سجیات تخلص شکر مراد ابن لالہ رام مرد پتوٹن کرادی ضلع میں پوری مالک مہتمم طبع لکشا واقعہ فتح گڑھ۔
مہرمان مجھ پر جوہر خورشید یا ہو گیا | آج روشن میری قسمت ہو گیا | ہو گیا طول پٹ مرنے لگا | لا دو درد ہو عشق کی بیمار کیا
عشق جانکاہہ زامن میں دستم | این بان قدر تو ای غنایں آئی

نسبت تخلص منشی گنہا تہہ پر شاہ متوطن شاہ آباد شاہرہ مقصود عالم مقصود۔

استخوان ہر ایک زخم سے جھلکا گیا | سنہلی مانند دل منی پہل کر گیا | ابہر قریب کسی کی حسرت دیکھا | انکھیں غمشکی بلوں میں ٹھکرا گیا
لشیم تخلص مزار اچکھدا تہہ بہا در بنیرہ راجہ امنا تہہ بہا در ایک تین تھے جو شاہی عزیز و مین تہہ کئی جانو تھے
اور پیشکاری نظارت دربار بادشاہی کی یاپے ادون سے اوتکے یہاں چلے آئی تھی اور یہ عزیز ہی مثل اپنے دیگر اعزہ
کے شاعر تھے اور اس فن میں سعادت یار خان رنگین سے ادھون نے مشورہ لیا تہہ اوصہ قریب شتریس کے
ہوا ہو گا کہ وہ مثل نسیم کے یانہ جہان سے گذر گئے۔

قتل ہاتھوئی سے رعاشق بچو ہوا | دروہہ کا تہہ خوب اود ہوا | ہی جیسے چھپا ہوا آرام ہال | پاتا ہے ہمیں سے دل آرام ہال
منی لیدہ ندان کر دیکھ کر تیر | تجھے کہ مارے ابر میں کوں ملو کیوں

نسیم تخلص نہتہ بر جیا تہہ اکبر آبادی۔

رہی دیندہ سوا ختم شکباریچ | تہہ ہے اہ دلا کے ہٹا دینچ | کیوں کہتی منطوب ہو جو خاں دینچ | تو آئی دیکھ یہاں سے خیم ابرینچ
لگائیکے نہ وہ چہا توں ہو کجاو دم | محل ہی یہ کیوں سینہ وگا دینچ | تہہ اوں نہہ اختیار جی لکلا | کیسے ہوتی نہیں یہی خفا دینچ
ہوا کلام میں نامحال تا کنید | ہنسی حلقہ کیوں شکباریچ | خضرے اوسی جکھو کوئی قتل کیا | سجا اب ہے کیا تیغ ابد میں دینچ
نسیم یا عین دگر اوہ خاں نہیں | ہر ایک گلین پر جگیا ہر ایک خاں دینچ

لشیم تخلص پنڈت دیاشنکر کشمیری انجمنانی ولد نگار شاہ ایک جوان رسنا خطہ مردم خیز لکھنؤ سے تھے انہوں نے
 غنواں شگلاب میں خواجہ حیدر علی آتش کی صحبت سے فکر سخن شروع کی اور اسی تازہ ہستی کے عالم میں غنوی گلزار نسیم
 ہلکی جولا جواب واقع ہوئی ہے کیونکہ ایک ایک شعر اور سکا رسم ہے خیال کی تازگی مصنون کی یاری کی زبان کی بآئینگی کلام
 کی تازگی تلازم کی رعایت الفاظ کی بندش معنی کی ندرت اس کے ایک ایک مصرعہ برہم ہے اور ہر لطف یہ ہے کہ بحر
 چوٹی سخن مختصر اور مطلب وسیم ایک جہان کا ہر دیا ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے اکثر تعصب پسند آدمی
 اس کی نسبت باتیں بتایا کرتے ہیں مگر جب اس نے یہ کہا جاتا ہے کہ مثل اس کی کسی عمدہ اور لطیف کلام کی نشاندہی
 اردو کی زبان میں کریں تو ہر شرم کے مارے پانی پیرنی ہیں اس کے سوا ایک یہ بخت ہی اور چلی جاتی ہے
 کہ کوئی تو کہتا ہے کہ میر جن کی شتوی بدر میر بہتر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ گلزار نسیم کو اسپر ترجیح ہے اور بعض بعض اصحاب
 و نوہی کو جولا جواب بتاتے ہیں مگر مرزا غالب نے جو اسے اس بارہ میں دسی ہے وہ آچھی ہے اوصاف یہ ہے کہ خوب
 اوصاف کی کہی ہے معنی کسی نے غالب سے پوچھا تھا کہ دو لو میں کون بہتر ہے تو انہوں نے فرمایا کہ شتوی میر جن
 فصاحت است و گلزار نسیم بلاغت پر چند کہ یہ شتوی شہرہ عام ہو گئی ہے اور کوئی ایسا ہو گا کہ جو اسے نہ جانتا ہو
 لیکن یہ بھی سمجھتا ہے کہ اپنے تذکرہ کی ذمیت کے لئے درج کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس شتوی
 کا شہرہ مصنف کی زندگی میں ہی ہو گیا تھا اور بلکہ اس سے مصنف کو نظر لگ گئی اور وہ عین نوجوانی میں دنیا
 سے چلے یا یہ بات ظاہر میں تو ایک سیالغہ کی معلوم ہوتی ہے مگر باطن اس سے ایک قسم کی ہمدردی اس کو بہت
 مصر جن معنی کی جو امرگی ہی سی پائی جاتی ہے اور علاوہ اس کے تذکروں کے لکھنؤ والوں نے بھی ادنیٰ بوقت
 موت کا اکثر اظہار تاسف کیا ہے اور چورسے مرزا قادر بخش صاحب تخلص شاہزادہ ملی مصنف تذکرہ گلستان سخن کی
 اونکے اور اونکے کار دست بستہ کی بابت ہے وہ ہم یہاں لکھتے ہیں و ہو ہذا نسیم پنڈت دیاشنکر کشمیری نوجوان
 خوش ترکیب حسن خلق اور جمال ظاہر سے پہرہ مند تھا اگرچہ جو نسیم تھا لیکن پائے فکر اور سکا نسیم سے دو قدم آگے
 رہتا تھا ایکس یا تیس برس ہوئے کہ انیس تیس برس کی عمر میں مثل نسیم و صبا کے دنیا سے گزر گیا ایک غنوی گلزار نسیم
 نام قصہ گل و بکا ولی میں فصاحت و بلاغت و لدی محو کے ساتھ اس سے یادگار ہے ، ، غزلیات نسیم

دل ہاتھ سی لیجا تا جو چورہ شری	کیا در دھا ہاتھ لگا سیمو کو	یار تکیہ ہاتھ کا ہوسٹ گزاتہ	ذلت ہے جو پسلا بہ پیش شرتہ
فرقت کی شب جا جو امان سحر	نچ کر خنچ رشید سید کو پیکر	وہ سنگی چیل ہو جو کہ میں اور ہتہ	جیمین کہوں دلے کہ ہوں تگڑ
مہتاب میں قناب دیدے	ساقی قدح شراب دیدے	اند کی جانب کو اوٹھا وقت سحر	خوشید کو پچھ سے اسارہ کہ غار
اپنے منہ سے جواب دیدے	اوس بیت سے تہین بول کچھ	یاتی ساقی شراب دیدے	ساقی یاتی جو کچھ ہو لے لے
جو چلے وہ بھاب دیدے	اوس گلی سے نسیم رہنیں گن	مجنون بھکو خطاب دیدے	یسے میں نے سچے بنایا

منت دلا کیسی نہ اصلا اور کھنکھ
مر جاتے نہ ناز مسیحا اور چہ ہے
اس کا حجاب کسی حیا اور کیا کی
پردہ سے ہاتھ ہاتھ سے پردہ اور کھنکھ
منوئی گلزار نسیم سے -

گل کا جو الم چمن چمن ہے وہ سبزہ یانے خواب آرام منہ دہونی جو آنکھ ملتے آئی گھسرتی کہ بہن کہہ گیا گل ہاتھ او سپہ اگر پڑا نہیں ہے سبیل مراتا زیار لانا زگس نے نگاہ بازیاں کمن ایو میں سے یہول لگیا کون جس کہ میں نے گل ہوا نہ ہو گیا انہوئی عزیز گل میرا تھا گلچین کا جو ہاے ہاتھ ٹوٹا او باد صبا ہوا نہ بتلا لرات ہتی زمین یہ دیکھ کہ ہم جو نخل تھا سوچ میں کھڑا تھا بدلی کی انگوٹھی نہ ملی پانی ہاتھ کو ملا کہا کہ مہبات خو یاں مجھے دیکھ کر گیا ہے گل کا سالہو میرا گریبان ہتی بسکہ غبار سے پہری وہ ہر باغ میں پہولتی پہری وہ	یون بیل خار نہ خور نہ یعنی وہ بکا ولی گل اندام بر آیت حیم حوض پانی جہنلائی کہ کون لگیا جل یوہو کے تو گل اور نہیں ہے شمس اور نہیں سولی پر چڑھنا سوس لے زبان بازیاں کمن بیگانہ تھا سبزہ کو سو اکون جس کہ میں ہو گل چراغ ہو گیا بتلی وہی چشم حوض کا تھا غنجہ کے بھی منہ سے کچھ نہ پوٹا خوشبو ہی شکر پاتا نہ بتلا ہتی سبزہ سے ارست ہو اندام جو برگ تھا ہاتھ مل رہا تھا دست آور او سکی ہاتھ آئی خاتم بھی بدل گیا یہ بدلت کہاں او سکے جو کچھ نہ رہا سبزہ کا ساتا تارا دامن آندھی سی اوٹھی ہو ہوئی وہ ہر شاخہ پہولتی پہری وہ بروقت کسی کو کچھ ملا ہے	گلچین نے وہ پہول جلیب ابا جاگی مرغ سر کے نل سے دیکھا تو وہ گل ہوا ہوا تھا ہے ہے مرا یہول لگیا کون زگس تو دیکھا کہہ گیا گل ہتر این خواہ میں صورت بید پتا ہی پتہ کو جب نپا یا شبنم کے سوا چرائے والا بولی وہ بکا ولی کہ افسوس نام و سر کا صبا نہ لیتی تھی ہیز ادھا زرا پڑا نہ جنس گل بیل تو چہک اگر خبر ہے او نگلی لب جو پر کہہ نہ تھا زنگ سکا غرض لگا بدلتے خاتم ہی نام کی نشانی جسے ہاتھ ہے لگا یا یہ کہہ کی جو میں ہو غضب کن دکھلا کے کہا سن پر ہی کو کہتی تھی پر ہی کہ اوڑکے جاتی جس تختہ میں مثل یاد جاتی بتہ کہ میں حکم بن ملا ہے	اور غنچہ شمع کہل کہلا یا اوٹھی نگہت ہی فرش گل سے کچھ اور ہی گل کہلا ہوا تھا ہے ہے مجھے خار دیکھا کون سوس تو بتا کہہ گیا گل ایک ایک سے پوچھنے لگی ہید کہنے لگی کیا ہوا خدا یا او پر کا تھا کون آنے والا غفلت سے یہ پہول بڑی ہو گیا اوس گل کو ہوا نہ دیتی تھی ہیز مشکیں کہل میں تو نے سینل گل تو ہی مہک بتا کہہ رہے تھا دم خود او سکی سن کر فریاد گلبرگ کے لگی وہ ملنے انسانی دست برد جاتی وہ ہاتھ لگے کہ میں خدا یا خون وئی لب اس کو کیا چاک ایچ میں کہاں بکا ولی کو گلچین کا کہ میں بتا لگاتی اوس نگ کی گل کی ٹوپی
--	---	---	---

نشاط تھل سیری سنگہ عرف بدنت سنگہ کا تیرہ فرزند سرد اس مقصدی دوقر خالصہ شریفہ بادشاہی علی شاہ گزدا
کوئی نہ رہی ہمارا ختم اور کوئی نہ
ستر ہی کو چہ میں گرم آج ہکا بیکہ
پاؤں تک ترس کہاں نشاط
ہاتھ ہاتھ لگتے نہیں سکتا

ہو جازت تو زائچہ دم سایہیں	تیری دیواری کہیں کچھ سایہیں	رُپوں ہوں کہیں کو وقت آخری کہو	وہ آئے نہ آئی یارو بلا تو دیکھو
بسان نقش قدم یا نشا طبع بیٹیا	اوٹھی ہے کہنے اوٹھیا تو سو تو ہزار	اپنے ہاتھوں سے سلک مہم دم	عبث کرتے ہو پائیاں ہمیں
تاو کہتا ہے دیکھ کر شب وز	زلف کا تیرے بال بال ہمیں	خیر ہے کیونکہ کہے آپ نہ تھا	آج آئیگا احتمال ہمیں -
گر شازدے کہیں نقش نگین شجاعت	تو نوشتہ ہی میری لوح حیدر کا شجاعت	اشنانی تجھ سے کی کیا تجھ نہ ہزار	دوستی میری ہی آخر دشمنی ہو
نتیجہ کی حلقہ کا دیکھ کر عالم	ناک میں آ رہا ہے دم میرا	آہ تو ہم نہ پہرے پاش فاشی	جو کیا تم سو تم پاؤ خدا سو اپنے
جیسے چاہے دل بنا قیامت لے لے لے			

نشاط تخلص لالا جود پیرا پشاد و غرنج آبادی خلف لالا اسیری پشاد -

قلعہ دیاں نعم و نوح و لولہ و دیلا	اور کیا عشق سے ہاتھ ایدل لائی
نشاط تخلص راسے تلجا پشاد و حیدر آباد و غرنجی ہے اور صلاح شعر کی میان فیض سے لی چنانچہ یہ شعر اول کتاب	
محبان ہوں کہیں کی لکڑی کو باؤرا	صحرایں ہوا نہ بھی گھر کو ترخون

نشاط تخلص بابو ہر گوبند سہاے -

کیا اوہتیں میرا گد یاد آیا	شکر ہے کچھ تو بہلا یاد آیا	چاندنی برقی ہوئی شجاعت	خندہ مالتا یاد آیا
بہت بے چہر شب فرقت میں	یاد آیا تو خفت یاد آیا		

نصرت لالہ گویند راسے کا تیرہ دہلوی شاگرد نصیر -

مگر کا خیال اوسکے جیبا گیا	تو رہنے کہا یہ ہم عدم کو چلا
نصیر تخلص ارجن سنگھ ولد بدہ سنگھ اردو غنچہ نازاچہ سہتہ شاگرد محمد بکری انگر مقیم غرنج آباد۔	
یہ کالی گھٹا رات اندھیری سی	کیا بحر میں تر پانی ہیں سکا لیز

نظیر تخلص نڈت گپت راسے شاگرد نصیر -

کیا زرد ہوئیں غنچے آزار تو نگہین	ہم چشم ہمیں اب گریں سارے کو نگہین
نگہت تخلص منشی ماتا پشاد لکھنوی برادر منشی رام دسہاے تمنا ایک لہجہ شاعر ہیں مگر انکا کلام سوکا ایک قطعہ تاریخ کے جو گلزار فرہنگ مصنفہ حضرت تمنا میں درج ہے ہمارے دیکھنے میں نہ آیا۔	

نور تخلص منشی دہرن لالہ ہر چند تو مہال سکنتہ پونہ ضلع میوات شاگرد منشی درگا پشاد صاحب در یہ حضرت بزاز سے کی دوکان کرتے ہیں اور یہ چند شعراؤں کے طبع و ادب و حکام سرشتہ تعلیم ہیں -

تمام والا گردن میں کیا اٹھایا	جلستے ہیں سبھی صغار و کبار	آپ فرما زو اے ہند ہوے	زیر فرمان سب ہوے سوار
راز یا کی چوہے خفی و جلی	دل انور پہ کہل گئی کیا ر		

نہال تخلص لالہ چند سی سہاے خلف راجہ جیالال سکنت میرٹھ بہہ شعر اول کا گلدستہ شعر میرٹھ سے لکھا گیا

خالق (وہا) نہال کو کونہ لکھ
شاعر سی ہی کی اور راجہ بڑھتی

نہال چند سکنت لاہور انکی تصنیفات سے قصہ گل بکا ولی یادگار ہے اور یہ چند شعر اس سے منتخب ہوئے۔

سینہ میں سترنگ تو لگا کر	دل مفت میں لیکیا چو کر	دیکھا نہیں کو نگاہ بہر کر	برا کہنے بڑی ضرور لب پر
گو سیر ہوا نہ تو یہ مانا	اس شہید کا پر مزانو جانا	جو نقد تھا اسکو لیکیا ہے	مندوق فقط یہاں پر ہے

تیار تخلص لالہ راجہ رام این جگنا تہہ یا شندہ بہکوت نگر۔

یہو لکری نہیں کرنا کوئی تہہ
کر دیا اسکی فراموشی کو برباد

نسیان تخلص نشتی مانا پر شاہ خلف نشتی پور چند قوم کا تہہ شاگرد نشتی نگر دیال فحش نوجوان رنگین ادا رنگین طبیعت ہیں۔ بہتری اور تہہ ہی کہتے ہیں اور ہون نے ابھی فائدہ عجائب کو بول چال میں نظم فرمایا ہے۔

وہ بیٹھی میری بغلیاں نہ چھوٹا	چھوٹو ہوئے ہوئے کچا چوٹ	چمنیں کی سلامتی اتمام ہو	کہ ہر دوش چھاپا چھاپا ہو
ابوین ترہیں مگر کان لال ملنے	دریں ہر قواعد صغین چھاپا ہو	جسم بد و داپ ہم ایسے زاہد ہیں	وہ ہمارے طالب دیدار ہیں
دونوں انکھوں لگا آئے دل میں لگا	دیکھتی ایک گہریں دہیا ہیں	آبد سے خار کو کرتے نہیں دور	تا تہہ اپنے پاؤں کی فحش ہیں
کاٹ دیتی ہیں ہمارے بات	سیخ کی سی زبان پانی ہے		

نیم چند مصنف گل و صنوبر اور حال معلوم نہیں ہوا اور یہ چند شعر انکے قصہ مذکور سے لکھے گئے۔

جی نہیں لگا کہ میں یہاں کچھ
چاک ہر این کو اپنے نالہ لکچھ
زبان جیسے اوصاف میں کچھ
لب لال گبرگ یا قند ہے

واصف تخلص لالہ لال سنگھ سکنت میرٹھ شاگرد فائق بہہ شعر اول کا گلدستہ شعر میرٹھ سے لکھا گیا ہے۔

نردیک تھا جو اور آؤدہ کی نفس
اگر لکھ جائے کھل لکھ لکھ لکھ

واصف تخلص لالہ سنگھ راہر اکبر شاہ گلاب سنگھ مشتاق رٹ کی میں ہے تہہ نقشہ کشی اور طب کی علم سے ماہر میں دمان اسے بہت لوگوں کو فیض ہے کیونکہ بیماروں کو دوا مفت اپنے پاس سے تقسیم کرتے ہیں اور شور و غوغا فطرحین فائق سے لیتے ہیں چند شعر انکے حضرت مشتاق نے بھیجے تھے سو یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

بجز فرج صیا د کیا جانتا ہے	چہر کی تو جو ہر گلا جانتا ہے	سچتا ہے صلہ گالی کو عاشق	زری کوئی کو عا جانتا ہے
میری خیر کو دیکھتے ہی چلت	کر داف کو کچھ کیا جانتا ہے		

اور ہر تہی تہی کوئی کو نہیں لکھتا	خدا بخشی اور جو صبر کو نہیں لکھتا	زادہ ہول عبادت کے ہو سب زانو	کارخانہ میں ہونا کس کو یاد ہے
-----------------------------------	-----------------------------------	------------------------------	-------------------------------

واصل تخلص درگا پر شاہ خلف لالہ لکھ پر شاہ دستوطن کوں مقیم فتح گڑھ۔

واصل اب لکھی کیا نہیں ہم امید
ہر وقت یہ کہتی ہیں رتھی لکھ سے

والہ تخلص فقین آباد کے ہندو ن سے ایک شخص کا ہے اور وہ دہلی میں ہی گئے تھے۔

عجاز لہجے سکاد غم سی کو کم ہیز	وہ سب سیمین بد بھینا کم ہیز	معدوم کو کو تو کوئی ناکیت دہیز	مضمون مہربا کا عفا کم ہیز
--------------------------------	-----------------------------	--------------------------------	---------------------------

وحدت تخلص ججیت راستہ قوم کا تہہ سکنتہ میر پڑھ۔

ہر دم ہو غریب کو ابع ذمہ نالگی	فضل بہا رتی ہوا سکھو ہالگی
--------------------------------	----------------------------

وحشی تخلص شبیر ناہتہ ولد گوپی ناہتہ دہلوی۔

جو ستر اوٹھا تہی کہی گی ہمارا	ابھی ہی پر کرتی ہیں تہاؤ کاڑھ
-------------------------------	-------------------------------

وحشی تخلص لالہ کنہیا لال قوم کا تہہ خلف لالہ منگل سین نوجوان طرحہ خوش گفٹا رستہ دارون حکیم سکھیا تندرہ قم تخلص سے ہیں تعلیم ملی کے مشن اسکول میں پائی اور پھر شاخ مدرسہ گورنمنٹ میں فارسی کی مدرسہ کی ایڈیٹر بلوے میں ملازم ہیں شعر کی اصلاح چند روزہ وحشی درگاہ صاحب ناوہ تخلص سے ملی تھی یہ شعر لکھا ہے۔

شعبہ ان کو کاٹی میری سگینا	جو تو بہاؤ کو نو بیا کر پھرین بکاؤن
----------------------------	-------------------------------------

وحشی تخلص نپٹ بنیمہ ناہتہ ساکن علی ایک غزل انکے صاحبزادہ بشیشہ ناہتہ بصیر تخلص نے بھیجی تھی اوپر سے یہ چند شعر منتخب ہوئے۔

ہم اپنے جوش چہ خیم تر کو کہنے ہیز	حباباں فلک نہ گزرتے ہیز	کہا کا عشق کس کی اور کیسی چا	یہ گلعدہ فقط ابوز کو کہنے ہیز
یہ جوش تہا عفا کر باندہ لائین ہیز	بہی نہ ہا جو جو کم کو کہنے ہیز		

وصف تخلص مینی مادہ ہوا بن موچند شاگرد مقصود عالم۔

ایک شبیہی نویری گہرین اگر گیا	دانہ ہیز لیں ترا اچھا پیکر گیا
-------------------------------	--------------------------------

وصفی تخلص لے سو بہا رام ولد دیو پرشا دہشتہ لکھنؤ قوم کا تہہ سکینہ الدشتی شیور شاہ دہلی منیہ کارخانہ امید صل میں تیر کو دہشتہ لکھنؤ شاہ یکچہ مہر کا لکھا کو لکھنا دل ایستہ اوسد مہیا لکھنا لکھنا جو نہکرات کرنا کہنے غنچہ ہن اپنا ہندوچ نو ہیز منت کش کہی ہم میر چینی سلاہین سوزن ہم کو کیا کہن اپنا

وقا تخلص اچہ نول راے ابھانی قوم کا تہہ سکینہ نواب صفدر جنگ منصور علیخان بہادر وزیر محمد شاہ بادشاہ کے دیوان ہے اور جب زیر موصوف نے ردہیلون کا ملک فتح کیا تو انکو دمان صوبہ دار کہا تھا ۱۷۶۲ء میں وہ ہیلون متفق ہو کر انکے اوپر لشکر کشی کی اور وہ بہادری کے ساتھ انکا مقابلہ کر کے اپنے ولی نعمت کی یندگی میں کام آئے فارسی اور اردو میں شعر کہتے ہیں چنانچہ دونوں زبانوں میں صاحب دیوان گذرے ہیں انکے چھوٹے بھائی گلارہ لے امیر الامراتو اب بخیر خان بہادر کے دیوان تھے۔

یکہر کوئی زلف کو چہ جو آؤفا	پہرہ کس طرح سے میل سوزن دل	کہنی لگا دہنی ریا نالہ فوج	یار چیا یہ بیکار یہ بیکار لک
-----------------------------	----------------------------	----------------------------	------------------------------

وقار تخلص لالہ مستکرم لالہ آبادی -

نہی نہ میری پاس سے جادو کا | باجی مقلد سچا چہ ہاں نام خدا کا | جینک کت ہی جانی فایتی رہی بھو | لازم ہو در زبان نام خدا کا

وقار تخلص نجفی نوندر اسے شاگرد مثنوی میڈولال مرحوم تخلص راز کا بیتہ سکینہ قدیم ہاں تندہ لکھنوا کتر تکیہ کی تصنیفات سے بہت پہچان لائی بہادر حسرت کے بہائی اور رامون زاد بہائی راجہ الفت راس بہاؤ بخشی الممالک سلطنت اودہ کے بہن نہایت خلیق و کار برادر اربابیشن دارا لکرنہی بہن لکھنوی خوش قداری و خوش پوشی اور خوش وضعی انکی ایجاد سے -

اندر لونی مہر و شکر ایا لکھنچے	نچا دکھارنا فقط لکھنچے	گر ہوں غبار راہ کہیں ہو چنچے	سجے فلک بین میں سماں سجے
عید سے ہتی خوش کیا مچھڑ عیان	مٹے کو چھپایا دیکو پھوڑ وہاں	کھٹکاشی قریب سے بہاں ہوں	کھٹکاشی بندہ ہی جو کہیں غبار
اولنا آخر سے رولی میں سجے دیکھ	رزوی ملی تو مصفت رخصان	میں ہی ملو لگا جاکے جو تم ملینے	تھے بنایا تیر نہیں کمان بچے
کہاؤں جھگڑو ابھی کندہ قبر سو	خواب سے نام کی ہو کر کٹ کر	پتہ اچلی میں لکھنچے تیر میں تیر	کیا سکھت سب بگا خلق تیراں
ابھی بیکر دل وہ غبار خط	گرتی ہی گرد و لک و ان بچے	ای نو میں اہ ہی خنداشت تیر	انہیں دیکھ دیا تیرا سب بچے
کہ کیا کمرہ ماہرہ جو عیاں سخی	یو سکتی مذکرہ میں کہا باہر	انہنوی دیکھ لکھنچے تیراں	تحقیق کر دوسے ہو شغل و فک
چشت یلندیا یہ ملی فدا کی میں	تخت ان سے دشت میں بیکر	جانا نہایت بر سو حد ہو کاجی	آنا نظری فقر جو دم جان بچے
موسم فراق کا ہر سر میں زخم تیر	دکھلا رہی لطف ہاں خراج	تامل سرب ہو گئی دیالی تری	چھلکی کی طرح چو چلا ہی سب بچے
ہوتا تو قاری تم سخن میں میر فروع	دیتا برنگ شمع حد گزبان بچے	نافع ہوئے عارض میں سر لکھو	دولت حسن میں سب بچے
کینچکرا نہ چینی پو یا شانک	وہ پر سی کیوں اوڑی ابھو گریو	کالی بیسائی گنہاد میں رہو	تم کو غل ای سب بچے
چاند خضر سچا بہن زحوس خضر	بار بار ابھو کیا کرتے بن گریو	پول سو کے بنا دیکر گنہو لوگو	شک سے بیکری سب بچے
شک جو ملے بی مچھی قی فی شہر	ہو گئی عکس فگن گریو	خیر میں چھپے حال سید کاریکا	بھٹا ہو گا دکھا کر دھریو
نخلہ چاہے کون گزیدہ کوئے	ہو قی خیر ہوئی ابھو گریو	شع گریو تری ہر سو دھریو	ہی دھون شمع بچے
بل بہت کرتے تیر ہو گئی تیری	باندھی طنی بل دیکر برا گریو	مشکافہ ابھی بچا گنہو تیرا	یو ہی کوئی گریو

تیر ہو گئی ہی تیری لکھی شہر سے | حیران ہوں تیرا ہی گئی قیاس

وقار تخلص اجہ کشن کمار خلعت راسے پردا من کتن رئیس مراد آباد قوم کا بیتہ سری یاست تعلقہ دارا متعلق ملوک آبادی و بد او ن وغیرہ بہن انکے مورثا علی کو محمد شاہ بادشاہ دہلی نے سرفراز فرمایا اور عہدہ و کالت پر مراد آباد میں قیام نہایت ادسوقت سے مراد آباد میں قیام ہوا انکے جدا امجد اسے آستارا مراد آباد نصف الدولہ بہادر کے عہد میں خدمت جلیلہ نیابت چکلہ داری چودہ محال بخیر پر سر ملند ہوئے اور جب سکینہ کا ملک نواب حیات بہادر نے کپٹی لکھنوی بہادر کو دیدیا تو اسے موصوف کو عہدہ مثنوی عدالت دیوانی رکھا ادسوقت میں ہی عہدہ نہایت درجہ کا تھا سرفراز فرمایا -

اوہنوں نے آج کو تک روزگار کر کے اضلاع مراد آباد بجنور اور دہلیوں میں تعلقہ خریداج کو ایک برکت اور ترقی ہوتی جاتی ہے اونکے فرزند اقبال سندھ اسے بردا میں کٹن نے ششہا کے عدر میں اپنی دانائی اور تجربہ کاری سے سرکار انگریزی کو کامل قابضہ اپنے سچی خیر خواہی اور زامیداری کا پونچا یا جسکے صلہ میں اوکونین ہزار روپیہ جمع کی زمینداری پیشگاہ گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی سے بموجب پروانہ مورخہ ۲۰ جنوری ششہا کے عطا ہوئے اور اب اونکے صاحبزادہ بلندار اوہ نے حضرت وقار کو سرکار فیض انار سے راجہ کا خطاب ہی مل گیا ہے اور یہ صاحب رطبے عالی حوصلہ اور صاحب ہمت ہیں اونکے عجیب عجیب خارق عادات سنوین آتے ہیں اور شعر بھی پاوجود نو مشقی کے خوب کہتے ہیں اوہنوں نے اپنا پہلا ولوان خود میرے پاس ششہا میں بھیجا تھا جس سے مندیو ذیل اشعار منتخب ہو کر درج صحیفہ مذکور کئے گئے۔

دیر و حرم میں جلوہ قدرت چنکا زلف شیکون دل و سر کو گھیرا سودا ختم یار میں لگا کھارو لٹا ہو جو گھٹا تو بل کہاں ہو وہ یہ کہتی ہیں کج رنگ کی جھوٹ ان سونکی اگر زبان ہوتی اگر تیرے چمکا کہا بلبلوں نے روی رنگین کے مقابل لاد انجی ہو عق حیم یار تھا کہ شہاب ضعیف ختم ختم کی بھی کیا وقار فعل ہو میرے پونچہ کو فیض سے اگر زلف شیان روح الیل پور کا کل جو مانگا تو کہا تو چمکا دیکھا جی کہر ز دل کو لگا ہو کھنکھار کیا قیامت سی تھا کا حال چلے گزرتی ای محبت ہی مگر تو پتا وہ تر کج آئے تو برسوں کے	زنا سرچ میں ہنیں فرق آتا ہی پتیا کعبہ زینہ کو کفار کا وخت زدہ تھا سکتا ہو لوہا دل چکھو لو کا ہویہ آیا جہر آیا تو لہر و عشا فتن بدنام دعوی کر پٹیتے خدا کی کا یہ پہلو سیکھے ڈنڈ در کسید کا پوست پانچ کا چمنیں ج کہنی چکا سو کے گل رنگ بر میں اوترا بزرگ سائیں ہو کھنکھی کھنکھو کہڈی کہاں سے آکھیں ہانہو سو شمس کے تفسیر چہر اتر ا جب کچھ ہو دینی ہو کیا از گیا خواہ میں ہی جو لایا تو آیا گیا فتنہ خیر جسے دیکھ کہ اولٹا پہا کا ڈھانگی کیا قلعہ اسلام چلو بہر کہ قمار ز قمار قیامت	میں نہیں کہنا سکاد ہو کا وود لیک ختم ساقی چوم لی کل استغفر فریاد میری تھی ہی وہ بام بر آیا بڑی سی یا سن ہانک کی سر پڑ چاند سے متہ کا پورے لیکو لگا دہان چل گیا ارج فقر کھسکا خو جو پٹا سا کسکا جلوہ و لیک جب کھن کی تھی ملی پوشاک گھر گھر گھر گھر گھر گھر گھر ہرانا انکی ہون تھی ہو ہو ہو مرے بڑی محو ہو ہو ہو ہو ہو دھوپ چاند کے پونچہ کو لگا اوسکی پتا کو پکڑا ہو تو ڈھار تاوان کیا کوئی جیسے جو کڑو ہو سول سے سودھی پیا راجا سوہن بان خلد پر کر کے نظر لپٹ کر سو گدا وہ خط تو مانگا	ہیں یہ بھی کہہ سکا کا وود لیک کام سمعین غفات میں پاشیا کا الندہ تہ تالین کہاں تو آ یا سو اگر کوئی ختم تر نہیں تا پہول ٹوڑو لگا آج چمنیں کا تی جانتے یان کچھ بگڑا کسکا دیکھ کر ہو نہال باہر مملانی لگا تب میرا جانتے کہیں اوترا ملا ہر ایک سے وہیت برا یک ہوا میں کتب تہا کہ گرد و پتہ زلزلہ یہ پتہ پتہ ہو چنکوا کہیں چو بگا جیگا کہ عکس پڑے ایکل رعایت پہول بھی پایا منی پہلے پہل کہا زیادہ چمن جوانی پہ تو سایا پہا کا اپنا معوق ہی ملو اسے گا دین کچھ اور شک لائیں آپ مرا زمانہ اگر لگیا کہی کر ڈٹ
--	---	--	--

و قاراد یہی پہلو و زبا ہو رہی
سرمہ جو کیا ترک مگر نبوی چشم
کہ تھی ساتھ تالی کی رو جو چشم
بار کی چشم سحرگو کی یہ مودنی ہے
سو دے زلف یا نہ بھانوی کیا بھیجے
داخل کردن ہیچ نہ نہیں ایکو
پس فایہی آفت ہو کچھ نہ کچھ کا
بیت موزون میں لکھو اور فکریا دین
داسن میں لائے کیے تھیں لادین
گلچین کے ساتھ ساتھ صفیا بدلیو
سے بلا کی طرح خیال زلف
قارذ کی مرگ سے ہم بھابھو اصل
مسجد الگ بنائے تھے اور ایک
پہاں سے رنج معیت ہاں سے درگاہ
سے تے بہ جلو گلزار فریاد
کار فرما کی وہ محل جہان کا لڑا
آج ہی سو جسم وہ کھلے سنا کا
گنگ سوڈن انور دل لاد کر شہنشاہ
نخت ہو تقدیر ہو جو بہر گئے
دل ہمارا صنم ستائے تھیں
مانند حباب گہر سنا کر
فقط سرکش ہے قدر فیض و
قید مستی میں عدم کوہ کمر تھیں
ساتی بہنیں شمع کو بہر جگہ لکھا
جب چلے تم یہ شعلہ شہری غلط

نرکھو نشا بد معنی کو تم اسی کرٹ
پر ہنسی بگڑ گیا سبار کا فرج
نہ کہے نہ برسے سحالیہ سطر
میں چھکد لین تر تر کرٹو
سار جہاں سے ہیچ نہ ہندو تیار
کیونچہ کمر بند ہو کو وہ پائے
کہلا یہہ از جو دیکھ کر کرٹو
مصرعہ جیتہ سو جہا قبالا بیکر
ہر چند ہونڈا مرگے سے بیکر
بگڑی ہو چینی ہے دوشیا چوڑ
سیرے سیر سواریے برس
جی لیکے جا کر گامض لاوے صر
کہیں گے بار پنے رستہ نہن
نہ کوئی شاد اپنا ہونہ ہن
باغیاں کوسم گل میں لکھو
اتنا ہی روغشہ سنا مرق
انہوین جہاں زلف دنیا کا لک
سیرے آگے چلے گئے لک
موت ہو جو یاں نہیں آہن
سخت کا فرین کچھ نہ لک
ایک دم میں بگاڑ ڈالیا
جو چاہے شک ہو لک کی چاکو
ظاہری جسم میں پوشیدہ کمر تھیں
ترباق ہو کہ زہر ہلال علوم میں
کہ لک نامانی نہیں قنارین

کیا نہ تھا چیلنے کو نہ عارض کا
دو کھنچا ہے توغاسی کھنچے مانی
تکلف کو تکلیف بس کچھ
سرخ چشم و دستخ و لب یار
نازا و سکای چلی نیازا ناظر
یہ اک جہا نون ہو چلتی بہر شہ
ختم ہی عالم دینی حسن تر ضمیم
ہنگیا پارس سے اوچکے ہا تھیا
ہستی ہی ضیاء کہ تھی وانی ہٹ
قانون تو لیک لکرا ہی کچھ
ورہ کو کس سرری سر کی تلاش
زانہ کھا کو تیر کا ہرگز نہیں ہم
وہ نہ ڈانی نہیں خط عارض
جلنا جو تھا نصیب نہ کو لیا ہی
ہی ہی لطف کھنچے سے حنونیہ
سینک گہا ہو اقی کا ہر ہونہ
کسو میں ماندگان خلقی غور
آج کو چلتے ہو جسے چاہے ہو
تکلف بر طرف بجا عالم اب دیتے
بہن کریم قبائے عویانی
ہے نام لسی کا نفی و اثبات
تمہاری تہہ کام آجیائے ہیں
ہر زمان قید مکان جہاں ادھی
مورن ہو و خوف کھن کر تھیں
گر ہی اسال طغیان سیل بکا

کہاں جنونہ میری مریز لگا عرت
ورنہ بوجو جلا و سونھکی نصو کہیں
ستم و صل میں سحالیہ سطر
نولا جو کل کارنگ کو کھنچا ہن
وہ و ہاں پتہ لو بہر لکھن
ہر اس دل حسن پر کیا گھنڈ
گل کا یہ لڑک بیل کو کھنچا
ورنہ تھا کچھ اور لکھن کو کھنچا
ہوئی ہیں ج و اساری بلنگ
حاشیکے اپنا اپنا نہیں خراج
اور سر کو تو بہر کی تلاش
یہ کھنچے حسن کے ہیں افشا
ہیں شعلے کو خدا کا حظ
چربی سے ہاں میں خیر عکاس
ہم ہوں یوسف و طرف تم کوئی کھنچ
زلفا زند و اسیجا جہاں خنک
قیر لانا نہیں کوئی کھنچے
خشر کو دیکھو نہ کیا جاتے ہم
ہا کو تم سچو اور خود سچو ہن
ہرین میں نہیں سنا ہیں
موجود کہی کہی فہا ہوں
نہ آج چاہو زخا انی جاہل
کھنچ کل کی روشنی نہ کھنچ
نقہ لکھن نہ کھنچا ہن
کھنچ نہ کھنچا ہن

<p>یہ کہتے ہیں وہ سادہ روہیں ہی میرے عدم سستی کی ہیں گمان روشن ہوئے باکیر دلوں کے لئے وہ یہی تصویر منظر لکھ کر ہے ہمارے ختم جو وہ کسی رفق احسان کیکا اوہ نہیں سب سے میرے بعد ہی گئی رختی قلب حجاب خط عاشق تو دم کرتے دبے یعقوب بنیا جیو سے کاٹ کہا یا تو نہیں سینے عمر کو کہتے نہ عارض پذیر دل نواں ہوا ہوش کسی اور جو گفتگو ہو تو ہو اپنی ارد کرتے وصالیں ہی تو ہیں بیکوہ گاہ پسند آئی نہ اسکو ہر تنہائی صحیفہ حال میرے سر کر رہو ہو ہے دشمن جان یا جانی عاشق ہو گیا سخت فرما کر ہے جو دل میں خیال ارد کا زلف بچیدہ ایک صر ہے مار کا کلنے دس چشم نے مارا کچھ چلی موبیاں کی تھوچک نہ ہائی خوف بدنامی سختی یہ بڑے نہ چہا میں کہیں ہوا یہ سرجی ہے جو او کو دیکھتے</p>	<p>کوئی اذکی حطین جو لفظ ہوا نیری کہتے جسے سونا تو ان لہا تی بنی ہی بخیر بران چراغ سیسے اور گناہیں سیر دلوں کیا جڑی ہے اکل کی جیسا ہم کیا سچہ کھواہش ظل ہا کر آئینہ سا لکھ ہمارے مزار میں تو زبان مار کی ہلی تو قلم کرتے ہر اسکے دور سے گزرتے ہو کر بوسے لینے چہ جھلاتے ہو یہاں کہتا ہے ایسا کہ آئینہ کا گئی پیر پڑی سر تلخی ار کی کہتی ہے کوئی آیا اپنے کرتے ابھی کیسے نہیں یار تہہ کو کہتا ہمیشہ کہا جہاں سنو آرزو کرتے لفظ سگ چٹکے صفحہ کی کیوں بچے کا لب مار استن سے میں ہن دل اپنی ہر گھڑی مجھ کو بنا آہ لب پہ دکار آتی ہے سیرہ خطی عبارت سے دیکھوں بے غور کہ کیا ہو تو قلم میں چ اگر میری ہوا نہ بکری آرزو دل سپر کی دفا میں ہاری جفا میں بہکا تو ہر معلوم سہ سہری خاکی</p>	<p>ہا کہ گناہوں یا نہ ہوتے ابرق سکتے گناہوں کا سیر سلول دیر کچھ سا اس کوئی دہان سے عاشق حنا ساز کو عارض لکھ پورے ختم کا دلینے جو کوئی مانا مروت کی لٹ محی صول میں بہن کے شو سیر ایک سیر کا وہ ایک کو آئینہ میں نہیں عکس لیکھ سیر سے دو گالی عکس نہ کہا اشک سے خالی کو کچھ مجھ کو حیرت کہوں کینو کرتے جہی ہی دھین لگاؤ کی ترکان یکڑا نا تہہ کا کیا زبان پر تہا مڑہ چہرے گتہ تریخ ایر میں خط لکھنے یہی سیرتہ ہر صفحہ جو عطر گل میں بوسے ناز بوی لا لکھا جوتہ انکو سوئے کہا غمرہ کرتی بہار آتی ہے خانہ دل میں بے خیال صم دکھا تار یا آئینہ ہا تاب لال میں پیر پڑی سے کر دیتا دو تین جام دہی کے سیکھتی زبان کتنی فضل ابھی شیرین نہ مایکا کہی بندہ کی وہ تہا راقیضہ میں ہر ایک تیرقات</p>	<p>یہاں گریہ ہار و ناہوں اؤ کو دہن بہتے نو سیر نہاں ایک باقی ہندقی تل سیر کیا نام بید کچی یا نجان حنا وہاں کا با عا ہے ہمارا کر لذت عشق کی حودہ انظار میں بہنیا ہتا ہوا ہے گناہ میں احول ملک کہتے ہیں تم معذیل ہو کہی تو سر میں مہیا ملا دو ستاروں پر او دیکھا ہمتہ بر خیر کو رات ہوا نکا تھا ساز دن گزرتا سجھتے ہم میں کل سے خار عمدہ وہ زمرد بہت سخت گفتگو کرتے اڑا کون کرے ایسے جگہ کو کہتے سرجی کہی گئی پرتن میں وقت بہن کہتے ہے مگر دوسرا دینے اسے نہ کس طرح سیر ہی ایک صا پہنے پہلو تکانا آتی ہے یہ وہ کہتے ہیں جہاں مورے سحر تک وہ کیوں بلتے ہیں کہیں سر نہ رہا جانتا ہے اکھونیں سا فیا ابھی بانی تھا ڈلی ہی مٹھائی کی ہر یاد میں خدا کا حکم جو کافر نہ مانتے گمان جہیز میں میر جڑا کی</p>
---	---	--	---

صبح اترایے انداز یار | چرچا ہے بد نگوچے |
ولی تخلص ولی رام قوم کا یہ سکنہ شاہ جہان آباد جو شاہزادہ داراشکوہ کے شبہ خاص ہے اور علم عربی
 فارسی اور ہندی میں مدخلت تمام کہتے تھے چنانچہ ان کے ہر زبان میں ملتے ہیں اردوہ صوفی صافی مذہب
 تھے ان کو اول شاعر اردو زبان کا حضرت جوہر نے لکھا ہے ادعجب بہین کہ ایسا ہی ہو کہ ان کے کلام
 سے ابتدائی حالت اس شاعری کی معلوم ہوتی ہے اور جو دلی گجراتی موجد شعرا وہ کا شہرہ سے سو
 ادسکا موجد ہونا تو تحقیقات سے ثابت نہیں مگر وہ ادل صاحب دیوان شاعر اس زبان کا ہو۔ ولی رام
 کے یہ ہیں شعر بطور نمونہ کے لکھے جاتے ہیں جو دلی کی سویریں دل کی اردو کے ہیں۔

تو جہان آمدی اینجا شدی جو خانہ خاوند	تو اپنے آپ سے ہوا کسی کو ناپ چھانا ہے
شراب سرخ می نوشی اچیل کردی زاموشی	مردن کو درمت سبھو عجب یکایک تائے
قبا و چیرہ رنگین بہ از تلخ بکشا یند	دہین گے کفن کی چادر جو تر اخصا پائے

ویسی تخلص شاعر شیرین مقال رنگین خیال منشی شیو برتا و دلہ راسے سو بہارام وصفی خلف دیہی برشاو
 قوم کا یہ سکنہ سکینہ سکے لکھنوجو ایک مدت سے مطبع منشی نول شکر کے منجر میں اور منشی صاحب ہی ان کو بہت عزیز
 رکھتے ہیں کلام انکا بہت شمسہ اور صاف ہے مضامین سے آمد کا جوش پدا ہے اب نے طبیعت ایسی
 شوخی زاپائی ہے کہ ہر شعر میں نئی بات نکلتے ہیں اور کوئی بات جو چلے سے خالی نہیں ہوتی زبان وہ شیرین
 کہتے جاتے اور سیری ہر حسن بیان کا یہ عالم کہ مطلب تصویر بن کر آگے آجائے اور وہ میں نہ چھپے ان کے ہر ایک کلام میں
 تیا لطف اور تبارنگ ہے اور اسی وجہ سے ان کے کلیات کا نام مرقع اور نگ ہے جکو بھی اس کی سیر کا اتفاق ہو ہے
 اور اس سے جو بیٹے انتخاب کیا ہے وہ یہ لکھا جاتا ہے۔

بہ سے موزوں ہو وصفی جاکان	سطلع بہت مطلع دیوان کیا کیا	شوقی تو نکاح اجرت ید اجد	قیر میری تہی جانیہ بیان کیا کیا
شکے افسانہ شب بھر کو سیاہ لقا	یاد آتا ہے کہ ہنار امان کیا کیا	طالع سے تیری یہ سنگ ستم بجا آیا	نالہ میری کرنا ہو فدا آیا
انتقام اپنا زین خیرین چلی ہو گیا	شرم آئیگی اگر سائے جلا دیا	میر و لکھو اندون ان کا سو گیا	یہ تماشا کہتی کعبہ کیا گیا
پڑتی ہی ہر طرف ہر طرف ہو گیا	حسن کے شہدیز کو کیا کوئی ہو گیا	اونکی مارا لیں سو دھی سچ کا دیا	وان ندین افسانہ کیا گیا
ایکے سکی اجاڑی تہن میں ہو گیا	کچھ عطف بر اجمان مقرر ہوا	دکھائیے ہلا کہہ جسے نگر خیرم	فراق یا دین بھو چنیا گیا
جب م نزع عبادت کوہ لبریا	نار کرنا ہو دم ہی مر لبریا	چشم کو شمسے نہیں ہو تو ہو گیا	دل میرا اس تم ایجاد کیا گیا
دل میری ماں تمنا کا ہونا چوں	میرا کہن ہونسی لہو کج مکر گیا	بدن پڑے وہ راہ چھپا گیا	یہ قہری کہ میرا اعتبار کیا گیا
جانے آئے پہلے جان عزیز گئی	کوس سفر تھا نامہ نزع سخن تھا	دیا میں قہر سے چھپے راہ گئی	میں نشا بھر محبت مگر نہ تھا

جو لیلاد استوری ناک کا نہ رہ گیا تیرہ بار غای خاک کا

رخسار کی بلالین لہجہ خفا ہو
کیا کیا کیا نہ آپ کی الفت میرے
خواہش می بعد دون ہی ہی
افلاس گہ تیرے تو ہوتی ہزار کی
ساتی جو تیری ماہر ہو ورفا
صبر و مائی وقت میں راحت
حرف مطلب وہ سن کے فریاد
لوگ کا ٹینگے گلاب کی ادایا
جب سے جانتا کی پڑ جائیگا نظر
کتنے ہیں عشق جو مچان نہ کیا
تجارت لکھنے کے سیکر جلد وہ لکھ
دوسرے در پہ ہے سول حرام
سے بلالین جو اپنے ہاتھ سے
جو وہ ہیں شب کی چاندنی مجھے
شیخ جی آئے شراب پینے
آئینہ دیکھ کر لیا متہ پیر
کروں ہر وہ جن ترانہ خواہے
یا تو نہیں پر حجاب کیا فائدہ
سیاں کس کرانہ وقت ہم ملے
نہ کہا پکارا وہ نہ پاس کی وہ نہ
جیکہ اوچا سیرا ہو کلام ہو جا
قصہ کعبہ تہا دیرین پہنچا
کوچہ تیرے تہن کی کی پناہ
کہا تی میں کہلائی میں شمع و افشا
بگ لیا تی میں ہر نرم و لکھ

مصحف کو چھو کر مود الزام کیا
رہو کیا خراب کیا در بدر کیا
ہے میر تیرے یہ سایہ تاک کا
بیرید لگ کر تے ہیں تم شبا کی
پڑ سجا اور لطف تیرا تپا کا
وصل کا کوئی تو چاہیگا پہلوید
کچھ ہے میرے لہو کا بویدا
قل عالم ہو گا اس ترنہ کی دیکھ
ہو جاو گی یہ زوید نظر و نگہ
اتو سو چکند یہ چاہہ بخداں کیا
بجا و ہاوی ہر کہہ ہر کہہ انو ہم محض
میں گدھوں فقط ترے در کا
حور سے لونہ جام کوثر کا
بے گمان او کی میلی جادو کا
ہو چکا خوف رو رہے محشر کا
کر کے سامنا نہ ہمسرا کا
پہو لاپلا وہ خوب شجر جو قلم ہوا
دریدہ جیکہ وصل کا اقرار ہو چکا
ہمیں حقوق کہ جس سے حد کہ ہو چکا
حلا و لیکیا نسبت کی عالم ہو چکا
اسا ایک زیر آسمان ہو چکا
کطرف دہیان تھا کد ہر آیا
تیکہ میں جاؤنگا تویر میں حلیا کا
ہتا و خاک سال دلی کا
ملتا وصلہ محکم میری کم سخن کا

میں گیا جو لعین نے جہاں
شاخ طوبی سجے اربابیت
ہستی بھوسے تو جیکہ جیکہ کہہ قدیم
نازان حیرت میں جن روز وہ آوے
لا و حج آپ نی لپٹیں گلو بان
میرے کی شری مشق یہ اوج ہو
نیکانی یہ کرنا عروں کا لاکھ
قل کر کے مجھ کو ہونگی سفلی
انہو مطلب کے وہ کار با دانیاں
گنہگار و تیرے چلی گئی تیرے ہو کر
آئینہ میرے ہاتھ سے دیکھو
کہیں ایفا ہو وعدہ دیدار
کٹے کہا تا ہے گہر جہنم
اب آ یا ہے جہوم کر ساقی
ملگتی جان خاک میں اپنی
نا آشنا کی ہو چرچا رہتا ہیں
ایضرت مسیح کچھ نی دو اکرو
تہانی ہے اوس کئی لالی و لہو
بجا ہتی ہن کر عشق نصیب کر
غم ہری سچ تو ہی ہن میں ہا دم
نگہ رانے تو اوس خاک میں
واسطہ گودیا پیر کا
کطرفے لکھن تر کی کلان
شیر نی دل سخت میں کہہ ہو گہ کی
کون جو خاک کو ہی ہن شہر کی

لوکل چراغ عمر سر شام ہو گیا
ہے یہ رتہ آپ کی سواک کا
باعث فنا کا یہ وہ نہا جاکے
چو چلی ہر تی جہانوں عالم دنیا
تیرے فلک ورق آفتاب کا
چشم آہ میں ہی کرتی ہیں آہوں
ہنو و صف کر کا کوئی پہلوید
نیچہ کھل گیا ان کی کمر سے کھینا
جب میرے مطلب کے وقت آیا تو ہوا
یقین ہوا یہ دم چرچا گنہ گار کا
دو مجھے مریہ سکندر کا
نظر ہوں میں وز محشر کا
در پہ دھوکا ہے چکواژ در کا
آج ہو دور دور ساغر کا
کیا گیا اوس بت سنگر کا
دیکھو کھان کی طرح کہی تیرے جو
اچھا تپ فراق کا بیار ہو چکا
تنگا ملے کچھ یہ سو یا ہو چکا
کیا کرے میں کس پکار ہر دم جو
جو دھلت فلک کے کھما جو ایتھا
پر ہی لکھی او سک تو جو ایتھا
نہ میرا پیر کے نام پر آیا
اقرار ہی ہر کل کو تری گلہ زیکا
فریاد آزدیکہ لیا کو کئی کا
ایک صورت پر ہا راکا جوین کا

ہو گئی تہیں وصل کی شے جسے گریہ کیا
ہم ملک عدم میں ہی گئی دھنوں کو لیکر
جان بچی کی ہلاکوں سے سو ڈھری
جانب تر زمین بھی لے لے آؤں گے
میں نکل لیا ہوں آگے قس جسے لگیا
ایک مینہ رخسار کا رہتا ہے نقو
کیون سمجھوں او کو تیرا لہو کا
قیامت تک ہونا بلیل شہزاد کا
کچھ نہ کر لیا او کو کیو جو سب
قاصد از عشق کو دل میں سیان
کل ہنوں کی نیکی مجھ کو دل مضطر کی
عالم ہی لکھیں گے کچھ ہی ہاں پسند
تیری پسند کیا کچھ ہی عدو پسند
جران میں پننگ دین کی پسند
بتہر جگہ اسکی جو تہ تو خوب تھا
بہ چو لگا زور خیر ہر ضلع میں
بی چہ چھا ہر کو تو وہی تہ قرار
ادبی رخسے ہو گئی بے نور سخی
ہلے بہر لاد لکھا تھا سواں بول
مگر قلم لیتا ہے جسے مصحف سجاک
تیری عاشقی کی گئی تہ تھو لک
سو وہ شہ بہر کے قلم کے بہرے
صح ہونی ہی چلا وہ کل تر ہو
جو جہا ہے ہر عشا تک لادھی تھا
عارضی حسن بازار میں یہ ہوش

سیر لہر اتنی تھا پر مجھے بدلے
عقد نہ ملا او کی کر کا نہ دہن کا
تکلیف زات نظر باز کیا لکھا ہیرا
آنسو اذ کو مقابل لے لے لکھا
عشق کی ہر پہلی نسل آؤں گے
عالم ہی سیر سینہ میں بے نشی تھا
زلف دو دم ہر جرح طور کا
اگر باتیں بنا روہ میرا کلم بھی آتا
وصل کی شے کیا لکھی ہیں اپنے
بجو ہوں دل سے مراد گماں بیت
دیکھہاں ایک مجھ کو رن بوا کر آج
خود صورت آفرین جھانکوں تو پسند
سیر پسند دیکھ کہ بھگو تو پسند
مانند سحر تو ہی ہے شعلہ رو پسند
لسان آدمی کو ل آرزو پسند
جنت تھی پسند یا لکھنؤ پسند
مستوق اسلے ہر بہن جو پسند
کیا عجب محفل سے ہو کا نور سخی
وہ ابتدا اداس ہر بہر تہ کا دن
کیون طیرا تیرا تہاں ہم اپنا قرار
وصل کی شے کیا لکھی ہیں اپنے
حاصل بلو نہ وصل میں بے دعا
ٹھنڈی شیں صفحہ بیاں چھوڑ
لگا دے سر نہ دینا لاد اکھن ہن
رات ہر لہو کا عالم ہے کچھ کہہ نہیں

راست سفلو میں تہاں پہاڑ طرح
مصر میں اونکی زلیخا کی لگا قیامت
ڈالیا بھی گرشا و نسی کرتے
بچل اس شوق شہا و رتہ رتہ کو
ستار جہاں کی ٹوٹا مادیہ جرم لکھا
باد ہو تو کچھ لکھو تسلی ہو ہمارے
رخ دکھاو تم تو ہم ہی دیکھ نہیں
اخیر کی جھکی ز میری سنا لیتا
تا تہ کو تا تہ کسی کا نظر آگیا
کسی بارہ عاشق تو نہیں ہی
کبھی یہاں جاتا ملک نہیں چھین
سج و اپنی اپنی ہے یا ہر پسند
وقت اخیر وقت کا ڈھنڈھاں کا
انہی ہی سنے زمر راہی بدین
جو ہے چو تہ ہوئے ہے بوجھتے
یہ وضع بہت لیاں ہر جہاں کی گمان
تیرا زو کی وصل کی نوکر چکی بیت
اونکی استقبال کو جانی ضرور
کہہ دانی سے کہ میرا سطح بھی ہے
محروم سے وصل کہے گئے اپنے
امانت یہ ہی ایک پوہ شیں کی
الکدہ ہی نہیں ہم با د خدا کرتے
سے کیا بعد قبا ہی ہی اونکی جھکا
بچہ جو مجھے شے نہ گھٹ گل
بدون در و حرم کی سیر کی

چال ٹھہری ہوگی حق فرین
تیری بازاریں میں کھڑے سواں
کسی طرح حکا دین میں کچھ کلام نا
قلکہ میں جہ قاتل لے آؤں گے
قیامت سے غصبت ٹوٹا ہر شیں
چو تہ ہے راوہ وصل آج ہی کر کا
سننے میں قصہ کلیم طور کا
ایک شے کی سماج و خندہ میر کا
سیر ہو کا جھانکوں تو پسند
رات یہ کرتے ہو تم آہ دیکھ کیا
ریحہ عائن ہی ہے کچھ فی آخر کھڑ
غیرت تھی قریب ہاں کو تو پسند
روایت یہ ہاں ہاں کو تو پسند
ہاں کو زل کو دے سے خوش گلو
آتا نہیں ہی کوئی اگر خوب پسند
کیونکر ہمارے لکھنؤ کو تو پسند
آئے مائیں جہاں بقدر خیر و
کیا کر ہے ہاں تو سے منفرد شج
سیر ہو کا قاتل تہاں امان
کیا ذکر ہر گز ملی اونکی کر کا
ہنہن خمدل ہو کہا شکی قابل
کام کہتی ہیں کچھ اہستہ ہو کام
سیر قہر کی کی جو چلے ہیں
میں تہاں گلی کا نا نہیں
کچھ تو نے واد میں خانہ ہوں

مذکورہ شعرا کے ہنود

دل بر لب کی کیا کہیں ل (دین صوفی)	کہو کہو سے آئے کچھ بکاسی	بجودہ یون پختہ حشر با بین	حشر سرت ہو کہیں کف تر ہون
بر صوفی یمنین کی تہ نہیں سہی	صوت کہی کہی دکھا جا جو ہر	کہا کہل ہو گر دھندل ہو گونے	رہی بھلے ثبات دین ہو گونے
نقدور میں جو بول لیلیا تھا ہے	رہا زردہ آئی بات پر نہ خور	آمد پسند اپنی طبعیت ملدی	مضمون شجرے کہیں گہر تین
کرتے ہیں دعویٰ خدا کا یہ کسار	خصلت زندہ نوازی تو ہم کہیں	ایک ہی جلوہ سینا در کعبہ ہو کر	اتفاق رایتخ ویرمن میں گن
ملا تو نہ بول ہی اتنی ہر عدہ وصل	سام ہوتی ہی تو کہی ہر سرود	خزت کو ہشتاہ ہٹا لیں ہر سر	چھو بولو جا کی صدقہ میں ہا سو
اوس شہزادہ جانی مکتی ہو چکا	انداز نو گیلہ سودا بانی ادا سو	یون نہیں رہتا ان انسان چھ	ہر بات میں لذت طبعیت میں نہ
جہاں کی جو کئی زندہ غریب تھیں	جو تباہی و بربادی وہ سو چکی گون	آئی جیسے گناہ کی ریا گیسو	لوگ سمجھ کہ ہو آج ہم گیسو
کھڑے ہوئے سترج ہو گونیا ت	وہ لے لے نہیں لے دی لے لے لے	ہٹ کر اسی ہو کا سر کا م کام	اکٹھیلو کی چال چلو آہ راک
فخر جانی جو جہاں کی بھی نظر	رویا لے لے لے لے لے لے لے	یہ فوج کی توایدینا ہے ہو گئی	کالیان تو ہر ہر بار گونہی شینے
حال کی مگر کہانی سنی بولی ناز	ہی تو جو تباہیت لے لے لے لے	ہم تو کوئی یاد باہر نہیں کہتی قدم	تیس جھرا میں تاسع جھرا

سہر حشر تخلص ہر چند کشور بنیرہ را چو گل کشور عاید شہر دہلی سے تھے اولنگا و یون چہپ گیا ہے اور یہ چند شعرا ہین سے منتخب ہو کر یہاں لکھے جاتے ہیں ایسے شاعر موصوف کا سلیقہ شہریت خیال بیان ہے۔

با سیم سج جملہ ہو خواہش ادا کا	سہر میری مثل کو چھوٹا جلا د کا	ورد دل کو دبدبم ہو دس سر یاد کا	مکتب سینہ میں پڑتا سبق و یاد کا
جام مہربانی لیا بوسہ کو چکا	فلعل دنیا سے غلام مہار کیا کا	لبلیا تو ہو گیا سونق اریحہ خود	کیا رگ گل سے نیابہ دام و صبا کا
جبے کہانی اکت جہاں کے بھگت	دیوان لکھ گیا اوسدم جہاں کا	سیل کیسے ملا لکھ ق جہاں کا	کہا نشان کھر خیر ہر گز بدل گیا
یاد آئی بزم میں اوس بھگت	فلعل مہربانی شافی ہو قہر کا	استعداد کی اگلا کھ تہا د کا	تیر کی تعظیم کو گوشہ کھانا ختم ہوا
سکران بابند ام بھر رہتی تھی	نقش خط ہاتھ کی ادھلکی ہو چکا	سیر صحبت ہو نور کم ہو کہ جو کھ	وانہ سینہ صوبت نقش تہا د کا
پشت آئینہ کا پاؤں ردا د کا	شہر کی عکس میں گئی وہاں کا	رہ گیا آہ دین بعد مرگے افر کا	بدیگا خاک ریت بگولا افر کا
جو بچہ ہاں کے اوسو بکرا شہر کا	دہان آستین بست نہنگ کیا کا	لیکھنی ذوق مرقا نور ہو کا	پڑا رولا دت میں کھر عہد کا
آتش چیت ہو کر ہو گیا نشان	بادکش یاد صبا داسن ہون ہوا	اب کیرا نک کا قائل ہو چکا	جو شہر شہر موج چہنہ جھون ہوا
میر کے نام سے میں چہا خجری ہو کا	میں ہو شکو خجرو میر امنون ہوا	حازہ دید میں ہو آنا ز غنی جو کا	انداز غبت بردہ دین جہاں کا
رخت نیم سے سلیمان ہوا اور کا	گھر میں میر پر رو کا اوتا اور کا	بانہ دنیا میں نہنگ ہو کہہ کدہ کا	نہنگ گل سے کہی شو بکو جا ردا کا
بے پناہ یا جو کل یاری جو ردا کا	آجک مجھے اس طعنا بد لا اور کا	بطحیح علی مودع کو اور کا	منع دلو میر ایک کمال کا داور کا
بوسہ جو پوری کہہ کی جھون	کیا زمین پر کوئی گونہی ہو کا	یزنگ راجو کد زمین پر کتیا کا	ہو سئل کو کیا نوازی نفس کشا کا
نہ پڑو نہ شاہ کا رعبش جہا	رنگ ہر ہو دین ہو کہی ہاں کا	پردہ غلامات لہر سنی ہو کا	نہم جو تہجیب چراغ بزم گل کر دیا کا

اسعد نور نام بر صفائی یار پر	دیکھ کر غش جان دنی ہوا یہ دیکھو	آتا نظر نہیں کوئی جس طرح مجھے	تبل اور یار کا جو تان کر مجھے
تار نظر کو کرنا کر بند یار کا	پہ کیا کروں نظر نہیں آئی کر مجھے	یہ نظر جو تو سیدہ جانی پاؤ گراؤ	تری قدم میں ہی کیا قاتل ختم ہو
ہمت تخلص لالہ اقدس ابن لالہ سیار نام یا شہزادہ بیانی شاگرد مقصود عالم۔			
میں و صید وقت پہی ہو مٹو		پوچھتی ہو کو ہوسری جزیرہ کی ہر	
ہمت تخلص منشی منشی ہر کا نہ سکینہ لکھنؤ خاندان شہید ولد مہوید اللہ مبارکباد لکھنؤ بہادر حرات جنگ یوان شاہ اودہ سے شاگرد مستی سینڈ لال زار کی ہیں اور کوئی شاگرد ماموہ دیال نام کی بتانی ہیں ایک اسوخت کی تعیف سی کہا گیا اور بہرہ شہر ہی			
کیا سینہ سو جو یار تری آگیا	زہرا و غنیمت میں واقعی سو ہی دیکھو	لہلہا از بہر ہندوہن کی بجز	آجوبہ پریشان بڑے کو کر گیسو
مار با آؤ ہیں اور اور کر بوسا کر	ہو گئی خیمہ چوکی میں ہر گیسو	اسی شمع کو اب بند کیا جو	سگی شک نافہ وہ معبر گیسو
شعلہ عارض اور کو ہوا سے پہلجا	کون کہتا ہو کہ کہتی ہیں ہر گیسو	کشتہ کوی ہو سکتا ہو یا نہ	دہا نہیں لانی نہیں پانچ تہ گیسو
طرز اس حسن خفا واد کو بند ہر گاہ	مصحف سچ چپ است پہن کر گیسو	کیا جی ان پانچ تری تری تیار	راشہ دیا ہوم وصف ہر گیسو
ہمت تخلص ابو دیو کی لندن سابق اہلہ کلکٹری الہ آباد تہی بعد ریاست گوالیار میں سرستہ دار صوبہ بیلگڈہ کو رہی اور ایک میں اور			
اور آباد میں بہو میں اور ہونے پہی سنگ کو کی تالیف میں بندہ کو بہت مدد دی ہے رازق مطلق انکو جلدی کر کر کر کی پرتو اور کو شمار ہو چکا ہوں			
نہیند مکتبہ نہیں لکھنؤ میں نہین	دشمن جو ایسی شہر فہ کیسی	سید ہی باتو نہیں جو جانی ہو بڑھ چکا	ہو گئی ان کی کیا جانی عادت کیسی
کینورم میں گرفتار آنا ہوتا		کفر و اسلام میں کسویں جو کر ہوتا	
ہندسی تخلص ای کہنیا لال صاحب کر کوٹو انجیر بہادر لاہور جو اس زمانہ میں گرامی است حاصل و علماء با کمال ملک پنجاب سے شہر کے جلسے ہیں اور ایک سندرہ ذیل کتب تعیف فرمایا کہ ہیں۔ ۱۔ گوار ہندی ہندو نصیحت میں ۲۔ بندگی نامہ ۳۔ یادگار ہندی منیر ہون یاد تاپون حکیموں اور اوتاروں کی حال میں ۴۔ اخلاق ہندی علم اخلاق میں ۵۔ مناجات ہندی ۶۔ رغبت نامہ مبارکباد شہر کے بہادر مرحوم کے حالات میں۔ ۷۔ از انجمن مناجات ہندی جو لہور و لوانک مضامین حمد و ثناء خالق ہندو دسہر اکین ملاحظہ سے گذری اور یہ چند شعر			
ہی وجود جزو کل میں تری حکم جو	نیت رہتی میں طاعت اور	حضرت خلیفہ ہندی بڑا احسان کیا	بجز تاج شرف اثر بخون کیا
کرد یا ہی مجھ کو اس تعاقب سے	نقش لوح حیا پرفش با حبیب	زکیت کا مضمون جو تم ہو پوچھتے	جانلو آخر کہ یہ ہو گا غلط
ہیں با ندان سیکڑوں سو جو یک		اوسکی حد میں نہیں کرنی کلام	
ہموش تخلص سونی بہاری لال نام رئیس میرٹھ شاگرد مہور۔			
خون ٹیکتا ہویہ دہ تر کا	کہلا گنجینہ لعل احمد کا	سوز مضمون سے ہو خاکستر	فلکے بال پر کو تر کا۔
نالہ نیرہ ہے اور دل غماک	بے حوصلہ ارغم کے لشکر کا	کیا کہوں حال ازل لب آہوش	زنگ یگر ہے کیا مقدر کا
ہی کو تار و دھن کہ نہیں لیت اکھر		اور کوئی وہ نہ ہے کہ شور و فغان نہیں	

یہ تخلص ہمت تخلص ہندو بادشاہ کے تخلص ہے

ہو سق تخلص منشی تلک نام صاحب بوان ملازم مطبع اور اختیار نگہنو

تسکین کیا ہو عس و اسحاق	دم ہرین بول جاوگی میری	سنی و منی خوب نام تلک نام	نایت ہوا تو کی لکھاتان بیجے
زنگارین ہاں کی طرح	دکھلا میں نوکانی چہ بلیان		

پوشیا تخلص منشی کرم ام قوم کایتہ سکینہ سکندری ولد سلطان سنگھ منشی افواج بیگم شہر صاحب بی بی اور فارسی سکون میں خوب نیکو کہتے ہیں۔ اسباق میں اچھی وقت کو استاد ہیں اور کی تیزی طبیعت کی یہ ایک عجیب شال منشی درگاہ پند صاحب تخلص لکھی ہے کہ تمہیں ۳۵ سال کا ذکر ہے کہ آپ کو ناگری پڑنے کا شوق اور بیماری سیکھنے کا ذوق ہوا۔ ۵۰ سال کی بی بی مرزا مالایا کی اور ماسٹر رام چند صاحب سے صاحب کیا شاید ایک ہفتہ گزرا ہو گا کہ حساب بہت سے گزرا کریں بہت خوشنط لکھ لکھا اور کہہ کر دیکھو اوستا دجی یہ منشی لکھا ہے سجان اند تیزی ذہن سی کو کہتی ہیں۔ یہ صاحب تہہ را میں شہر کی بیگم کی سرکار میں ملازم تھے اور پھر وہ ناگوار و ناچوڑ کر معلی کا پیشہ اختیار کیا اور کونچر میزاد و نوکوا چار پڑایا بعد چیلخانہ کو قید ہوئی تسلیم کے لئے مقرر ہو کر ان کے سب بیٹی ان کے مدرس ہو کر اپنا کام انجام دے رہے جب ضعیفی کے سبب سے صاحب دورہ کی تحمل ہو کر نور مالک مغربی اور سکا کی افزان سرگشتہ تعلیم نے قدر دانی سے انکو مدرسہ چاند پور کا مدرس کر دیا چنانچہ ایل سی عہدہ پر مقرر ہیں میری سبقتی درگاہ صاحب سابق الذکر کی تحریک سی انکو واسطہ پہنچے ایسی اشعار کے تخلص دی تھی چنانچہ انہوں نے ہیرانی کو کہ اپنا ہی بہت سا فارسی کلام سجا اور چند اشعار لکھا اور انکی علمی استعداد اور انکی تعقیقات کو نایت ہوتی ہے چنانچہ اب تک قریب سی کتابوں کی تصنیف کر چکے ہیں جو ہر علم اور ہر فن مثل طب حساب ہندسہ ہیت عروض فاقہ بدیع بیان معانی قواعد فارسی و شعر و انشا و بیچہ بین ہیں اور وہ میری راہی ناقص من باعتبار تصانیف قصیدہ اور شہر خواہ علیہ کے قوم کایتہ کو یہی باعث فخر و افتخار ہیں ہمیشہ انکو سلامت رکھی کہ ایسی ایسی اجلہ کرام کا وجود اس جزو زبان اور اس رام طلب قوم میں غیبت ہی اور لکھا فارسی کلام تو اول حصہ میں درج ہو چکا ہے اور اردو اشعار بیان لکھی جاتے ہیں۔

ملایا خاکین دکھلا کر تو تو قبلالکو	اسی کو سر کو تمشاد کو سر کو دیا کو	خزانہ میں کیوں ہو گیا اب سا پام	اجرا کی کو پیالہ کو سبو کو نیم کو تیا کو
خط و زلف و قد و عارض نے تیری کر دیا	سن کو سر کو سب کو بیکار کو مظر کو		

ہمیرا عمل زناظر سب کچھ کورت میرے ضعف منوی مشاط حسن یہ چند شعرا انکی کتاب مذکور سے منتخب ہوئے۔

شکر پروردگار ہر دم ہو	گو چہ تیا قرون ہو یا کم ہو	زندگی کا تو اعتبار نہیں	ان زمانہ کو کچھ قرار نہیں
چاہا گیا کچھ ہمارا سمجھ کو	اگیا انتشار سا سمجھ کو		

یار تخلص کا منشی رام اہل عدالت شاہ جہان پور باشندہ یہاں تیار کرد مقصود عالم مقصود۔

چپ گئی میری حال کی اخبار	سمجھ کو ای بیخبر خبر نہوی		
یاس تخلص تن سکھارت ابن لای پھی پر شاد قزاقیت دار	راہ لغت راہی شاگرد مقصود۔		

یار کی آئینہ زخمی تجلی دیکھو	صاف شیشہ کا گمان ہو گیا دیا ہوا	
یہ ہیں تخلص لالہ پیل پوٹہ مہ صاحب ہلوی شاگرد حافظ غلام دستگیر سبیل۔		
کیا کہوں زخمی تیرے کنگاری	اچھڑا ہوا تیرا جو کچھ تیرا	ہم کہتی تھی تو تھی اس قدر آواز
نظر ایل از تصنیف لطیف زبید شیریں بیان از لائیت سی احمد نقیض احمد صاحب ابی علم سر سبز		
<p>موزون فی الفاظ نظم حمد اوسن ظم میں ہے جس طرح مطلع روشن آفتاب کو بیاض دن پر فروم اور مصرعہ پرستہ بلال کو سواد و شب پر ظوم فرمایا اسکے دیار فیضان سے بہت بہشت کو تازگی حاصل اور اسکی ساز گاری احسان سے سپہر کو بلند آواز کی توار ہے قطعات ہر تجلی قدرت اسکی سے تجلی اور بیات بروج تجلی صنعت اسکی سے تجلی ہوی سخن سخواران فصاحت عنایت اسکی سے موزون اور بیان زبان اور ان اصابت ہدایت اسکی سے بصواب مقرون۔ قطعہ</p>		
وہی صانع کہ اسکی صنعت سے	ہوئی مسند و آسمان زمین	وہ کہ اک کپ کو ز سے روشن
<p>اور نگین سالی تار تمام نعمت اوس معجز بیان میں ہے کہ مجموعہ موجودات کا اسکی نظم سرعت میں فاقہ دار اسطام ہوا اور دیوان کائنات رباعی چار اور منتخب اہل بیت اسکی سے دیکھ احرام کو پہنچا۔ اور وجود و خزا اسکی ایک فرد ہے</p>		
بحر کامل جوج کمال میں اور احصا	بریفنا ضیا اسکی ترکیب بند بین	سحر افروز و جمال سے قطعہ
ہوا اسطوم حمزہ ایمان	نظم صانع اسکی برکت سے	ایا احسن نظام و استحسان
<p>کائنات معانی اور چین پر لایا ہوا سنخالی پر چھٹی انہو کہ یہ سچاں وین منیر زجوت ہجرت محمد خاک فیض احمد ملک جنتی ہو سکتے زمانہ نگیزی میں سکول سرکاری شہر محمد آباد میں مصروف ہے صفحہ ششم شیرینی لالہ چھی زارین جہا آذر تخلص بانیہ و اول نگیزی مدد مذکور کی کہ یوم آغاز نوشتہ انداز سب سے عنایت منتقدان اور الطاف مجاہد زماں میں اور بوجہ ہم سبکی کی اکثر یقیناً مہربانوں کی پڑھ لکھنی میں مدد دیتی رہتی ہیں فرمایا کہ میرے برادر معظم نے مذکرہ اردو شاعران ہندو کا تالیف فرمایا ہے اور اب جلد چھپنے والا ہے تو سبھی ایک عمارت سی کہہ کر اسکی ساتھ مطبوعہ ہوا اگرچہ اس ناخبر کو کوئی کیا ایسی نہیں کہ اس تعمیل ارشاد کی قابل ہوگی تجلیل اسکی کہ ارشاد و دست کی تعمیل ضروری ہے چند سطوی پیش کرتا ہوں۔ یہ مجموعہ جمعیت ائین قوم شکیں سے ایک نسلت ہے شکیں۔ اور یہ خیر نصارت دین منظوم رنگین سی ایک گلتان سے ہمارا فرین۔ نظم سازوں کی لہو ساز شہر لڑو کی واسطے طراز۔ حریفوں سریف۔ شیریں تذکار فطریوں کو نظریہ شیریں گفتار۔ اشعار نظم از دل پر غام۔ نظم عادل و گلزار۔ اشعار صفات محبوب میں ظلم نزد و انظار علم۔ اور اعلام۔ مدح معنوی حق صفحہ بیا معلوم۔ سراپا سے از عیب بری سراپا سے ولبری صفت حق شیریں بخت نسخوں گشتار۔ بہترین اشعار عاشقانہ خوشترین از محبوبانہ اوصاف و فرد صالح مست آثار فنا</p>		
<p>غمان بہار منظومات قدت سخن آفرین بی سخن سرور آفرین جسکے مولف واقف فائق سخوری کا شرف تخیال مکہ بروی نشانی معنی آنیان قدردان و انانیان گوہر درج ہندوئی احقر بسج سخوری نو بادہ نور سید و چین فراست نریش رہن مال گیا ست۔ حقیق</p>		

شکر و انش و بیش۔ بہر جوش میخاذا آفرینش مجموعہ کلمات انسانی مرات تجلیات زوالی میص نبیاد خوش قماش غشی بی پرند و صبا
یشاش تائب سرشندار محکرا بل علی راج جوہ پورین و حقیقت کتاب صریح است و از تالیف جواب است۔ ایسی تالیف خیال الی جنگ کیوں ہو
- بہین۔ بلکہ کر کے اصحاب انش اور ارباب بیش جلتے ہیں کہ تالیف اسکا زمار و انانی اور زریب اس نگار زمار و عثمانی میں کہ تالیف ہو
ہوگی مصلان و لولہ بصاکہ اسید ہی کہ گوشتہ چشم اتھاس سیاحن مشکین سوادیر نظر فرادین۔ راقم حروف کہ نا تاشی انش
مین معترف ہی محتان معترف حسن بیان و مشغوف محاسن معانی سے کہ حسن انصاف میں موصوف بہین مترقب موقوف عطا
بوقوف خطا و مترصد لوف احسان بخین موقوف استخوان سے قطعہ تاریخ سال فصلی بٹاشن بحر عقل بلکہ ہا جو تذکرہ

بتیک ہی کتابیات عجیب ہے فصلی چو سال کیلک کرنا ہو فکر معطر آتی صلیہ کا مین یہ نثر ہے۔ سطر ہے جتن دلیست

از نتیجہ فکر بلند و طبع حسنی پیوند شاعر سخن پرور سے مجموعہ نثر این صاحب آذر۔

بہی آفرین صد آفرین کہ آپ نے بہت بڑی کام کو انجام دیا ہے یہ عجیب مذکورہ نثر ان تالیف کیلئے آجکل آیا
تذکرہ نسبی بہین لکھا وادہ کیا ہمت کا کام کیا ہی گو یاد دنیا میں اپنا نام کیا ہے قطعہ تاریخ مرتب ہوا مذکرہ شاعر و ن کا

سیری دیکھو از لیں مرغوب ہے بہت تاش عاقل کی تالیف ہے جیسے دیکھ کر سنج محبوب ہے یہ ہی او کی تاریخ و لکچر

عجایب غرایب یہ کیا ہو ہے قطعہ تاریخ شطیر و مجموعہ مکارم اخلاق شاعر شہرہ آفاق تھا اگر کلاب شکر

صاحب شوق با شہدہ میر کھتہ۔ وہ لکھا مذکرہ یہ حضرت بٹاشن آ دیکھ کر کہتی ہیں جیو وادہ وادہ بٹیک

ختم کا نہ لکھا ہی شوق باز ہی ہوش کیا ہی زیبای کلام ہندوان پر خرد۔ ایضا خوب لکھا یہ مذکرہ والد

و ادہ بٹاشن خبری کیا کہتے ایسا کوئی نظر نہیں آیا سیکڑون ہم سے تذکرہ دیکھے او کی تمام طبع کی تاریخ

یہ شوق گر کوئی پوچھے پڑتا یہ مصرعہ از سرستہ بار نعمت بیلان ہندی ہے ایضا

لکھا مذکرہ شاعران ہنود یہ ایجاد بٹاشن کی ہی تھی جو پوچھی گوی کہ شوق کی کمال تو کہتا نہ ہی نثر شاعری

از شرح شرف الدین صاحب تلپور شاہ حضرت شوق جو فن شعر کی شوق اور پیکر صاحب اخلاق ہنر

تذکرہ لکھا بٹاشن نے ہندون شاعر کا اسمیہ حال ہے سوچا کیا ہو پختہ تو

قطعہ تاریخ شاعر صاحب بیلوشک ہے ہزار ہزار آئی پیر یا نو میں شکی بیار

یہ لکھا ہی امید کا گلزار فصل گل لہر جہانیں آئی بہر مئی عیش سی بہن سب تیار

تذکرہ دوسرا ہوا اینار تذکرہ کیا ہے ایک گلشن ہے بیلکس بخندن بہن ہزار

تخلیہ ہی او کی تاز کی یہ تار ہی مضاحت کی آستین کا طراز ہی ملاحت کا طرہ و دستار

اور سواد او کی تمام نصف گلزار تین میں اسکی تمام تاریخ تھی پھر ایک کا جیدہ جیدہ ہوشیار

تیسرے نام مخزن الانیہار مخزن الشعر میں شاعر سال زریب مخزن الشعر

بی کم و کاست کرتا ہوا اظہار نام سویم شمعان بٹاشن ہی عیان مثل شمس نصف نہا

تمام سال تاریخ ختم لے کر ار سال تاریخ ختم لے کر ار

ضمیمہ آثار الشعر اسی ہنود

اس حضرات کا کلام بعد اختتام کتاب کے ہم پر پوچھا یا تا نام و نشان معلوم ہوا وہ اس ضمیمہ میں ترتیب حروف تہجی درج کیا جاتا ہے اور جبکہ کلام ہنود ملا اذکے نام پر ہی اکٹھا کیا گیا تاکہ یادگار رہے اور بروقت طبع مکرر شہود دستیابی کلام ہی لکھ دیا جائے گا۔

آرام تخلص منشی رام پرشاد ملازم ران چیمپی پور شاگرد نواز شمسوگیری۔

خود آئی ہنود اب بکھری گوسیتی دور	کیا خوب کیا ہی میری مارا اتر آج	دیکھی ہی بجلی جو کسی برفی نگہ کی	قابو میں ندل ہی رہی ہلکے جگمگ
----------------------------------	---------------------------------	----------------------------------	-------------------------------

آخر میں تخلص لالہ بہاری لال ساہوکار فرخ آباد شاگرد معبر اینے شہر کے اچھے شاعروں میں سے ہیں اور نازک نازک مصنوعی ماندتے ہیں یہ چند شعرا و نکلے جو پیام مار و غیرہ رسالجات سے منتخب کئے گئے تھے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

خود کلا کاٹ کی جاسا زہن ہریولے	اور ہونگی وہ کوئی مرنسی ڈرہو آ	سج سی آج برتیاں ہی کیوں لہا	کس پرزاد کی ہریل جکھڑ پوسے
اتجا ز میں ایت پسی اچھا ہیکوئی	بیار ہی کہتی ہیں سیما ہنیں کوئی	تمہیہ باطس سی میری دگھونہ بکھو	داز غم فرقت میں سویا نہیں کوی
جیل سی عیادت کی کسی رو چلی آو	بیمار کو کیا دیکھنی جاتا ہنیں کوئی	اک بلائی آسلی داستان زلفت بچ	اک قیامت ہی کہانی یار کی خمار کو
میری گھر میں آج آیا ہی بھونکتے	چاندنی پہلی ہوئی ہی جلوہ خاکی	مستاق اذیت کی ہیں ہم اور زرا دہ	سیکھو کہیں تم جا کی تم اور زیادہ
	ای آفرین اس کی قدم لوتی ہر دم	بڑھ جای جو دوتا تہہ ستم اور زیادہ	

اخگر تخلص منشی جتی لال قوم کا تہہ سری باست ہاشدہ بدایون ایک آزاد وضع اور سادی چال کے مرد آدمی تھے منشی دیہی پرشاد شعر اؤن کے صاحبزادے ہیں مگر ہکو کوئی کلام اؤن کا ہنود ملا۔

اصغر تخلص مہا پرشاد محقق و فتر عدالت شہر بہوپال۔ یہ شعر اؤن کے طبع زاد ہیں۔

سودا ہوا ہی جیسی گنجی لقا کا	بدلا ہوا ہی رنگ لیل بقرا کا	سو تھجائے لیل متیا بکونٹا سچے	مدعا صاف تھا برکیا کر لڑی لٹکتے
	مقرر فائز کو آنگاؤں شعلہ و قصہ	ہمین برہنہ تاسع کو آں اسی مدفن	
<p>افشہر تخلص منشی ابودھیار پشاد خاندان راسی ہمت راسی محار المہام ریاست ٹونک سے ایک بڑے عالم و فاضل اور شاعر صاحب دیوان اردو فارسی کے عین پہلے علاقہ پنجاب میں تحصیلدار تھے اور اب یہ بسنتا منیا لیلی کے قرح آباد میں خاندان شین ہمین لیکن ہم کو کوی کلام اور لگا دستیاب نہیں ہوا۔</p>			
<p>اکلیل تخلص بھگون سہاے طالب علم اسکول بلند تہر شاگرد ناز مند تہری۔</p>			
<p>اصل کا ہی بحث گماں تجکو ہم تو عاشق ہیں تیری صورت کے</p>			
<p>القت تخلص لقت راسی نائب منشی ڈویر میں پوری سکھ اٹا وہ۔</p>			
<p>ہم ملنے کم کا مکین اور سحر آج ملجای اگر بار کی آنکلی خراج</p>			
<p>ابحس تخلص حین پشاد خلف منشی رام سہاے تنہا برادر عسرا لالہ شادی لال چین کے ہیں قوم کا تہہ ماترہ لکھنؤ کا ایک قطعہ تاریخ افلیحہ منظم میں دیکھا گیا تھا اور کلام دیکھی میں نہیں آیا۔</p>			
<p>ایمن تخلص لگا سنگھ سیالکوٹی۔</p>			
<p>دلبر توجہ برہین بھی کیا نظر آئے یارب بری دلدار کی جلدی خبر آئے</p>			
<p>بال تخلص لالہ بالکن لالہ سدا سکھہ لعل یا شندہ علاقہ کول جو بالفعل ٹونک میں رہتے ہیں یہ شعر انکی تازہ مشقی کے شعر و سخن سے بعد اصلاح ورج کیا گیا۔</p>			
<p>لکھیا روگ جو اس میں بچھا کیوں بال ابھی تو کھیل تہا تہہ کوئی بھانڈا</p>			
<p>یقا تخلص لالہ بالگو بند قوم کا تہہ باشندہ لکھنؤ شاگرد منشی شادی لال چین اور حال معلوم نہیں صرف سبقت نظر یاد کا غریت سمجھ لکھا گیا۔</p>			
<p>بندہ تخلص امجد مدرس یا ضی مدرسہ پیرہہ فعلیہ شاہ پور علاقہ پنجاب اور حال معلوم نہیں۔</p>			
<p>یہا تخلص منشی کنوالہ رستہ دارا لالہ شادی لال چین لکھنوی سے ہیں۔</p>			
<p>یہا تخلص منشی شیشہ سہاے شاگرد شادی لال چین ہیں قوم کا تہہ باشندہ لکھنؤ۔</p>			
<p>یہا تخلص جو بھجی لال خلف منشی شید لال باشندہ محلہ نوبتہ لکھنؤ۔</p>			
<p>بیتاب تخلص منشی تنکر لال خلف لالہ اسی سری پشاد سکندر مادی حال تعلیم اجیر انکی شعر کچھ پہلے ہی لکھی گئی ہیں اور کچھ پھر اب لکھتے جاتے ہیں جو ادبہوں نے سا لگتہ میں بھیج دیا تھا میری تھے۔</p>			
پہلی سی وہ اب نہیں ہووا ہر	اے کوئی نہ آئے کوئے	یارب ایسا ہی کوی دن ہو	ہم روٹھیں اور تہاے کوئے
کی طلبی کہتی ہیں یوں	پہلے منہ دھو کے آئے کوئے	گردل ہی کوئی نہیں چرایا	پہر آنکھیں کیوں چرائے کوئے

یاں جانِ جنتِ غذا بہین ہے	روٹھے کوٹے منائے کوٹے	سو گیا میری رسی خوشی ہوا کو	رجحی کرتی ہوں وہ نرم عرا کی بے
یوں بیت تو خدا ایک سہی کرتی ہوا	بیتِ بیت ہی آخر کو خدا ہی کچھ ہے	بوس کی طلبِ روہ لگی گالیاں دینے	امید ہی کچھ اور ملا دہی کچھ ہے
	حاکم درجہ اناہ کسی بے شرف دین	سونا ہی بنائیں کی ہی کسیر تانیر	

بید صرب لالہ پر کھو یاں دہلوی شعر اسے زمانہ حال سے بہن پر شعر اونکا ملا تھا سودر ح کیا گیا۔

ادی جلد کہیں لکھو میری صلیبی	قابو میں دل بنی سنبھلتا ہو جگمگ
------------------------------	---------------------------------

یو کرو اس۔ منہم حضرات بریلی سے بہن انہوں نے ایک کتاب کیا نام حل میں تصنیف کی ہے اور کرا کو ہی تصنیف کر کے ایک ایک شعر کے اوپر تین تین شعر اپنے لکھتے بہن پہلا نیا دسکایا ہے۔

غضب ہی کہ اسان دنیا میں آ	پریشان گناہوں سی اپنے ہوا	وگرہ یہ تھا اسرف الانبیا	ہوتا نظر سے خدا کی جدا
پراب ہی جو دیا ہی چاہے ہوا	تو سعد کیا یہ شعر چڑھ بر ملا	کر یا بخا ہی بر حال ما	کہ بہت امیر کت دہوا

تا را تخلص لانا را احد لاہور میں رہے بہن اور سو من حلو کی دو کات کوٹے بہن را کی تصنیف سے ایک جتنہ نیو جی مہاراجا کی صفت میں اور چند شعر دیکھے گئے وہ یہاں لکھی جاتی ہیں۔ بند جتنہ۔

جہا بہن تو جانتی بہن انہوں نے شہو بہن	شہو بہن کی قلیہ کہیں بہن اور کچھ شہو بہن	ہو تا بنیا بہن کہیں کچھ اور بہن تو نظر بہن
بنایا شہو میری اکھوتیں تو بنایا کچھ شہو بہن	ادہر شہو بہن اور شہو بہن اور شہو بہن	اشعار

مالک موت ہی آتی تو بنایا کچھ	لانا ہی لانی میری اتنا ہی کچھ	ازرو میں دل آزدہ کی یاد بر آئیں	گوئی دل کا دوسرا کلام مجھ کو
------------------------------	-------------------------------	---------------------------------	------------------------------

غبار آلودہ بالوں نے مہاراجا کو	علا یا خاتون کو جو کچھ کہیں ہو کر	کیا تھا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ	شہر سے عدو کی جو ہوا کچھ کچھ
	تو جیتا ہوا سوتلی کہنا کچھ نہ تھا	کہیں کی حال میری عرق نامہ کچھ	

تکلیفیں تخلص بندت رام جی مل قافیہ سخاں بدایوں سے بہن اور فارسی اکثر کہتے ہیں۔
تمیز الہ ہزاری لال قوم کا تہ سکینہ سکینہ لکھنؤ شاد دشتی شادی لال چین۔

تو قیصر ہشتی چنوجی قوم کا تہ سکینہ سکینہ لکھنؤ شاد دشتی شادی لال چین۔
مگر تخلص ہشتی اودہ بہاری لال مدرس فارسی کا تہ پاشا لال آباد کی تصنیفات سے ایک مدرس مہاراجا کی استت میں

آیا ہی بولی ماہتر تری درخشا	اسیہ کہ نخل امل کا ہوا باردار	خند تین آج ہی ہی عرض بابا	میر گنہ معاف ہوں تو جی گنہ گار
	خادم ہوں تیری در کا ہوا کچھ	میری خبر بہو لکی ای ناویہ وار	

جلیس تخلص ہشتی رام سروپ ملک صفیر فرخ آبادی۔

فلک کو کرایہ ستم آ رہی تھی	یاد رہی میں گفتگو جم و اندام کی	ای ہون بلتی ہو گو گو و لیریں غدا	سب سب کرتی ہیں کیا کر ٹھوکر دلوں کو
	جو رہی ہیں بلو نہیں حلایں کرے	چہرہ رنگی شہر و صلیں ہم اور زیادہ	

جنوں تخلص جنوت راسے برادر حقیقی راسی مددگار صاحب بہادر مرحوم شاگرد نسیم دہلوی -

جوش تخلص نبذات رام حسن اسٹنٹ ماسٹر انگلش کالج تلام -

عمر کو پاس بہتا تو بہتا دیکھ	ابنی محفل سدا و ہائے رعیت بچو
------------------------------	-------------------------------

جوہری تخلص منشی شیویر ستاد تلمیذ حنفیہ فرخ آبادی جوہر بان سخن فتح آباد سے ہیں -

جھوکیا زبیں ہو تیرے دیو کی	زہر ہوتی ہی داکڑی ہو جا کی	کیوں انہیں انکی کہو نہ دینے میں	کچھ رعایت جانی بہار کو ہمار کی
----------------------------	----------------------------	---------------------------------	--------------------------------

چمن تخلص منشی رنگ لال باشند لکھنؤ ایک شاعر تیرین سخن اس زمانہ میں ہیں قوم کا تیرے شاگرد منشی رام سہاسی ردقہ نامی تصنیفات سے کتاب سنگاس تیری دیکھنے میں کی عجیب کچھیلہ ردلا و زلطم ہے اور بیچہ استعارہ دسکی دیباچہ سے صحت ہوئی اس صحت کا نام خاندان حتی کہ رشتہ داران مادری بھی تنویر شعرا و طبیعت موزوں رکھتے ہیں -

الہی سیر کر میرے سخن کو	ہیسا پتھر ان دی اس چمن کو	میری خامہ کو دی طوطی کی مقدار	رہی تا شکرین تیری شکر بار
زبان گلاب گندہ حدی ہو کسر	بزرگ بخت لیب تعمیر دور	تیری نکبت سی ہر گلین سے جو تبو	تیری قدرتی میل ہی سخن گو

اشعار ساقی نامہ

ظہو فضل گل ہے آفاقی	کہا نہیں اور کہاں بہر تو ساقی	عطا کردہ شراب ارغوانی	کو دی یہ ہیں دہ لطف جوانی
خمر گردن ہی نادیا میں ساقی	بہی عالم میں تیرا دور باقی	شراب تلخ سی شیریں لعل کی	غنائت سی مجھی غنڈ بلبلان کی

ششم تخلص بالپور پر شاہ سنگھ بن بابو رام رتن سنگھ ابن بابو جانی پر شاہ سنگھ خلف بابو دیو کی تندن سنگھ صوبہ الہ آباد کے رئیس اور قلعہ اربعین پڑی عالی خاندان اور امیر ہیں پر گنہ شیو رام ضلع الہ آباد کے تعلقہ اربعین شاہوچی ہیں طبیعت ذکی بانی بنے منشی دیو کی تندن صاحب ہنر نے کچھ غزلین اور مثنوی بھی تہیں اور انہیں سے یہ شعر منتخب کئی گئے -

مدت ہوئی کہ پاس تیرا رہا نہیں	حزرت مجھی ہی کسلی آتی ہفتائیں	مندان کی یا صحن بلو کی کچھ	بس درد سہ کی اسی سو کچھ نہیں
جگہ چھان ہو طرح شہ تر ہو	مختل خردانہ ہو حیف وہ لقا ہو	کہاں تو مار تہا ہو ٹونہ صحن کی	اسی کو اپنی کیوں نہ لاسنو ہو
عجبت جڑا تو تیرو قصور ہلا	دراستو ہو ہی تم ذراستو ہو	ساں شمع میں شمع جلتا ہو	تیری محفلین گرا ہی شمع دریا ہو

حقیر تخلص ہندرام اور حال معلوم نہیں -

حکم تخلص لال حسن لال مامون شادی لال حسن قوم کا تیرے سکنہ لکھنؤ -

حکیم تخلص لالہ مادہ ہوراسے عرف متوہر لال ہویا لی شاگرد نسیم - اس سے زیادہ معلوم نہیں -

حیران تخلص منشی جگتا تہ قوم کا تیرے باشند لکھنؤ شاگرد نسیم دہلوی -

خدا و تم تخلص شیوہ الی تا گرد بیہوش د کبل عدالت لکھو			
وصف لکھتا ہوں ان کی صورت کی	میری مضمون میں قیاس کی	وعدہ وصل انکا آہو بچا	ون میں نزدیک بقیامت کی
	کیا ہی اپنی خوب نکلا وصل دلاد	ادھر ہی ایک نظر الفیض خدا کی	
حازن تخلص لالہ دارام بیڈ کلرک خزانہ منسلح ہوشیار پور۔			
کوئی سفاک سے بہرے گدے نہو	منزل شہر خوشاکی اور تنوالی	اونسی اسید بریکی ہو کو کو کو کو	کر کی زابین سو بار گرتوالی
شعر و تخلص اجہ رام شاگرد منشی شادی لال چیم شاعر لکھنؤ سے ایک چھی شاعر ہیں مگر ہکوا و نکلا کلام نہیں ملا۔			
خضر تخلص منشی کالی بہائی خلف گنگا سہائے تحصیلدار لکھنؤ۔			
فصل گل انی جلیس بلبل گلاں	تو ہی صیاد ہا کو دی گرفتار نکو	بعد میں نہیں خواجہ بیکو الوت	یاد ہم خضر بہولی ہی ہو یاد نکو
نسل جو گل گئی گلگون کیا کیا ہر	گلزن بجاد کی بی ہو کیا کیا ہر	انظار صلیب دین نامہ تالیف	دو روز کا کتا تو ہی قضا کیا کیا ہر
خلیقہ تخلص کہی چند فورہ ماسٹر گورنمنٹ کالج مٹھی براہچ اسکول قوم برہمن ہو کر نہ باشندہ اجہ میر عرصہ دو سال سے شعر و سخن کا شوق کرتے ہیں ہندی فارسی انگریزی پشتو مارواڑی عربی اور اردو میں شعر نظم کر لیتی ہیں اور اپنی کوشا و سہفت زبان بجا ہیں اب تک چھ دیوان تصنیف کر چکے ہیں اور چند کتابیں اور بھی سماں میں نسل مرقع فیض سخ خلوت گلشن خیالات و بہا حسن ان لطائف و ہر کی کلیف وغیرہ یہ چند شعر انہوں نے اپنی تذکرہ میں درج ہوئے واسطے لکھا دیئے تھے۔			
گلشن میں کی بہر کی ہی باد بہار	شاید ہوا سی ہی لکی کوئی یاد کی	خط جو نظر دیا بال حسن ہوا	صبر سی میری دل کہا کیا
قرین چشم میں زلفین صنم کی	کند و عنین دو آہو کی خطا کی	زلف عارض نگہ خال خط و جو چم	شہد مالکین جو پہلو میں جو گ
اسلمی دین سے و دل جو کو سبک	پہر نہ ہوگا ز اسکا کوئی بل ہوگا	ہوگی مرقع فیض تہم مہم و حلال	وہ گل جو چمن میں کبھی خدائے ہکا
خوش تخلص منشی کرپاشا باشندہ بدایون منشی دیبی پرشاد شعر تخلص بدایونی کے شاگرد وں سے ہیں اور اردو کی شاعری میں ایک اچھی دست گاہ کہتی ہیں۔			
خوش تخلص لالہ گوپال سہائے سکنتہ لکھنؤ قوم کا تہ ایک چھی شاعر ہیں اور انکا تاریخی قطعہ تنبوران منظوم مصنفہ منشی شکر لال فرحت میں درج ہے مگر ہکوا کوئی شعر انکا نہیں ملا۔			
والنشر تخلص میر لال قوم کا تہ باشندہ لکھنؤ اور حال معلوم ہوا انکی تعلیمات سے ایک قطعہ فارسی یا بیتا تاریخ خاتمہ کتاب سنگا سن تہی نظم مصنفہ منشی رنگ لال عین میں درج ہے۔			
دریا تخلص نند لال محافظ دفتر راج کوٹ۔ یہ شعر انکی رسالہ پیام یار سے لئی گئے۔			
بجای حیدر دھڑ دھڑ دھڑ دھڑ	بہار تازہ خود دھند ہوشی افروز	بہار کی آؤنگ تو ہے پرزہ گریبان کی	جو کو ستر حاصل ہو جائے
	میرا چاہے عین بازہ تویر کی بہر ہوا	ہزاروں حیرتیں سر ہنسی میں سیر مدفن	

دلیہر تخلص منشی گوگل چند شاگرد اصغر علی خان نسیم ہلوی قوم کایتہ سکسینہ سکھ لکھنؤ میں مگر سکھ کوئی شعر اور لکھا نہیں ملا۔
 دکا تخلص ہڈت یرج کشور اور میں رہتے ہیں اور حال معلوم نہیں یہ شعر اور لکھا ہے۔

ہو کا طلوع قبر سی ہی مثل آفتاب | زیر زمین یہ دہو چھپا یا بچا کر گیا |
 رسا تخلص منشی مادہ پور شاہ دیرہ راجہ سید جیت قوم کایتہ شاگرد منشی شادی لال چن سوروان لکھنؤ سے ہیں مگر کوئی شعر اور لکھا نہیں ملا۔

رسا تخلص منشی رام دیال سخن سنجان شہر دلیوں سے ہیں لیکن ہکو کوئی کلام انکا دستیاب نہ ہوا
 رفعت تخلص منشی متوالال قوم کایتہ سری باست ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع مراد آباد ایک چھی خاصی شاعر ہیں انکی تصنیفات سے ایک مثنوی جبکہ نام مفید الدہر ہے شہر ہوئی ہے اوسین اور ہون کی عجیب کام کیا ہے کہ مضامین بند و نصیحت کو عام زبان اردو میں بصنعت تجسیم قافیہ لکھا ہے اوسین سے یہ نہیں شعر جو عدل کی صفت میں ہیں بیان لکھی جاتے ہیں۔

عدل سی ایکو تہی ست کر	عدل ست آپ کو تہی ست کر	رہ انصاف سر کی بل سر کر	رہ انصاف عین خدا سر کر
عدل کر عدل کرنے کر بیداد	فخلصی ہی تر خستہ میں بیداد		

رفیق تخلص گھنٹی سہای دیکل منصفی نانک شاگرد لوانش ہو گیری۔

بہولی سی تم کرنی بھی یاد کیا ہو	کیا خوب سنائی مجھی قصہ بھیرا ج
---------------------------------	--------------------------------

روشن تخلص روشن لال خلف منشی جگتا تہ خوشتر معصفت رامین نظم اردو یا شند لکھنؤ قوم کایتہ۔

روشن تخلص منشی جاکلی پر شاہ شاگرد شگفتہ لکھنوی۔

رہ گہنی مٹ مٹ کی مثل نقش عاشق و ہر	ابتدا عشق بہہ تھی انتہا کچھ بھی نہیں
------------------------------------	--------------------------------------

ترجمی تخلص منشی راج بہادر کاپوری۔ انکا کلام کیقد تو پہلی بھی درج کیا گیا ہے اور کچھ بیان پر بطور تذکرہ لکھتے ہیں
 بہو کی تری دیک کی جنم کو دیکر | کہا نہیں ملی غصہ و غم اور زیادہ | یاد اگسین بلکین تر شاو قدم | پر خاں ہوی راہ عدم اور زیادہ |
 میں اپنے سوانح کو کچھ ہی تونہ دیتا | ملتا جو مجھے بار کا غم اور زیادہ |

زیبا تخلص جو بہار شاہ شاگرد احسان شاعر شاہجہان پوری۔

وہ کہتے ہیں کہ آسان نہیں ہو مرنے	میں کہتا ہوں کہ جہان میں نہ ہوا	بعد میں جو دامن عشق کہلا	شکے پہول میری تربت کی
بق ایں میں ہی تو ای زیبا	جلو و بین یار کی شہرارت کی	آرزو تھی کہ یو تھی کام لکھنا لیکن	سوئے کہ ہمیں میں پچا لگی تم مجھ کو
زیبا لکھاہ یار جو دل کی طرف بہتین	شاہد شاہ میر اور ایا نہ جاتے گا		

مسحور تخلص منشی دیو پر شاہ قوم کایتہ سری باست سکھ شہر دلیوں سے ہے چھی انسپکٹر ایک نامی شخص اور عالی و ماسح
 معصمان اصطلاح مغربی و شمالی سے ہیں اگرچہ ہم انکی داسوخت کا کچھ انتخاب پہلے لکھ چکے ہیں مگر چونکہ انے زیادہ حالات

او کی سوانح عمری کے متعلق معلوم ہو ہی نہیں سکتی یہاں یہ ذکر جزا و نکات بہ قلم کیا جاتا ہے۔ ان کی آبادی و اجلا بہت سی علم اور سرکاری عہدوں سے مشرف رہے ہیں ان کی والدہ منشی جی لال بھی شاعر تھے اور اکلر تخلص کرتے تھے انہوں نے بھی یہ فیض اویسی ہی پایا ہے ان کی ولادت سنہ ۱۸۹۴ء میں واقع ہوئی جو وہ برس کی عمر میں انہوں نے مولوی طاہر الدین کے علم ادب کی کتب متداولہ پڑھیں اور بہ علوم عقلی و یاضی و طبعی و غیرہ موقوفون خوشنویسی کے مختلف استادوں سے حاصل کئے اور ایک کتبہ بجز ذیل تصنیف کر چکے ہیں۔ خلاصہ منطق۔ معیار الیلاخت۔ معیار الاملا۔ نظم پروین۔ از رنگ چین۔ رکاز الفیوض۔ تکمیل المساحت۔ مرآت العلوم۔ دیوان سحر سامری۔ و اسوقت تحریر حق و تھیر عشق۔ اور ان کتابوں سے منشی صاحب کی زکریا اور معنی آخرتی ظاہر ہے اور جو کلام ہے وہ سوز اور درد سی خالی نہیں یہ چند شعر او کی دیوان سے یہاں لکھے جاتے ہیں۔

زینتِ محراب ہی مصنونِ عالم ہو گا	سطحِ دیوان کیوں مظلوم ہو گیا	ویرانی سے ہوتے ہیں کعبہ میں کیوں	طاہر نے گوارہ کو گرہ سلیقہ دید کا
سنگِ طفلانِ قبر کا سامانِ فوجی ہو	چاک ہو کر دامنِ جھوٹے ہو گیا	نہی ہو پوچھتی حق بیان کہیں	دلِ مضطرب ابا زبیر طفلانِ ہو گا
واعظِ عشق میں گناہ ہی کیا	عاشقِ اللہ ہے سیمبر کا	وینا میل کیلئے بھی ہے ہم بی شراب	واعظِ بہشت میں بھی ہے پادشاہ
پیر آرمین رہ یا میں مر گئے	سفر میں ہوا یہ ہر سفر طرح	نا وکے کا دیکھو تو ہماری پلہ	ہین تیری ہیں گرد کی ہر سیر
جاگاسوئی ہے حلقہ کیو نصیب	پوسہ لیتا ہے تر کو کا کتابا لائیکر	پوسہ لیتے نہ منہ پیر مر جا دنگا	اتنا ماریسی پر ہنر مسیحا بنکر
نہ کیوں پائیدار ہو یہ صفائے	نکلے کئی کبھی گریہ کیونکہ	ایسے قدر داغ ہو کوئی شعر کا	تو زندگی ہی موتِ سنو کیو سٹے

سرمشا رتخلص لالہ مدن موہن لال خیر آبادی کانپور میں رہتے ہیں اور شاہی اور شعرا کی ہنر میں مگر بہ کوئی شعر اور ان کا نہیں ملا

سیم تخلص منشی مدن موہن لال شاگرد صغیر۔

رکھ دیتی ہیں یاد ہی سرور کی قدم	مغز و ہون کو نوکترہ صنم اور یاد	کہتا ہی سنم اتوں تیرے صل ہی بار	بچپن کی گئی تھی ہم اور زیادہ
سو سن تخلص مہاراج کنوار شہود اس سنگھ سکنتہ موضع کا جو ضلع الہ آباد۔			

کعبہ میں دیکھا ہوں جا کر کیا ملا	ملا ہنر ہے شمع شکر کہیں نہ	سوچے یاد کیا کری تجھ کو جفا	تاخیر تری آگاہ میں کچھ بھی نہیں
----------------------------------	----------------------------	-----------------------------	---------------------------------

سیما تخلص لالہ منشی دہر ولد لالہ ایشری پر شاہ دہا شہ قیدیم سکندر آباد ضلع ملتان شہر حال اجمیر پہلے پولیس میں ایک لچھی عہدہ پر نوکرتھے اب نیشنل لیکچر خانہ نشین ہیں اور شعرا و شاعر سے کہتے ہیں اس کی شوقِ ایجاب بڑھ گئی ہے او کی بڑی بہا منشی۔

شکر لال بتیا بھی او کی خوشگوی اور مصنون تراشی پھر کرتے ہیں سال گذشتہ میں سیما نے مجھ کو سید کلام اپنا منتخب کر کے دیا تھا اوسمیں سے یہ چند اشعار یہاں لکھی جاتے ہیں اور ایک شعر اور ان کا پہلے ہی درج ہو چکا ہے ان کی تحریر محاورہ زیادہ ہیں اور اس وہ زبان اردو کے طالعہ منو کی نے بہت کچھ مفید ہو سکتی ہیں۔ اور یہ صاحب بھی متل اپنے یہاں نو کی بڑے خلیق اور صاحبِ مروت ہیں۔

بہتر ہے کہ منہ نہ آئے کوئی	جو آئے نہ منہ نہ آئے کوئی	جو در کہیں نہیں لڑی ناگھ	پہر کیوں انہیں خراس کوئی
----------------------------	---------------------------	--------------------------	--------------------------

محشر میں ہنود کا دیدار | جو ہم سے زمین چیلے کوئی | یوہی جنجلا کی ہاتھ ٹوٹیں | جو ہاتھ لگاتے کوئی

۱۵ اس شعر میں ایک عجیب طفت یہ ہے کہ کوئی لفظ غیر زبان کا نہیں آیا یا خاص ہندی لفظ میں اور ایسا بہت کم اتفاقاً ذرا بعض مقام

یہ بھی ایک جنگ زرگری ہے منہ آ کی منہ بہ منہ کی سیلاب حضرت حق پوتہ کو ہوں رام کار بد کا بھی انجام نہ اچھا دیکھا تیری بیمار کو اچھا جو ہو تا دیکھا اتو لی اسی کی تیرے دل میں لیکے دل عاشق دھستہ کا کیا کچھ کا دل لیا تو فی مرا ہو لیا مٹی ترا موت کو کیا بہت آئی چھوٹی نہیں سراوٹا یا جنی بچا لکھا او سکھوڑا اسی سچا حیات کتنی ہے اٹھتی اور کتنی تو کچھ خبر پڑتی نہ کچھ جیش ابرو کا سر موٹا کیون بھو ہوتا بابیر حال دل رقص ریل گرنہ دیکھا ہوں تو آؤد کھلو سیر ادل او سپہ غیر یہ اسکا دل خوفت میں تری چھکے ہی ہو عدا ی تیری راجن میرا تر حال کرتا یہ زعم نکو جو کچھ ہی آج کہا لیا جو اس سے حال کیلنگ رہتا ہر روز جو ہوں میں چیتا	روٹھی کوئی مناسے کوئی ماحق کیوں منہ کی کہا کی کوئی مین م کٹیں مین کچھ نہ اسلام ہو گیا منہ فلک پر کا کا لادیکھا کیت لیکے کئی حضرت عیسا دیکھا کتنے نازیرا ہو گیا تہند او دیکھا یہ جو جانتے ہی مفتہ بیدل تھا حساب ستان دل برابر گیا راہ میں قیل سوا و سکا ستار گیا دیکھ بھی جبر خلو اچھا بہت ہو ناگھنڈ جسپہ احسان لون رانا حق بلا غریب مین اکو جھلکے لے سیکڑوں مانی دہرا دتی تھا کیدے آج پر پھر مین مانی تھا کی بیدے مقتل غناق تہی قاتل مقام سیرے مین جیتا او سپہ غیر پودہ مایل ہی صل کی امبد چینی کا مار افوس نہیں بیکھوڑا اسکا خیال فی الواقع دیا تھا اسکو بکرواج کراتو سنبھالنی مین سیرہ روزگ بیکل تہی ہی جسے مانی بی آب	دل دینا دل کی نہیں سے کہا ایک جوتی اونسی اچھا تیرے سراوٹا یا بہت فی تو اخیر ہرین جو کیا اوس کے کا یکا کینہہ سیا لکھا ہر سو پانسا او کا ندھا او دھکرا اق کی سیکڑوں میں ہو بہت سیر اوسکی فاشکی زکنا ہو چکا کچھ نہرا اوس کے دیکھ کوئی اسکا ہم کتنی سوچا کہ شرفیات دیوا ابا دل تہا دیا ہمار بھی شمی حقانی ہو جو تہی سٹہ بکے لے حق پر چیکے ہی کہ پھیل نہیں پانے دل شتاق ہو شو کو تھا لڑا پر روٹھی اکھوڑے لو تو تیر کا جھکو	ہاں حاسبہ کہیں سچا کوئی تو بولی آید ہم کوں اسکا کر دیر نخبو سچا دیکھا دن لو ہر نام نہیں عجبے از کسی کہی لگا دیکھا دیکھا تیرا انداز عجیب لف چلیا دیکھا کوئی تو لاؤ کا ٹکڑا عوفن لنگ اونٹ کی گردن کو او پنا ہونو گیا اوڑ گئی باد صبا تھا کیو تر گیا گری پر جہر جھنگار عیان فریاد کیوں کہی کوئی دل پانا حق وہ خون مٹی ہی اسکا خلی کوڑ کاش ہم پوچھی اوس نکو خدا کیلے بینہ و آئی مقنا صیب کی مدے سیختی بد بیکر کیا اہلی تقدیر کا جھکو
---	--	--	---

رباعیات

محبوبی پہنچی وہ پہنچی غمزدہ جو مرے توفیق ہوتی ہی امید اس موقع پر یہ راست آتی و شمل خیمارہ اسکا اب میں کی کوئی کس مستحق راوی پر جایہ جواب اس نسبت لفظ اسے دنیا میں	گویم مشکل و گرنہ گویم مشکل جیتا دشوار مجھ کو مرزا دشوار نادانگی دوستی ہی جیکھا جنجال سچ ہی خود کردہ نہیں علاج نگاہ است سچا خوشنیت سنگ مشہور ہو ہونیں نہا م سیاب
--	--

ایضاً اشعار

جو ادھی ہی نہیں کہی تو ادھت سے نہیں بنتی | بگڑتی ہے اگر ایمان کی تھی خدا لگتی | نہیں ہوتی ہے سیری سیکڑوں کہا تو جاتی ہے

شاہ و تخلص لایا لکنڈ کسنگور بالی ایک جی شاہزہ بن چہ نہیں شعرا و نگے رسالہ پیام پار سے لکھے۔

کی اور توجہ اور منہ صلی سبازلی بنی نو بھی آنا ہی تم مجھ کو

شام مجلس شایم سنگه سکر اویت دی۔

یوسف کے سامنے سجے ہاڑا لعلین | دیکھن تو لگو ہو وہ ترے در و پست

شبمخلص باویدری تا صدف خلق باو چاکش لال درجوم کاتبه سری باست برادش بی بی لال فطرت با شده

وزیرِ عیند اشہد کہ ہنگامِ قلعِ ترخت ایکنارک خمال تہا اور صاحبِ یوان ہن او کی تہن چاروغلین اونکے جہاسی نے کھجی تھیں

از انجیل بر سر تخت می‌نویسد -

چیم بدور کیا موئی صورت سیری | اول ہی نوٹو بہ فدا حاتمیا عارف | بوسہ بیکری صبر و کونخ رنگیں کے | کہو یا ایک خود ہی قیامت عارف

تیغ اردوشی و همکارش بودید که
 خوف جان گشتی نهین جان تو را برادر
 تیران جگر و یاس و کدو
 جمال و طبع و اسرار

یہ واقعہ صبح یاس نہیں کسچ کام نہیں کوئی باطن کو
ایسا بوسہ کا کل سمجھ کے ماریا
بہترین شہسوار اس کو

لوچو میرے دیکھا ماجرا کہ عمر اپنی اسٹین بیری کو گئی وہ یہ کہہ کی گھر سے ہمارے گئے اور پٹو جاگو ستم بھر کو گئی

شماره خالص بدت رام نامہ ساکن محضر صلح رشک سے

اللہ اللہ گھڑے کے چوڑے شمشیر میں | منظر قاتل کو صحرانوردیوں میں | مجرم انصاف فقط کیا ایک یمن میں | عشق گری جرم اور سب بل عزم میں

شرق تخلص بشاکر جامی سنگھ برادر غنیط شاگرد وقت شاہ جہان پوری

سلاسل وصل حب سچو ادب سے | جسے جیلے کئے نرا گت کے | یاد املی عجلای شرفی سچا کمالی منسی | برق بابا کے کہایا عزم جلیلو

شعبلہ لا الگ کتب راسے رئیس شکوہ آباد اپنے شہر کے تاسو ول میں سے ہیں۔

دہ سو تیرہ ہجری بمطابق ۱۸۸۱ء	اساتذہ میری مدد میں لکھ کر رہے	حجرت زیان کاشی لکھائی ہوئی	شکوہ بھی میری زبان پر لکھا
------------------------------	--------------------------------	----------------------------	----------------------------

جسے کہیں ستار کہیں آپ کہیں ہے | میخانہ میں اس شان سزا بد نظر آئے

سابقہ شخص خاص نام راہنہ شاگرد فیس لکھنوی۔

کریں یہ اس کے لاکھوں خطبہ ایک شمع افروز بہ
خدا ہی یوں رہا نہ اس پر ہی ہو کر کے جوین پر
اگر وعدہ ہو جسے خون اس بادی کا شکر

جہزک لی ہوں جہاز ایسی شکرگاہی واسن بر
حلقہ سوراشک سے جو شید کی ہے
ان ہاں بہن ارل سے کہہ دے

مجلس سنی اہل سرحد سلطنت میرٹھ محمد رفیع بیاباں کے مازو و بین سے بنی اور گویہ سردار کے

یہ وہ ہیں۔ لہذا جلوس کی رسم حد درجہ | پریم سے ایسے کیا نظر آیا | کیا ایک ہی لہجہ کا میں ہی | سنا یہ کہ میں پہ پہ پہ

بیچان ہنونا دل مٹیاب سنبھانا	وہ پردہ گرا اور وہ جلوہ نظر آیا	گھر لپکا و خانہ دل پردہ کس سے	ارمان کسی گوشہ میں کوئی کیا تھا
------------------------------	---------------------------------	-------------------------------	---------------------------------

شمیم تخلص نڈت شور این وکیل عدالت ضلع جالندھر۔

مزیکا سیر جہا کی گئی جو کیا در	کھنکھان آئی ہی کو جو خیر آج	دل کھو کر لی کیوں ہیں لہو و گم	ساقی لی دیا کھول بڑھانہ کا درج
--------------------------------	-----------------------------	--------------------------------	--------------------------------

شوق پند بگم ہن تا عقدہ درین رہے ہیں اور اشعار دل پسند کہتے ہیں۔

یاسن امدہ وحسرت واران	ہیں یہ سیر حق رفیق مدت کی	کہے برباد محنت حق لوہ اور سو	آ کر تربت پر سیری آ کر تربت پر محکم
	وہ لوہ اور پھی کیہ کیا کر سو بڑھانہ	اٹھانہ آٹھ چوٹی کبھی عاکرے	

شیدا تخلص منشی گور پشاد این منشی یا لایر شاد پیکار مرحوم شاگرد صنیعہ۔

ساقیا جہم کراچ آیا و پھر ایدہ	خدیوہ بخانہ کا قیدال کوئی خم جھکو		
-------------------------------	-----------------------------------	--	--

شید اینڈرٹ سیونا تھہ تلید نظام پتیس عاوردہ راورد عاتق جاوردہ۔

ہو خیراد کا حجم تیری دیر لادن	تو وہ یو سچ بچے حاجت دار الہیز	قیرے نکلون گیسان کھنکھ کر کوجا	نعدون پل ہٹ گرتی فاد کی
صادق تخلص گھوڑی پر پوز این محار راچی۔	آہو ہر وصل ہو گا خیر باب	تم گرتی جاودن قیامت کے	

صمیر تخلص اجیراد ناٹن بہانچی شادی لال جین کہیں اور شاعر شیدا زبان مگر لکھو کوئی نتیجہ اوپر فکر لکھ کر ہین ملا۔
صدق تخلص لالاجیہ لال قوم کا یہ سکنہ لکھنؤ محلہ نوبہ خالو منشی شادی لال جین کہیں اور سنای کر بڑ خوش طبع اور خوش سخن ہیں الا لکھو کوئی کلام اولیاد مستیاب ہوا۔

ضبط تخلص بہاری سنگہ شاگرد وقت شاہجہان پوری۔

طوبہ لکھو ہو میں رنگ سیح	آج تیری مرخص وقت کے	قبضہ تو شعر میں چو اپنے درد	ہیں یہ ساری طفیل وقت کے
قیر بھی سیرا تو لہو پیر کوستا	نعدون ہی جلائی ہی تم جھکو	میر کو قیل کیا ضبط بھی جوڑا	قہر تھا وہ قہر قتل میں تم جھکو
جبر ہن بدکاران لکھن مدت	ادھر بھی یک نظر صنیعہ خدائے	جو دیکھام میں نرادر کو دم فلک	قدہ قصائی شکر تری ادا کیے
طیش تخلص کند لال اجیت پوری شاگرد عیش۔	کہا جو مینی وفا کو تو ہر فرمایا	جفا کو جو ٹوٹن کیا ہم نہ فرمایا	

مہرور تخلص اسے جو کل کتور دادر اور راجہ لال صاحب یاد شاگرد خواجہ حیدر علی اشک لکھنؤ کے شاعر و مکتب سہین اور بیچند اشعار اخبار کالج سماج سے لکھے جاتے ہیں۔

سحر کی موہی چلی گئی پل در	تلیان لکھ کی کہتی برف پر	اہو دست چھن مت ہیں سکی پور	وہ در زہر چھوٹے تو اسو گید پر
کاٹے کو سوں نظر آئی دھنچل	راستہ مانگنا نکلا ہر سر گید پر	دل ہمارا کو بڑا کو کس ناگ کا	مست تباہ کھلتا میں گھونکی پور
نرک غن و می و شوق کوہ تھکا	چرمان منہ نہ تھکے سر سر ہور	جاکو لکھو لکھو رہا ہی الہی لکھ	لکھ دھاک پرانی اوچہ بال لکھ
	طوبہ کوہ کھن نہیں فدا واجب ہے	کسی غریز کو شاید ملال حولا	

کچھ تو دیا میں مرزا لوٹے ہیں کہ قیس نے کوہکن کی اپنی محنت ہی کیوں بھاری

عاشق تخلص نڈت شیوران خاتہد ہلوی حلف بڈت کاسی نامتہ دیوان ریاست حاورہ -

عاشقِ تخلصِ سینتِ لال فیضِ آبادی شاگردِ مخلصِ خیرِ آبادی

یخ ابرو کی منو میں گلا کاٹ لیا | ڈھونڈ لیتی ہیں بھانک رہی ہو | مرتے مرتے بھی لے لیا بوسہ |

اشارہ ہو چکے ہیں اور اس کے اندر
ادھر بھی ایک نظر اٹھانے کے لئے
کرو وہ عورت کا سر گریں گے نہیں

ہی تحفیازہ نکی بھی طبیعت جہادہ
لیل کو نگاہ ہی تو ہونہر کو پو
جیسے سنا کہ عہدی لگی ہی نہ آئے

عیشِ نخاص فحہ چہ قوم کاتیہ سکنہ لکھنؤ میں اتنا ہی معلوم ہے۔

عیشِ شہلے سے چند قوم کا یہ سکنہ لکھنؤ میں آتا ہی معلوم ہے۔
عیشِ شہلے سے چٹن لال کا یہ بھٹ ناگراجہ میں آتا ہی ایک مخمور عہدہ پر ملازم ہیں یہ شعراء و نگاروں کی تلاش سے ملا

۱۰۰۔ یہ سترہ سو چوبیس سال کے بعد یہ بھگت دت نے عین سال ٹیڑھ سال کہا ہے۔ یہ واضح رہتا ہے کہ وہ خود وہی صاحبِ ملامت ہے جس کی طرف سے یہی بڑی مہربانی ظاہر کیا گیا تھا۔

یہ ٹیڑھے عیش سے چلتی ہنسنے پکڑتی جی کہ کچھ بھی تمہاری اہم سیدنا دکھائیگی		
کلمہ کلمہ منی جو ملی لال یا سندرہ بدایون شاگرد منی دیسی ریسا دھریا لونی بن اور حال معلوم نہیں۔		
مختصر منی سادھو رام اہلکار۔ کورٹ نیچے پورا اور اپنے وطن کے سردار و زمین سے ہیں اسکا ایک حصہ خواجہ محمد یاد و مکتوبی کی غل پرد کیا گیا اور سین سے بہہ دو بند منتخب ہوئے۔		
ار اوت سامتی کستی پوچھا پوچھا	عہد شکنی بھی میرا کدو ہے داس	کہوں کہ کیفیت اپنی کہو کہ تھی کتنی
نشاہت کی قدم پوچھا کالی منی جگن		
قصائے دستوبی کی چیلے تہا لطف قاتل کا		
رازی چاہیں قتل کر سہرا چاہیں	نیکو تہا رسی ڈراور کچھ نہ ہو	مگرانی بہت اس قدر کدو ہے
یہ میرا کالی جانی ہاں نہ نکلتے جو صدمہ دل کا		
قرحہ تہا کلمہ کورشن ریسا د نام آوران دہلی سے لایا گیا جی ساعرین یہ شعر اور نکار سالہ خان دہلی سے لکھا گیا۔		
ہوئیں یک یک یہ او داسیلن وہ گل پونہ گلستان یہ کہان سے آگئی یاب خزان وہ بلبل ہی بہا ہوا		
شہوات تخلص منی رو سید تہا گرو اصغر علی خان نیم دہلوی کا تہہ صاحبان لکھنؤ سے ایک شہوانیلان اور خوش بیان تھی اور ساعر		
شہرہ یونیک کوا دھکا کوئی کلام اتھہ آیا۔		
فطرت تخلص لالہ بیاسی لال قوم کا تہہ سری یاست بہار و اراج گونہ وکیل عدالت مضافی صلح درہنگا بن اسکے دادا اس کی پان		
پیلے کلکتری اور جی صلح تربت کے سرشتہ دار ہے بعدہ ہمارا صاحب بہار والی ریاست درہنگا کی سرکار میں دھیرا منی گری		
سرفراز ہوئی اور بابو جیکشن لال او کی صاحبزادے جو حضرت فطرت کو والد تھے بعدہ نصف مقرر ہوئے سمت ۱۲ اصلی میں اور انہوں		
اشال فرمایا فطرت علاوہ وکالت مضافی کے تارنیکل سرکار و انریسی بھی ٹیڑھے اور سیرینوسیل گمشدہ ہی ہیں اور سیرینوسیل		
طبیعت کو سیر بھی کہتے ہیں اور ان کی بھائی بابو بدری ناتھ شرم تخلص بھی جی ساعرین ایک تو اینج صلح تربت طرہ حساب		
فریبائی ہے وہ بھی ہے اور چند غزلین اور انہوں کی اپنی اور اپنے بھائی صاحب کی سیری پاس بھی تھیں اور ان سے		
سیر چند شعرا دہلی غزلوں کے طور یادگار کے یہاں بھی جانی ہیں۔		
دوق ہی فرخت میں ای سانی تہا تہا	چاہئے اگلی کرک کو کو فتنہ سرخاب کا	مال اور اسی بحر عالی میں جلو جاتی ہیں ہم
نسی جاکو خطر کچھ بھی نہیں سہلا لیک	ساسی عیر دکی ناکا نوہ فرمائے لگے	شوخیان جی ہیں ہی بہ تمام آداب کے
آیکلی دانو ملی الف میں غن آتہ ہی مجھی	دو سخی حینا ستانی ہو تو ہو کی آب کا	لکھہ سکی جیدم نہ بیالی کا مصروفی بہرہ
لکھیا ایک لفظ تہا نام میں سیاب کا	حاکم رشتی بھری ہو چوہا لونی چل	کیون نہو تیر گمان خور تہہ عالم تار کا
سب احباب کئی جی ہر دم زباں	کرناہوں تہا جیت میں نہ اندھ کل	قسم ہے آبکوری لفظ و قنالی
نما ہے ہی کچھ ہم سے بولو	قسم ہے ہی تو تم کو نہ داک	رہی تہا کجی بہ دیا کا کہہ پوچھا

سرگئی چوٹیلی عاشق توفہ ہر کو	شکر صد شکر اچھا ہوا سچا چوٹا	سہرا ہوا کس پر پاپے بوسہ کر	اسی جو ساسا لڑک کوٹو لڑکھار
لہ نو سیکھا جا کر وہ فلک پر تپ کو	او کی سیکھتے کسی دھڑکھٹا چوٹا		

فلک تخلص می ہمین لال خلف منشی رام سہلسہ رونق برادر عمر اودادی لال رنگس باشندہ لکھنؤ قوم کایتہ مسل اپنے باب کے نابین علم سخن کے بین لیکن ہکو کوئی شعرا و کلام نہ آیا

توق تخلص منشی احمد گوہر ملازم ریاست دیوان -

ابھی کون آنا تھا می ملاکستان	اودھی جھانچا ہوا سطح دکھا سونہ	جلد آتو منجی توق ہر نظر تابد	نئی جہاں غم نہ گزردہ آئی ہر غم
نہیں بل اوتھے ہر دویم ضیہ نور	ہم خوش بزاران ہوئے ہر دو	ہمیں باتیں کیوں مری تو دلدار	ہزاروں حسرتیں ہر منشی ہر منہ
حادثہ قربان اس شہادت کی	آئی ہی عین سوال رخصت کو	یوں نہ زلف جو لیا بوسے	آئی بھروسہ متباری ساس
	پہنیں گئی کس عذاب میں ناب	ہم جنم کی بین یہ جیت کے	

فہیم تخلص لالہ ہوجند قوم کایتہ سکند لکھنؤ شاگرد منشی شادی لال جن ایک شاعر خوش فہم و خوش فکری تھے ہمہ دین تھے مگر حیف کیسے کہ وہ ادبی کلام سے محروم رہا۔

قالب تخلص لالہ جن لال جو رشتہ میں منشی شاد بلال جن کے بہائی ہوتے ہیں شاعران قوم کایتہ سے ایک استاد شاعر ہیں لیکن اس تنازعہ کے لئے کوئی شعرا و کلام نہیں ملا

قمر تخلص بالکشر حلف منشی رادھے لال باشندہ لکھنؤ شاگرد ہندو ہوی۔

لہا و کے سرخ زراکت سے ہو گئی نیلا | جو بوسہ خواب میں تصور دل کی لئے |

قناعت منشی منوعل جذا جلالہ شادی لال جن کے بین قوم کایتہ باشندہ لکھنؤ مگر ہکو کچھ کلام دستیاب نہ ہوا صرف نام نامی کے درجہ کر کے برکتفا کیا گیا۔

قیافہ تخلص منشی جی پرکاش نرائن شاگرد اتر منو نگری۔

دل کی لگی بچہ خدا یا پرہیزگر | از بس ہی بھکھو شوق رب شعلہ و پند |

قیس تخلص راسے مند لال خلف رشید راسی تھکھار ہوا و شاگرد امیر علی ان نسیم دہلوی او حال معلوم نہیں اور نہ کلام او نکلا۔

کاتب تخلص سر جو پر شاد باشندہ لکھنؤ اور حال معلوم نہیں مگر ایک تاریخ ادبی منکاش میں بی طعنہ طور لکھ لال چھین رہے تھے کہ تھیں پڑتے ہیں چھوڑ سکند ملی ہوا و میں وار و عہد سار میں اور فارسی آرد و میں شعر کہتے ہیں۔

سکتے ہیں کہہ کی زلف کو خوار چاہا | گویا کہ انہ میں منو دار بال ہے |

کلیم تخلص منشی ندن موہن لال تلمیذ صغیر فرح آبادی۔

عشق اور طفل برعکس کی شہادت | جہاں پہاڑی سنا رشتہ زندگی | کیا تپا لفت فی اس کی جگہ | آج کو کون ہیں دو مکہ میں گریہ کی
کلام | رخصت منشی گدن لال خلف منشی کنو لال رخصت ہمارا دریا میں زادی شادی لال چمن کے ہیں اور شو کوئی کا اچھا
سلطہ رکھتے ہیں قوم کا تہہ سکنت لکھنو مگر لکھو کوئی کلام اور نکا نہیں ملا۔

گلشن رخصت | صاحب بہادر قوم کا تہہ یا شدہ لکھنو ایک نامی شاعر ام اسے لکھنو سے تھے انوس کر ملک عدم میں
جائے اور اپنا نام مانی چوڑ گئے۔ یہ جید شعرا دلی طبع لطیف کے نتیجہ ہیں۔

برخیم و ابرو جو گل کے ہوتی رہا تہہ خوش مانی | جو لوہو فی تو دیکھا تہہ یہ بخود ہو کا ترنی برکا | جو یاد یادہ در گین ہی ان کے ہونے کو خوش
کہ ہو گیا ہر گل گلی زہر اکٹلا رہی سر میں کا | قدم چو کہہ تہہ عدا تو میں قہمتی کو بچھا ہستی | عزیز کہہ تہہ جو جان شیر مرغ نام نہان کو بکھ
گنگا رخصت گنگا نشی ہی کا تہہ ماہر تہہ جیلو یا ش شاعر ہندی اردو فادسی کے تھے بیاد میں نو کر تھے دان ہی انتقال ہوا
ہر کو کوئی شعرا و نکا نہیں ملا۔

گوہر رخصت منشی گیدن لال تلواراں بدایوں سے ایک سخو شیریں مقال میں واسوخت و منتوی کو شہب چراغ اور اشار
معدن فیض اور کی نصیف ہے۔

لالہ رخصت منشی نواب سنگھ بھگپوری شاگرد نثر عظیم آبادی۔
ماتے کس نہ سی یہ نہ اپنا اور نہیں کہہ لالہ | سترم حصا ہے یہ کہتی ماست میری

چچمن رخصت | چچمن یہ شاعر قوم کا تہہ یا شدہ لکھنو ایک موزوں طبع شاعر ہیں اور چچمن رخصت کرتے ہیں مگر لکھو اور نکا کوئی شعر نہیں ملا
لیقوع رخصت منشی شیوارام برادر کلاں منشی شادی لال چمن قوم کا تہہ یا شدہ لکھنو ایک ہی شاعر و منشی ہیں مگر لکھو اور نکا کلام نہیں ملا
ماوہو رام ساہوکار درج آبادی بہت خوش طبع شاعر منشی میر کے شاگردوں سے ہیں

میر علی اور نہیں چمن نویر گویا | شرم ہی تیکو الی پیرانہ نہ کہہ لیا | دیکھ کر چکھو نہ خوشی یہ فرمان ہیں | ایک سلامت ہی نوجا ہوا الامیرا
منی جو یہ کہہ تہہ لفت میر ہی ہیں | کوں چکا کا مارے یوں کی ہو | جیسے میں خلد رشتہ کہتی ہوگی | حضرت کہہ تہہ بیان تہہ لایہ کہ تہو
شکری بیدی یاری تہہ لکھو | سچ تو ہی جیانی والا میں لکھو | قتل کرادہ شونہ کیا جانے | ابھی کم سن ہی دل دہر کتابے

ماسر رخصت لالہ سندر لال گوربت اسکول یہ تہہ میں ملنا بیلم میں اور کچھ منشی محسن بھی کرتے ہیں۔
نصو میں نیا ونا یا ہم دولہا تو | اسید وصل فی تہہ کیا یار باں کر | قصہ ہی را ایجا بجان تہہ تو نہ ہے | کہ میری یا تو رہا ہی ہر دم ہر دم

محب رخصت | جو دیار شاد یا شدہ لکھنو قوم کا تہہ یا لکھو چچمن شاعر ہیں مگر کوئی کلام اور نکا لکھو نہیں ملا درتہ نذر نا لیں کیا جانا۔
محب رخصت منشی کا لکھ پر شاد سکنت لکھنو قوم کا تہہ یا شدہ لکھو چچمن شاعر ہیں لیکن کچھ کلام اور نکا نہیں ملا
محب رخصت منشی کنو جی ہر لال شادی لال ہیں لکھنو کے کا تہہ ہوں سے ایک اچھی شاعر ہیں مگر یہ مذکورہ اولی کلام سے محروم رہا
مرشد رخصت بابو فقیر چند ساکن جین بانڈا مرشد اور حال معلوم نہیں اور کلام ملا۔

مسحت تخلص کشن لعل قوم کا تیرہ ماہر باشندہ دہلی چھیندا دس سال کا عمر صہ ہوا کہ اوٹکا انتقال ہو گیا ذوق وغیرہ کے ہمعصر تھے اور بھیا کا شعر بھی کہتے تھے مگر سیکو اوٹکا کوئی کلام نہیں ملا۔

مسکین تخلص لال کنج بہارنی لال خلف لالہ چمن پرشاد۔

لکھن گرو صدف او کی قمار کے	باندھیں بھنوں ہم قیامت کے	یاد آئے جو قیامت جانان	شور بر پا کرین قیامت کے
نیاستم ہی بھی قتل کر کر دنا ہی	میری جہازہ پہ قاتل سر وفا کئے	دنان رنگ پور لیا تو کہنے لگے	بہت رنگ کو دم بھی خاک کئے

مشتاق تخلص منشی بنواری لال قوم کا تیرہ برادر ماسون زاد منشی شادی لال نیکن کے بن اور شہر اردو دھارسی کہتے ہیں مگر ہم تک کوئی شعر اوٹکا نہیں پڑھا۔

مطلب تخلص منشی مہاراج سنگھ خلف منشی درباری لال قوم کا تیرہ سری باست باشندہ شہر درہنگہ تیند یا پورہری نامہ شیعہ بنکے یہ اشعار غزل مرسلہ لالہ بہاری لال صاحب فطرت سے منتخب ہوئے۔

عمارت کی بنیاد کیا کر خاک	نجات یکدم نہیں ہو قدر کا	ہمیشہ بڑھے وہ رہتی ہیں ہم سے	گھنٹہ ہی اوٹکوانی بانگین کا
ہم بیٹھا پوچھا بھی مطلب	کیا یہ صدف اس شیریں بن کا		

مقتول تخلص جگیش پرشاد اور حال معلوم نہیں یہ شہر اردو نکات۔

کیا مقتول اچھی نے نگاہ تیر سے مجھ کو	بہی کا شہر تک احسان میرا او کی گردن پر
--------------------------------------	--

ممتاز تخلص منشی پورن لال شاگرد احسان لکھنوی۔

نکا لاکنی بھانہ پہلے سینے یا تم نے	درا تو کبھی انصاف اب خدا کے لئے۔
------------------------------------	----------------------------------

منشی تخلص بابو ڈالچند شاگرد ابریلند شہری۔

دوستی میں تو پہنچتے یہ ظلم	کوئے طرز میں عداوت کے	یو قافو نہ مرنی ہو منشی	کام کرتے ہو کون ندامت کو
حرمین ہو کون شہمی بتاؤ کیا حال	نقد و بیان اپنے دیکھی ہو گراں	عکس نگاہ یار گردیکہ پائینگے	موسیٰ کو طور یہ چایا بھائیگا

منشی تخلص لالہ زبیر داس دہلوی اور حال معلوم نہیں ہے۔

مولش تخلص شیو جی رام قوم برہمن سکندہ دہلی شاگرد مرزا غالب صاحب پوان۔

ایسی ہیں یہ میری بہن تو ڈر کم	چوڑ تکی تری کو میں بن سکوں گا	کافی نگاہ لطف تیری اگر ہے	نومہر بان بہن تو کو کو مہر بن
یاد آ یا سہا ملہ دل کا	گل کا بیل سے شکی حال میں		

ممتاز تخلص محمد لال لہند شہری۔

تازہ تخلص لی لی دہراج صاحبہ ساکنہ بنارس۔	کیا خطا مجھ کو ہو جو ہو ہونہار	اپنی محفل سے وٹھائی ہو بخت تم کو
--	--------------------------------	----------------------------------

نالالان تخلص پیار سلال سکندہ لکھنوی ایک شاعر شاگردان منشی شادی لال چمن سے ہیں۔

۱۔ سالِ تحفہ حاضر تکمیل سیریں مقال کو چھپدی سپاہی لکھی ہوئی۔

و قیاس مجلس کو یہاں قوم کا رہنما بنانے پر واپس مٹتی شادی ہلال زمین اور حال معلوم نہیں۔

من ادبها تویر است او کی گفته | اینی اخلاص است او را زویر است هم مجبور | این وفا هون کون کن و فالا که میر | جتنا جیا هو کو و مال جفنا هم محبو

بہا ہر طرح مال پر تو کیا | ایوں رسوا سر بار کرد تم محکو | بے سحر اور قیومی صحنی غدا کیا خوب | ایک ہی بات تو یہ آٹا ہی بسم محکو

اسی رنگ چور دل نری جوتی کاھلے

وکیل آغا حسن بیگ لال خزان وکیل عدالت کتبہ و ایک خوش شمع لوزی از خیال شاعرین۔

کئے جن ہم زری راکت کی خواب میں شکوہ دیری آیا نیسے پہلے غریب ہوتا قتل دیکر شکوہ کب کا ہوے ؟ بیتلی اگر چھوٹے پر میں کیا بید	گل سے ناز کہیں تھے زری کی حاکم اٹھے نصیب موت کے گر زریے جانا شہادت کے وہ تو بہن آدمی قیامت کے اوشہا و پردہ زنجیر سے نرم خدا کو لے	سے ملائے وہ میرے گھر آئے بادر بچا سبکی اچھا اونگی دحت و ماس سبکی ہمراہ سب کو دل ضعیف بھی نکل کر آئے نہیں وقت لادت میرا لگتا حال	یہ اتر بہن میری صحبت کے دل گد جاغین کی صحبت کی یہ عورت بہن بچاٹھ سر تک جیتا ہا اگر کو سے نوبانہ جانا لگا یا تباہی ہوئی تھی بہن نہا کہ
---	---	---	---

باجر مجلس الامام سند لال ولد الاستهرا برتا و قوم كاتيه سكتيه كيتي قصه بكنه ضلع على كده بالفعل جو ده پير مين مئين -

صہبہ وقت میں کہہ رہے ہیں ہم

مجلس شورای عالی مخطوطات و کتب نادر و نفیس

تیر مزہ فی سینہ شان نگہ لال | رخ ادلی او کی کسا ہی تلو بند | اس عاشق نیگہ کی کسا ہر | دہونڈ ٹھالے تیر ہیانہ کوئی خواہ

جس میں اس گل رقیق بے پای اصل کہ سر و پا کھڑے اور مٹھانی میں پیسیدہ کا گل

یکسرا محملص بدت وز چند اکوشت اند من چه اداش شیب در بوی خلف غیشی دبی و س-
ما جالطرموسر اناس راجلا ایق بحصل ساو ثانی عوبت

تکلیف کیا ہو جو وصف کا توں کیا	ایں جہاں سے دیکھو	ماہی غریب و کین کیسے رہا
نہ دل کا کہ نہ اکو نہ جس کی سوا	یہ جو شہر رہا	دو مکتوبوں میں جدا کی گئے

فہرست شعرا صمیمہ مذکورہ شعرا ہند -

نمبر	تخلص	نام	ولدت	قوت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	نحوہ شعر	مدت	کیفیت
۱	آرام	منشی رام پراد	۰	۰	۰	۰	حی القایم	۲	۱	
۲	آفریں	لاریہ پادشاہ	۰	۰	۰	۰	۰	۹	۱	
۳	اگر	منشی جلال	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱	
۴	صغر	مہاراج پراد	۰	۰	۰	۰	حی القایم	۳	۱	
۵	انسر	منشی جویا	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۲	حاصل رائی بہت دیوان ہوئے ہیں۔
۶	اکلیل	بیگلوں شاہ	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۱	۳	
۷	الفت	الفت راک	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۱	۲	
۸	اجم	مہاراج پراد	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۲	
۹	ایمن	استاد گہ	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۱	۲	
۱۰	بال	لاریہ پادشاہ	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۱	۲	
۱۱	بقا	لاریہ پادشاہ	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۲	
۱۲	سندھ	امجد	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۲	
۱۳	چار	کنوال	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۲	
۱۴	بہار	منشی پیر شاہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲	
۱۵	بہت	پیر شاہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۲	
۱۶	بشیاب	منشی لال	۰	۰	۰	۰	حی القایم	۹	۲	
۱۷	بشیاب	منشی لال	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۱	۳	
۱۸	پکودک	۰	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۳	۲	
۱۹	سارا	لاریہ پادشاہ	۰	۰	۰	۰	ایضاً	دوبند	۳	
۲۰	تلا	لاریہ پادشاہ	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۳	۲	
۲۱	تکلیف	پیر شاہ	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۳	
۲۲	تمیز	لاریہ پادشاہ	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۳	
۲۳	نور	منشی جویا	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۳	
۲۴	نور	منشی جویا	۰	۰	۰	۰	ایضاً	۰	۳	

نمبر	تخلص	نام	ولدیت	قومیت	سکنیت	شرح تصدیقات	زمانه	تعداد شعر	تعداد قصیده	کیفیت
۲۵	حلیس	مثنوی رام پور	.	.	درج آباد	.	حی القایم	۳	۳	
۲۶	جنون	جنوت	۲	
۲۷	جوس	بدست رام پور	.	نکین	رنگام	.	زید و حیدر	۴	.	
۲۸	بهری	مدتی رام پور	.	.	درج آباد	.	ایضا	۲	۳	
۲۹	عین	مثنوی گلال	.	کایت	لکهنو	سکاس مثنوی	ایضا	۸	۴	
۳۰	حشم	بلور رام پور	بالورام	.	الاماد	.	موجود	۶	۴	
۳۱	حضر	سدرام	۲	
۳۲	علم	خس لال	.	کایت	لکهنو	.	.	.	۲	
۳۳	علیم	ماد پور	.	.	کھویال	.	.	.	۲	
۳۴	جیران	جلگانه	.	کایت	لکهنو	.	.	.	۴	
۳۵	نادم	سندویال	.	.	لکهنو	.	.	۳	۵	
۳۶	حازن	دلارام	.	.	پوشیال	.	.	۲	۵	
۳۷	حزو	راجہ رام	.	.	لکهنو	.	موجود	.	۵	
۳۸	حضر	مثنوی رام پور	لکهنو	.	لکهنو	.	ایضا	۴	۵	
۳۹	حلیفه	مکرمی جید	.	برج پور	احمیر	جید دیوان مرتضی	ایضا	۶	۵	
۴۰	دلش	بیر لال	.	کایت	لکهنو	.	ایضا	.	۵	
۴۱	دریا	ند لال	.	.	کوٹ	.	ایضا	۳	۵	
۴۲	دلیر	گوکل چند	.	کایت	لکهنو	.	ایضا	.	۶	
۴۳	ذکا	بندت	.	.	امدور	.	ایضا	۴	۶	
۴۴	رسا	مثنوی رام پور	.	کایت	لکهنو	.	ایضا	.	۶	
۴۵	رسا	مدتی رام پور	.	.	مالیون	.	ایضا	.	۶	
۴۶	رفعت	منوعل	.	کایت	مراد آباد	.	ایضا	۳	۶	
۴۷	رفیق	مکرمی جید	ایضا	۱	۶	
۴۸	روشن	روشن آل	مکرمی جید	کایت	لکهنو	.	.	.	۶	
۴۹	روشن	مکرمی جید	.	.	لکهنو	.	.	۱	۶	

نمبر	تخلص	نام	ولایت	قومیت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	تعداد اشعار	تعداد صفحہ	کیفیت
۵۰	نرجس	منشی راج پور	۰	کایتہ	کاپور	۰	حی القیام	۳	۶	
۵۱	زیبا	انجمن پور	۰	۰	شاہجہانپور	۰	ایضاً	۵	۶	
۵۲	سحر	منشی پور	جی لال	کایتہ سری	۰	خلاصہ طوطی	ایضاً	۱۰	۶	
۵۳	مستار	لالہ لال	۰	۰	کاپور	۰	۰	۰	۷	
۵۴	سلیم	منشی پور	۰	۰	۰	۰	۰	۲	۷	
۵۵	سور	منشی پور	۰	۰	کاپور	۰	۰	۲	۷	
۵۶	سیما	منشی پور	کایتہ سری	کایتہ سری	اجمیر	دیوان	حی القیام	۴	۷	
۵۷	ساد	مالکنہ	۰	۰	گوانی	۰	ایضاً	۳	۹	
۵۸	شام	نام سنگھ	۰	۰	راد پور	۰	ایضاً	۱	۹	
۵۹	شعب	بدی پور	کایتہ سری	کایتہ سری	دیوان	۰	ایضاً	۸	۹	
۶۰	شرار	منشی پور	۰	۰	اجمیر	۰	ایضاً	۲	۹	
۶۱	شرق	منشی پور	۰	۰	شاہجہانپور	۰	ایضاً	۲	۹	
۶۲	تعلہ	راکیت پور	۰	۰	کاپور	۰	ایضاً	۳	۹	
۶۳	تفق	رام زین	۰	۰	کاپور	۰	ایضاً	۳	۹	
۶۴	تکس	بال منور	۰	۰	سیر پور	۰	ایضاً	۴	۹	
۶۵	تسمیم	شہر پور	۰	۰	حال پور	۰	ایضاً	۲	۱۰	
۶۶	توق	بہار پور	۰	۰	جانب پور	۰	ایضاً	۲	۱۰	
۶۷	توق	بہار پور	۰	۰	اندور	۰	ایضاً	۳	۱۰	
۶۸	تید	منشی پور	بالا پور	۰	۰	۰	ایضاً	۱	۱۰	
۶۹	تید	منشی پور	۰	۰	جادرہ	۰	ایضاً	۳	۱۰	عاشق جادرہ کی ہائے بہین
۷۰	صاف	منشی پور	۰	۰	راچی	۰	ایضاً	۱	۱۰	
۷۱	صبر	راحداد پور	۰	کایتہ	کاپور	۰	ایضاً	۱	۱۰	
۷۲	صدق	لالہ لال	۰	کایتہ	کاپور	۰	ایضاً	۰	۱۰	
۷۳	صنط	بہار پور	۰	۰	شاہجہانپور	۰	ایضاً	۶	۱۰	
۷۴	طیش	کد لال	۰	۰	اجمیر	۰	ایضاً	۱	۱۰	

نمبر	تخلص	مام	ولیت	قویت	سکونت	شرح تعلیمات	زمانہ	نفاذ شعر	مفعول	کیفیت
۷۵	نظم	راوی گلشن	.	کایتہ	لکھنؤ		حی القیام	۷	۱۰	
۷۶	عاجز	منشی گلشن		.	بدایون	منشی اعزہ عشق	ایضاً	۰	۱۱	
۷۷	سائق	پندہ گلشن	کایتہ ناہرہ	برہمن	حادرہ		ایضاً	۳	۱۱	دیوان ریاست برہمن
۷۸	عائق	سنت لال			دیس آباد		ایضاً	۵	۱۱	
۷۹	عزیز	منشی حبیب			امک		ایضاً	۳	۱۱	
۸۰	عشرت	شہا گلشن			رام پور کلاں علاقہ لکھنؤ		ایضاً	۳	۱۱	
۸۱	عقیل	سید پشاد		کایتہ	لکھنؤ		ایضاً	۳	۱۱	
۸۲	غایت	غیاث شاہ			لکھنؤ		ایضاً	۸	۱۱	
۸۳	عین	لالہ محمد		کایتہ	لکھنؤ				۱۱	
۸۴	عیش	چیشن لال		کایتہ ناہرہ	احمیر		حی القیام	۰	۱۱	
۸۵	عم	منشی چوکل			بدایون		ایضاً	۰	۱۲	
۸۶	فہم	سلاہورام			شیخ پور		ایضاً	۳	۱۲	
۸۷	وقت	کرشن شاہ			دھلے		ایضاً	۱	۱۲	
۸۸	فنون	منشی حبیب		کایتہ	دھلے		ایضاً	۰	۱۲	
۸۹	فطرت	لالہ بیکر لال	چوکل لال	کایتہ سرہی	دہلی	ترتیب تاریخ دیہہ	ایضاً	۱۳	۱۲	
۹۰	فلک	منشی چوکل	رام سہا	کایتہ	لکھنؤ		ایضاً		۱۳	
۹۱	فوق	منشی ہر گوند			دیوان		ایضاً	۰	۱۳	
۹۲	فہم	لالہ بیچند		کایتہ	لکھنؤ		ایضاً	۰	۱۳	
۹۳	غالب	لاجر لال		کایتہ	لکھنؤ		ایضاً		۱۳	
۹۴	قاعہ	سولال		کایتہ	لکھنؤ		ایضاً		۱۳	
۹۵	قیافہ	منشی بکارت			سولگیر		ایضاً	۱	۱۴	
۹۶	قیس	راشی لال	راشی کمار				ایضاً	۰	۱۳	
۹۷	کات	برج پشاد			لکھنؤ		ایضاً		۱۳	
۹۸	کنور	پندہ گلشن	برہمن		دھلے		ایضاً	۱	۱۴	
۹۹	کلیم	مدن چوکل			فرخ آباد		ایضاً	۳	۱۴	

تمبر	تخلص	نام	دہلیت	قوت	سکونت	شرح تصنیفات	زمانہ	شعر معداد	صفحوں معداد	کیفیت
۱۰۰	گلزار	میرزا علی گولی ہار		کایتہ	لکھنؤ		حی القایم		۱۲	
۱۰۱	گلشن	سید جمال الدین		کایتہ	لکھنؤ		انجمنیاتی	۳	۱۲	
۱۰۲	گلکا	گلکاشن		کایتہ	جہانپور		ایضاً	-	۱۲	
۱۰۳	گوہر	گنبد لال			بدایون	داسوخت گوہر چرخ	حی القایم	-	۱۲	
۱۰۴	لالہ	مشعلی شکر			بہا گلیو		ایضاً	۱	۱۲	
۱۰۵	پچھن	پچھن شاہ		کایتہ	لکھنؤ			-	۱۲	
۱۰۶	لیق	نستینو رام		کایتہ	لکھنؤ				۱۲	
۱۰۷	مادھو رام	مادھو رام			فرخ آباد		حی القایم	۶	۱۲	
۱۰۸	نامہر	لالہ لال			میرٹھ		ایضاً	۲	۱۲	
۱۰۹	حبیب	احمد شاہ			لکھنؤ		ایضاً	-	۱۲	
۱۱۰	محو	محو شاہ			لکھنؤ		ایضاً	-	۱۲	
۱۱۱	پیشہ	پیشہ شاہ			کایتہ	لکھنؤ	ایضاً	-	۱۲	
۱۱۲	مرشد	بابو مرشد			میرٹھ		ایضاً	-	۱۲	
۱۱۳	مرست	مرست لال		کایتہ	جہانپور		انجمنیاتی	-	۱۵	بھاگیا شرمی کہتے تھے
	مسکین	لالہ مسکین					زندہ	۴	۱۵	
	مشتاق	مشتاق لال					ایضاً	-	۱۵	
	مطلب	مطلب شاہ		کایتہ	دہلی		زندہ	۳	۱۵	
	مقبول	مقبول شاہ					ایضاً	۱۰	۱۵	
	ممتاز	ممتاز لال			لکھنؤ		ایضاً	۱	۱۵	
	مندی	مندی شاہ			لکھنؤ		ایضاً	۴	۱۵	
	مندی	مندی شاہ					ایضاً	-	۱۵	
	مونس	مونس شاہ			جہانپور		ایضاً	۳	۱۵	
	نادر	نادر لال			لکھنؤ		ایضاً	۱	۱۵	
	نادر	نادر لال			لکھنؤ		ایضاً	۴	۱۵	
	نادر	نادر لال			لکھنؤ		ایضاً	-	۱۵	

